اپنے بس کی اولاد
A. RAHIM.

التماس

ماں باپ جتنے بچّوں کی پرورش اور تعلیم کا خاطر خواہ اِنتظام کر سکتے ہیں
جتنی اولاد پیدا کرنے سے اُن کی اپنی صحت نہیں بگڑتی۔ اُس سے زیادہ بچے پیدا
کرنے سے اُن کو مشورہ کے ذریعہ روکنا اور اُنہیں ایسی سائینٹفک تدابیر بتانا
جن کی مدد سے وہ اولاد کی تعداد کو زیادہ بڑھنے سے روک سکیں۔ یہی اس کتاب کا
مقصد ہے۔ شائد کچھ مذہبی لوگ اسے بدمعاشی اور زناکاری کی تعلیم کہہ کر کھِلّی اُڑانے
کی کوشش کریں۔ ہم اُن کی ہنسی کو روکنے کی کچھ بھی کوشش نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارا اِ
یقین ہے۔ کہ جو لوگ ملک کی خوفناک مفلسی اور موجودہ زمانہ کی عورتوں اور مردوں
کی کمزور صحت کا کچھ بھی صحیح علم رکھتے ہیں۔ وہ ضرور ہی اس کتاب کی ضرورت کو محسوس
کریں گے۔ ہزاروں لوگوں کے لئے یہ سچے دوست کا کام دیگی۔ نادار اور بگڑی ہوئی
تندرستی والے مردوں اور عورتوں کے ہاں اولاد کے بیجد بڑھنے سے ملک میں
ناگفتہ بہ دُکھ اور مُصیبت پھیل رہی ہے۔ اگر میری اِس کتاب کی اشاعت سے اُ
میں کچھ بھی کمی ہوئی۔ تو میں اپنی محنت کو سپھل سمجھونگا ؎

یہ کتاب میری ہندی پُستک "دمپتی مِتر" کا اُردو ترجمہ ہے۔ دمپتی مِتر کو
پچھلے سال شائع ہوئی تھی۔ تب سے مجھے اور بھی کئی نئی مانع حمل تدابیر کا پتہ لگا ہے
ہے۔ ناظرین کے فائدہ کے لئے اپنی نئی واقفیّت کو اس کتاب کے خاتمہ پر جوڑ دیا
گربھ نرودھ ودّیا یعنی حمل نہ ہونے دینے کا علم ایک باقاعدہ سائنس ہے دُوسری
سائنسوں کی طرح یہ بھی آہستہ آہستہ ترقّی کر رہا ہے۔ فی الحال اس میں کچھ خامیاں

ہیں۔ وہ خامیاں جوں جوں تجربہ اور سائنس ترقی کر رہی ہے۔ آہستہ آہستہ دور
ہو رہی ہیں۔ ہماری یہ کتاب ایک سائنٹیفک یعنی علمی کتاب ہے۔ اسی لئے
ہم نے اس میں ہر ایک مانع حمل تدبیر کے ساتھ اس کے فائدے۔ اس کے
نقصان۔ اس کی خامیاں اور اس کے اثرات سب کچھ لکھ دیا ہے۔ اگر یہ
کتاب ایک غیر ذمہ دارانہ طریق سے لکھی گئی ہوتی۔ تو سادہ لوح لوگوں کا یقین
بڑھانے اور اُن کو خوش کرنے کے لئے ہم یونہی لکھ سکتے تھے۔ کہ فلاں
ترکیب سے کبھی بھی حمل قرار نہیں پاتا۔ یا فلاں دوا حمل نہ ہونے دینے کے
لئے اکسیر ہے۔ کوئی بھی سچائی کا بھگت سائنٹیفک آدمی ایسی غیر ذمہ دارانہ
بات نہیں کر سکتا ۔

اس کتاب میں جن مانع حمل تدابیر کا بیان ہے۔ وہ حمل کے لئے
مانع سب ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی ساٹھ فیصدی۔ کوئی سترّ فیصدی۔ کوئی
اسّی فیصدی اور کوئی نوّے فیصدی کارگر ہے۔ اس نسبت سے لوگ
کشمکش و پیچ میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ ان میں سے کون سی ترکیب کا ہم
استعمال کریں۔ اُن کے لئے یہاں اتنا لکھ دینا ہی کافی ہوگا۔ کہ عام حالتوں
میں تقریباً سبھی ترکیبیں بہت کارگر ہیں۔ جیسے عام طور پر کونین سے بخار
کو فائدہ ہو ہی جاتا ہے۔ مگر کچھ حالتوں میں اس کا اثر نہیں بھی ہوتا۔ تو اس سے
ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کونین سے بخار کو فائدہ نہیں ہوتا۔ یا کونین ہمیشہ
بخاروں کو دور کر دیتی ہے۔ ان تدابیر کے ساتھ جو اُن کے بُرے اثرات
کا بھی ذکر ہے۔ وہ بھی ہر ایک مرد و زن کی حالت میں نہیں ہوتے۔ مگر
چونکہ سائنس چاہتی ہے۔ کہ اس کے بد اثرات کو بالکل روک دیا جائے۔
چاہے وہ چند اشخاص پر ہی کیوں نہ ہوتے ہوں۔ اس لئے اُن کا ذکر

ساتھ ساتھ کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو دور کرنیکی ترکیبیں اب سوچی جاتی رہیں
اگر کہیں ایسا بداثر ظاہر ہو تو استعمال کرنیوالا گھبرا نہ جائے ؛
مثال کے طور پر کونین پلیسری یا کونین کی مرہم کے استعمال سے بعض عورتوں
میں ایک قسم کی بے چینی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر ایسی عورتوں کی تعداد بہت تھوڑی
ہے۔ اور اس سے کونین کو مضر ماننے لگنا بھول ہے۔ کیونکہ بخار کی حالت میں بھی
بعض بعض شخصوں کو کونین کھانے سے گھبراہٹ سی ہونے لگتی ہے۔ مگر ایک بہت
بڑی تعداد کو اس سے بڑا بھاری فائدہ بھی پہنچتا ہے۔ یہی بات اور باقی طریقوں
ہے۔ ہمیں امید ہے کہ کچھ تھوڑی سی مستثنیات کو چھوڑ کر باقی سب لوگ اس کتاب
میں درج مانع حمل تدابیر کو اپنی حالت میں عموماً کارگر پائینگے۔ انھیں خیال رکھنا
چاہئے۔ کہ سائنس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہی ان تدابیر کے نقائص
کا بھی ساتھ ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے ؛

جو لوگ بہت غریب ہیں۔ اور مانع حمل اوزاروں کو خریدنے کی استطاعت
نہیں رکھتے۔ اُن کے لئے بھی بہت سی ایسی سستی چیزیں اس کتاب
میں درج کر دی گئی ہیں۔ جو ہندی دیسی منتر میں نہیں لکھی گئی تھیں ؛
مانع حمل چیزوں کے ملنے کے ایک دو پتے نیچے دئیے جاتے ہیں:-

۱- THE RIGHT AGENCY, GIRGAON, BOMBAY.
دی رائٹ ایجنسی گرگاؤں۔ بمبئی ؛

۲- کے۔ ایم داس اینڈ کو۔ ۲۹-۱ نیلی پارہ لین۔ شام پوکر
سٹریٹ۔ کلکتہ

۳- سیکرٹری بمبئی برتھ کنٹرول لیگ۔ رنچھوڑ داس بھون۔
گرگاؤں۔ بمبئی ؛

ملو وا آ ئبل کلکتہ (پتہ نمبر ۲ ا سے ہی ملتا ہے۔ پرورلیس پیسری جو سب
سے اچھی ہے۔ وہ ڈاکٹر میری سٹوپس سے مندرجہ ذیل پتہ سے مل
سکے گی :-

DR. MARIE C. STOPES, D. Sc.
C/O, THE MOTHER'S CLINIC,
61, MARLBOROUGH ROAD.
HOLLOWAY, NO. 19
LONDON.

اِس کتاب کی تیاری میں مجھے مندرجہ ذیل کُتب سے بہت مدد
ملی ہے :-

۱- شریمتی ڈاکٹر میری کارمائیکل سٹوپس کی تصنیف کردہ کتاب
"کنٹراسپشن"

۲- شری یُت این۔ ایل مُکرجی کی "لیمیٹیشن آف فیمیلی"

۳- شریمتی مارگیرٹ سنگر کی "فیمیلی لمیٹیشن"

۴- شریمتی مارگیرٹ سنگر کی "ومن موریلٹی اینڈ برتھ کنٹرول"

۵- شری یُت آر۔ ڈی کرڈے کی "موریلٹی اینڈ برتھ کنٹرول"

۶- گدنگرہ۔

۷- پنچ سائک۔

اِس لئے میں ان گرنتھوں کے مُصنّفوں اور پرکاشکوں کا ممنون ہوں
ناظرین سے التماس ہے
کہ یہ کتاب اُردو میں اپنے مضمون کی پہلی ہی ہے۔ اس میں کمیوں

کا رہنا غیر اغلب نہیں۔ خاصکر جبکہ مجھے اُردو لکھنے کا ابھیاس بھی کم
اگر کسی صاحب کو اس کتاب میں بیان کردہ کسی بات کے متعلق کچھ دریافت
کرنا ہو۔ تو وہ مجھے ساہتیہ سدن لاہور کے پتہ پر جوابی خط تحریر
کریں۔ میں حتی الوسع جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ نیز اگر کسی صاحب
کو حمل نہ ہونے دینے کی کوئی بے ضرر اور مجرّب نئی ترکیب معلوم ہو
تو وہ بھی اپنے تجربہ کی بنا پر اُسے میرے پاس لکھ بھیجنے کی کرپا
کریں۔ تاکہ یہ سائنس آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہوئی کسی دن بنی نوع
انسان کے لئے بہت مفید بن سکے ٭

سنت رام بی اے

{ پورانی بسی
ہوشیارپور }

٭

تعدادِ اولاد کی پابندی

اولاد پیدا کرنے میں پابندی اور عورتوں کا اخلاق

امریکہ کے "برتھ کنٹرول" نامی ایک ماہواری رسالہ کی ایڈیٹر لیڈی مارگریٹ سینگر لکھتی ہیں۔ کہ زمانہ قدیم سے یہ بات چلی آئی ہے۔ کہ جب کبھی عورتوں نے مردوں کی غلامی کی زنجیر کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیشہ اُن کے خلاف یہ دلیل دی جاتی رہی ہے کہ اس سے عورتوں کا آدرش حقیقی گر جائیگا اگر عورتوں کو ووٹ کا ادھیکار مل جائیگا تو خانگی راحتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اعلٰے تعلیم حاصل کرنے سے وہ فرائضِ مادری کی بجا آوری کے ناقابل ہو جائیں گی۔ آج بھی روئے زمین پر ایسے آدمی موجود ہیں۔ جو مستورات کو نوشت و خواند کی تعلیم دینے کے سخت خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ عورتیں پڑھنا لکھنا سیکھ کر ناجائز باتوں کی نوشت و خواند

شروع کر دیں گی ۔

سمجھدار آدمیوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ۔ کہ جب تک عورتوں کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر تعلیم کی روشنی میں نہیں لایا جاتا ۔ تب تک بنی نوع انسان صحیح معنوں میں آزاد نہیں ہو سکتے ۔ اور عورت خود کو آزاد نہیں کہ سکتی ۔ جب تک کہ وہ اپنے جسم کی مالکہ نہ ہو ۔ جب تک مستورات کے لئے نیک چلنی کا معیار قائم کرنا مردوں کے اختیار کی بات ہے ۔ تب تک روئے زمین پر مردوں کی ہی حکومت رہے گی ۔

اولاد کی تعداد کا محدود کرنا ۔ حسب منشاء خود ایک ۔ دو یا زیادہ بچّے پیدا کرنا پہلا قدم ہے ۔ جو عورت اپنی آزادی کی طرف اُٹھا سکتی ہے ۔ خاوند کی اردھانگی بننے کے لئے اُسے یہی پہلا قدم اُٹھانا چاہیئے یہی پہلا کام ہے ۔ جو بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے عورت مرد دونو کو کرنا چاہیئے ۔

اُنیسویں صدی کے غلط عقائد اور ہٹھ دھرمیوں کو دُور کر کے ہی بیسویں صدی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتی ہے ۔ ان کی اصلاح کے لئے اُن پر علمیت کی روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے ۔

جن سوالات کا جواب ہمیں سب سے پہلے دینا ہے ۔ وہ حسب ذیل ہیں :۔ کیا ہم موجودہ نیک چلنی کی پالیسی سے مطمئن ہیں ؟ کیا ہم زمانۂ حال کی حکمت عملی کے معیاروں سے مطمئن ہیں ؟ کیا یہ اتنے اطمینان بخش ہیں ۔ کہ ان کی اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں ؟

سوداگر نامی ایک آرائیں کے پاس چار گھماؤں زرعی اراضی تھی اُس کے دو بیٹے تھے ۔ تمام کُنبہ کا اسی اراضی پر گذارہ ہو جاتا تھا ۔

سوداگر کی وفات کے بعد اراضی دو حصّوں میں تقسیم ہو گئی۔ اب کُنبہ بھی بڑھ گیا۔ سوداگر کے دو بیٹوں میں بُوٹا کے چھ اور جھنگی کے پانچ لڑکے لڑکیاں ہیں۔ بُوٹا بہرا ہے۔ اور کم عقل۔ ایک سال بارش نہ ہوئی۔ قحط سالی کی وجہ سے وہ اراضی فروخت کر کے کھا گیا۔ وراثت میں دو کوٹھے ملے تھے۔ ایک تو بارش کی وجہ سے گر گیا۔ اُسے دوبارہ بنانے کی طاقت نہیں۔ دن بھر مزدوری کرتا ہے۔ تو بھی بال بچّوں کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اب ایک کوٹھا ہے۔ اسی میں ایک طرف مال مویشی باندھے جاتے ہیں۔ دوسری طرف باورچی خانہ ہے۔ مویشیوں کے بول و براز کے پاس ہی زمین پر سونے کے لئے چٹائی بچھی ہے۔ کھانے پینے کا سامان مٹی میں رلا پڑا ہے۔ گھر میں کوئی بیمار ہو جائے۔ تو علاج معالجہ کے لئے پیسہ نہیں۔ منجھلا لڑکا بیمار ہو کر مر گیا ہے۔ باقیوں کی حالت یہ ہے۔ کہ لنگوٹی ہے۔ تو سر پر ٹوپی ندارد۔ لکھنے پڑھنے کی تو بات نہ کرو۔ پیٹ بھر کر کھانے کو نصیب نہیں ہوتا ماں کے جسم پر چیتھڑے لٹک رہے ہیں۔ پانچسالہ بچے سے لیکر غریب باپ تک سب دوسروں کی ملازمت کرتے ہیں۔ تب کہیں جاکر پیٹ کی آگ بجھتی ہے۔ دُوسرے بھائی جھنگی کی حالت بُوٹا سے بھی بری ہے

بابو ...... ستر روپیہ ماہوار پر ایک انگریزی کمپنی میں ملازم تھے پکّے آریہ سماجی تھے۔ اُن کی اولاد برابر بڑھتی جاتی تھی۔ بچوں کی تعداد تین تک پہنچ جانے تک تو عورت خاوند کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن جونہی اولاد زیادہ بڑھی۔ گھر میں خرچ کی تنگی ہونے لگی۔ اور اس تنگی کا احساس سارے کُنبہ کو ہونے لگا۔ یہاں تک کہ بڑے لڑکے نے تو باپ سے کہہ بھی دیا۔ کہ آپ آئندہ اولاد پیدا کرنا بند کر دیجئے۔ آپ کے

بعد میں اتنے بڑے کُنبہ کی پرورش کا بوجھ کس طرح برداشت کر سکو گا لیکن باپ بچوں کی پیدائش کا روکنا نہ جانتا تھا۔ آئے سال کُنبہ میں ایک بچّہ کی زیادتی ہوتی گئی۔ اور آخر بچّوں کی تعداد نو تک پہنچ گئی۔ ایک بڑے شہر میں رہتے ہوئے اتنے بڑے کُنبہ کا ستّر روپیہ میں گذارہ بہت مشکل ہے۔ اس پر بدقسمتی سے باپ اچانک بیمار ہو کر چالیس ہی سال کی عمر میں راہی ملکِ عدم ہو گیا۔ اب اتنے بڑے کُنبہ کو بیوہ ماں نے کس طرح پالا ہو گا۔ اس کا قیاس ناظرین خود کر لیں۔ اگر باپ نہ بھی مرتا۔ تو بھی اتنی تھوڑی آمدنی میں اتنے بچوں کی خاطر خواہ پرورش اور تعلیم کا انتظام نہایت مُشکل ہے ۔

مطلب کو واضح کرنے کے لئے ہم یہاں دیش درشن نامی مشہور کتاب سے کچھ اور اقتباس پیش کرتے ہیں :-

(۱) "الف" ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ متموّل آدمی ہے۔ اُس کی نوجوان عورت کے پیٹ میں اندر کی طرف پھوڑا ہو گیا۔ کلکتہ کے ایک نامی ڈاکٹر نے اُس پر عمل جرّاحی کیا۔ جب پھوڑا اچھّا ہو گیا۔ تو ڈاکٹر نے میاں بیوی دونوں کو آگاہ کر دیا۔ کہ حمل ہونے سے پیٹ کے اندر کے ٹانکے کھُل جائیں گے۔ اور بیوی کی زندگی خطرہ میں ہو جائیگی۔ میاں بیوی میں بڑی محبّت تھی۔ کئی سال تو وہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہے۔ لیکن کسی موقعہ پر شہوت کے بھوت کے غالب آنے پر ماضی اور مستقبل کو بھُول گئے۔ بیوی حاملہ ہوئی اور چند دنوں بعد اُسی پیٹ کی بیماری سے چل بسی ۔

(۲) "ب" ایک تعلیم یافتہ زمیندار ہے۔ اُس کی عورت کو ہر سال مُردہ

بچّہ پیدا ہوتا تھا۔ اور ڈاکٹروں کی معرفت کسی طرح عمل جرّاحی سے نکلوایا جاتا تھا۔ ہر بار وہ عہد کرتا تھا۔ کہ بیوی سے الگ رہونگا۔ لیکن عمر بھر علیحدہ رہنا خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ تیسری بار بچّہ جننے کے موقعہ پر بیوی کو اتنی تکلیف ہوئی۔ کہ وہ جانبر نہ ہو سکی ؛

(۳) "ج" ایک متموّل سا ہوکار ہے۔ اس کی لڑکپن میں شادی ہوگئی تھی۔ اس کے بعد اُسے کوڑھ کی بیماری ہو گئی۔ آپ کے ہاں نو لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے پانچ تو مر گئے۔ اور چار زندہ رہے۔ جو زندہ رہے۔ اُن سب کو کوڑھ کی بیماری وراثت میں ملی۔ سب سے بڑا لڑکا کچھ پڑھا لکھا اور سمجھ دار ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کی یہ حالت اُس کے باپ کی وجہ سے ہے۔ یہ جانتے ہوئے اور اولاد پیدا کرنے کی خواہش نہ کرتے ہوئے بھی وہ بے بس ہے۔ اُس کے بھی تین بچے ہو چکے ہیں۔ اور بڑے بچّہ کو کوڑھ بھی شروع ہوگیا ہے

(۴) "د" سکول کا طالب علم ہے۔ عمر ۱۲ سال۔ بیوی اس سے ایک سال چھوٹی ہے۔ تین بچّے ہو چکے ہیں۔ چوتھا تیار ہے۔ گھر میں دُوسری عورت نہیں۔ جو بُرا حال میاں اور بیوی کا ہوتا ہے۔ اُسے وہی جانتے ہیں۔ ہر اٹھارہویں مہینے بچّہ کی شکل میں مصیبت کا پہاڑ اُن کے سامنے آموجود ہوتا ہے۔ اُن کو اندیشہ اسبات کا ہے۔ کہ اگر اسی رفتار سے اولاد بڑھتی گئی۔ تو اُن کی رہائش کے لئے جگہ کہاں سے آویگی۔ غریب کمسن ماتا کی جو حالت بد ہو رہی ہے۔ اُسے وہی جانتی ہے ؛

ایسے لوگوں کے لئے شہوت نفسانی پر غالب آنے (برہمچریہ) کا وعظ

یا حواس خمسہ پر قابو پانے کا مشورہ لاحاصل ثابت ہوا ہے - وہ اپنی خواہش پر قابو نہیں پا سکتے - ایسے کمزور طبیعت اِنسانوں کے لئے کسی دُوسری تدبیر کا ہونا ضروری ہے - اُن کو مرنے کے لئے چھوڑ دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا *

کلکتہ - بمبئی وغیرہ شہروں میں بڑے بڑے کُنبوں والے مُفلس لوگ کِس قسم کی دوزخی زندگی بسر کرتے ہیں - اس کا نقشہ بھی "دیش درشن" میں خوب کھینچا گیا ہے - دیکھئے :-

چینی بازار

چِت پور روڈ پر ایک کمرہ میں دِن کے وقت موچی جُوتے بناتا ہے اور رات کو اُسی میں چار پائیاں بچھا دی جاتی ہیں - ایک پر باپ ماں اور ایک لڑکا مل کر سوتے ہیں - دُوسروں پر چھ بڑے بڑے بچے سوتے ہیں - تیسری چارپائی پر تین عورتیں اور چوتھی پر تین لڑکے *

پہلو میں دوسرا کمرہ بہت چھوٹا ہے - اِس میں ایک سے زیادہ تختہ نہیں بچھ سکتا - اِس لئے ایک ہوشیار چینی کاریگر نے ایک تختہ ایسا بنایا ہے - کہ دن کے وقت اُس سے میز کا کام نکل جاتا ہے اور رات کو کچھ لکڑیوں کو اِدھر اُدھر کر دینے سے اس میں تین در ہو جاتے ہیں - پہلے در میں میاں بیوی اور ایک چھوٹا بچہ - دوسرے میں لڑکے لڑکیاں اور تیسرے میں چار بھائی بہن جکڑے رہتے ہیں - سب کی عمر ۱۲ سے ۱۸ سال تک ہے - میجر مٹکاف لکھتے ہیں :- "وہ ایک چھوٹے سے کمرہ میں ایک بیوہ بنگالن اپنے چھ بچوں کے ساتھ

ایک ہی تختہ پر سوتی تھی۔ ایک رات دو بچے مر گئے۔ اُن کی موت کا باعث گندہ ہوا۔ اور بچھونے کی غلاظت تھی" ؂

کلکتہ کا ایک داروغہ صفائی لکھتا ہے:۔ "ایک چھوٹی سی کوٹھڑی کے آدھے حصہ میں پتھر کا کوئلہ رکھا ہے۔ اُسی کوٹھڑی کے دُوسرے آدھے حصہ میں ایک بنگالی بابو۔ اس کی عورت اور دو لڑکے سوتے ہیں۔ ایک زینہ کے نیچے ایک عورت اپنے چار بچوں سمیت زمین پر سوتی ہے" ؂

اور سُنئے:۔ آٹھ برس ہوئے ایک لوہار تیس روپیہ ماہوار کماتا تھا۔ اُس وقت وہ آٹھ بچوں کا باپ تھا۔ ظاہری طور پر وہ بڑا محنت کش اور پرہیزگار معلوم ہوتا تھا۔ اُس کی عورت اُس وقت تیس چالیس برس کے درمیان تھی۔ وہ بھی دن رات محنت کر کے چار پیسہ کماتی اور میاں بیوی دونو کی کمائی سے بمشکل تمام کُنبہ کا پیٹ بھرتا ؂

دو سال ہوئے اِس کُنبہ میں پانچ اور نفوس کی زیادتی ہو چکی تھی۔ سب سے چھوٹے تین بچوں کو ڈاکٹروں نے لاعلاج کمزوری دِل کا مریض بتایا تھا۔ دو بڑی لڑکیوں نے بازاری زندگی اختیار کر لی تھی۔ تین لڑکے سزایاب ہو کر جیل کی ہوا کھا رہے تھے۔ ایک لڑکی کوٹھے سے گرنے کی وجہ سے اپاہج ہو گئی تھی۔ اور سالوں تک اس کے تندرست ہونے کی اُمید نہیں ؂

اِن گیارہ بچوں کے کُنبہ میں صرف دو ہی اس وقت ایسے ہیں جو سوسائٹی کے لئے کسی قدر مُفید ہو سکتے ہیں ؂

اِن میں سے ایک نو سات سالہ لڑکی ہے۔ وہ گھر رہتی ہے۔ اور

اپنی اپاہج بہن کی خدمت کرتی ہے۔ ماں لوگوں کے جھوٹے برتن صاف کرتی ہے۔ ایک نو برس کا لڑکا سکول سے واپس آکر سیگریٹ بیچنے کا کام کرتا ہے۔ باپ بہت بڑا شرابی ہو گیا ہے۔ بچوں اور ماں کو اس کی ہمیشہ فکر رہتی ہے ۔

ہمارے موجودہ طرز عمل پر یہ سرسری نظر ہے۔ سوسائٹی کا فرض تھا۔ کہ پہلے چھ بچوں کی اسی غرض سے پرورش اور تعلیم کا انتظام کرتی کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کے کام آسکیں۔ اور اولاد کی اس سے زیادہ زیادتی کو روکا جاتا۔ لیکن جھوٹی دنیاوی شرم اور جہالت نے اس کنبہ میں پانچ اور کی زیادتی کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گیارہ میں سے صرف دو ہی افلاس اور غریبی کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے زندہ رہے ۔

ذرا سوچنے کا مقام ہے۔ کہ جو ہزاہا لڑکے لڑکیاں چھوٹی چھوٹی تنگ کوٹھڑیوں میں ماں باپ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ گھسے ہوئے سوتے ہیں۔ وہ اُن کی ہر ایک مذموم حرکت کو دیکھتے ہیں۔ خوب اُنکا چلنی کی کیسی حفاظت ہے۔ سوسائٹی کی حالت کبوتر کی طرح ہے۔ جو اپنی آنکھیں بند کر کے سمجھ لیتا ہے۔ کہ بلی مجھے نہیں دیکھ رہی۔ سوسائٹی موقع محل نہیں دیکھتی اور اپنی بیوقوفی کی جوابدہی کو اپنے اوپر لینے سے جی چُراتی ہے ۔

ایک نوجوان عورت کی چھبیس سال کی عمر میں موت ہو گئی۔ اُس وقت اُس کی ساتویں اولاد پیدا ہوئی تھی۔ سات بچوں میں سے پانچ لڑکیاں تھیں۔ سب سے بڑی کوئی دس سال کی تھی۔ ماں کے مرنے پر گھر کا

سارا بوجھ اُسی پر آپڑا- ماں دولتمندوں کے ہاں برتن صاف کر کے اور چکی پیس کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتی تھی- یہ لڑکی بھی اسی طرح کرنے لگی- لیکن چند ہی سال بعد لڑکی کو آتشک کی بیماری پائی گئی- وہ اُس وقت ابھی پورے طور پر جوان بھی نہ ہونے پائی تھی- کہ جوانی سے پہلے ہی بوڑھی ہو گئی- ہاں جہالت بدچلنی اور گراوٹ سے آدھی ہو گئی ؎

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے-
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

یہ انسانی غنچہ ابھی کھلنے بھی نہ پایا تھا- کہ اُس پر تباہی نازل ہو گئی- جہالت نے اُسے کچل ڈالا اور ایک انسانی ہستی یاس کے اندھیرے کنوئیں میں ہمیشہ کے لئے جا گری ؎

اِن پانچوں لڑکیوں کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ سوسائٹی انہیں جغرافیہ- حساب اور سائنس کے بے معنی علوم کی تعلیم دے- بلکہ سب سے زیادہ جس چیز کی اُن کو غرض ہے- اور جسے وہ زبان حال سے بڑے زور سے مانگ رہی ہیں- زندگی- حفظانِ صحت اور عورت و مرد کے تعلق کی تعلیم ہے- اور اسی مفید علم سے انہیں جھوٹی شرم کی وجہ سے محروم رکھا جاتا ہے- اِس میں ذرا بھی شک نہیں- کہ یہ پانچوں بہنیں جلدی بدچلن ہو کر اپنی زندگیوں کو دوزخی بنا دینگی- اور یہ گناہ سوسائٹی کے سر ہوگا ؎

مذکورہ بالا مثالیں فرضی نہیں- بلکہ حقیقی واقعات ہیں- عیال داری کے خرچ روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں- اور آمدن گھٹتی جا رہی ہے- بیکاری کا چاروں طرف دور دورہ ہے- چھوٹی عمر میں شادی ہو جاتی

ہے۔ جس سے اولاد لامحدود طور پر بڑھتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ماں باپ کے فکر اور اندیشوں کی بھی حد نہیں رہتی۔

ایک درجن بیمار۔ ناتواں۔ بدچلن اور جاہل بیٹوں کی نسبت ایک تندرست۔ طاقتور۔ نیک چلن اور عالم لڑکا بدرجہا بہتر ہے۔ آدمی جن بچوں کی پرورش اور تعلیم کا فرض اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتا۔ ان کو حشرات الارض کی طرح پیدا کرتے جانا اور عالم پر دُکھ۔ مصائب اور بوجھ بڑھا کر گناہِ عظیم کا مرتکب بنتا ہے۔ ہزاروں بھیڑوں سے ایک شیر بلا شبہ بدرجہا اچھا ہے۔ اپنی خواہش کے مطابق اولاد کی تعداد کو کم رکھنے یا زیادہ کرنے کے علم کو جاننے سے انسانی سوسائٹی کی راحت۔ آزادی۔ فارغ البالی۔ ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو عورت مرد اس نہایت فیض بخش علم کو جانتے ہیں۔ وہ جہاں خود راحت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہاں سوسائٹی کے سُکھ کی مقدار کو بھی بڑھاتے ہیں۔ عورتوں کے لئے تو اس کا جاننا اور بھی ضروری ہے۔ اس علم کا پرچار ہونے سے آنے والی پُشتوں میں کوڑھیوں۔ پاگلوں شرابیوں۔ آتشک اور سوزاک کے بیماروں اور مُفلسوں کی تعداد کم ہو جائیگی۔ کیونکہ ان امراض کے مریضوں کی اولاد کی پیدائش اس علم کے ذریعہ روک دی جاسکے گی۔ اس کا لازمی نتیجہ قوم کی جسمانی۔ رُوحانی اور دماغی ترقی ہوگا۔

عورت کو اولاد کس وقت پیدا نہیں کرنی چاہئے؟

اولاد کی تعداد کو اپنی آمدنی اور صحت کے مطابق کم یا زیادہ کرنے کا اُس
کے اندر مادہ و ضعف - لامحدود طور پر بڑھنے کو روکنے کا جو لوگ پرچار کرتے
ہیں - وہ مشاہدہ سے جانتے ہیں - کہ عورت کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی
ہے - کہ اُسے کوئی ایسا طریق معلوم ہو جائے - جس سے وہ ہر اٹھارہویں
مہینہ میں ایک نیا بچہ پیدا کرنے کی مصیبت سے بچ سکے - عام طور پر
عورتیں یہی چاہتی ہیں - کہ بچے زیادہ نہ ہوں - اور چار چار پانچ پانچ
سال کے فاصلہ پر ہی پیدا ہوا کریں - دوسری بڑی بات جسے عورت جاننا
چاہتی ہے - وہ یہ ہے کہ اُسے کس حالت میں بچے پیدا نہ کرنے چاہئیں +
اس دوسرے معاملہ میں خود کو صاحبِ علم کہلانے والے لوگوں کا آپس
میں بہت اختلافِ رائے ہے - اس سوال کے جواب طبابت حکمتِ
عملی - فلاحِ قوم یا شخصی حقوق کے نقطۂ نگاہ سے مختلف لوگوں کے مختلف
ہیں - لیکن چند گذشتہ سالوں میں علم طبابت اور علم سوسائٹی نے
اس طرف بہت ترقی کی ہے - اس سے اب مطلب کے نتائج کا مشتبہ اور
بے معنی خیالات سے علیحدہ کرنا پہلے کی نسبت آسان تر ہو گیا ہے - جن
لوگوں نے اولاد کی تعداد کو حد کے اندر رکھنے کے علم کا احتیاط کے ساتھ
سائنٹیفک طریقے سے مطالعہ کیا ہے - وہ آگے بھی باتوں پر بہت حد تک

مُتفق ہیں۔ یہ باتیں کسی ایک شخص کی ذاتی رائے نہیں۔ بلکہ بہت سے لوگوں کی تحقیقات کا نچوڑ ہیں ॰

عورت کو اولاد پیدا کرنے سے کب پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرنے سے پہلے بیشمار حالات پر غور کرنے کی ضرورت ہے آگے لکھی چند باتوں کا علم ہر ایک ماں اور جوان عورت کو ہونا چاہیئے۔ تب وہ اپنے لئے مذکورہ بالا سوال کا جواب خود بخود سوچ سکے گی ॰

(۱) عام طور پر کہیں تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ بائیس سال کی عمر تک کسی بھی عورت کو اولاد پیدا نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر وہ کم از کم چھبیس سال کی عمر تک ٹھہر سکے تو اور بھی اچھا ہے۔ جب تک عورت کی جسمانی اور دماغی نشو و نما پوری نہ ہو جائے۔ تب تک اولاد پیدا کرنے سے پرہیز کرنا نہ صرف ماں کے لئے ہی فائدہ مند ہے۔ بلکہ اولاد کے لئے بھی بہت اہمیت کی بات ہے۔ چوٹی کے عالم اس بات پر مُتفق ہیں۔ کہ ماں کے چھبیسویں سال یا اس سے بھی بڑی عمر میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اگر ماں کی صحت اچھی ہے تو اُس اولاد کے جسم اور دل کے مضبوط ہونیکی اُمید واثق ہوتی ہے ॰

(۲) ایک بچّے کی پیدائش کے بعد دو تین برس تک دوسرا بچّہ پیدا کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ عام سمجھ اور علم الطبیعات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ماں کے لئے کیا بچّہ جننے سے پہلے اور کیا اُس کے بعد نئے بچّہ کی مناسب پرورش کے لئے کم از کم اتنے عرصہ تک آرام کرنا ضروری ہے۔ اسی صورت میں وہ طبعی طاقت کو پھر حاصل کر سکتی ہے۔ ماں کے لئے تو اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے۔ کہ جیسا مسٹر فنڈلے نے اپنی "عورتوں کی بیماریاں" DISEASES OF WOMEN نامی کتاب میں

لکھا ہے۔ کہ "بار بار اولاد پیدا کرنے سے عام طور پر ضرور ہی پیڑو کی کوئی نہ کوئی بیماری ہو جاتی ہے"۔

(۳) جب ماں یا باپ کو تپِ دق۔ سوزاک۔ آتشک۔ ناسور۔ مرگی۔ پاگل پن۔ شراب خوری کی عادت یا کوئی اور بیماری ہو تو اولاد پیدا کرنا بالکل بند کر دینا چاہیے۔ ماں کی حالت میں دل کی بیماری۔ گردے کی بیماری۔ اور پیڑو کی بد وضعی بھی حمل قائم ہونے میں بھاری رکاوٹ ہے۔

ماں باپ کے مذکورہ بالا بیماریوں میں سے کسی ایک سے بیمار ہونے کی حالت میں اولاد پیدا کرنے سے ماں اور بچہ دونو کو کتنا بھاری نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس پر ہزارہا کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ان کتابوں میں دکھلایا گیا ہے۔ کہ جیل۔ پاگلوں کے ہسپتال۔ بازاری عورتوں کے گھر۔ ایسے ہی ماں باپ کی اولادوں سے بھرے پڑے ہیں۔ علاوہ ازیں اُن کے بچے ایک بھاری تعداد میں یا تو مُردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا بچپن میں ہی مر جاتے ہیں۔

یہ ایسی صداقتیں ہیں۔ جن پر بحث کی اب ضرورت نہیں رہی۔ آتشک اور پیڑو کی بد شکلی کی حالت میں خاص کر حمل بہت زیادہ بار گرتا ہے۔ اور حمل گرنے سے ماں کی صحت تو کیا اُس کی جان تک جانے کا بھاری اندیشہ رہتا ہے۔ جہاں ماں باپ دونو کو سوزاک ہو۔ وہاں بچہ عموماً اندھا پیدا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو تپِ دق ہونے سے اُن کے بچوں کو ایسا جسم ملتا ہے۔ جو تپِ دق کا جلدی شکار ہونے کی طرف راغب ہوتا ہے۔ تپِ دق والی ماں کے لئے اولاد پیدا کرنا سخت خطرناک ہے۔ اگر میاں بیوی میں سے ایک پاگل ہو۔ یا کسی دوسری دماغی بیماری کا شکار

ہو۔ تو بچے کو اگر خود پاگل پن نہیں۔ تو کم از کم پاگل پن کی طرف جھکاؤ تو ضرور وراثت میں ملتا ہے۔ یا وہ وہمی سا ہو جاتا ہے۔ ماں باپ میں سے ایک میں یا دونوں میں شراب نوشی کی عادت ہونا بچوں کے وہمی اور ڈرپوک ہو کا باعث دیکھا گیا ہے۔ شرابیوں کی اولاد کے جسم کی بناوٹ ایسی کمزور ہوتی ہے۔ کہ وہ بیماریوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۴) ماں باپ کے خود تندرست ہوتے ہوئے بھی جب وہ دیکھیں کہ ہماری اولاد کو جسم یا دل کا کوئی عارضہ ہے۔ تو پھر انہیں آئندہ اولاد پیدا کرنا بند کر دینا چاہئے۔ میاں بیوی کو اولاد کی کتنی ہی زبردست خواہش کیوں نہ ہو۔ تاہم کسی کو بھی دنیا میں ایسے بچے پیدا کرنے کا حق نہیں۔ جن کے لئے دل یا جسم کے امراض کا شکار ہونا یقینی ہے۔ ایسے بچے مصائب کی زندگی گذارتے ہوئے سوسائٹی پر ہمیشہ بوجھ بنے رہتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں۔ ان کمزور عورتوں اور مردوں کی پھر جو آگے اولاد ہوتی ہے۔ وہ پشت ہا پشت تک اپنے گذارہ اور علاج معالجہ کے لئے سوسائٹی پر بوجھ بنی رہتی ہے۔

(۵) اگر ماں باپ کے گذارہ کا کوئی یقینی انتظام نہ ہو۔ اور حالات زندگی ایسے ہوں کہ اولاد کی جسمانی اور دماغی ضروریات کا پورا کرنا مشکل ہو تو اولاد کی تعداد کو بڑھنے سے روک دینا چاہئے۔

ہندوستان میں آئے سال ہزارہا بچے افلاس کی وجہ سے ہی موت کے منہ میں جاتے ہیں۔ جس بالک کی ہم پرورش اور تعلیم کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ جس کے بیمار ہو جانے پر اس کے علاج معالجہ کے لئے ہمارے پاس پیسہ نہیں۔ جس کی رہائش کے لئے ہمارے پاس صاف ستھرا اور صحت بخش مکان نہیں۔ اس کا پیدا کرنا اس کے ساتھ اور خود اپنے ساتھ بھی

بے انصافی کرتا ہے۔ اِن وسائل کی عدم موجودگی سے ہی بچہ بیماریوں کے پنجہ
میں پھنسکر مصائب برداشت کرتا ہوا۔ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اس
سے ماں باپ اور سوسائٹی دونوں کو سخت نقصان اور دکھ ہوتا ہے۔ اگر ایسے
بچہ کو فرشتۂ اجل چھوٹی عمر میں دنیا سے اُٹھا لینے کی مہربانی نہیں کرتا۔ تو اس
کے بڑا ہونے پر جیل۔ بھیک مانگنے والوں کے گروہ اور عصمت فروش بازاری
عورتوں کے گھر اُس کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسری
بات ہے۔ جس پر علم طب اور علم سوسائٹی کے عالموں کا اتفاق رائے ہے۔
عموماً مستورات کے علم الطبیعات کا یہی جواب ہے۔ متمول لوگوں کی
نسبت محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنے والے مرد عورتوں کے لئے بچوں کی
تعداد کو ایک خاص حد تک محدود رکھنے کے فوائد اور وسائل جاننے کی زیادہ
ضرورت ہے۔ اولاد کی تعداد کے بے حد بڑھنے سے زیادہ تکلیف غریبوں
کو ہی ہوتی ہے۔ اس لئے مزدور جماعت کی عورتوں کے لئے جو چکی پیس کر۔
لوگوں کے جوٹھے برتن صاف کر کے۔ گھاس کھود کر یا چرخہ کات کر اپنے کنبہ
کا پیٹ پالتی ہیں۔ بچے پیدا کرنے سے کب پرہیز کرنا چاہئے۔ اس سوال کا جواب
یہی ہے۔ کہ جب تک اُن کی اولاد کی پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری سوسائٹی
اپنے اوپر نہیں لیتی۔ جب تک ان بیچاروں کو گذارہ کے لئے ملوں اور کارخانوں
میں سخت محنت کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ تب تک انہیں اولاد پیدا کرنے کا
نام تک نہیں لینا چاہئے۔ کیونکہ اُن کی اولاد سے دنیا میں دکھ۔ بیماری اور
مصیبت ہی بڑھیگی۔ ہندوستان میں زمانہ موجودہ میں زیادتی اولاد کے معنی
فجی میں جا کر دوزخی زندگی بسر کرنے والے مویشیوں سے بھی بدتر قلیوں کی تعداد
کو زیادہ کرنا ہے۔ اولاد کی لامحدود افزونی کو روک دینے سے مزدوروں کی مالی

حالت بھی سُدھر جائے گی۔ کیونکہ تعداد کم ہونے سے سستی مزدوری کرنے والے لوگ نہ مل سکیں گے۔ اِس لئے اپنی خواہش کے مطابق اولاد کی تعداد کو زیادہ نہ ہونے دینا ہی غریبوں اور کنگالوں کے ہاتھ میں ایک ایسا ذریعہ ہو سکتا ہے جس سے وہ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

حشرات الارض کی طرح بچے پیدا کر کے ہندوستانی لوگ اپنی زندگی کو اتنا ارزاں بنا رہے ہیں۔ کہ چالیس روپیہ ماہوار کی ایک آسامی خالی ہونے پر سینکڑوں گریجوایٹوں کی درخواستیں دفتروں میں جا پہنچ جاتی ہیں۔ صاحبوں کے بوٹوں کی ٹھوکریں کھاتے کھاتے کئی بابوؤں کی تلی تک نمپٹ جاتی ہے۔ جس سے وہ اس مصائب کی دُنیا سے پار اُتر جاتے ہیں۔

ہماری رائے میں بچے کی پیدائش پریم کا نتیجہ ہونا چاہیئے۔ ماں اولاد کی خواہش ہونے پر حاملہ ہو۔ بچے اسی حالت میں پیدا کئے جائیں۔ جب اُن کی پرورش اور تعلیم اور اُن کے تندرست رکھنے کے لئے ضروری وسائل موجود ہوں۔

ہم چاہتے ہیں۔ کہ ماں باپ بچے پیدا کرنے لگیں۔ تو قوم کی طرف جو اُن کے ضروری فرائض ہیں۔ پہلے اُن کو سمجھ لیا کریں۔ بچے خواہشاتِ نفسانی سے اندھے ہوئے لوگوں کے بے لگام تعلق کا اتفاقیہ نتیجہ نہ ہوں۔ بلکہ ماں باپ سوچ سمجھ کر اپنے اور دُنیا کے سُکھ کو مدنظر رکھتے ہوئے اولاد پیدا کریں۔

ہندوستان جیسے غلام ملک میں جہاں افلاس اور بیروزگاری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ بغیر سوچے سمجھے اولاد بڑھاتے جانا گناہِ عظیم ہے۔ ان مانگے بچوں کی فوج ماں باپ کے پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ہیں۔ آئے

سال اولاد کی تعداد میں زیادتی ہوتے رہنے سے افلاس۔ دُکھ۔ اور جہالت ایک پُشت سے دُوسری پشت میں منتقل ہوتی ہیں۔ ماں باپ دِل سے چاہتے ہیں۔ کہ ہم اپنی آمدنی سے جتنی اولاد کی بخوبی پرورش کر سکتے ہیں ہمارے بچّوں کی تعداد اِس سے زیادہ نہ ہو۔ لیکن وہ مجبور ہیں۔ اُنہیں اِن طریقوں کا علم نہیں۔ جن سے حمل نہ ہونے دیا جائے۔ جب کوئی عورت بچّوں کی تعداد کو بڑھنے سے روکنے کے لئے اپنی دُوسری سہیلیوں سے علاج پُوچھتی ہے۔ تو جاہل عورتیں اُسے ایسی نکمّی دوائیں اور ناقابل اعتماد طریقے بتاتی ہیں۔ جن کے غیر مفید اور ضرر رساں ہونے کا تجربہ اُسے جلد ہی ہو جاتا ہے۔ تب وہ مایوس ہو کر دوائیوں کے ذریعہ حمل گرانے پر اُتر آتی ہے۔ یا قسمت کو کوستی ہوئی مجبور ہو کر بچّوں کی تعداد بڑھاتی چلی جاتی ہے ؀

ہماری سوسائٹی کی رسوم بھی عجیب ہیں۔ ہم لوگ اپاہجوں اور بیماروں کی جھولی میں ازراہِ عنایت دو پیسے تو ڈال دیتے ہیں۔ جس سے اُن کی تعداد تو بڑھتی جاتی اور اپنی طرح ناقابل اولاد پیدا کرتی رہتی ہے لیکن ہم اُنہیں اس علمی واقفیت سے نا آشنا رکھتے ہیں۔ جس کو حاصل کر کے مستورات ایسے بچّوں کو پیدا کرنے سے پرہیز کرنے کے قابل ہو سکیں۔ جن کی وہ اچھی طرح پرورش اور تعلیم کا انتظام نہیں کر سکتیں ؀

تعدادِ اولاد کو محدود رکھنے کے سائنٹفک طریقے

"جس شخص کو کوئی اعلیٰ سچائی معلوم ہو۔ اُسے بے خوف ہو کر اس کا اظہار کرنا چاہئے یہ جان کر کہ نتیجہ کچھ ہو۔ وہ دُنیا میں اپنا فرض ادا کر رہا ہے۔ اور یہ بھی جان کر کہ اگر وہ حسب منشائے خود تبدیلی پیدا کر سکے۔ تو اچھا ہے۔ لیکن اگر نہ کر سکے۔ تو بھی اچھا ہے۔ گو یہ ویسا اچھا نہیں۔" ہربرٹ سپنسر)

زمانۂ قدیم میں جب آریوں کا طوطی بولتا تھا۔ اور زمانۂ حال میں جبکہ وہ گراوٹ کی انتہا پر ہیں۔ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اُس زمانہ میں ہندوستان کی آبادی کم تھی۔ اور سامان خورد و نوش کافی سے کہیں زیادہ تھا۔ وسیع رقبہ میں جنگل تھے۔ اور دُنیا کے تمام ممالک کے دروازے ہندوستانیوں کے لئے کھلے ہوئے تھے۔ اس وقت آریوں کو اس امر کی ضرورت تھی۔ کہ اُن کی اولاد زیادہ ہو۔ اس وجہ سے ہندوؤں میں لاولد ہونا بُرا خیال کیا جاتا تھا۔ اس پر بھی اُن کے مجلسی قواعد ایسے تھے جن سے آبادی لامحدود طور پر نہیں بڑھ سکتی تھی۔ وہ کم از کم پچیس سال کی عمر میں شادی کرتے۔ اور پچاس سال کی عمر میں گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر لیتے تھے۔ ایسی حکومت میں اولاد کی تعلیم اور پرورش کے لئے اُنہیں کچھ بھی مشکل نہ تھی۔ لیکن موجودہ حالات اس کے عین برعکس ہیں۔ اس وقت اِس ملک کی آبادی اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ یہاں کی زمین اُس کے لئے کافی اناج پیدا نہیں کر سکتی۔ دن بھر محنت شاقہ کے بعد بھی پیٹ بھر کر کھانا میسر نہیں ہوتا۔ بچوں کی اعلےٰ تعلیم کا تو کہنا ہی کیا ہے

اُن کے بیمار ہو جانے پر علاج معالجہ کے لئے بھی پیسہ نہیں نکل سکتا۔ رہائشی مکانوں کی اتنی تنگی ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے کمروں میں کُنبہ کے دس دس پندرہ پندرہ آدمی بھیڑ بکریوں کی طرح بند ہو کر رہتے ہیں۔ اگر ایک سال بارش نہ ہو۔ تو اگلے سال کھانے کے لئے ملک میں کچھ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بھارت میں آئے دِن قحط اور بیماریوں کے پھیلنے سے لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت کتنے آدمی ہیں۔ جو پارچاتِ پوشیدنی سے اپنے جسموں کو ڈھک سکتے ہیں؟ مسٹر کرک کا قول ہے۔ کہ ہندوستان میں افلاس اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ دیہاتی عورتوں کے جسموں کو کپڑے سے ڈھکا ہوا دیکھنا بھی غیر معمولی بات ہے۔ انگلینڈ وغیرہ ممالک کی رعایا کو آسٹریلیا وغیرہ ممالک میں جانے کی کھلی آزادی ہے۔ وہ جہاں چاہیں جاکر بود و باش اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک ہندوستانی ہیں۔ کہ کسی بھی غیر ملک میں جاکر بس نہیں سکتے۔ اِس لئے اُن کی آبادی کے بڑھنے سے ہندوستان میں زندگی کی کشمکش نے بڑی خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔ لارڈ ڈربی لکھتا ہے:-

ہمارے لئے ہندوستان میں عملاً اور وسیع پیمانہ پر جاننا ضروری ہے۔ کہ صورتِ معاش کے مقابلہ پر آبادی کے بڑھنے کا سوال جو ہمارے دلوں سے نکل چکا ہے۔ ملک پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ ہمیں انگلینڈ میں ترکِ وطن۔ تجارت۔ ہر قسم کی صنعت اور بےشمار جمع شدہ دولت وغیرہ تمام قسم کے ذرائع میسّر ہیں۔ ہم نے ہندوستان میں امن اور ضابطہ قائم کر دیا ہے۔ ہم نے وہاں خانہ جنگی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہم نے متعدی امراض سے لوگوں کی تباہی کو کم کر دیا ہے۔ اور افلاس کے اثرات کو دور

کرنے کے لئے ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ ہم کرتے ہیں۔ اور معمولی حالات میں ہم اُن اثرات کو دُور کرنے کا کام کامیابی سے کرتے ہیں۔ نتیجہ لازماً جو ہے کہ آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اگر موجودہ صورتِ حالات پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ تو ہر سال آبادی میں زیادہ تر اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جس کی ہمیں مصیبت کے زمانوں میں مدد کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ جو وقتاً فوقتاً ایسے ملک میں آنے لازمی ہیں۔ جو کلیتاً زراعت پیشہ ہے۔ اور جہاں خشک سالی ہو سکتی ہے ٭

ہندوستان میں آبادی کی لامحدود ترقی سے جو ہیبت ناک حالت ہو رہی ہے۔ اُس کا ذکر "دیش درشن" کے مُصنّف نے بہت اچھی طرح سے کیا ہے۔ اس لئے یہ صاف ہے۔ کہ دُنیاوی زندگی کو راحت سے گذارنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مرد و عورت اُتنے ہی بچے پیدا کریں۔ جتنوں کی وہ بخوبی پرورش وغیرہ کر سکتے ہوں۔ ایک بچے کی پرورش کی طاقت رکھکر جو پانچ چھ بچے پیدا کر دیتا ہے۔ وہ دُنیا میں دُکھ۔ افلاس اور مصیبت کو بڑھا کر گناہِ عظیم کا مرتکب بنتا ہے۔ ہندوستان کی بیکاری اور گرانی سب اسی کا انجام بد ہیں۔ کتنے ہی بچے ماں باپ کے افلاس کی وجہ سے آئے سال بے وقت موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حساب لگا کر دیکھا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں اوسط پیدائش ۵۸ء۳۱ - اوسط اموات ۲ء۳۴ - اور باقی زندہ رہنے والوں کی تعداد ۴ء۳۸ فی ھزار ہے ٭

یہ بات صرف ہندوستان میں ہی نہیں۔ دیگر یوروپین ممالک میں بھی غرباء کو ہماری طرح مصائب برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ کہنے کا

مطلب یہ ہے۔ کہ آمدنی کم اور بچوں کی تعداد زیادہ ہونے سے جو سخت
تکلیف ہوتی ہے۔ وہ نارِ دوزخ سے کم نہیں۔ اس مصیبت سے مفلس
لوگوں کو بچانے کے لئے ہمدرد عوام مالتھس صاحب نے آبادی کی
غیر محدود ترقی کو روکنے کا اصول نکالا تھا۔ وہ غریبوں کو شادی نہ
کرنے اور شادی شدہ جوڑوں کو خود ضبطی (برہمچریہ) کی زندگی گذارنے
کی تلقین کرتا تھا۔ لیکن تجربہ نے بتلایا۔ کہ برہمچریہ کی زندگی بسر کرنا۔
اور شادی نہ کرنا ہر ایک آدمی کے لئے ممکن نہیں۔ یہ بہت اعلیٰ آدرش
ہے۔ یم نیم (خود ضبطی کے ابتدائی اصولوں)، کو پالن نہ کرنے والے
عوام اس عہد کو نباہ نہیں سکتے۔ ان سے خود ضبطی کی اُمید رکھنا
فضول ہے۔ صرف یوگی ہی اپنے من کو قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ اس پر
نیو ملتھیوسین تحریک پیدا ہوئی۔ اس کے پیروان نے انسانی فطرت
کی کمزوریوں کو تسلیم کرتے ہوئے ایسے اوزاروں اور دوائیوں کی تلقین
شروع کی۔ جن سے عورت مرد کا تعلق ہونے پر بھی حمل قرار نہ ہونے
پائے۔ اس سے اُن کا مطلب یہ تھا۔ کہ میاں بیوی باہمی تعلقات کا
حظ اُٹھاتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی تعداد کو اپنی مرضی اور آمدنی کے
مطابق کم و بیش کر سکیں۔ بھوک پیاس سے تڑپتے۔ علاج معالجہ کے
بغیر مرتے۔ اور تعلیم کے نہ ہونے سے حیوانی زندگی بسر کرتے ہوئے
غریب بچوں کا دکھ اُن سے دیکھا نہیں جاتا تھا۔ اُن کی رائے میں بچہ
پیدا کر کے اپنی بے بسی کی وجہ سے اُسے قحط میں لقمۂ اجل بنا دینا
یا حمل کا گرانا گناہ عظیم ہے۔ لیکن حمل نہ ہونے دینے میں وہ کوئی گناہ
نہیں سمجھتے۔ اس خیال کے اور اِن اوزاروں اور ادویہ کی تلقین کرنے

والے کوئی معمولی اِنسان نہیں۔ تھیوسوفیکل سوسائٹی کی موجودہ لیڈر ڈاکٹر مسز اینی بیسنٹ۔ مشہور عالم ہمدرد بنی نوع اِنسان مسٹر بریڈ جن کی یادگار میں لاہور میں بریڈلاہال بنا ہوا ہے۔ اور امریکہ میں غلامی کے رواج کو دُور کرانے والے آنریبل رابرٹ ڈیل اووِن جیسے بڑے آدمی اس کے پرچارک ہوئے ہیں ٭

آغاز میں مذہب کا پیشہ کرنے والے پادریوں اور پاک بازی کے ٹھیکیداروں کی طرف سے اُن کی سخت مخالفت ہوئی۔ اُن کی کتابوں کو ضبط اور اُن کے واعظوں کو سزایاب کرانے کی کوششیں کی گئیں اُن کی سب سے بڑی دلیل یہ تھی۔ کہ حمل نہ ہونے دینا قانونِ قدرت کو توڑنا ہے۔ اِس سے غیر شادی شدہ مرد عورتوں میں بدچلنی پھیل سکتی ہے۔ اس کا جواب اُنھوں نے اس طرح دیا :-

مردوں اور عورتوں کے اندھا دُھند تعلّق سے بچے ضرور پیدا ہونگے لیکن خاندان کی عظمت بچّوں کی تعداد پر نہیں۔ بلکہ اُن کے اوصاف پر ہے۔ قومی خودکُشی سب سے بُری بات ہے۔ گھر کو اتنے بچّوں سے لاد دینا۔ کہ جن کی حفاظت اور تعلیم کے لئے ماں پُوری توجّہ دینے کے ناقابل ہو۔ قومی خودکُشی سے کہیں زیادہ بُرا ہے ٭

قرارِ حمل کو روکنے کے لئے ذرائع غیر قدرتی نہیں۔ اِنسانی دماغ قُدرت کی اعلیٰ ترین بناوٹ ہے اور بے سمجھ قدرت کی جو بھی اصلاح کی جائیں۔ وہ نہایت صحیح طور پر قدرتی ہیں۔ قرارِ حمل کو روکنے کی تدابیر تہذیب کے دیگر رسم و رواجوں سے زیادہ غیر قدرتی نہیں کچّا گوشت کھانا۔ برہنہ جسم پھرنا۔ گپھاؤں میں رہنا یہ غیر مدلل قدرتی

عادتیں ہیں - پکایا ہوا بھوجن - مکان اور پوشاک مُدلل قدرتی رواج ہے
احتیاط سے کام نہ لیتے ہوئے بیوقوفی سے خواہشاتِ نفسانی میں پھنس
کر بچے پیدا کرنا بے تمیز قدرت کا کام ہے - ہر ایک حیوان اس کام میں
اِنسان سے بڑھ سکتا ہے - دُوراندیشی سے سوچ کر قاعدہ کے مُطابق
اولاد پیدا کرنا مدلل بات ہے - یہ وصف صرف اِنسانوں کو ہی حاصل
ہے - نیک چلنی کہاں ہے ؟ زیادہ سے زیادہ تعداد کی زیادہ سے زیادہ
بھلائی کا ہی نام دھرم یا نیک چلنی ہے - جس بچّے کی تم پرورش نہیں کر
سکتے - اُس کو پیدا کرنا بد چلنی اور گناہ ہے - اولاد پیدا کرنے میں دُور
اندیشی سے کام لینا اعلےٰ درجہ کی نیک چلنی ہے - جو لوگ ہماری
بتائی تدابیر کو لوگوں کی نگاہ میں قابل نفرت ٹھیرانے کی کوشش کرتے ہیں
اور جو اُن کو گندی اور بد چلنی پھیلانے والی بتاتے ہیں - وہ اپنی ذمہ
واری کو بہت کم محسوس کرتے ہیں - اِنسان اپنی اولاد کی ترقّی کے لیئے
آزادی چاہتا ہے - لیکن گھوڑے - گدھے - بیل اور گائے وغیرہ
کی حالت میں وہ صرف اُنہیں حیوانوں کو بچّے پیدا کرنے کی اِجازت
دیتا ہے - جو اپنی جنس حیوانات میں بچّے پیدا کرنے کے زیادہ تر قابل
ہوں - یہاں اُسے قانونِ قدرت کی مخالفت کا خیال نہیں ہوتا - ہم قُدرت
کی بے رحم اور اندھی طاقتوں کو اپنے علم کے زور سے روکنے کی کوشش
کرتے ہیں - ہم اپنے سربفلک مندروں - ہسپتالوں اور اٹاریوں کو بجلی
سے بچانے کے لیئے لوہے کے نوک دار کنڈکٹر لگاتے ہیں - جو بجلی کو
جذب کر کے فوراً زمین پر پہنچا دیتے ہیں - ایک پاک دامن نیک پارسا استری
اور پریم بھری ماں حاملہ ہوتی ہے - اُس کا پیڑ وچھوٹا ہوتا ہے - بچّے

کا غیر معمولی بڑا سر اُس میں سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس طرح قدرت اگر عورت کی جان لینا چاہتی ہے۔ مگر مہذب انسان سائینس کے زور سے اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ بچّے کو رحم میں ہی ٹکڑے ٹکڑے کر کے باہر نکالتا ہے۔ بچّہ مر جاتا ہے۔ ماں بچ جاتی ہے۔ انسان قدرت کے کام میں صریح دست اندازی کرتا ہے۔ مگر کوئی بھی سمجھدار آدمی اسے بدچلن یا گنہگار نہیں کہہ سکتا۔

اگر ماں کا پیڑو غیر معمولی طور پر اتنا چھوٹا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کو جوکھوں میں ڈالے بغیر بچّہ پیدا نہیں کر سکتی۔ تو اس میں کہاں کی بدچلنی یا گناہ ہے۔ اگر میاں بیوی ایسی تدابیر کو عمل میں لاویں۔ جن سے حمل قرار نہ پا سکے۔ اور میاں کی پیاری بیوی کی جان بچ جائے؟

ایک عورت کی شادی ایک ایسے آدمی سے ہوتی ہے۔ جو شراب میں مخمور رہتا ہے۔ جس کی صحت شراب نوشی کی علّت سے دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ جس کی موت کا ہر وقت یقین ہے۔ جو بے روزگار ہونے کی وجہ سے اپنے کُنبہ کو بھوکوں مار رہا ہے۔ جس کی موت کے بعد قرضہ کے بغیر اُس کی بدقسمت عورت کے لئے کوئی جائیداد نہیں بچیگی جسے قانون اپنی عورت سے اندھا دُھند بدفعلی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر وہ عورت جس کی صحت ہمیشہ بچّہ جنتے رہنے کی وجہ سے پہلے ہی بگڑ چکی ہے۔ جس کے موجودہ بچّوں کو بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا۔ حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر کا علم حاصل کر کے اولاد بڑھانے سے بچتی ہے۔ تو اس میں کونسا ہرج ہے۔ اور کونسی بدچلنی ہے؟ اگر وہ ایسا نہ کریگی۔ تو شرابی اور بدچلن خاوند کے تخم سے پیدا ہوئی اس

کی لڑکیاں بڑی ہوکر بازاری عورتیں اور لڑکے چور اور ٹھگ بنیں گے۔
جس سے سنسار میں دکھ اور مصیبت کی زیادتی ہوگی۔ میاں بیوی کی یہ خواہش
کہ جتنے بچوں کی پرورش وہ بخوبی کر سکتے ہیں۔ اُن سے زیادہ پیدا نہ کریں
کسی بھی عقلمند آدمی کی نگاہ میں بدچلنی نہیں ہو سکتی۔ تپ دق کے
مریض یا پاگل پن کی علامات والے میاں بیوی جن کی اولاد کے یوم
پیدائش سے ہی پاگل پن یا تپ دق کا بیمار ہونے کا بھاری امکان ہے
اگر حمل کو روکنے کی تدابیر عمل میں لائیں۔ تو دُنیا کی مصیبت کم ہی ہوگی۔
بڑھے گی نہیں۔ اس لئے ایسے ذرائع اور تدابیر کا دکھی لوگوں کو بتانا کارِ ثواب
ہے۔ وہ قانون کی نگاہ میں جرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اِن وسائل کا
علم ہو جانے پر ماں باپ ہمیشہ کے لئے زیادہ اچھے ہو جائیں گے۔
وہ اپنے بچوں کی پرورش پر زیادہ دھیان دینگے۔ اس سے ہونے
والی اولاد زیادہ اچھی اور سُکھی ہوگی۔ جوانی کی بہار میں جب شہوت
نفسانی ٹھاٹھیں مار رہی ہو۔ عوام کو شادی نہ کرنے یا برہمچاری رہنے
کی تلقین کرنا بے معنی ہے۔ انسانی فطرت کی کمزوریوں پر آنکھیں بند
کرکے اِنسانوں کو فرشتہ بنانے کی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔"

اب رہا یہ اعتراض۔ کہ اِن تدابیر کا علم ہو جانے سے کنوارے
لڑکوں اور کنواری لڑکیوں کے چلن خراب ہو جائینگے۔ دُوسرے
الفاظ میں اس اعتراض کے یہ معنی ہیں۔ کہ علم نقصان دِہ چیز ہے
پرماتما نے اِنسان کو مُنہ۔ آنکھ اور کان وغیرہ اعضاء اُس کے فائدہ
کے لئے دِیئے ہیں۔ لیکن اُن کے ذریعہ سے وہ زہر بھی کھا سکتا۔ بیگانی
عورت کو نگاہِ بد سے بھی دیکھ سکتا ہے اور بُرے گیت بھی سُن سکتا ہے

اس لئے مندرجہ بالا اعتراض کرنیوالوں کے عقیدہ کے مطابق پرماتما
انسان کو اعضائے دیکر بہت بڑا کام کیا ہے۔ اسی طرح علم فوٹوگرافی سیکھ جانے سے آدمی جعلی نوٹ بنا سکتا ہے۔ کیمیاوی علم کے جان لینے سے خطرناک بمب تیار کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ سب علوم لڑکے لڑکیوں کو نہیں سکھانے چاہئیں۔ چاقو سے آدمی کا گلا کٹ سکتا ہے اور دیا سلائی سے گھر جل جاتے ہیں۔ اس لئے یہ اشیاء خراب ہیں۔ مستورات کو برقعہ پہنا کر باہر جانے دینا چاہیئے۔ اور آدمیوں کی آنکھیں نکلوا دینی چاہئیں۔ ورنہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر بگڑ جائینگے۔ مخالف فریق کا اعتراض مذکورہ بالا دلائل سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کنواروں اور کنواریوں کے چال چلن کی حفاظت بذریعہ علم ہو سکتی ہے۔ ان کو جہالت میں رکھ کر نہیں ہو سکتی۔ عورت کی پاک دامنی کی حفاظت برقعہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ اُس کی پاک دامنی کی حفاظت اس کی اپنی رُوحانی طاقت اور پاک دامنی کی عظمت کے علم سے ہی ہوگی۔ حمل کو روکنے کی تدابیر بتانے والے عالموں کا یہ بھی قول ہے کہ ہماری کتابوں میں جو باتیں لکھی ہیں۔ وہ پہلے ہی ڈاکٹری اور حکمت کی بڑی بڑی پستکوں میں ملتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ان ڈاکٹری کتابوں کی قیمت جہاں بہت زیادہ ہے۔ وہاں ہماری کتابوں کی قیمت صرف چند آنے ہے۔ لیکن کسی قیمتی کتاب میں ضبط تحریر میں آنے ہی کوئی بات پاک۔ دھرم اور قانون کی نگاہ میں نقائص سے مبرا نہیں ہو سکتی۔ اور نہ سستی کتاب میں لکھی جانے سے وہ ناپاک۔ گندی اور چالچلن خراب کرنے والی ہو جاتی ہے۔ جو علم مفید ہے۔ اُس کا غریب

سے عزیب لوگوں میں بھی خوب پرچار ہونا چاہئے۔ تاکہ صحبتِ عالم کم ہو۔ صرف اُسی شخص پر اس کا نقصان دِہ اثر ہو سکتا ہے۔ جس کا چلن پہلے سے ہی بگڑ چکا ہو۔

دُنیا میں عقل کی ہمیشہ فتح رہی ہے۔ غلط عقیدہ دُنیا میں دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ نئی "بالقصہ انجمن کے" خیالات کا آج اتنا زور ہے کہ بڑے بڑے دانش مند لوگ ایسے لوگوں کے لئے مُفید سمجھتے ہیں۔ نیو سہاؤتھ ویلز کے سپریم کورٹ کے جج اس قسم کی ایک کتاب کے متعلق اپنے فیصلہ میں لکھتے ہیں:-

جو لوگ اپنے لئے سوچنے کا کافی علم اور لیاقت رکھتے ہیں۔ اور جو مروجہ رواج کے غلام نہیں۔ اُن میں سے کوئی شخص تحقیقات کرے تو اُسے معلوم ہوگا۔ کہ بہتیرے نیک خواہشات والے پرہیزگار۔ اور تربیت یافتہ مرد عورتیں ہیں۔ جو جاہل آدمیوں کو اس قسم کی تعلیم دینے میں کوئی گناہ خیال نہیں کرتے۔ کہ دُنیا میں اس قسم کی اولاد پیدا کرنا غلطی ہے جس کی وہ پرورش نہیں کر سکتے۔ اور جو اُن کو مختلف اسباب کے مطابق طور پر بتانے سے منع کرنا بیوقوفی خیال کرتے ہیں۔ کہ ایسے بچوں کی پیدائش کو کس طرح روکنا چاہئے۔

اِخلاق کا وسیع ترشگفتہ نگاہ یہ ہے۔ کہ انسانی جذبات اور انسانی فزیالوجی کو نظر انداز کرنا محض نادانی ہے۔ سچائی کے واضح تر خیال اور اس پر اعتماد کرنے کے اطمینان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی واقفیت کو مذہبی احکام کی امداد سے محدود کرنے کی طرح قانون میں بھی ایسی پاکیزہ تصانیف پر جو پاک مقصد کے لئے لکھی گئی ہوں۔ جو ٹیشل بندش

عائد کر کے انسان کے گیان کو محدود کرنے کی کوشش فضول ہے ٭

میں باور نہیں کرتا۔ کہ فحش کتابوں کی اشاعت کا قانون اس قسم کی کتب پر عائد کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہ قانون صرف ایسے مضامین کی تصنیفات پر عائد ہو سکتا ہے۔ جو تمام نیک آدمیوں کی رائے میں عیاشانہ اور گندی خیال کی جائیں۔ یہ شہوت انگیز اور فحش ناولوں۔ تصویروں اور نظاروں پر عائد ہو سکتا ہے۔ جن کو روپیہ کمانے کی غرض سے اشاعت دی گئی ہو۔

اسی طرح ۱۸۹۲ء میں بمبئی ہائیکورٹ میں جسٹس پارسنز نے اپیل نمبر ۲۱۹ کا فیصلہ دیتے ہوئے لکھا تھا :-

"میں سمجھتا ہوں۔ کہ حمل کو روکنے کے پرچار میں کوئی فحش بات نہیں۔ اس لفظ کے معنوں کے مطابق جو کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۲ میں استعمال کئے گئے ہیں) عدالت ماتحت اور اس عدالت میں یہ مقدمہ اس بنا پر چلایا گیا ہے۔ اور اسی موضوع پر اس طرح اس میں بحث کی گئی ہے۔ اس بات کی تشریح میں کہ یہ روکاوٹیں کس قسم کی ہیں۔ اور صرف یہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ اشیاء کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ کوئی فحش بات نہیں۔ کیونکہ کتاب زیر مقدمہ میں جن اشیاء کا بیان ہے۔ اُن میں سے نہ کوئی چیز فحش بیان کی گئی ہے اور نہ فحش ثابت کی گئی ہے" ٭

اس طویل وچار کے بعد اب ہم اُن علمی سادھنوں اور تدابیر کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کا استعمال حمل نہ ہونے دینے کے لئے کیا جاتا ہے ٭

(۱) سب سے اچھی اور یقینی تدبیر یہ ہے۔ کہ آدمی برہمچاری رہے۔ سادہ خوراک کھائے اور کبھی بیکار نہ بیٹھے۔ نکمے آدمی برہمچریہ نہیں رکھ

سکتے۔ وہ ایسی کتابیں پڑھے۔ مرد و عورت کے ہمیشہ ایک ہی بستر پر سونے کی عادت بہت بُری ہے ؎

(۲) عورت حیض آ چکنے کے فوراً بعد اور حیض آنے سے دو تین دن پہلے جتنی جلدی حاملہ ہوتی ہے۔ اُتنی جلدی اور کسی وقت نہیں۔ اس لئے زمانہ حیض شروع ہونے سے پہلے چار دن اور حیض بند ہونے کے بعد پندرہ چھوڑ کر باقی دنوں میں ہمبستری کی جائے۔ تو فیصدی صرف چھ سات عورتوں کو حمل ٹھہرتا ہے ؎

(۳) اکثر غریب عورتیں حاملہ ہونے سے بچنے کے لئے بچے کو ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو برس تک اپنا دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ اُن کا خیال ہے۔ کہ جب تک بچہ دودھ پیتا رہتا ہے۔ تب تک دوسرا حمل نہیں ہوتا۔ لیکن یہ یقینی تدبیر نہیں۔ علاوہ ازیں اس سے ماں اور بچہ دونوں کو نقصان سخت ہوتا ہے۔ اور کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ؎

(۴) کئی لوگ حمل نہ ہونے دینے کے مقصد سے انزال ہونے کے وقت اعضائے تناسل کو فوراً شرمگاہ سے باہر نکال لیتے ہیں۔ یہ طریق بہت کچھ کارگر تو ہوتا ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ اس سے مرد و عورت دونوں کو کئی قسم کی بیماریاں ہونے کا اندیشہ ہے۔ جو سُستی وغیرہ سے ہوتی ہے ؎

(۵) مرد عورت کے تعلق کے وقت سپنج کا استعمال

ایک بہت باریک اور نرم سپنج کا بڑے اخروٹ کے برابر ٹکڑا لو۔ اور پھٹکڑی یا پلفرے پوڈر (PALFREY'S POWDER) کو پانی میں

حل کرو۔ اُس میں اس سپنج کو بھگو لو۔ سپنج کو عورت کے جائے مخصوصہ سے باہر نکالنے کے لئے اُس کے گرد ریشم کا ایک باریک تاگا باندھا جاتا ہے۔ اس سپنج کو رحم کے راستہ سے جتنی بھی دُور تک یہ جا سکے۔ اندر گھسیڑ دیا جاتا ہے۔ اور صبح تک اندر ہی رہنے دیا جاتا ہے۔ سپنج کے ٹکڑے کے لئے دیکھو شکل ۱ ....

شکل ۱
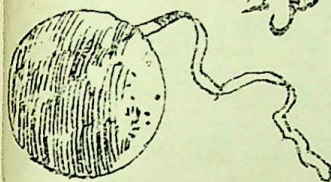
اس سپنج کو کاٹ کر گولی سی بنا لینا۔ اور خوب اچھی طرح دھو کر کاربالک ایسڈ یا لائی سول سولیوشن (LYSOL SOLUTION) میں صاف کر لینا چاہئے۔ لیکن یہ تدبیر بھی خالی از نقص نہیں کہی جا سکتی۔ جماع کے عمل میں سپنج کے اِدھر اُدھر ہل جانے سے منی کے جراثیم رحم میں پہنچ جاتے ہیں ؞

(۴) رنڈل کی سولیوبل کونین پیسری

RENDELL'S SOLUBLE QUININE PESSARIES

کونین آدمی کے ویریہ کے جراثیم کو جو رحم میں جا کر بچہ بناتے ہیں۔ مار ڈالتی ہے۔ اس لئے ان پیسریوں یعنی ٹوپیوں کے بنانے میں زیادہ تر یہ کونین ہی کام آتی ہے۔ پیسری ۷/۸ انچ لمبی ۵/۸ انچ چوڑی اور ۳/۸ انچ موٹی ہوتی ہے۔ دیکھو شکل ۲ ....

شکل ۲
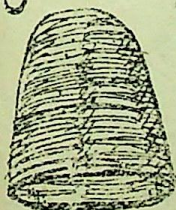
ہمبستری سے دس پندرہ منٹ پہلے اسے اندام نہانی میں جتنی دُور تک ممکن ہو گھسیڑ دیا جاتا ہے۔ اس دوران میں ٹوپی پگھل کر اندام نہانی کے

دروازہ کی دیواروں میں پھیل جاتی ہے۔ اس لئے جب انزال ہوتا ہے
تب اُس کے جراثیم ان ادویہ کے اثر سے مرجاتے ہیں۔ اور حمل ہونے
نہیں پاتا۔ اس کا استعمال کرنے کے بعد عورت کے عضوِ مخصوص کو
پچکاری سے ضرور دھو ڈالنا چاہیئے۔ کچھ لوگ تو اس طریق کو بڑا مفید
بتاتے ہیں۔ لیکن اکثر کہتے ہیں۔ کہ یہ تدبیر حمل روکنے کے ناقابل ہے
(۷) بورک ایسڈ کونین اور سٹرک ایسڈ کی بنی ہوئی کئی قسم کی گولیاں
مختلف ناموں سے اسی کام کے لئے بک رہی ہیں۔ لیکن وہ ہرگز قابل
اعتماد نہیں۔ خالص کونین یا پھٹکڑی سے بڑھ کر ان میں کوئی وصف
نہیں۔ بلکہ ان سے اندامِ نہانی کو نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا ہے

(۸) ربڑ کی چیک پیسری

RUBBER CHECK PESSARY

اسے عورتیں اندامِ نہانی پر پہنتی ہیں۔ یہ ربڑ کی بنی ہوئی گاجر کی شکل
کی ہوتی ہیں۔ اس کا کنارا رحم کے ساتھ خوب بھینچ کر لگ جاتا ہے اور
وہ برابر یعنی منی کو رحم میں داخل ہونے سے بالکل روک دیتا ہے۔
دیکھو شکل نمبر ۳......
کہتے ہیں۔ اس سے مجامعت کے عمل میں بھی
کوئی رکاوٹ یا خرابی نہیں ہوتی۔ اور تکلیف بھی
کوئی نہیں ہوتی ہمبستری کے بعد پیسری کو نکال لینے پر
فوراً اندامِ نہانی کو پچکاری کے ذریعہ کسی جراثیم
کش سلیوشن کے ساتھ دھو ڈالنا چاہیئے۔ یا نرم اسپنج کی ایک چھوٹی سی
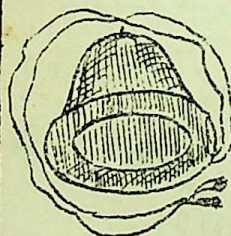
گولی کو ملووا آئیل (MELLOWA OIL) میں چپڑ کر اندام نہانی میں ڈالنے سے جراثیم کو مار ڈالتا ہے۔ "کنیا داپر پرتی کار" کا مصنف لکھتا ہے۔ ہندوستانی مستورات کے لئے پچکاری کی نسبت ملووا کا تیل زیادہ اچھا ہے۔ یہ تیل بالکل بیضرر ہے۔ اس میں کاربالک ایسڈ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اسپنج کو نصف گھنٹہ سے زیادہ دیر تک رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر پچکاری کرنی ہو تو پانی گرم لینا چاہئے۔ اس میں آدھ سیر پانی میں ایک چھوٹا سا چمچہ (چار ماشہ بھر) پسی ہوئی پھٹکڑی گھلی ہو۔ ٹھنڈا پانی نقصان دہ ہے

شکل نمبر ۹

پیسری اور دیگر کئی طریقوں کے عمل میں لانے سے مجامعت میں پوری پوری لذت تو نہیں آتی لیکن اپنی طاقت سے بڑھ کر اولاد پیدا کر کے دکھ بڑھانے کی نسبت اتنا ہی اچھا ہے۔ پیسری کو لگانے سے پہلے اسے گلیسرین سے چپڑ لینا چاہئے۔

۹۔ لیٹر یا فرنچ کیپ

اس کا دوسرا نام کانڈم بھی ہے۔ یہ ایک لمبا چکر کی شکل کا خول ہوتا ہے۔ اس کا ایک سرا بند ہوتا ہے جماع کے وقت اسے آدمی پہن لیتا ہے۔ تاکہ منی رحم میں نہ چلی جائے۔ اگر

جماع کے وقت یہ خول پھٹ نہ جائے تو حمل ہرگز نہیں ہونے دیتا۔ یہ ربڑ کا بنا ہوتا ہے۔ اسے بہت کس کر نہیں پہننا چاہئے۔ اب ایسے ربڑ بھی بنتے ہیں جن کے سرے پر منی کے لئے ایک چوچی سی لگی رہتی ہے ۔ (دیکھو شکل نمبر ۵ و ۶)
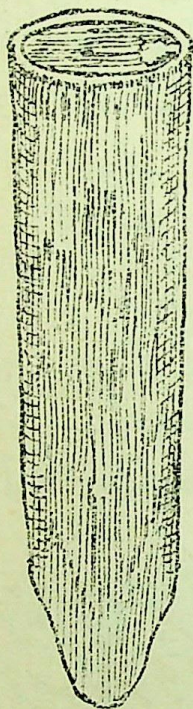
خول کے ساتھ ہمبستری کر چکنے کے بعد اندام نہانی کو پچکاری سے دھونا یا اسپنج کے ساتھ ملو وا آئیل کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ نہیں تو اگر تھوڑا سا بھی ویریہ اندام نہانی میں لگا رہ گیا۔ تو حمل قرار پانے کی امکان ہے ۔ اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ بعض لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ اگر کانڈم اچھی قسم کا ہو تو حمل روکنے کے لئے یہ سب سے اعلیٰ طریق ہے۔ اس سے نقصان بھی کوئی نہیں۔ لیکن اکثر لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے حمل نہ ہونا یقینی امر نہیں۔ جماع

کے عمل میں یہ اکثر پھٹ جاتا ہے۔ اِس کے استعمال سے کئی قسم کی بیماریوں
کا بھی خوف ہے۔ مسٹر جرڈ کے الفاظ میں "یہ خوف کو روکنے کے لئے
تو مکڑی کے جالے کی طرح اور ہمبستری کی لذّت کو روکنے کے لئے آہنی
زرہ بکتر کی طرح ہے"۔ اِس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے۔ کہ عورت اور
مرد کی مقناطیسی طاقت ایک دُوسرے کے اندر نہیں جا سکتی۔ جس سے صحت
کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔ اور محبّت پیدا نہ ہونے سے دونوں کی زندگی قریب
بے مزہ ہو جاتی ہے ۔

(۱۰) امریکن ربڑ کی نوکیں

AMERICAN RUBBER TIPS

شکل نمبر ۷

یہ نوکیں چھوٹے ناقص خول کہلا سکتی
ہیں۔ اِن کے کھلے سرے پر ربڑ کا ایک پتلا
بندھن ہوتا ہے۔ وہ نوک کے اصل سائز کا
قریباً ½ ہوتا ہے۔ دیکھو شکل نمبر ۷ ....
ناقص خول کے متعلق جو رائے زنی کی گئی
ہے۔ وہ اِن نوکوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ کیسیج
کہتا ہے۔ کہ اِن میں سب سے بڑا نقص یہ ہے
کہ عضوِ تناسل کو باہر نکالتے وقت نوک کے پھسل
جانے کا خوف ہوتا ہے۔ اِس سے آخر دیر یہ رحم میں چلا جاتا ہے ۔

(۱۱) پچکاری

مجامعت کر چکنے کے فوراً بعد عورت کو مندرجہ سولیوشنوں میں

بیمارے سے کسی ایک کے ساتھ پچکاری کے ذریعہ رحم کو دھو ڈالنا چاہیئے۔ یہ اکثر لوگوں کی رائے ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس سے کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔ اور سیلوڈائیل کی طرح یہ جماع کی لذّت میں بھی رخنہ انداز نہیں ہوتا۔ سیلوشن منی پر کیمیائی اثر کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی عورت پر کوئی نقصان دِہ اثر بھی نہیں ہوتا۔ اگر اینیمہ کی پچکاری سے دھویا جائے۔ تو کم از کم آدھا پنٹ (قریباً چار چھٹانک) سولیوشن ضرور ہونا چاہیئے۔ تب ہی رحم ٹھیک طور پر دھویا جا سکتا ہے

شکل نمبر ۸
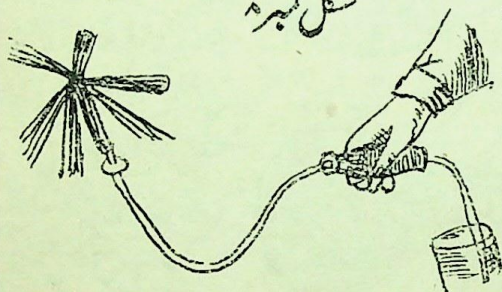
پچکاری کی نلی کو جہاں تک ... جا سکے۔ اندر داخل کر ... دینا چاہیئے۔ اس طرح ... ہونے سے حمل ہونے کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے اگر غیر معمولی عمل سے حمل ہو جاوے۔ تو یہ دھونا فضول ہو جاتا ہے۔ اگر تکلیف نہ ہو تو ڈوش کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دیکھو شکل نمبر ۹ .....
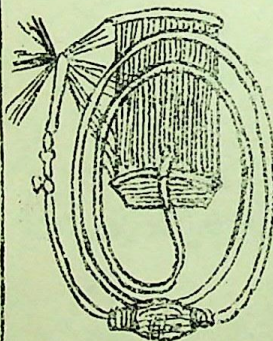
اسے دیوار کے ساتھ چار فٹ یا اس سے زیادہ اونچائی پر لٹکایا جا سکتا ہے۔ لیکن تجربہ نے ثابت کیا ہے۔ کہ سلیوشن کے ساتھ رحم کو دھونا کبھی کبھی بیفائدہ بھی ہوتا ہے۔ ٹھنڈے پانی سے رحم جیسے گرم مقام میں پچکاری کرنا ٹھیک نہیں۔ اس سے سرد گرم ہونے کا خوف

ہے۔ ڈاکٹر کیسچ کہتا ہے۔ کہ ہمبستری کے بعد ٹھنڈے پانی سے دھو
اصول صحت کے خلاف ہے۔ ہمیشہ شیر گرم پانی کا استعمال کرنا چاہ
اس میں جراثیم کو مارنے والا سبلیمیٹ۔ الکاہل۔ پائنول۔ دوسری دوائی
لینی چاہیئے۔ چند پچکاریوں کے نمونے آگے دیئے گئے ہیں :-

شکل نمبر ۱۰
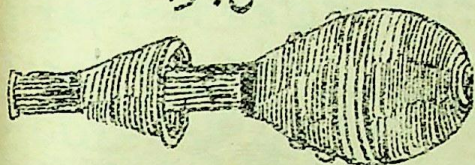
شکل نمبر ۱۱
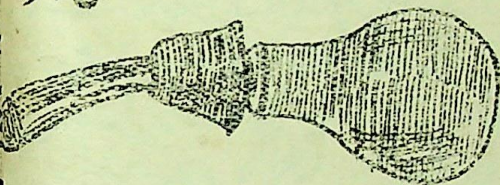
شکل نمبر ۱۲
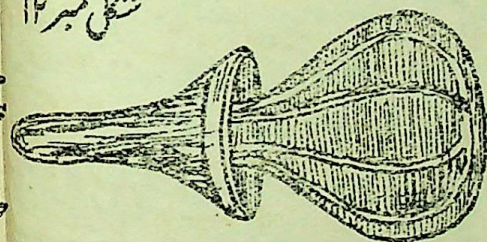
سولیوشن

سلفیٹ آف کونین ایک پنٹ ڈ آدھ چھٹانک گرم پانی میں بیس گرین ہائی ہائیڈرو کلوریٹ آف کونین پانی میں گھل جاتی ہے ؛

خالص پھٹکڑی

ایک پنٹ پانی میں پسی ہوئی پھٹکڑی چائے پینے کا ایک چمچہ بھر سولیوشن ہلکا اسٹرنجنٹ بنایا جا سکتا ہے ؛

پلوڑے پوڈر

سلفو کاربونیٹ آف زنک ½ اونس

خشک سلفیٹ آف زنک	۱/۲ اونس
پسی ہوئی خالص پھٹکڑی	ایک اونس

اِن کیمیاوی اشیاء کو خوب پیس کر ملا لینا چاہیئے۔ اس پوڈر کا ایک چائے کا چمچہ بھر کر ایک پنٹ پانی میں گھول دینا چاہیئے۔ ضرورت ہو۔ تو اس سولیوشن کو ہلکا بھی کیا جا سکتا ہے۔ سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس پلفرے کے پوڈر کو تھوڑے اُبلے ہوئے پانی میں حل کر کے ٹھنڈا کر لیا جائے۔ پھر اُسے بوتل میں بند کر دیا جائے۔ پچکاری کا استعمال کرتے وقت تھوڑا سا بوتل میں نکال کر شیر گرم پانی میں ملا دیا جائے۔ اِس طرح یہ پوڈر بہت اچھی طرح حل ہو جاتا ہے۔ اِن بوتل یا ٹیوبوں پر زہر کا لیبل لگا کر اسے بچوں کی پہنچ سے دُور رکھنا چاہیئے +

پرمینگینیٹ آف پوٹاش۔ ایک پنٹ پانی میں بیس گرین۔ اِس سولیوشن سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس کی سفارش نہیں کی جا سکتی +

بورک ایسڈ۔ ایک پنٹ پانی میں ایک ڈرام یا چائے پینے کا چمچہ بھر +

راجرس پوڈر۔ ایک پنٹ پانی میں چائے پینے کا چمچہ بھر۔ اسے اِس طرح تیار کرنا چاہیئے +

سلفیٹ آف زنک	۱ تولہ	سلفو کاربونیٹ آف زنک	۱ تولہ
سلفیٹ آف کاپر	۱ تولہ	پسی ہوئی خالص پھٹکڑی	۳ تولہ

کل ادویہ ۶ تولہ

اِن تمام کو باریک پیس کر ملا لینا چاہیئے۔ اور بچوں سے بچا کر رکھنا چاہیئے

نوٹ - چائے کا چمچہ ۴ ماشہ برابر ہے ایک ڈرام کے - ایک اونس برابر ہے - ۲ تولہ ۸ ماشہ - ایک تولہ = ۱۸۰ گرین یا ۳ ڈرام ٭

مذکورہ بالا سولیوشن کی نسبت پانی میں ابالے ہوئے نیم کے پتوں کا کاڑھا زیادہ اچھا ہے - اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا - کیمیاوی اشیا کے دیر تک استعمال میں لاتے رہنے سے اندام نہانی نہایت کڑی اور خشک ہو جاتی ہے - اس لئے مندرجہ ذیل ملووا کا تیل بہت اچھا ہے ٭

۱۲ - ملووا کا تیل

مسٹر این - این مکرجی لکھتے ہیں - کہ یہ تیل کس قدر خشک سکوڑنے والا اور بے ضرر ہے - یہ اینٹی سپٹک ہے پور اسلئے جوڑوں کے درد اور جلد کی بیماریوں میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے - اور خارش کا نہایت قیمتی علاج ہے ٭

اخروٹ کے برابر ایک باریک خشک سپنج لو - اور اسے پانی میں بھگو کر تر کر لو - پھر پانی کو نچوڑ ڈالو - اب ایک صاف طشتری میں تیل کی ۱۰ یا ۱۲ بوندیں ڈال کر اس پر سپنج کو پھیرو - جس سے وہ تیل سے لتھڑ جائے ٭

مجامعت کے فوراً بعد (اندام نہانی کو صاف کر لینے کے بعد) اس سپنج کو رحم میں جہاں تک جا سکے گھسیڑ دیا جائے - اور کوئی آدھ گھنٹہ تک وہیں رکھ کر نکال لیا جائے - اس سے کسی قسم کی گھبراہٹ یا نقصان نہیں ہوتا - خواہ سپنج رات بھر اندر ہی رکھا جائے - یہ سپنج سارے ویریہ کو چوس لیتا ہے - اور جونہی ویریہ کے کیڑے تیل سے لگتے ہیں - اُن کی حرکت بند ہو جاتی ہے جس سے حمل ہونا ناممکن ہو جاتا ہے ٭

غیر معمولی طریق - سے بھی ویریہ ہمبستری کے وقت سرد کر

درحم کی گردن) کی کھوکھل یا سروکس کی نالی میں داخل ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں عورت کو چاہئے۔ کہ سیلو وائیل کے علاوہ کسی نہ کسی قسم کی جسمانی ورزش بھی کرے۔ کئی عورتیں تجربہ سے ٹھیک ٹھیک اور بآسانی جان لیتی ہیں۔ کہ ویریہ رحم میں چلا گیا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں جماع کے بعد ویریہ اندامِ نہانی سے باہر بہت تھوڑا نکلتا ہے۔ اور اگر ویریہ رحم میں نہ پہنچے۔ تو ہمبستری کے بعد وہ اندامِ نہانی میں سے کچھ دیر تک باہر نکلتا رہتا ہے۔ اس سے ان کو حمل ہونے یا نہ ہونے کا علم فوراً ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر مذکورہ بالا طریق سے ویریہ رحم میں چلا جائے۔ تو عورت کو غیر معمولی حظ آتا ہے ان دونوں طریقوں سے رحم میں مادہ تولید کے داخل ہونے کا علم ہونے پر اگر عورت فوراً اٹھ کر کوئی بھاری بوجھ اٹھالے۔ یا لگاتار دس پندرہ بیٹھکیں نکالے۔ یا تین چار بار زور سے چھینکے۔ تو ویریہ رحم سے باہر نکل آتا ہے اور حمل نہیں ہونے پاتا۔ ہنوگاشا اور اٹلی میں بہت سی عورتیں حمل روکنے کے لئے یہی طریق اختیار کرتی ہیں ٭

جو لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ہمبستری کے وقت رحم کا منہ بند رہے انہیں چاہئے۔ کہ عورت کے حیض آنے سے دو یا تین دن پہلے اور بند ہونے کے ایک ہفتہ بعد تک "ربڑ چیک پیسری" کا استعمال کریں۔ انہی دنوں میں بھاری جوش سے رحم کا منہ کھل جانے کا بڑا موقعہ ہوتا ہے ہمبستری کے بعد سیلو وائیل سے لتھڑا ہوا سپنج اندامِ نہانی میں مندرجہ بالا طریق سے داخل کرنا چاہئے۔ تاکہ تھوڑی بہت منی جو اندامِ نہانی سے لگی رہ گئی ہو۔ وہ تیل کے اثر سے حمل کرنے کے ناقابل ہو جائے۔ پیسری سے لذتِ جماع میں خلل ضرور ہوگا۔ اس لئے مہینہ کے باقی حصہ میں سیلو وا

تیل کا ہی استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔ اس تیل میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ ارزاں بہت ہے۔ اور ساتھ ہی نقصان وہ ہرگز نہیں۔ یہ خالص جڑی بوٹی سے بنایا جاتا ہے ؏

اسباب کا یقین کیسے ہو کہ حیض ہونے والا ہے ؟ آگے لکھی علامات سے اس کا علم ہو سکتا ہے۔ ایک یا دونوں چھاتیوں میں بھاری تبدیلی آجاتی ہے۔ اور وہ درد کرنے لگتی ہیں۔ بڑی اور بہت بڑی ہو جاتی ہیں۔ پستان کے منہ اور اس کے ارد گرد کا حلقہ پھول جاتا ہے۔ کولھے میں بے چینی یا درد سا معلوم ہوتا ہے۔ اور رحم کا بیرونی منہ تھوڑا تھوڑا کھل جاتا ہے ؏

۱۳-رونٹجن شعاعوں کے ذریعہ بانجھ یا نامرد بنانا

مسٹر فرانسس اتیج مارشل ایم اے ڈی ایس سی اپنی تصنیف دی فزیالوجی آف ریپروڈکشن میں لکھتے ہیں۔ کہ رونٹجن کرنوں کا یا ریڈیم کا کام کرنے والوں میں نامردی کا ہونا دیکھا گیا ہے۔ کئی سال ہوئے البرس نے معلوم کیا۔ کہ ایکس ریز سے سوروں اور خرگوشوں میں نامردی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن جماع کی طاقت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ ایکس ریز کے کرّہ ہوائی میں رہنے سے آدمی میں جلدی یا بدیر پورے طور پر نامردی آجاتی ہے۔ لیکن جماع کی طاقت میں کسی طرح کی کمی دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے گارڈن صاحب کی رائے ہے۔ کہ ایکس ریز کا کام کرنے والوں کو اپنے جسم کو ان ریز (کرنوں) کے اثر سے خاص طور پر بچا کر رکھنا چاہیئے۔ جو لوگ جان بوجھ کر نامرد بننا چاہیں۔ اُن کے لئے یہ ریز بہت ہی کام کی چیز ہیں۔ کیونکہ ان سے کسی قسم کا نقصان تکلیف۔ یا

بے چینی بالکل نہیں ہوتی ۔

۱۴- امریکہ کے سرکاری ہسپتالوں میں اولاد پیدا کرنے کو روکنے کا نیا طریق

کمزور۔ پاگل۔ جماع کے متعلق گناہ کرنے والے۔ آتشک اور کوڑھ وغیرہ خوفناک بیماریوں والے لوگوں کو دنیا میں دُکھ اور بیماری کا بیج بوتے رہنے سے روکنے کے لئے امریکہ کی کئی ریاستوں میں قانون ہے۔ جس کے رُو سے اُن کو ڈاکٹر ہسپتال میں ایک خاص عمل جراحی کے ذریعہ نامرد یا بانجھ بنا دیتا ہے۔ اوپریشن سے اُن کی کوئی طاقت ضائع نہیں ہوتی۔ صرف اُن کے جماع کرنے پر بچے پیدا نہیں ہوتے۔ اس میں اُن کے بیضہ دان نہیں نکالے جاتے۔ بلکہ کسی اور طریق سے اُن کو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل کر دیا جاتا ہے۔ وہ عمل جراحی کیا ہے۔ اس کا ٹھیک علم نہیں ایک امریکن کتاب میں لکھا ہے :- لیکن جراحی عمل ترقی پذیر ہے۔ اور ایسا قسم کی کی گئی ہیں جن سے مرد و عورت دونوں کو مرد کو نامرد اور عورت کو بانجھ بنائے بغیر اُن کو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کے ذرائع معلوم ہوئے ہیں۔ بطور مثال ڈاکٹر اے۔ الیف اوچسنر مرد کی VAS DEFERENS کو کاٹ دیتا ہے۔ شکاگو کا پروفیسر سپنلی عورت کے خصیوں کی نالیوں کو باندھ دیتا ہے۔ اور نیو یارک کا ڈاکٹر تھومس کلیلینڈ CERVIX UTRRI (سروکس یوٹرائی) اس طرح باندھ دیتا ہے کہ وہ رحم کے منہ پر ڈھکنا بن جاتا ہے۔ اور ایسے طریقہ سے کہ OS

اسکے نیچے اور اوپر گرنے سے پہلے لب سے معلّق دوسرے لب پر رہتا ہے ۔

ہیویلاک ایلس ایک ایسے آدمی کا بیان دیتا ہے۔ جس نے اپنا آپریشن کرایا تھا۔ اُس کا بیان یُوں ہے :-

"میں نے اپنا معاملہ ایک اور فزیشن کے سامنے پیش کیا۔ اُس کے یقین دلانے اور اپنی عورت سے پُختہ مشورہ کرنے کے بعد میں نے آپریشن کرایا۔ اور بیضہ دان میں شگاف ڈالکر VAS DEFERENS کی دونو اطراف کو کھول کر نامرد کیا گیا۔ اس کے بعد دو جگہوں سے ریشمی دھاگے سے باندھ دیا گیا۔ اور بند کو درمیان سے کاٹ دیا گیا۔ یہ امر کوکین سے جلد کو مُردہ کر کے کیا گیا۔ اور اس سے بالکل درد نہیں ہوا۔ گو شگاف سے دھاگے کو نکالنے سے جو درد ہوا - وہ ناقابل برداشت تھا۔ میں ایک دن بھی دفتر سے غیر حاضر نہیں ہوا۔ نہ ہی کسی طرح میرا کوئی ہرج ہوا۔ چھ دن میں بیضہ دان کے تمام ٹانکے کھول دیئے گئے۔ اور تین ہفتوں کے بعد لٹکا رکھنے والی پٹی کھول دی گئی۔ جو خصیوں اور اُن کی انتہائی محسوسیّت سے باندھنی ضروری تھی "۔

یہ آپریشن بالکل مفید ثابت ہوا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میری عورت بڑی خوش ہوئی۔ اُسے بار بار حمل ٹھہر جانے کا ڈر نہ رہا۔ ہماری محبّت زیادہ ہوگئی۔ [illegible] ایک ہم [illegible] کی۔ خاص کر میری عورت کی صحت بہت اچھی ہوگئی۔ اس کی وجہ وہ [illegible] سمجھتی ہے۔ کہ اندام نہانی میں منی کے ٹھیک قدرتی طریق سے پڑنے اور اندام نہانی سے نکلنے والے مادہ کے ساتھ اس کے ملنے کے بعد قدرتی طور پر اپنے آپ باہر نکل جانے کا جو راحت بخش اثر ہوتا ہے۔ اسی سے صحت کو فائدہ ہوتا ہے ۔

۱۵- حمل کو روکنے کے ہندوستانی طریق

مسٹر ٹکرجی لکھتے ہیں۔ کہ غریب گھرانوں کی عورتیں حمل نہ ہونے دینے کے لئے غیر صاف شدہ میلو دا تیل اور چیتہ (CHEETA) نامی پودے کی جڑ کا استعمال کرتی ہیں۔ تیل بیرونی استعمال کے لئے اور جڑ کھانے کے لئے۔ صاف نہ کیا ہوا یہ تیل بہت بدبودار ہوتا ہے۔ اس کو صاف کرنے پر بہت خرچ اور کوشش کرنی پڑتی ہے۔ چیتہ کا پودا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک لال پھول کا اور دوسرا سفید پھول کا۔ لال پھول والے پودے کی جڑ حمل روکنے کے لئے کام میں لائی جاتی ہے۔ اس پودہ کا علمی نام PUMBAGO ZYLANICA ہے۔ چیتا بنگالی نام ہے۔

واٹ کی ڈکشنری آف اکانومک پروڈکٹس آف انڈیا میں اس پودے کے متعلق یہ لکھا ہے:-

"قدیم ویدک اور مسلمان مصنفوں نے چیتہ کی جڑ کو حمل گرانے والی اور سکوڑنے والی لکھا ہے۔ تھوڑی مقدار میں کھانے سے یہ نشہ پیدا کرتی ہے۔ اور زیادہ خوراک میں کھائی جائے۔ تو زہر کا حکم رکھتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس مطلب کے لئے بنگال میں اس کا عام استعمال کیا جاتا ہے۔ حمل گرانے کے لئے بھی اس جڑ کو کھلایا جاتا ہے جنوبی ہند میں خشک جڑ آتشک اور کوڑھ کے علاج کے لئے بہت مفید ہے۔ سنسکرت کے مصنفوں کو اس بات کا علم تھا۔ جو بیان کرتے ہیں کہ یہ قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ بھوک زیادہ کرتی ہے۔ اور بدہضمی۔ بواسیر

استسقا - اسہال - جلد کی بیماریوں اور دیگر عوارضات میں مُفید ہے دیگر ادویہ کے ساتھ ملا کر یہ بطور نشہ آور چیز کے بہت استعمال کی جاتی ہے ؂

شری یت مُکرجی نے اس جڑ کا امتحان کر کے دیکھا ہے۔ لیکن اُنہوں نے اسے غیر مفید اور نقصان دِہ پایا ہے۔ تین دن تک ایک تولہ سے زیادہ خوراک میں کھانے سے یہ پیٹ کو خراب کر دیتی ہے ؂

آیوروید کے گرنتھوں میں اور بھی کئی دواؤں کا ذکر ہے۔ لیکن بدقسمتی سے وہ نہ تو مُفید ہیں۔ اور نہ ہی نقائص سے مُبرّا ہیں۔ ان کے استعمال سے صحت کو سخت نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ کئی مردوں اور کئی عورتوں سے جماع کرنے والی عورتوں اور مردوں کے ہاں عموماً بہت کم اولاد ہوتی ہے۔ بدچلن عورتیں عموماً بانجھ اور بدچلن مرد عموماً بچّے پیدا کرنے کے ناقابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ کچھ عرصہ تک برہمچریہ اختیار کریں تو اولاد پیدا کرنے کی طاقت اُن میں عود کر آسکتی۔ اور آ جاتی ہے ؂

کیا بچّوں کی تعداد کو اپنے اختیار میں رکھنے کے طریق ضرر رساں ہیں؟

علمی طریقوں پر بچّوں کی تعداد کو اپنے اختیار میں رکھنے کے طرفداروں کو کبھی کبھی یہ خلاف دلیل بات سننی پڑتی ہے۔ کہ ایسے طریقے عورت کی صحت کے لئے ضرر رساں ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ ان سے ناسور وغیرہ عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔ اولاد کی تعداد کو اختیار میں رکھنے کے علمی طریقوں کے متعلق تو یہ باتیں غلط اور بیوقوفی کی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں جو سب سے زیادہ باثبوت واقفیت ملتی ہے۔ اس کے اظہار سے یہ بات بلاشک و شبہ کہی جا سکتی ہے۔ کہ بچوں کی تعداد کو اختیار میں رکھنے کے علمی طریقوں کو اگر معقول طور پر استعمال میں لایا جائے۔ تو وہ نہ صرف نقصان دہ ہی نہیں۔ بلکہ اکثر دراصل عورت کی صحت کے لئے مُفید ہیں۔ اس کے خلاف زیادہ تر اُنہی لوگوں کی رائے ہے۔ جو دل کے تو صاف ہیں۔ لیکن جن کو پتہ کچھ نہیں۔ یا جو بالکل تعصّب میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مذہبی پیشہ ور جو احکامِ مذہب کے اصلی مطلب کو نہ سمجھ کر الفاظ ہی کی رٹ لگاتے رہتے ہیں ہمیشہ ان طریقوں کی مخالفت کیا کرتے ہیں۔ اور جو بھی بودی دلیل ان طریقوں کے خلاف دی جائے۔ اُسے فوراً مان لیتے ہیں۔ چند طبابت پیشہ بھی جن کو

بچوں کی تعداد کو اختیار میں رکھنے کے بہترین طریقوں کا علم نہیں۔ اب تک بھی اسی قسم کی راستے کی طرف جھکے ہوئے ہیں۔ کہ یہ طریق ضرر رساں ہیں۔ لیکن ان طریقوں پیشہ اصحاب کے دل میں حمل کو روکنے کی پرانی تنگی تجاویز ہیں ۞

کئی لوگ جو مانع حمل طریقوں کو ضرر رساں سمجھتے ہیں۔ وہ اس تمام مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔ وہ مخالفت تو کرتے ہیں حمل گرانے کی۔ لیکن اس کا نام رکھتے ہیں۔ حمل نہ ہونے دینا۔ کئی دیگر یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ حمل نہ ہونے دینے کے لئے نقصان دہ دوائیاں کھلائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ حمل گرانے والی اور مانع حمل ادویہ کو آپس میں مخلوط کر دیتے ہیں ۞

جس شخص کو بچوں کی تعداد کو قابو میں رکھنے کے متعلق کچھ بھی علم ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس سے حمل گرنے بالکل بند ہو جائیں گے۔ قرار حمل کو روکنے کے لئے ناواقف لوگ جس طریق پر عمل کرتے ہیں۔ وہ صرف غیر یقینی ہی نہیں۔ بلکہ بلا شک و شبہہ عورت کے لئے نقصان دہ بھی ہے۔ لوگوں کو اس مضمون کی علمی واقفیت سے محروم رکھنے کی وجہ سے ہی اس غیر علمی طریق کا خفیہ پرچار ہے۔ یہودی وغیرہ قدیم اقوام کے عقلمند لوگ بھی اس طریق کو قابل مذمت ٹھیرا گئے ہیں۔ عیسائیوں کی دھرم پستک بائبل کی پیدائش کی کتاب میں اس کا بیان ہے ۞

اب سے تھوڑا ہی زمانہ پہلے یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ یہ طریق صرف مرد ہی کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن اکثر حالتوں میں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اس سے مرد کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ مگر عورت کی صحت خراب ہو گئی ہے ۞

مینٹگیزا نامی ایک عالم کی رائے ہے۔ کہ اس عمل سے ریڑھ کی ہڈی میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہرٹ کا قول ہے۔ کہ اس سے پٹھوں کی خرابیاں

پیدا ہوتی ہیں۔ پولن ورگ کی بھی اسی قسم کی رائے ہے۔ ولنٹا اعلان کرتا ہے۔ کہ
پٹھوں کی جلن کا یہ بڑا سبب ہے۔ لیں [illegible] کہ عورت کے جسم
پر اس کا بہت برا اثر ہوتا ہے۔ اس بدچلنی پر خوفناک نتائج کو دکھلانے
والے دیگر بڑے بڑے عالموں کے نام یہ ہیں۔ فوریل منٹاوان کرافٹ ایونگ۔
پینگا۔ فرڈ۔ لاوہن ملڈ۔ ایلسیچ اور ایلس ۔

اس مضمون پر آخری الفاظ کے طور پر کش لکھتا ہے۔ کہ مجامعت میں
تسلی نہ ہونے سے عورتوں میں ہسٹیریا وغیرہ وات اور ناڑیوں کی بیماریاں
پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن مناسب طریق سے اعتدال کے ساتھ مجامعت کا
نتیجہ جس میں عورت مرد دونوں کی سیری ہو جائے۔ بہت ہی مفید ہوتا ہے
اس لئے بچوں کی تعداد کو اختیار میں رکھنے کے سمجھدار آج کل کے طرف
داروں کی رائے میں یہ قدیم طریق غیر علمی اور ضرر رساں ہے۔ اسی طرح اپنے
آپ کو قابو میں نہ رکھ سکنے والے لوگوں کا بغیر شادی رہنا بھی صحت کے لئے
غیر مفید ہے۔ یہ لوگ عملی مجامعت نہ کر کے بھی خیالی بدچلنی کے ذریعہ اپنا
ستیاناس کر لیتے ہیں۔ علمی طریق سے اولاد کی تعداد کو قابو میں رکھنے کے حامی
غیر یقینی اور ضرر رساں ادویات کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اس خیال کے ہیں
کہ ماتاؤں میں سچے گیان کا پرچار کیا جائے۔ جس سے وہ علمی۔ بے ضرر اور صحت
بخش طریقوں سے اپنے خاندان کو مناسب اور خواہش حد کے اندر محدود رکھ سکیں

اولاد کی تعداد کو اختیار میں رکھنے کے لئے پہلی ضروری بات صفائی
اور حفظان صحت کے اصولوں کی معقولیت سے پابندی ہے۔ کثیر التعداد
عورتوں کو اسبات کا بھی پتہ نہیں۔ کہ اپنے جسمانی اعمال کی مناسب حفاظت
کس طرح کرنی چاہئے۔ ایسی عورتوں کو بچوں کی تعداد کو محدود رکھنے کے

طریق سکھلانے سے پہلے جب صرف یہی بتایا گیا۔ تو صرف اتنا بتانے سے
ہی اُن میں سے کئی عورتوں کی صحت سدھر گئی۔ اور کئی بانجھ عورتیں بچوں
کی مائیں ہو گئیں۔ [illegible] حمل کو روکنے [illegible] اثبات پر متفق ہیں۔ کہ صرف تعداد اولاد
قابو میں رکھنے کے عملی طریق نہ صرف نقصان دہ ہی نہیں۔ بلکہ اکثر حالتوں
میں لیوکوریا (سیلان الرحم) سروکس کی سوج اور دیگر مقامی بیماریوں سے
دُکھی عورتوں کے لئے بہت ہی مفید ہیں ٭

تعداد اولاد کو قابو میں رکھنے کی جن باتوں پر مخالف عموماً اعتراض کیا
کرتے ہیں۔ وہ اندام نہانی کو صاف کرنا۔ اینٹی سپٹک سولیوشن اور ایسی ہی
دیگر اشیاء ہیں۔ یاد رہے کہ یہ باتیں روکنے والی نہیں۔ ان کو مجرب سمجھ کر ان
پر بھروسہ کرنا نہیں چاہیئے۔ اینٹی سپٹک جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے۔ طبابت
کے متعلقہ خاص مقاصد کے لئے بنایا جاتا ہے۔ اور اُس کا کام دینا ہے
عورت کے اندامِ نہانی پر جب اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تو اس کا کام
حمل نہ ہونے دینا نہیں۔ بلکہ طبابت یا حفظانِ صحت کے متعلق ہوتا ہے
اینٹی سپٹک ادویہ کے استعمال سے عورتوں کو نقصان کا سبب اُن کی ناواقفیت
یا مناسب ہدائتوں کا نہ ملنا ہوتا ہے۔ اگر زخموں یا نشتر کے چیر پر ان کا
ٹھیک طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ تو وہاں بھی ان سے نقصان ہو جاتا ہے
اوزاروں کے استعمال پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ان سے ناسور
ہو جاتا ہے۔ اوزاروں کے وسائل کو لگاتار استعمال میں لانے سے ممکن
ہے۔ کبھی جلن اور تکلیف بھی پیدا ہو جائے۔ چند نئے طریقے بھی نکلے
ہیں۔ لیکن ان کا ابھی کافی تجربہ نہیں۔ جس سے اُن کے بیضرر ہونے کی
سفارش کی جا سکے۔ جب تک قانون اور رواج عامہ عورت کو اپنے بچوں

کی تعداد اور اُن کی پیدائش کے وقت کا فیصلہ کرنے کے علمی طریقوں کا علم حاصل کرنے سے روکتا ہے۔ جب تک ... کی تدابیر کا استعمال ... یا بڑا استعمال ہوتا ہی رہے گا ÷

اعداد و شمار پر نگاہ ڈالتے ہوئے اسباب کی تردید ہو جاتی ہے۔ کہ اولاد کی تعداد کو قابو میں رکھنے کی خواہش ہی ناسور کے بڑھنے کی ذمہ وار ہے۔ اولاد کے متعلق پابندی کے مخالفوں کا قول ہے۔ کہ چونکہ حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں سے پیدائش کی رفتار گھٹ جاتی ہے اس لئے ناسوروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ یہ بحث بالکل فضول ہے۔ امریکہ میں ۱۸۸۶ء تک اس سے پہلے۔ کہ وہاں پیدائش بچگان کی رفتار کم ہونے لگی۔ ناسور کی تعداد بڑھنے لگی۔ علاوہ ازیں ۶۵ برس کی عمر کو پہنچی ہوئی عورتوں میں ہی یہ اضافہ دیکھا گیا۔ یہ ممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۶۵ سال کی عمر سے اوپر کی عورتوں نے حمل کے نہ ہونے دینے والے وسائل کا استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ اُس وقت بلکہ آج کل بھی اس عمر میں عورتوں کو بچہ پیدا ہونے کے دنوں میں اِن وسائل کا اتنا مفصل علم نہ تھا۔ اور اگر ان وسائل کا اُنہیں پتہ تھا۔ تو یہ بہت ہی غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کی عمر میں حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں نے اس کے تیس برس پیچھے ناسور پیدا کیا۔ اِتنا ہی نہیں۔ بلکہ اس بے محل بات پر اس بات سے بھی روشنی پڑتی ہے۔ کہ عورتوں کے اعضائے تناسل کو نقصان پہنچانے والے ناسور کی ترقی بالکل نہیں پائی گئی۔

اکثر ممالک کے اعداد و شمار اس بحث کے غیر متعلقہ ہونے پر اور بھی زیادہ روشنی ڈالتے ہیں۔ آئرلینڈ میں ناسور کی تعداد بیس سال

تک بڑھتی رہی - اور پیدائش کی تعداد قائم رہی - یہ یقینی بات ہے - کہ اُس
وہاں جہاں بوجہ [illegible] اولاد کا محدود رکھنا اِس کا ذمّہ دار نہیں - ہالینڈ
میں تعداد اولاد کو قابو میں رکھنے کے دلیر حمل کو روکنے کے علمی ذرائع کے استعمال سے پانچ سال
میں جہاں پیدائش کی رفتار کم رہی - وہاں ساتھ ہی ناسور کی رفتار میں
بھی کمی ظاہر ہوئی - فرانس میں جہاں تعداد اولاد کو قابو میں رکھنے کے طریق
کا بہت پرچار ہے - صرف ۷۰ فی ہزار ناسور سے اموات ہوتی ہیں
اِس کے مقابلہ پر انگلینڈ اور ویلز میں جہاں اُس وقت پیدائش کی
شرح ۲۸ فی ہزار تھی - وہاں ناسور سے ۹۵ موتیں ہوتی تھیں ۔
تعداد اولاد کو قابو میں رکھنے کے طریقوں سے بانجھ پن پیدا ہو
جاتا ہے - یہ بات بھی اسیطرح تمسخرانہ ہے - حمل روکنے کے علمی بلکہ
طریقوں سے کثیر التعداد عورتوں کے اندامِ نہانی اتنے طاقت ور اور
صحت یافتہ ہوگئے ہیں - کہ اُن کے ہاں اولاد پیدا ہوگئی ہے - اگر وہ
اِن طریقوں کا استعمال نہ کرتیں - تو وہ بانجھ ہی رہتیں - جہاں بانجھ
پن کے عارضہ کا اِن وسائل کو ذمہ دار گردانا گیا ہے - وہاں ڈاکٹروں نے
نے قریباً ہر ایک حالت میں خاوند یا عورت میں ایسی حالت کا کوئی
نہ کوئی ثبوت پایا ہے - جس کی موجودگی میں اُن کے کسی حالت میں بھی
اولاد نہ ہوسکتی تھی - ہزاروں حالتوں میں جہاں عورتوں نے پانچ
دس بلکہ بیس برس تک اولاد کو قابو میں رکھنے کے علمی طریق کا استعمال
کیا ہے - اِس کے بعد انہوں نے مضبوط اور تندرست اولاد پیدا کی
ہے - عام طور پر ایسی حالتوں میں اولاد زیادہ مضبوط ہوتی ہے - وجہ
یہ کہ ایسی حالت میں ماں نے تب تک انتظار کی ہوتی ہے - جب تک ایک

کہ اُس کی صحت بالکل ٹھیک نہیں ہوجاتی - اور کُنبے کی آمدنی اتنی نہیں ہے کہ اُس سے بچّے کی پیدائش پر اور اُس کی [illegible] کرنا سب [illegible] اور حفاظت کی جا سکے ؛

ڈاکٹر ولیم - جے - راگنسن نے کئی سال ہوئے ڈاکٹروں اور عورتوں کی بیماریوں کے ماہروں سے للکار کر کہا تھا کہ کسی ایسی عورت کا نام لو جس کو حمل نہ ہونے دینے کے علمی ذرائع سے بیماری یا نقصان پہنچا ہو - لیکن آج تک کوئی ایسی عورت نہیں بتائی جا سکی ؛

اِس ساری بحث کا نچوڑ یہ ہے :-

حمل نہ ہونے دینے کے علمی طریقے نہ صرف ضرر رساں ہی نہیں - بلکہ اکثر اُن سے صحت کو بہت فائدہ پہنچتا ہے - غیر علمی طریقے بلاشبہ نقصان دہ ہو سکتے ہیں - لیکن اس طرح تو ہر ایک غیر علمی چیز خواہ جسم کے کسی بھی دوسرے عضو پر لگائی جائے - ضرر رساں ثابت ہو سکتی ہے - ہم غیر علمی طریقوں کی وکالت نہیں کر رہے - اُن کا پرچار یک دم بند ہو جانا چاہیے - مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے - جب سچّے علمی طریقوں کے پرچار میں کوئی دقّت نہ ہو ؛

بلا نقص اور انہدام نہاتی کے لئے یقینی طور پر مفید ہونے کے علاوہ حمل نہ ہونے دینے والے علمی طریقے عورتوں کی صحت کو ٹھیک رکھنے میں بڑا ہی ضروری کام کرتے ہیں - جس آدمی کو اس بات کا کچھ بھی علم ہے - وہ جانتا ہے - کہ جس ماں کے دو یا تین بچّے ہیں - جن کی کئی کئی سالوں کے فرق پر پیدائش ہوئی ہے - اس ماں کی صحت ایک دوسرے کے بعد سال سال دو دو سال کے فرق پر پیدا ہونے

والے کئی بچوں کی ماں کی صحت سے کہیں زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ کہ
صرف [illegible] نہیں۔ خلاف مرضی حمل کا خوف لاکھوں عورتوں کے
بھوت کی طرح دل پر حمل کو روکتے ہیں۔ اُن کے جسموں کے بوسیدہ ہو جانے کی
ایک بڑی وجہ یہی خوف ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کیچ کی رائے ہے۔ کہ حمل
نہ پا جائے۔ اس خوف کے لگاتار رہنے سے بہت سی حالتوں میں
کے جسم کو جتنا نقصان پہنچتا ہے۔ اُتنا نقصان دُنیا بھر کے حمل
دینے والے سارے طریق مل کر بھی نہیں پہنچا سکتے ۔

ہمیشہ خوف زدہ رہنے والی کوئی بھی عورت تندرست یا مضبوط
نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اس مسلّمہ صداقت کو ہر ایک معالج تسلیم کرتا
ہے۔ کہ کمزور طبیعت والی عورتوں کے لئے حمل نہ ہونے دینے والے
طریق بہت ضروری ہیں۔ اور اُن میں کئی ایک ایسے بھی ہیں جو
اُنکی صحت کے ٹھیک ہونے میں بڑی بھاری مدد دیتی ہے ۔

جتنی جلدی ان صداقتوں کو دُنیا سمجھنے لگیگی۔ جتنی جلدی
تعداد اولاد کو قابو میں رکھنے کے علمی طریقوں کا علم سب مرد عورتوں
کو ہو سکیگا۔ اُتنی ہی جلدی عورتوں کے کمزور اور بیمار رہنے کا سوال
بھی حل ہو جائے گا ۔

انسانی زندگی کا بُرا استعمال

ہندوستان میں انسانی زندگی کے سرمایہ کا کیسا بُرا استعمال اور تباہی
رہی ہے۔ اس کا علم بمشکل لاکھ میں سے ایک بھی آدمی کو نہیں یہ سرمایہ
پے آنے پائیوں۔ قیمتی پتھروں۔ کانوں یا کھیتوں کی شکل میں نہیں۔
لوگوں کی قیمتی زندگیاں ہیں۔ یہ تمام اشیاء تب تک بے معنی ہیں۔ جب تک
سان اپنی لطیف عقل اور سمجھ کے ذریعہ ان کا استعمال نہیں کر سکتا۔ عوام کی
بودی۔ فارغ البالی اور طاقت ہی قوم کا حقیقی سرمایہ ہے۔ یہ اوصاف
حت۔ راحت۔ طویل العمری اور بنیادی اشیاء سے کام لینے کی قابلیت میں
پنا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن اس سرمایہ کو ہم قدرت کے کھلے دل سے
[illegible] ہوئے سرمایہ سے بھی زیادہ فضول خرچی سے خرچ کرتے ہیں۔

انسانی دولت کا جو بُرا استعمال عوام کی زندگیوں کی تباہی کی شکل
میں ہوتا ہے۔ اگر اس کا حساب روپیہ آنہ پائیوں میں لگایا جائے۔ تو اُس
کی میزان کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ اس میں ابھی مصیبت کی وہ بھاری
قم شمار نہیں کی گئی۔ جو بچوں کی تعداد کو اندھا دھند بڑھاتے جانے سے
پیدا ہوتی ہے۔

جب تک ہمارے پاس بیشمار انسانی دولت ہے۔ یہ بدحالی برابر
نی رہے گی۔ ہم ایسے بچے پیدا کرکے جن کی پرورش اور تعلیم کا بوجھ ہم سے
برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ شرابیوں کی طرح انسانی زندگی کے سرمایہ

کو اولاد پیدا کرنے کی قابلیت اور قومی صحت کو لُٹا رہے ہیں۔ مرد
دُنیا میں ... غلاموں۔ فضولوں۔ بھکمنگوں اور بدچلنوں
کی تعداد بڑھا رہے ہیں۔ ... ہم اس پاک انسانی زندگی کے سرمایہ کو
لُوٹے جائیں گے۔ جب تک آخر ہمیں یہ نہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس دولت
کان کی بھی آخر کوئی حد ہے۔ اسی حالت میں ہم اس سرمایہ کا بہت سے
استعمال کرنے لگیں گے۔ ایک لائق لڑکا ایک درجن نکمّے اور نالائق
لڑکوں سے اسی طرح بہتر ہے۔ جس طرح ایک سورج لاکھوں ستاروں سے
سے زیادہ روشنی دیتا ہے۔ یہ بات تبھی ہو سکتی ہے۔ جب ہم تعداد
اولاد کو حمل نہ ہونے دینے کے علمی طریقوں کے ذریعہ اور مرضی کے مطابق
حد کے اندر محدود رکھینگے۔ اگر ہم خود ایسا نہ کریں گے۔ تو بھوکوں مرنے
کھانے اور بے عزّت ہونے کے علاوہ پلیگ۔ ہیضہ اور قحط کی شکل
میں ملک الموت کا بیرحم ہاتھ ہماری کانٹ چھانٹ کرتا رہیگا۔

ہندوستان میں آدمیوں کی ایک بڑی تعداد ہمیشہ بہت زیادہ
رہتی ہے۔ آئے دن سینکڑوں کی تعداد میں بیوقت موتیں ہوتی ہیں
حساب لگایا ہے۔ کہ ان بیماروں کی بیماری کے وقت کا نقصان جن
سے اکثر ایسے عوارض میں مبتلا ہیں۔ جو دُور ہو سکتے ہیں۔ کتنے کروڑ روپیہ
تک پہنچتا ہے۔ دوسری انہونی موتوں سے بھی ویسا ہی بھاری قومی
نقصان ہوتا ہے۔ ہر ایک منٹ میں نامعلوم کتنی موتیں ہوتی ہیں۔
اگر قوم کے لئے ایک انسانی زندگی کی قیمت دو روپیہ بھی لگا دیں۔ تو
بھی اس طرح سے ہندوستان کا کروڑوں روپیہ سالانہ کا نقصان
ہوا۔ اِن زندگیوں کو محفوظ رکھنے اور اس انسانی زندگیوں کے سرمایہ کو

...منب استعمال کرنے سے ملک کا کتنا سرمایہ بچ سکتا ہے؟ ان بیماروں
کے علاج معالجہ پر جتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اگر اس کو بھی مذکورہ بالا
...ں جوڑ دیا جائے تو یہ رقم اور بھی [illegible]

ہندوستان میں ہر سال مرنے والوں کی ایک بڑی تعداد تپ دق
سے مرنے والوں کی ہے۔ تپ دق اب شہروں میں ہی نہیں۔ دیہات میں
بھی بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کا موجب ہم لوگوں کا افلاس اور بنا سوچے
سمجھے اولاد پیدا کرتے جانا نہیں تو اور کیا ہے؟

ہر سال اتنے آدمی مرتے رہنے پر بھی ہم لوگ اس طرف دھیان نہیں
دیتے۔ دیگر مہذب اقوام اپنی حفاظت کے لئے ہمیشہ ہی تجاویز سوچتی
رہتی ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ مست پڑے ہیں۔ تپ دق کو آگے بڑھنے سے
روکنے کے لئے بطور قوم ہم کوئی چارہ نہیں کر رہے۔ ہاں۔ بیمار۔ پاگل
لولے۔ لنگڑے۔ باولے۔ شرابی۔ آتشک اور سوزاک کے مارے ہوئے
تمام اولاد پیدا کر کے بیماروں کی نسل کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں ان
تمام اپاہجوں اور انگ ہین ہستیوں کی پرورش کا بیفائدہ بوجھ سوسائٹی
کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کم اولاد پیدا
کرنے کی نسبت زیادہ دولت پیدا کرنا اور اس سے اولاد کی پرورش کرنا
چاہئے۔ لیکن ان کو معلوم ہو کہ جسم انسانی فولاد کا بنا ہوا نہیں۔ اس کی کام
کرنے کی طاقت محدود ہے۔ آٹھ گھنٹے مزدوری کر کے اس میں پھر زیادہ
کام کرنے کی طاقت رہ نہیں جاتی۔ شستر رپورٹ میں اس بات کی طرف خاص
طور پر توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ کہ دن میں آٹھ گھنٹے کا کام بھی انسانی
طاقت کے نکتۂ نگاہ سے آدمی کے لئے زیادہ ہے۔ اس سے علاوہ ازیں

اور مردوں کی ایک بڑی تعداد ہمیشہ تھکی رہتی ہے۔ اُن کی تھکاوٹ
دُور ہی نہیں ہوتی [illegible] بہت زیادہ تھکاوٹ کا انجام بد تپ دق، ہالیری
عوارض سے [illegible] دل [illegible] حمل کو روک سکتا ہے ؎

پھر تپِ دق سے ہونے والی موتوں کی تعداد کم نہیں ہو سکتی۔ جب تک
عورتوں کو حمل نہ ہونے دینے کی علمی تجاویز نہ سکھائی جائیں خاص حالت
میں حمل رہنے سے بیمار عورت کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور نہیں
قرارِ حمل سے یہ بیماری بڑھ تو ضرور ہی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں تپِ دق
عورتوں کو حمل نہ ہونے دینے والے علمی وسائل سے محروم رکھنا دوسرے
الفاظ میں ہر سال دُنیا میں ایسے بچوں کی فصل پیدا کرتے جانا ہے
جو اپنے جسم کی کمزور بناوٹ کی وجہ سے تپِ دق کا آسانی سے شکار
ہو سکتے ہیں ؎

تپِ دق ہی ایک مُصیبت نہیں۔ جو غریب اور مُفلس مزدوروں
اُن کے مریل بچوں کو اپنا لُقمہ بناتی ہے۔ جوان جسم لگاتار گھستے رہنا
تفریح کی عدم موجودگی۔ اِنسان کی زندگی بخش طاقت کے رس کا خشک
ہو جانا۔ یہ تمام باتیں بدقسمت اِنسانوں میں کئی قسم کے خوفناک عوارض
پیدا کر دیتی ہیں۔ اگر اُن کو اس مصیبت سے موت نہ نجات دلائے۔ تو
آگئے اور کمزور اولاد پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ جو اپنی باری
ان تباہ کُن عوارض کا شکار بنتی ہے ؎

آتشک اور سوزاک کے بیماروں کو اولاد پیدا کرنے سے روکنے کا
کوئی قانون نہیں۔ یہ لوگ اپنے جیسی اور بیمار اولاد پیدا کرنے میں آزاد
ہیں۔ جن عورتوں کے ساتھ یہ لوگ ہمبستری کرتے ہیں۔ اُن کو بھی تباہ کر

پیدا ہیں۔ آتشک کا ورثہ۔ انسانی سوسائٹی کے لئے کئی طرح کی
سے [illegible] کا ورثہ ہے۔ اگلی [illegible]
[illegible] مستقل اشکال ہیں۔ عضوِ تناسل [illegible] ان عوارض سے دنیا
جن میں کتنا دُکھ اور مصیبت بڑھتی ہے؟ اس کا بیان مشکل ہے۔ حمل نہ ہونے
حالت دینے کے علمی طریقے ہی ان تکلیف دہ بیماریوں کو اگلی پشتوں میں جانے
سے روک سکتے ہیں ؛

بیماریوں اور اُن کے بواعث کو قابو میں کرنے کے لئے یہ تدبیر اختیار
کرنی چاہیئے۔ کہ بیماروں کے نام کا ایک رجسٹر رکھا جائے۔ ہر ایک ڈاکٹر
کا یہ لازمی فرض قرار دیا جائے۔ کہ وہ ہر روز سخت بیمار لوگوں کی اطلاع
دیتا رہا کرے۔ محکمہ حفظانِ صحت سارا ریکارڈ رکھے۔ اس طرح محکمہ
حفظانِ صحت کے کارکنوں کے پاس ایسی مستند واقفیت کا ڈھیر
تک جائے گا۔ جس کی بنا پر وہ بیماریوں کو نابود کرنے کے لئے مناسب
تدابیر سوچ سکیں گے۔ جو شخص اپنی صحت کو بہتر بنانا چاہیگا۔ وہ اپنے یومِ
پیدائش سے اپنا ہسٹری شیٹ دیکھ کر اُس پر غور کر سکیگا ؛

امریکہ کی دیوی مارگرٹ سلینگر کمزور اعصاب والے اشخاص کے
اولاد پیدا کرتے جانے سے جو نقصان ہوتے ہیں۔ اُن کا بیان کرتے
ہوئے ایک کنبہ کی داستان بیان کرتی ہے :-

مارٹن کالکاک نامی ایک کمزور دل آدمی نے ۱۸۰۳ء میں [illegible]
نام کی ایک تندرست عورت سے شادی کی۔ اُن کے ہاں دس بچے پیدا
ہوئے۔ اُن دس سے ۷۰۰ سے کم پریوار نہیں بڑھا۔ مارٹن کالکاک کے
خاندان میں ۱۴۳ کمزور دل۔ ۴۶ حرامزادے۔ ۳۳ بدچلن [illegible]

زیادہ تر بازاری عورتیں تھیں۔ ۲۴ شرابی۔ ۳۰ مرگی کے بیمار تھے۔
[illegible] ۔۔۔ گے ۔۔۔ سال کی عمر ۔۔۔ سے ۳ مفلوج اور ۳۰ جو اٹھارہ ہالیہ
[illegible] دل پر حمل کو روک کر
ایسی حالت میں اولاد کی تعداد کو خاص تدابیر سے قابو میں رکھنا جانے
بہت ہی مفید ثابت ہوتے ہیں ؎

اب جیوک کے خاندان کا حال سنئے۔ اس خاندان کے بزرگ کی
۷۵ سال میں ۱۲۰۰ آدمی ہوئے۔ اُن میں سے ۳۱۰ نے بھیک مانگنے
پیشہ اختیار کیا۔ اور جتنے سال یہ غریب خانوں میں رہے۔ اُن کی میزان
۲۳۰۰ سال ہوتی ہے۔ ۵۰ عورتوں نے بازاری عورتوں کا پیشہ اختیار
کیا۔ ۷ قاتل۔ ۶۰ چور۔ اور ۱۳۰ معمولی مجرم ہو گئے۔ ایک عالم نے حساب
لگایا ہے۔ کہ اس خاندان کے لئے ممکن مفاد کا نقصان۔ اُن کے مقدمات
اور پرورش کا خرچ ۷۵ سالوں میں ۶۳ لاکھ روپیہ تک پہنچتا ہے؎
ہندوستان میں نامعلوم کتنے ہزار ایسے کالکاک اور جیوک بھرے
اور حسب مرضی شادی کرکے اپنے جیسے کمزور بچوں کی پلٹن پیدا کر رہے
ہیں۔ اگر وید اور ڈاکٹر لوگ ان کو حمل نہ ہونے دینے کی علمی تدابیر کا علم کرا
دیں۔ تو سنسار کی کتنی مصیبت کم ہو جائے۔ بدقسمتی سے وہ اس مصیبت اور
مجلسی نقصان کو کم کرنے کی جگہ بڑھانے میں مدد کرتے ہیں ؎

ڈاکٹر نافضن اپنی لائف آف ہیومن انکریز نامی کتاب میں لکھتے ہیں
کہ یہ بات اب خاندانی وراثت کے اصولوں کے مطابق مانی گئی ہے۔ کہ دوسری
کی زندہ رہنے کی طاقت زندگی کا اصل الاصول اور جسمانی بناوٹ کی مضبوطی
باپ سے نہیں بلکہ ماں سے ملتی ہے۔ اس لئے یہ بات اور بھی ضروری ہو
جاتی ہے۔ کہ ماں کے جسم کی بناوٹ نقائص سے مبرا اور درست ہو۔

پہلے سخت محنت کرنے اور ہمیشہ تھکی ماندی رہنے سے اُس کی زندگی کا اصل سے ضائع ہو جاتا ہے۔ (۲) ... لئے ہم وہ طاقت ... [illegible] ... کرنے کے قابل ... [illegible] ... وقت آنے والا ہے۔ کہ جب ہم کو ان ... [illegible] ... ذاتی غورتوں سے اُن کی طاقت سے بڑھکر کام لینے کے لئے پچھتانا پڑیگا۔ جن بچوں میں اُن کی مائیں زندگی کی طاقت نہیں پھونک سکتیں۔ اُن کو پیدا کرکے زمین پر بوجھ بنانے اور مصیبت بڑھانے سے کیا فائدہ؟

قوم کا یہ جو زندگی کا سرمایہ اس طرح بے فائدہ ضائع ہو رہا ہے۔ اس کو کب تک برداشت کیا جا سکیگا؟ لگی سے کر بہنگن توڑنے والے انسان پیدا کرکے ملک کی کیا بھلائی ہو سکیگی؟ اس طرح یہ قوم کتنی دیر تک زندہ رہ سکیگی؟

پھر اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا صرف ایک علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم تعداد کی پرواہ نہ کرکے اوصاف کی پرواہ کریں۔ دس ناقابل۔ کمزور اور بیمار بچے پیدا کرنے کی نسبت دو ہی تندرست بچے پیدا کرکے اُن کے سکھ۔ صحت اور تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں۔ جتنی بھی اولاد پیدا کریں۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر کریں۔ یوں ہی اندھا دھند نہ کرنے جائیں۔ یہ بات اُسی حالت میں ممکن ہے۔ جب حمل نہ ہونے دینے کی علمی تدابیر کا گیان ہر ایک عورت مرد کو ہو۔

زمانۂ [illegible] بچے کی بُری حالت

بچے کا پہلا حق یہ ہے ۔ کہ ماں باپ کو اُس کے پیدا ہونے کی خواہش صادق ہو۔ اِس کے بغیر اس کی زندگی راحت بخش کبھی نہیں ہو سکتی۔ ماں اور باپ دونو کو خصوصاً ماں کو اس کے پیدا ہونے کی خواہش صادق ہو۔ ماں کی خواہش اس لئے زیادہ ضروری ہے۔ کہ وہی اُسے نو دس مہینے پیٹ میں رکھتی - اُس کی پرورش کرتی - اپنے دل کے اچھے اور بُرے خیالات اور اپنی محبت و نفرت کا اس پر اثر ڈالتی ہے ۔

ماں کی خاص باتیں کتنی زبردست صورت میں ۔ بچے کو وراثت میں ملتی ہیں - یہ ہم جانتے ہیں - مسٹر فرڈ ایسے بچوں کا حال بیان کرتے ہیں جن پر ان کی ماؤں کا اتنا بھاری اثر پڑ چکا تھا - کہ وہ کسی بھی ایسے شخص سے پریم نہیں کر سکتے تھے - جو ان کی طبیعت کا نہ ہو - حالت حمل میں ماں کے خوف - محبت - نفرت - لالچ اور خواہش وغیرہ کا بچے پر جو اثر ہوتا ہے - اُس کا ہمیں بہت کم علم ہے - تاہم اس کے متعلق جاہل مرد و عورتوں تک میں بھی کئی کہانیاں مشہور ہیں ۔

جب تک عالم لوگ اس سوال کے حل میں کئی سال نہ لگا دیں گے اس کے متعلق کوئی بھی ٹھیک واقفیت حاصل نہ ہو سکیگی - زیادہ سے زیادہ ہم قیاس ہی قیاس کر سکتے ہیں - لیکن چونکہ ماں کی زندگی اپنی دو مہینہ مشکلوں میں بچے پر نہایت گہرا اثر ڈالتی ہے - تو کیا یہ زیادہ [illegible]

پید

ہے کہ حمل قائم ہونے کے موقعہ پر زبردست جوش یا کا ایسا ولولہ جو حمل کے

ایام [illegible] ماں [illegible] پر [illegible] پر

اگر امٹ نہیں تو گہرا اثر ضرور چھوڑ جائے۔ کیا یہ ایسا وقت نہیں۔ کہ عالم لوگ

اس سوال کی جس پر قوم کے سکھ اور دُکھ کا دار و مدار ہے۔ پُوری پُوری چھان

بین اور تحقیقات کریں؟

مسز ہیتی سپینگر کہتی ہیں۔ کہ اولاد کو قابو میں رکھنے کا پرچار کرنے والی

ورس انسٹی ٹیوشن میں کام کرنے پر مجھے جو واقفیت ہوئی ہے۔ اُس کی بنا پر میں

کہتی ہوں۔ کہ دل کے اِن ولولوں کا اولاد پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ مجھے یقین

ہے۔ کہ ماں کا اِس خوف میں رہنا کہ کہیں حمل نہ ہو جائے اس کی اولاد پر

بہت ہی نقصان وہ اثر پیدا کرتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں۔ کہ یہ خوف اور اندام

نہانی سے باہر منی کے انزال میں کامیابی کا نہ ہونا ہی اکثر بچوں کے ڈرپوک

پن۔ چڑچڑا پن۔ اور کمزور اعضاء ہونے کا باعث ہے؟

یہ بات خلاف قیاس نہیں۔ کہ جو بچہ ایسی ماں کے پیٹ میں بنتا اور

پرورش پاتا ہے۔ جسے خاوند سے نفرت ہے۔ وہ جسمانی۔ دماغی یا روحانی

طور پر کبھی ویسا نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ اُسے بننا چاہیئے۔ جو ماں ننھے بچے

کو نفرت میں بناتی۔ اور نفرت میں ہی اُسے پیدا کرتی ہے۔ کیا وہ اپنے بچے

کو وہ طاقت۔ چہرے کی وہ رونق یا خوش رہنے والی طبیعت دے سکتی

ہے۔ جو بچے کا پیدائشی حق ہے؟ جو ماتا حمل قرار پانے کے وقت ڈر

سے بے بسی کی حالت میں کانپ رہی ہے۔ یا خلاف خواہش جماع اور نفرت

سے جس کا جسم تھرتھرا رہا ہے۔ اور جو اُس کے بعد بھی کئی مہینوں تک ویسے

ہی دلی رنج کو کم و بیش محسوس کرتی رہتی ہے۔ کیا وہ اپنے بچے کو زندگی کی

جنگ کے لئے ویسا ہی قابل بنا کر سنسار میں لا سکتی ہے۔ جیسا کہ وہ اور
ہو سکتا ہے۔ [illegible] اور متفکر رہنے سے اس کے دودھ پر [illegible]
وہ اثر پڑ جاتے ہیں [illegible] حمل کو روکتے ہیں۔ ذرا سوچئے۔ کہ فکر اور اس [illegible]
زبردست دلی ولولوں کا اُس کے دودھ پر کیسا بُرا اثر پڑتا ہوگا۔ اور یہی
دودھ نو مہینہ تک بچے کی ناڑیوں میں گردش کر کے اس کے جسم کو بناتا ہے
کمزور دل بچوں کی اِتنی بڑی تعداد ہونے کی کیا وجہ ہے کہ ایسے
بچوں کے بہت بڑی تعداد میں پیدا ہونے کا کیا سبب ہے۔ جو
کے پہلے سال کی مشکلات کو بھی نہیں برداشت کر سکتے؟ کمزور اعصاب
آدمیوں اور عورتوں کی پیدائش کا کیا سبب ہے۔ جو خود کو کچل ڈالنے وا
مجلسی مظالم اور برائیوں کا مقابلہ کرنے سے ڈرتے ہیں؟

سائنس نے اِن سوالوں کے کچھ حصّوں کا جواب دیا ہے۔ حمل قائم
کے وقت سے لے کر بچہ کے پیدا ہونے کے وقت تک ماں کے دل کی جو
رہتی ہے۔ جب تک اُس پر غور نہ کیا جائے گا۔ تب تک اِن سوالات کا فیص
کن جواب کبھی نہیں مل سکتا۔

بن مانگے بچوں اور ماں باپ کی زبردست خواہش کے بغیر اچانک
اپنے آپ بن بُلائے آجانے والے بچوں کی مصائب کا باب اسی وقت
سے کھل جاتا ہے۔ جب کہ ماں کہیں حمل نہ ہو جائے اس خوف سے
کانپتی ہوئی خلاف خواہش خاوند کے پاس جاتی ہے۔ اُس کا فوری
رنج بچے کی مستقبل زندگی میں دُکھ کا بیج بو دیتا ہے۔ ماں باپ بچے کی
خواہش کریں۔ یہ بچے کا پہلا حق ہے۔ علاوہ ازیں اس کے اور بھی کئی
حقوق ہیں۔ جس ماں کا جسم مضبوط نہیں۔ یا جو کام کے بوجھ سے ہمیشہ

پکی رہتی ہے۔ اُس کے پیٹ میں نو۔ دس مہینہ رہنے سے بھی بچّے کا بھاری ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حمل نہ ہو جائے یہ خوف [illegible] کے دل میں عموماً بہت [illegible] پیدا ہونے کی وجہ ہے یا غریبی کی وجہ [illegible] جو بہت سے پیدا ہوتا ہے۔ بن بُلائے آنے والا بچّہ۔ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو خود کو لاکھوں بھوکے اور لاوارث بچّوں کی صف میں پاتا ہے۔ اکثر وہ بچپن ہی میں لقمۂ اجل ہو جاتا ہے۔ ہمارے سامنے اِن لاکھوں بچّوں کی خوفناک مثالیں ہیں۔ جو زندگی کے پہلے بارہ مہینے پورے کرنے سے پہلے ہی بڑی تکلیف سے لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں لاکھوں ایسے ہیں۔ جو پانچ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے چراغ کی طرح گل ہو کر ماں باپ کو دُکھ کے اندھیرے میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اِن سے بھی بُری حالت اُن لاکھوں بچوں کی ہے۔ جو بھیک مانگنے اور دوسروں کی غلامی کر کے پیٹ بھرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اچھا جو بچے بچ رہتے ہیں۔ اُن کا سنسار میں کیسا استقبال کیا جاتا ہے؟ اُن میں سے زیادہ تر کے رہنے کے لئے ایسے تنگ اور گندے گھر ملتے ہیں۔ کہ بھیڑ بکریوں کے باڑے بھی اُن سے اچھے ہونگے۔ سکول ایسے ہیں۔ کہ جہاں اُنہیں گھُس کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ کوڑا کرکٹ سے بھری ہوئی گندی گلیاں اُن کے لئے کھیلنے کے میدان ہیں۔ اُن میں سے بعض کو جیل خانوں اور پاگلخانوں میں جانا پڑتا ہے۔ اِن خلافِ خواہش پیدا ہونے والے بچّوں کی زندگی شروع سے اخیر تک سخت تکلیف دِہ اور بدمزہ ہوتی ہے۔ وہ اپنے بن بلائے آنے کے قصور کو کبھی بھول نہیں سکتے ۔

ماں کی ممتا کی برائی ہم بہت سُن چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اِن بن

بلائے مہمانوں کی بھی ماں کی یہی ممتا تکلیف اور مصیبت میں حفاظت کر
ہے۔ لیکن ہم [illegible] کرتے ہیں۔ کہ افلاس کے شکنجے میں پھنسی ہوئی
کے پاس [illegible] حملے کو روکنے [illegible] کے موقع اور طاقت ہی کہاں رہ
جاتی ہے؟ یہ خیال کرنا کہ ماں ہمیشہ رحیم ہوتی ہے۔ بھاری غلطی ہے۔ ہم
بھول جاتے ہیں۔ کہ زیادہ بچوں کی پرورش کی فکر، بھوکی اور برہنہ اولاد
کے لئے خوراک اور کپڑا مہیا کرنے کا بوجھ۔ گہری سے گہری ممتا کو تلخ اور
بے رحم بنا دیتا ہے۔ بچوں کی تکلیف اور غریبی سے تنگ آکر مائیں انہیں
بری طرح سے پیٹتی دیکھی گئی ہیں۔ کہ اُن کی ہڈی پسلی ٹوٹنے میں کوئی
کسر باقی نہیں رہ جاتی ۔

کھینچنے اور تھکاوٹ سے تنگ آکر پاگلوں کی طرح ماں کے اپنی
اولاد کو مار پیٹ کرنے سے بڑھکر خوفناک اور یاس انگیز نظارہ اور کوئی
نہیں۔ اگر اس میں کچھ شک ہو۔ تو تھوڑے سے عرصہ تک ان گھرانوں میں
جا کر رہائش اختیار کیجئے۔ جن میں مائیں اپنی اولاد کے بوجھ سے دبی
ہوئی ہیں۔ جن کے دل و دماغ گھر کے اندر اور باہر کی سخت محنت سے خستہ
ہو گئے ہیں۔ بدقسمتی سے سخت دل باپ ہی بچوں پر ظلم نہیں کرتے
بلکہ ماؤں کے ہاتھ سے بھی انہیں بھاری دکھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔
ماؤں کی یہ سنگدلی گھروں کے اندر ہی نہیں۔ باہر گلیوں میں بھی دیکھنے
میں آتی ہے ۔

ایک واقعہ سنئے:۔ ایک دن ایک مزدور عورت جنگل سے کھود کر گھاس
کی ایک گٹھڑی سر پر اُٹھائے آ رہی تھی۔ دن بھر کی محنت سے وہ بہت
تھک گئی تھی۔ اُس کی بغل میں ڈیڑھ سال کا بچہ تھا۔ وہ ابھی گاؤں میں

پید... سے ہی ہوئی تھی۔ کہ اُس کا ایک دوسرا بچہ۔ جس کی عمر قریباً تین سال ہوگی۔ ماں
... [illegible] کر گر ... [illegible]
... [illegible] کر
پ...تا۔ اُس کا پاؤں دکھتا تھا۔ اور چلنے میں اُسے تکلیف ہوتی تھی۔ جوں
...ہوں وہ چلتا تھا۔ درد سے چلّاتا تھا۔ ماں کو گھر جانے کی جلدی تھی۔ اُسے
...ادھر جاکر خاوند اور کئی بچوں کے لئے روٹی بنانی تھی۔ جلدی میں وہ گھبرا کر
...بھاگ رہی تھی۔ اُسے یہ ننھا سا روتا ہوا بچہ روکاوٹ معلوم ہوا۔ اس لئے
...پہلے تو اُس نے اُس کے ایک گال پر تھپڑ رسید کیا۔ پھر دوسرے پر۔ ننھا بچہ
...کوئی تھپڑ لگتے ہی لڑکھڑا کر منہ کے بل گر پڑا۔ تھکاوٹ سے چکنا چور اور غصّہ سے
جھنجھلاتی ہوئی ماں نے ٹھوڑی سے پکڑ کر اُسے اٹھایا۔ اور پُشت پر مُکے لگانے
...لگی۔ یہاں تک کہ ایک راہگذر نے اُسے روکا۔ اُس نے عورت کو دھمکی دی۔
...کہ اگر تو مارنے سے باز نہ آئیگی۔ تو میں پولیس میں رپورٹ کرکے تجھے گرفتار
...کرا دونگا۔ اس پر وہ بولی "تم کون ہوتے ہو۔ دخل دینے والے۔ میری لڑکی
...لی ہے۔ میری مرضی ہے۔ میں جب چاہوں اسے پیٹ سکتی ہوں"۔

ایسے واقعات روزانہ ہوتے ہیں۔ جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔ ایسے واقعات
...تنے ہی عام ہیں۔ جتنی کہ خلاف مرضی پیدا ہوئی اولاد۔ اس میں شک نہیں
...ہے۔ ماں آخر بچے کو تھپک کر سُلاتی۔ اُس کے سُوجے ہوئے منہ کو بار بار چومتی۔
...آنسوؤں کی جھڑی لگا کر افسوس کرتی ہوئی تھپڑوں کی بات کو بھول جانے
...کوشش کرتی ہے۔ لیکن چوٹوں کے نشان اگر اُس کے جسم پر نہیں تو
...کے دل پر ضرور موجود رہتے ہیں۔ ہمارے دھرم اُپدیشک جو بچوں کو
...شوری کرپا اور قسمت بتاتے ہوئے حمل نہ ہونے دینے کی سائنٹیفک تجاویز
...کے استعمال کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ کنگال لوگوں میں بچوں کی زندگیوں

کی اس حالتِ بد کو آنکھیں کھول کر نہیں دیکھتے ۔

فرانس [illegible] نے [illegible] کی تعلیمی تجاویز کا علم نسبتاً بہت [illegible]
[illegible] ہر حملے کو روک [illegible]
مزدور عورتوں کو ہے۔ وہاں ایک اور ہی نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔
کارخانہ کے مالکوں کے ساتھ انتظام کر لیتی ہے۔ کہ وقتِ مقررہ پر اُسے
بچوں کو سکول سے لانے کی چھٹی دی جائے۔ وہ خود جا کر اُسے
ٹیڑھی گلیوں اور بُرے بچوں سے بچا کر لے آتی ہے۔ اور اُسی طرح
چھوڑ آتی ہے۔ اُس کا بھاؤ نرمی کا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ اولاد کی
تعداد ہے۔ فرانسیسی ماں ڈیڑھ درجن بچوں کے بوجھ سے دبی ہوئی نہیں
ہوتی۔ اُس کے صرف ایک دو ہی بچے ہوتے ہیں۔ اِس لئے وہ اُنہیں
قیمتی رتن سمجھتی ہے۔ اور اُن سے دل سے پیار کرتی ہے ۔

مغرب کی ترقی یافتہ اقوام بن مانگے ملے ہوئے بچوں کی تکلیف
حالت پر غور کرنے لگی ہیں۔ انگلینڈ کو اپنی آبادی بڑھنے سے کوئی بھی
نہیں ہوتی۔ اُس کی اولاد کے لئے آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ ہندوستان اور کئی
دروازے کھلے ہیں۔ رام راج میں ہمیں بھی اولاد کی تعداد کو محدود رکھنے کی
نہ تھی۔ اُس وقت قوم کے لئے سارا سنسار کھلا تھا۔ کوئی روکنے والا نہ
آریوں کا چکرورتی (عالمگیر) راج تھا۔ اُس وقت ضرورت تھی۔ کہ
بہت بڑی تعداد میں اولاد پیدا کر کے ثواب حاصل کریں۔ جیسے کہ
کے گذشتہ جنگ کے بعد اب فرانس کو اپنی آبادی بڑھانے کی ضرورت
ہوئی ہے۔ لیکن اس وقت ہندوستانیوں کے لئے اولاد کی غیر محدود
بڑھانا۔ مصیبت زدوں۔ مفلسوں اور غلام قلبوں کی تعداد بڑھانا ہے۔
مغربی ممالک کی اپنی نو آبادیاں نہیں۔ وہ بن مانگے ملنے والے بچوں

پیدا ہوں کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - وہ اپنی قومی طاقت آبادی کی زیادہ سے نہیں ۔ بلکہ ایک ایک آدمی [illegible] سمجھتے ہیں [illegible]
[illegible] زندگی کی مالی حالت پر اب بہت دھیان دیا جانے لگا ہے - وہاں کے ڈاکٹر پادری - کلوں کارخانوں کے مالک اور فوج کے افسران وغیرہ لوگ بھی جن کو سستی اور جاہل آبادی کی بہت ضرورت رہتی ہے - محسوس کرنے لگے ہیں - کہ بچوں کی زندگی کے لئے زیادہ اچھے گھروں - اچھی خوراک اور اچھے پارچات کی ضرورت ہے - وہ بچوں کو یہ ضروری اشیاء دلانے کے لئے کوشش بھی کرنے لگے ہیں - کیونکہ وہ سمجھ گئے ہیں - کہ ہماری بھی اسی میں بھلائی ہے ۔

جب بچوں کی تعداد کم ہو - تو اُن کی پرورش اور پڑھائی کا انتظام کرنا اتنا مشکل نہیں ہوتا - تھوڑے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی ضروریات بخوبی پوری کی جا سکتی ہیں - جب بچے کی جسمانی ضروریات بخوبی پوری ہو جاتی ہیں - تو ماں باپ اُس کی دماغی اور روحانی ضروریات کو پیدا کرنے پر بھی دھیان دے سکتے ہیں ۔

اچھی اولاد پیدا کرنے کی سائنس کے پرچارکوں کا یہ مطالبہ بالکل ٹھیک ہی ہے - کہ حمل قائم کرنے کے وقت والدین کی صحت کیا جسمانی اور کیا دماغی بہت اچھی ہونی چاہئے - اِن کا اس بات پر زور دینا ٹھیک ہی ہے کہ ہر طرح سے تندرست پیدا ہونا بچے کا پہلا جسمانی حق ہے - لیکن کیا انہوں نے تمام پہلوؤں پر غور کر لیا ہے ؟

دائمی اور روحانی کمزوری کے کس گہرے چشمہ سے کمزور و ناتوان اور بھکاری انسانوں کی یہ متواتر دھارا نکل رہی ہے ؟ ان لاکھوں انسانوں

کی طبیعتیں کہاں سے بنتی رہیں۔ جو زندگی کے شطرنج میں طاقتور ہاتھ
ذریعہ ... حمل کو ... جا ...
ہے کہ سنسار میں جتنے مظالم برداشت کئے جا رہے ہیں۔ جتنی بزدلی
آتی ہے۔ جتنے غیروں کے سامنے ناک رگڑنے والے انسان پائے جاتے
ہیں۔ کیا اُن سب کی وجہ یہ نہیں۔ کہ ہماری طبیعتوں پر ہماری ماتاؤں کا پیدا
نفرت اور تامل۔ لجاجت منقش ہو رہا ہے؟ جنہوں نے یوروپ کا گزشتہ
جنگ عظیم دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ طاقت کے مالک لوگ کس طرح
کو شطرنج کے پیادوں کی طرح نچاتے ہیں۔ دھرم پر چارکوں کا سارا
سنسار کے تمام مذاہب کی تعلیم۔ گناہ اور ثواب کے تمام عقائد سارے
علم دُنیا کو خوفناک خونخواری میں ڈالنے سے نہ روک سکا۔ لیکن چند خود
کے پیچھے سارا سنسار بھیڑوں کی طرح چل پڑا ؛

جب دُنیا میں ایسے مرد عورتوں کی کثرت ہوگی۔ جو اپنے والدین کے
بن بلائے مہماں کی طرح نہ آئے ہونگے۔ تب ایسے مظالم کبھی نہ ہو سکینگے
ہم میں ایسے مرد و عورت ہونگے۔ جن کے ارادے۔ جن کی اخلاقی اور
طبیعتیں قرار حمل کے وقت سے ہی خوف اور نفرت سے نقصان
نہ ہونگی۔ تبھی سنسار میں دائمی امن ہوگا ؛

ہم جب یہ کہتے ہیں۔ کہ والدین کو بچے کے لئے خواہش صادق
چاہیے۔ اور قرار حمل کے وقت وہ دونو تندرست اور سکھی ہوں۔ تاکہ
ننھی سی جان میں پریم کی چنگاری ڈال سکیں۔ اور اُس میں زندہ رہنے
کرنے اور طاقت ور بننے کی طاقت پیدا ہو۔ تو ہمارا مقصد ایک تمام
جدید انسانی سوسائٹی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ایسا ہونے پر انسان کی صورت

بے پیدا جوان ما پھرتے نہ دکھائی دیں گے۔ جب ہم پیدا کرنے کے عمل
سے ٹھیں مارتے ہوئے پریم اور سُکھ میں مضبوط۔ تندرست شکتی
[illegible] شالی [illegible] گے [illegible]
[illegible] تجربہ دیکھ
بزدلے ہیں۔ تو ہم اولاد کی تعداد کو قابو میں رکھنے کی سائنٹفک تدابیر کے
ئے جا استعمال کے ذریعہ ایسے عاقلانہ اور روحانی اوصاف سے متصف بچے
ں کا پیدا کر سکتے ہیں۔ جن سے بڑھکر دنیا میں کبھی کسی قوم نے پیدا نہ
پ کا کئے ہوں گے ॥

مستقبل کی انسانی سوسائٹی کے۔ یعنی پریم کی کٹھالی میں ڈھالے
سارا پا لینے والے بچوں کے نرالاپن۔ خوب صورتی اور طاقت کی سچی خیالی
ے کا صحیح تیار کرنے کے لئے ابھی ہماری قوت متخیلہ بہت کمزور اور
ہند خود است بے خبر ہے ॥

عورت کے اعضائے تناسل

جسمِ انسانی قدرت کی کاریگری کا اعلےٰ نمونہ ہے۔ علم الجسم کے مطا
کرنے والے جب اِنسانی جسم کی بناوٹ پر غور کرتے ہیں۔ تو اُن کی عقل حیر
رہ جاتی ہے۔ ناک۔ کان۔ آنکھ زبان وغیرہ کیسے عجیب وغریب اعضا ہیں
ہیں۔ لیکن اِن سے بھی بڑھ کر انسان کے اعضائے تناسل ہیں۔ اِنہیں
کے نیچے کو رُوئے زمین پر لانے کے لئے قدرت نے ماں کے جسم میں
کیسا نازک عضو رکھا ہے۔ خواہشاتِ نفسانی میں ڈوبے ہوئے لوگ
کی کاریگری کا اِحساس نہیں کر سکتے۔ خواہشات نفسانی سے چھٹکارا ہو
پر ہی محققوں کو عالم کا راز معلوم ہوتا ہے۔ اولاد پیدا کرنا خود پر بھاری
واری لینا ہے۔ اِس لئے والدین کو بڑی بھاری قربانی کرنی پڑتی ہے
سے جاہل والدین بھی خود تکلیف جھیل کر اولاد کو سکھ پہنچانا چاہتے ہیں
وہ خود بھلے ہی بھوکے رہیں۔ مگر اولاد کو بھوکا نہیں دیکھ سکتے۔ بڑے
بڑے شوقین والدین کو اولاد ہونے پر شوقینی بھول جاتی ہے۔ اگر
میاں بیوی میں ایک دوسرے کے لئے ایسی زبردست کشش
تو کوئی بھی مرد عورت اولاد پیدا کرنے کی طرف راغب نہ ہوتا۔ اپنے
مقصد یعنی سلسلہ پیدائش کو جاری رکھنے کے لئے ہی خالق نے مرد
میں خواہش نفسانی پیدا کی ہے۔ اسی کے زور سے اندھے ہو کر لوگ
پیدا کرنے کے فعل کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں بچہ کیسے

پیدا ۔ اس کا پورا پورا بیان یہاں مشکل ہے ۔ اس کا علم اس مضمون
سے [illegible] مضمون کا
[illegible] ہماری اس تصنیف سے ہے ۔ اسے اختصار سے یہاں دیا
جاتا ہے ؛

آدمی کی منی میں نہایت لطیف کیڑے ہوتے ہیں ۔ یہ کیڑے عورت
کے رحم (اوودم) کے باریک انڈوں کے ساتھ مل کر ہی بچے بناتے
ہیں ۔ کیڑے اور انڈے کیسے ۔ کب اور کہاں ملتے ہیں ؟ اس کا ٹھیک
ٹھیک علم ابھی تک نہیں ہو سکا ۔

عورت کے رحم کا انڈا قد میں $\frac{۱}{۲۰۰}$
انچہ اور منی کا کیڑا اس سے بھی چھوٹا
ہوتا ہے ۔ جوان منی (کیڑے) کا سر
انڈے کی شکل کا چپٹا اور خالے کا
جیسا ہوتا ہے ۔ اس کی لمبی اور دھاگے
جیسی پتلی دُم ہوتی ہے ۔ اس کا سر $\frac{۱}{۶۰۰۰}$ انچہ اور ساری لمبائی $\frac{۱}{۶۰۰}$ سے
$\frac{۱}{۲}$ تک ہوتی ہے ۔ جوان منی رحم میں تیرتے رہتے ہیں ۔ یہ
اپنی پونچھ کے سہارے چلتے پھرتے ہیں ۔ اُن کی رفتار ۱ منٹ میں
قریباً ایک انچہ ہوتی ہے ؛

جوان منی کے کیڑے جو قطرہ منی میں گھوم رہے ہیں ۔

عورت کے جسم میں پیدا کرنے کے عضو ۔ دو بیضہ دان (اوودی)
ہیں ۔ یہ پیڑو یا پیٹ کے زیریں حصہ کے دونوں طرف جنگھا سا میں
ہوتے ہیں ؛

اشکال اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہوں

ہرایک بیضہ دان کے ساتھ ایک لمبی سی نالی یا راستہ ہے۔ جسے انگریزی میں فیلوپین ٹیوب کہتے ہیں۔ یہ نالی بیضہ دان سے رحم کے گڑھے کے اندر جاکر کھلتی ہے۔ اس ٹیوب کے ذریعہ بیضہ رحم کے گڑھے میں جا پہنچتا ہے۔ اب اگر اس اثناء میں حیوان منی بیرونی راستہ کے ذریعہ سروکس کے گڑھے میں اور اندرونی راستہ میں پہنچ کر رحم کے گڑھے میں پہنچ چکا ہے۔ تو اس انڈے کا حیوانِ منی سے ملاپ ہو جاتا ہے۔ تب وہی انڈا حمل اختیار کرکے نشو ونما کے ذریعہ رحم کے اندر بچے کی شکل اختیار کرنے لگتا ہے ؎

شکل حیوانِ منی

شکل کے لئے
دیکھو اگلا صفحہ

رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء

(۱) اووری - یا انڈکوش (بیضہ دان)

(۲) فیلوپین ٹیوب
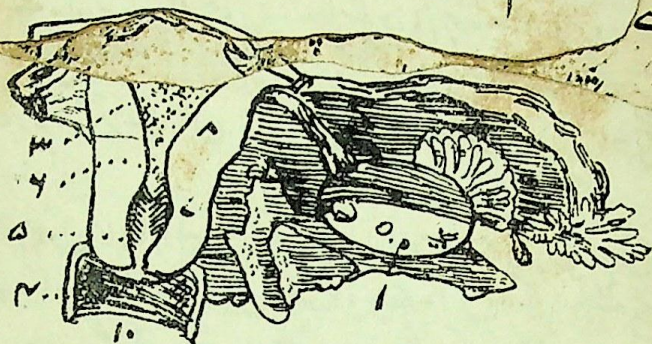
(۳) رحم کا منہ یا گڑھا

(۴) بیرونی اوس

(۵) رحم کی گردن کا گڑھا

(۶) اندرونی اوس

(۷) سروکس یا رحم کی گردن

(۸) رحم کا جسم

(۹) فنڈس (FUNDUS)

(۱۰) فرج (یونی)

بیضہ دان (اووری) ایک ٹھوس چیز ہے - یہ شکل وصورت میں بڑے بادام کے برابر ہوتا ہے - اور رحم کے دونو طرف مردوں کے انڈکوش (خصیے) بالکل مشابہ بیضہ دان ہوتے ہیں - اس کا طول ایک سے ۱-½ انچ تک

اور موٹائی ایک طرف سے دُوسری طرف تک ¾ انچ سے لے کر ½ ہوتی ہے۔ اور یہ وہ [illegible] امر یعنی ۷-۸ ماشہ وزنی ہوتا ہے ✤

[illegible] نیوبیں [illegible] کو رو [illegible] گنا ہیں۔ جن [illegible] ذریعہ بیضہ [illegible] انڈے رحم کے گڑھے میں پہنچتے ہیں۔ ہر ایک نالی قریباً ½ ۴۔ انچ ہوتی ہے ✤

رحم پٹھوں کا بنا ہوا ہے۔ اُس کی دیواریں موٹی ہوتی ہیں۔ یہ بیچ کھوکھلا ہوتا ہے۔ رحم پیڑو میں رکھا ہوتا ہے۔ اُس کے سامنے پیشاب کی تھیلی اور پیچھے عقبی نس (ریکٹم) ہے۔ رحم کے دو حصے ہیں۔ ایک رحم کا جسم اور دوسرا سرویکس یا رحم کی گردن۔ رحم کی بیرونی شکل ناشپاتی کی سی ہے۔ اُس کا اُوپر کا سرا اُوپر کی طرف بڑھکر پیڑو کے خلا میں کھلا اور آدھا حصہ بجانبِ فرج کے ساتھ بندھا ہوتا ہے۔ جوان عورت کے رحم کی اوسط لمبائی جب وہ حاملہ نہ ہو قریباً تین انچہ اُس کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی قریباً دو انچہ۔ اور زیادہ سے زیادہ موٹائی قریباً ایک انچ ہوتی ہے ✤

رحم کی گردن کی شکل بیلن سی اور رحم کے باقی حصہ سے زیادہ تنگ ہے۔ اس کی لمبائی کوئی ایک انچ اور اُس کے اندرونی سرے کی نوک بجانبہ فرج کے اُوپر کے حصہ میں کُھلتی ہے۔ اس حصہ میں گول کیلے کی شکل کے سرے پر ایک سوراخ ہے۔ اُسے انگریزی میں بیرونی اوس یوٹرائی کہتے ہیں۔ یہ ایک طرف تو رحم کے خلا میں کھلتا ہے۔ اور

پیچھے کی طرف بجائنہ (فرج) کی نالی ہیں۔ جو عورت کبھی حاملہ نہ ہوئی ہو۔ اس کا سوراخ گول شکل کا [illegible] ہے۔ ایک [illegible] والی مستورات میں [illegible] سے لے کر دوسرے سرے تک دراز [illegible] ہو جاتی ہے۔ اس کی شکل ایک سی نہیں ہوتی۔ اس سوراخ کے سامنے اور پیچھے سروکس کے دو لب ہوتے ہیں۔ ان کو اگلا اور پچھلا لب کہتے ہیں۔ اگلا لب موٹا اور کسیقدر زیادہ گول ہوتا ہے۔ جس جگہ یہ ہوتا ہے۔ وہ جگہ پچھلے لب سے کچھ نیچے ہوتی ہے۔ پچھلا لب کسی قدر طویل اور پتلا ہوتا ہے سروکس بجائنہ میں اس کی پچھلی دیوار کے اوپر کے حصہ میں سے داخل ہوتا ہے جن عورتوں کو توام بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کا "اوس یوٹری" بڑا اور پھیلنے والا ہوتا ہے۔ اس میں انگلی کا اگلا حصہ داخل ہو سکتا ہے۔ یا اس میں پرسوت کے ٹوٹ جانے سے دراڑ آگئی ہوتی ہے۔ حمل کی حالت میں یہ سروکس کیطرح نرم ہو جاتا ہے۔ اور چھونے پر مخمل سا معلوم ہوتا ہے۔ رحم کی گردن بچہ پیدا ہونے کے وقت ہاتھ وغیرہ اندر داخل کرنے سے پھٹ جاتی ہے۔ جن مستورات کے "اوس یوٹری" میں دراڑ آگئی ہو۔ یا وہ پھٹ گیا ہو۔ دوسری عورتوں کی نسبت اُن کے حاملہ ہونے کی توقع زیادہ ہوتی ہے۔

رحم کا گڑھا۔ رحم کی جسامت کے مطابق رحم کی دیواروں کی زیادہ موٹائی کیوجہ سے اس گڑھے کی جسامت بہت چھوٹی ہے۔ یہ گڑھا رحم کی گردن کے گڑھے سے اندرونی اوس یوٹری نامی سوراخ کے ذریعہ ملا ہوا ہے۔ یہ گڑھا اندرونی اوس یوٹری سے بیرونی سوراخ تک جاتا ہے۔

بجائنہ (فرج) یہ کوئی تین انچ لمبا راستہ ہے۔ اس کا نچلا سرا کھلا ہے۔ اور اس کا اوپر کا سرا رحم کی گردن کے گڑھے میں جاتا ہے۔

رحم میں بچہ بننے کا عمل

ہرایک قمری مہینہ میں دونوں اووریوں یعنی بیضہ دانوں میں انڈے
بنتے ہیں - ہرایک تندرست عورت کے بیضہ دان میں آغازِ جوانی سے
لے کر تنیس چالیس برس تک نطفہ بیج یا انڈے بنتے اور بڑھتے
ہیں۔ جب انڈا بیضہ دان میں بنکر آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا اس قابل
جاتا ہے۔ کہ پھوٹ کر ہرا ہو سکے۔ تب وہ فلوپین ٹیوب میں سے رحم
طرف چلتا ہے۔ انڈے اپنے انڈکوشوں میں سے ایک بار ٹوٹ
پر دوبارہ وہاں نہیں جاتے۔ وہ یا تو ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا جراثیم
ساتھ مل کر رحم میں بچہ بنانے لگتے ہیں ؛

عورت کے بیضہ دانوں کی شکل کے مرد میں بھی دو غدود
ہیں۔ اُن کو خُصیہ کہتے ہیں۔ اِن خصیوں میں منی یعنی مادہ پیدا
بنتا ہے۔ منی میں انڈے کے ساتھ مل کر بچہ بنانے والے حیوان
ہوتے ہیں۔ منی کے باریک جراثیم بیرونی اوس OS اور اندرونی
میں سے بجائنہ (فرج) کے راستے رحم کے گڑھے میں داخل
ہیں۔ ہرایک حیوان منی ایک زندہ چیز کی طرح چلتا ہے۔ زندگی
اسی باریک تخم میں بچے کو باپ کی شکل پر بنانے کی طاقت مجتمع
ہے۔ اسی طرح انڈے میں بچہ کو ماں کی شکل پر بنا دینے کی قوت
ہوتی ہے۔ یہ دونوں نر اور مادہ تخم مل کر یکجان بن جاتے ہیں۔ اِن

پیدگی کے ملاپ کا نام ہی حمل ہے۔ لیکن اس سے حمل قرار پانا
سے نہیں ؎

...ترال سمجھتے ہیں۔ کہ اکثر بانجھ عورتوں کی حالت میں یہ دیکھا گیا
ہے۔ کہ کمزوری سستی۔ سیلان الرحم وغیرہ کی وجہ سے رحم مادہ کے انڈے
ہیں اُس کے نر جیوانِ منی کے ساتھ مل جانے کے بعد بھی قبول کرنے
ہیں ناقابل رہتا ہے۔ سخت محنت سے بھی رحم اتنا سکڑ جاتا ہے
کہ انڈے کے جراثیم کے ساتھ ملنے کے گھنٹوں بلکہ دنوں بعد بھی وہ
نہیں باہر نکال پھینکتا ہے۔ اگر یہ ملا ہوا انڈا رحم کے راستہ کی دیوار
کے ساتھ چپک جاتا ہے۔ تو بچّہ کے نشو و نما کا عمل وہیں فوراً شروع
ہو جاتا ہے۔ انڈے کا اس طرح چپک جانا یا قائم ہو جانا ہی حمل کا ہونا
ہے۔ انڈے اور جراثیم منی کے ملاپ کے کتنی دیر بعد حمل ٹھہر جاتا ہے
اس بات کا ابھی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حیض
آنے یا قرار حمل کے متعلق دیگر عملوں کی طرح یہ وقت بھی سب عورتوں
میں یکساں نہیں ہوتا۔ میں کئی سال سے اس بارہ میں تحقیقات کر رہا
ہوں۔ لیکن اس کو ابھی فیصلہ کن نہیں کہہ سکتا۔ ملا ہوا انڈا فیلوپین
ٹیوب میں بلکہ بیضہ دان میں بھی چپک سکتا یا قائم ہو سکتا ہے۔ اور
ایسا کبھی کبھی ہو بھی جاتا ہے۔ رحم کے باہر حمل قرار پانے کی کئی مثالیں دیکھی
جا چکی ہیں۔ لیکن حمل قرار پانے کی قدرتی جگہ رحم ہی ہے۔ یہ میرا پختہ یقین
ہے " ؎

مذکورہ بالا زندگی کے دونوں باریک تخموں کے نہایت چھوٹے سے
قد و جسم میں ہی بڑے بڑے مہاتماؤں کی زندگی کا بیج رہتا ہے۔ انہیں میں

مُستقبل کی اولاد کے جسمانی۔ دماغی اور ذہنی شکل و شباہت
کے عناصر [illegible] ہیں۔ اسی حقیر سی چیز پر مُستقبل [illegible]
یا مرد کا گورا یا کالا۔ [illegible] عقلمند یا بیوقوف۔ مغرور یا منکسر۔ ایماندار یا بے
ایمان۔ کنجوس یا دریادل۔ پست قد یا دراز قد۔ چپٹی ناک والا۔ یا [illegible]
ناک والا۔ کمزور یا طاقتور ہونا منحصر ہے۔ اُس کی ٹھوڑی کی شکل۔
کی آنکھوں یا جسم کا رنگ۔ اُس کی چال۔ اُس کی ڈھال سب اسی
میں چھپے رہتے ہیں۔ اسی طرح خاندانی رجحان اور بیماریاں۔ گنٹھیا۔
خنازیر۔ آتشک۔ پاگل پن وغیرہ سب اسی کے ذریعہ بچّے کو ملتے
سارے خاندانی اثرات۔ خون یا پیدائش کے ساتھ تعلق رکھنے والی
تمام خصوصیّتیں ان دو پرمانوؤں (ذرّوں) میں موجود رہتی ہیں۔
اور دیانند۔ شیواجی اور گوبند سنگھ میں پائے جانے والے اوصاف
حمیدہ۔ رج اور ویریہ کے اِن دو پرمانوؤں میں موجود تھے۔ باپ
کام صرف پریم۔ حفاظت اور ماں کے لئے کام کرنا ہے۔ ماں نہیں
کو حمل میں نو دس مہینہ رکھتی ہے۔ ماں کی تمام اچھی اور بُری
اولاد میں جاتی ہیں۔ وہ بیمار اور اُداس رہتی ہو۔ تو بچّہ بھی کبھی تندرست
اور ہنس مکھ نہیں ہوگا۔ اِس لئے اچھی اولاد پیدا کرنے کی سائنس
کے جاننے والے کہتے ہیں۔ کہ حمل ہونے کے بہت دن پہلے۔
ہی والدین کو اپنی بُری عادتوں کو چھوڑ دینا اور اوصافِ حمیدہ کو
کر لینا چاہیئے۔ تاکہ رج کے انڈے اور ویریہ (منی) کے جراثیم
اوصاف حمیدہ کا بیج رہے ؛
حمل کے ٹھیرتے ہی قدرت رحم کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔

پیدا ... ماں کے زندگی بخش خون کے
سے ... بچہ آپ اندر ... [illegible]
[illegible]
... نہیں ہوتی - لیکن خلاف قاعدہ بھی
جوڑے بچے پیدا ہو جاتے ہیں - رحم
اندر کی طرف سے ناڑیوں کی ایک سپنج
جیسی جھلی سے مڑھا ہوا ہے -
سے اوجھڑی یا پلیس کہتے ہیں
اوجھڑی ماں کے خون سے بھیگی
رہتی ہے - اور تازہ خون سے بچے
خوراک ملتی رہتی ہے - اوجھڑی سے بچے کے جسم تک ایک رسی جاتی
ہے - اس کے ذریعہ خون بچے کے جسم میں پہنچتا ہے - اور وہاں سے واپس
آتا ہے - اس رسی کو نال کہتے ہیں - حمل میں بچے کو سانس لینے کی ضرورت
نہیں - ماں کا سانس ہی اُسے سانس کا کام دیتا ہے - ماں جو کچھ کھاتی
ہے - وہ بچے کو پہنچ جاتا ہے - ماں کے تندرست اور طاقتور ہونے سے
بچہ تندرست اور طاقتور رہتا ہے - حالت حمل میں ایک جسم میں دو دل
دھڑکتے ہیں - ماں کی ممتا کا باعث یہی ہے - جوں جوں بچہ بڑھتا ہے
جسم بھی پھیلتا جاتا ہے - دن بدن بوجھ زیادہ ہوتا جاتا ہے - لیکن
ماں کو یہ بوجھ تکلیف دہ معلوم نہیں ہوتا +

کتنے جیوان منی رج کے ایک انڈے کو حاملہ بنانے کے لئے
ضروری ہوتے ہیں - اِس بات کا ابھی ٹھیک فیصلہ نہیں ہوا -
کئی لوگوں کا خیال ہے - کہ ایک ہی جرم منی اس مطلب کے لئے کافی ہوتا

ہے۔ کئی کہتے ہیں بیشمار جراثیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ صاف منی کی
بوند میں کئی ہزار جراثیم ہوتے ہیں۔ [illegible] صرف چند کی ضرورت
ہوتی ہے۔ باقی سب ضائع ہو کر جسم سے خارج ہو جاتے ہیں ٭

رحم میں بچہ بڑی تیزی سے بڑھتا ہے۔ آغاز میں آدمی کا انڈا
حیوانات کے انڈوں سے مختلف شکل کا معلوم نہیں ہوتا۔ مچھلی۔ چھپکلی۔
پرند۔ کتے۔ چمگادڑ۔ خرگوش۔ بندر وغیرہ کے حمل والے انڈے انسان
کے انڈوں جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ انسان کا ساتویں دن کا حمل [illegible]
امداد خوردبین نظر نہیں آتا۔ دسویں دن ایک نہائت ہی باریک نشان
بھورے رنگ کا چھالا سا معلوم ہوتا ہے۔ بارہویں دن قریباً [illegible]
کے دانہ جتنا ایک چھالا سا ہوتا ہے۔ چودھویں دن ننگی آنکھ [illegible]
صاف طور پر دیکھ سکتی ہے۔ اس کا کل بوجھ چینے کے
کے برابر ہوتا ہے۔ اکیسویں دن چیونٹی
کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اس کا بوجھ
اب تین چار گرین ہو جاتا ہے۔ اس
کے کئی اعضاء اب نظر آنے لگتے
ہیں ٭

تین ہفتہ کا حمل

چوتھے ہفتہ کا حمل ....
اس کا سر جسم
سے بہت
بڑا ہے
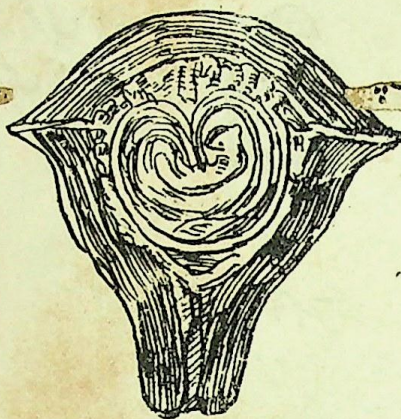
پید... ہے... اور جبڑ... سے شاکھ جڑا ہوا بچہ رحم میں پڑا ہے......

چوتھے ہفتہ میں بچہ کا سر اور جسم.....

تیسویں دن بچہ گھوڑ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔ ابھی تک اُس کے کوئی اعضا نہیں ہوتے۔ باقی سارے جسم سے سر بڑا ہوتا ہے۔ بچہ سیدھا کرنے پر کوئی آدھ انچ لمبا ہوتا ہے

ساتویں ہفتہ میں نچلے جبڑے اور ہنسلی کی ہڈی بننے لگتی اور دل کی شکل مکمل ہونے لگتی ہے۔ جائے پاخانہ کا سوراخ ابھی نہیں ہوتا۔ اعضائے تناسل کا جلدی سے اظہار ہونے لگتا ہے۔ لیکن کچھ وقت بعد تک لڑکا یا لڑکی پہچانی نہیں جا سکتی ❊

اب بچہ کی لمبائی کوئی ۳/۴ انچ ہوتی ہے ❊

پانچویں ہفتہ میں چہرے کی شکل ....

چھٹے ہفتہ میں چہرے کی شکل ....

ساتویں ہفتہ میں چہرے کی شکل ....

آٹھویں ہفتہ میں بچّہ ایک اِنچ لمبا ہوتا ہے۔ اس میں ہاتھ اور پاؤں کی اُنگلیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ ساٹھ سے ستّر دن تک بچہ کی بڑی تیزی سے نشوونما ہوتی ہے۔ اُس وقت تمام اعضاء کا ظہور ہوتا ہے آنکھیں بڑی ہوتی جاتی ہیں۔ اُن کے اُوپر کے پردے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ناک باہر نکل آتی ہے۔ مُنہ بڑا ہو جاتا ہے۔ باہر کا کان بن جاتا ہے۔ گردن صاف دِکھائی دینے لگتی ہے۔ اور دل کی نشوونما پوری ہو جاتی ہے ✦

آٹھویں ہفتہ کا بچّہ

کُتّے کا چھ ہفتہ کا بچّہ

پیدا۔ تیسرے مہینہ میں آنکھ کے اوپر کے پردے صاف لیکن بند ہوتے ہیں
سے بالڑکی دونوں کے اعضائے تناسل صاف ظاہر ہونے لگتے ہیں
ڈھر ... نکلتا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں الگ الگ
صاف دکھلائی دیتی ہیں۔ بچہ کی لمبائی قریباً ۴ - ۵
انچ اور وزن ایک چھٹانک سے زیادہ ہوتا ہے۔

نویں ہفتہ کا بچہ

چوتھے مہینے اس کے تمام اعضاء پھیل جاتے ہیں۔ ماں کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے پیٹ میں نرم نرم ڈبکیاں لگ رہی ہیں ٭

پانچویں مہینے پھیپھڑے بڑھ جاتے ہیں۔ اور چمڑہ بننے لگتا ہے۔ لمبائی آٹھ یا دس انچ ہوتی ہے اور وزن آدھ سیر سے کم ہوتا ہے ٭

پانچویں مہینہ کا بچہ

چھٹے مہینہ سر پر تھوڑا سا رؤاں ظاہر ہو جاتا ہے۔ لمبائی نو سے بارہ انچ اور بوجھ کوئی آدھ سیر ہوتا ہے۔ ساتویں مہینہ ہر ایک عضو قد وقامت میں بڑھ جاتا ہے۔ لمبائی بارہ سے چودہ انچ اور وزن سیر ڈیڑھ سیر ہو جاتا ہے۔ اس وقت اگر بچہ کو رحم سے نکال لیا جائے

تو زندہ رہ سکتا ہے۔ اُس وقت سے لے کر نویں مہینہ تک صرف قامت میں ترقی ہوتی ہے۔ لمبائی [illegible] سے بیس انچ۔ وزن ۲ سے ۴ سیر تک ٭

پُورے دِنوں کا بچّہ
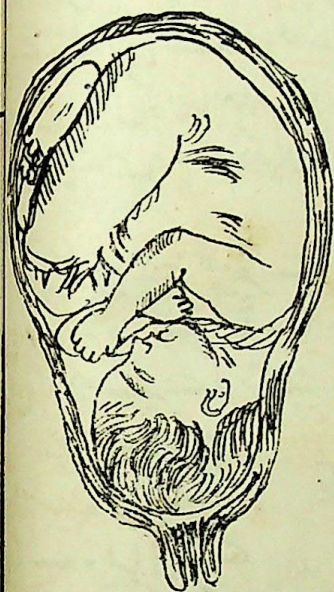
کِسی کِسی کمزور بچّہ کا وزن دِن پُورے ہو جانے پر بھی سیر ڈیڑھ سیر سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور کِسی کِسی خُوب پرورش یافتہ بچے کا وزن چھ سات سیر بھی ہو جاتا ہے ٭

حمل کے دِن پورے ہو جانے پر رحم کا مُنہ اور بجائنہ (فرج) پھیلنے لگتی ہے۔ غیر معمولی طریق سے بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ بچّہ پیدا ہونے سے پہلے ایک لیسدار رطوبت سی نکلتی ہے۔ اِس سے عضوِ تناسل نرم ہو جاتا ہے۔ اور بچّہ کے باہر آنے میں آسانی ہوتی ہے ٭

٭

خونِ حیض

ماہواری خُونِ حیض کا آنا عورت کی زندگی میں ایک بڑا اہم عمل ہے جب لڑکی جوان ہوتی ہے۔ تو اُسے ہر قمری ماہ میں فرج کے راستہ حیض آنے لگتا ہے۔ حیض آنا آغاز جوانی کا نشان ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ لڑکی کے اعضاء کی پوری نشو و نما ہو چکی ہے۔ اُس کے اعضاء کی تکمیل کے لئے ابھی اور کئی سال کی ضرورت ہے ٭

حیض سب عورتوں کو ایک ہی عمر میں نہیں آنے لگتا۔ ملک، وقت قوم اور حالات کے مُطابق عورت کے حیض والی ہونے میں فرق ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں عموماً بارہ تیرہ سال کی عمر سے ہی لڑکیوں کو حیض آنے لگتا ہے۔ سرد آب و ہوا کے ممالک میں یہ عمر ۱۴ یا ۱۵ سال ہے۔ اور برفانی مقامات پر تو اس سے بھی ایک دو سال بعد یہ حالت آتی ہے۔ گرم ممالک میں رہنے والوں۔ شہروں کے باشندوں اور امیروں کی لڑکیاں ٹھنڈے ملک میں رہنے والے دیہاتی۔ اور غریب لوگوں کی لڑکیوں سے کچھ سال پہلے حیض والی ہوتی ہیں۔ خواہشاتِ نفسانی کو اُکسانے والی فضا میں رہنا۔ گرم مصالح اور مرغن کھانے کھانا۔ مٹھائیاں اور چائے وغیرہ کے استعمال سے بھی لڑکیوں کو حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اِس حالت میں لڑکی کے جسم میں خاص تبدیلی آجاتی ہے۔ چھاتیاں اُبھر آتی ہیں۔ رحم بڑھنے لگتا ہے۔ تمام جسم میں خاص قسم کی

بیقراری اور شرم کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ دل کی نا[illegible]
کا تعلق۔ عضوِ تناسل کے ساتھ ہے۔ [illegible] ناڑیاں اب نشہ [illegible]
ہو جاتی ہیں۔ لبوں اور گالوں کا تعلق سو کھشم گیان منتووں [illegible]
کے ذریعہ دماغ کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اِس لئے چہرہ اور آنکھ
شرم سے جُھکنے لگتی ہے ÷

قُدرتی زندگی بسر کرنے والی تندرست عورت کو گویا قاعدہ طور
اٹھائیسویں دن کے بعد حیض آتا ہے۔ لیکن غیر قدرتی حالات
رہنے۔ مُضرِ صحت اشیاء کے استعمال سے حیض میں بے قاعد
جاتی ہے۔ کبھی یہ اٹھائیسویں دن سے پہلے۔ کبھی کئی دن بعد۔ کبھی
تھوڑا اور کبھی بہت زیادہ ہونے لگتا ہے۔ یہ سب رحم کے بیمار ہو
کے نشان ہیں۔ بیضہ دانی میں انڈے کو پکنے کے لئے کوئی چار
چاہئیں۔ لیکن زیادہ مجامعت سے پیدا ہونے والی اُکساہٹ کی وجہ
یہہ چار ہفتہ سے پہلے بھی پک جاتا ہے۔ حیض آنے کا وقت [illegible]
پانچ دن تک ہے۔ لیکن بعض کو ہفتہ بھر بلکہ اس سے بھی زیادہ دن
ہے۔ حیض آنے میں کسی قسم کی گڑبڑ یا بیقاعدگی ہونے سے بھا[illegible]
نقصان ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اِس لئے فوراً کسی لائق ڈاکٹر
مشورہ لینا چاہیئے ÷

جب تک عورت کو حیض آتا رہتا ہے۔ تب تک اُس میں حا[illegible]
ہونے کی قابلیت رہتی ہے۔ حیض آنا بند ہونے پر اولاد کی اُم[illegible]
نہیں رہتی۔ لیکن بعض عورتیں حیض آنے کے بغیر بھی حاملہ ہو جا[illegible]
کئی عورتیں ایسی عمر میں بھی مائیں بن گئی ہیں۔ جبکہ اُن کو حیض آ نا [illegible]

پہلے سے بند ہو چکا تھا۔

۔۔۔ حیض کے صرف ٹھیک وقت پر آنے سے ہی عورت تندرست نہیں ۔۔۔ اس خون کی مقدار اور اوصاف بھی ٹھیک ہونے چاہئیں۔

حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔ اور بچے کو دودھ پلانے کے ایام میں بھی کئی کئی مہینوں تک عورت حیض آور نہیں ہوتی۔ اس طرح حیض والی نہ ہونے سے اس کی صحت کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ حیض کا یہ خون خون بالکل نہیں ہوتا۔ ہاں اوصاف اور شکل میں وہ خون سے بالکل مشابہ ہوتا ہے تندرست عورت کا خون حیض معمولی خون کی طرح جمتا نہیں۔

ایام حیض میں خاص احتیاط نہ رکھنے سے صحت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ ان دنوں میں زیادہ محنت کرنا۔ بہت ٹھنڈی یا گرم چیزیں کھانا۔ سرد پانی سے غسل کرنا یا سرد پانی سے پاؤں دھونا نقصان دہ ہے لیکن شیر گرم پانی سے نہانے میں کوئی ڈر نہیں۔ ان دنوں جماع کرنے۔ بلکہ خواہش نفسانی کو اکسانے والی باتیں کرنے سے بھی سخت زیان ہوتا ہے خون حیض بہت زیادہ مقدار میں نکلنے لگتا ہے۔ جس سے کئی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان دنوں میں مجامعت کرنا عورت اور مرد دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ فحش ناول۔ گندے گیت۔ شہوت کو اکسانے والی تصاویر اور بوسہ بازی عضو تناسل میں اکساہٹ پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ ڈر۔ افسوس۔ فکر اور سردی وغیرہ سے خون حیض کے بند ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لئے ان دنوں عورت کا دل شانت اور ایک رس رہنا چاہئے۔

حیض آنے کے چند دن پہلے اور چند دن پیچھے خواہش نفسانی

بہت بھڑک اُٹھتی ہے۔ اِنھیں دِنوں میں عموماً حمل ٹھیرتا ہے۔ حیض
نقص ہونے سے عورت کی صحت گر جاتی ہے۔ جب آپ کسی
بیمار زرد چہرہ والی عورت کو دیکھیں۔ تو جلد سمجھ جایئے
کی کوئی بیماری ہے۔ عورتوں کے عموماً ۹۵ فیصدی عوارض خون
کے نقائص سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ خونِ حیض کا زرد۔ بدبودار
کی طرح ہونا بھی بیماری ہے۔ سیلان الرحم یا "چھاچھ آنا" خوف
بیماری ہے۔ اِس سے عورت سخت کمزور ہو جاتی ہے۔ اِس بیماری
سے کبھی کبھی حیض کا آنا بالکل ہی بند ہو جاتا ہے۔ زیادہ جماع اور
کے خراب ہو جانے سے سیلان الرحم کا عارضہ دامنگیر ہو جاتا ہے
کے دُور کر دینے سے سیلان الرحم کو آرام ہو جاتا ہے ✣

پروفیسر ٹرال اپنی تصنیف "سکیسُول فزیالوجی اینڈ ہائجین"
میں لکھتے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ خونِ حیض کی ایک بھی بُوند آ
بغیر ہی عورت حیض والی ہو جائے۔ اکثر ایسی حالتیں اخبار
میں آئی ہوئی ملتی ہیں۔ جن میں عورتیں خونِ حیض آنے کے بغیر
ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں۔ کئی عورتیں حمل کے دِنوں میں حیض آ
ہیں۔ ڈاکٹر گڈ اپنی "سٹڈی آف میڈیسن" نامی کتاب میں ا
ایسی عورت کا ذکر کرتے ہیں۔ جو صرف حاملہ ہونے پر ہی حیض
والی ہوتی تھی۔ اُس کی یہ حالت قاعدہ کے بالکل خلاف تھی۔
رسالوں میں کئی کم عمر لڑکیوں کو حیض آنے کا بھی ذکر کیا گیا۔
کبھی کبھی عورتیں بچے کو دُودھ پلاتے پلاتے سب سے آخری
کی پیدائش کے وقت سے کسی قسم کا حیض کا نشان ظاہر ہو

پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات بچّہ پیدا ہونے کے عموماً تین ماہ اور بہت سے تن میں دو ماہ بعد ہوتی ہے"۔

پروفیسر ہیگس جن کا تجربہ بہت وسیع ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ میں نے اکثر ایسی تندرست مستورات دیکھی ہیں۔ جن کو نیچے رومال رکھنے کا موقع ہی نہیں ہوا۔ کئی ایسی بھی عورتیں دیکھنے میں آئی ہیں۔ جن کو بمشکل تمام آدھ چھٹانک بھی خون نہیں آیا۔ میں نے ایسی بھی شادی شدہ اور کنواری عورتیں سُنی ہیں۔ جن کے حیض کے وقت میں کپڑے پر داغ تک نہیں لگتا۔ چار پانچ دن تک ایک قسم کا لعاب سا نکلتا رہتا ہے۔ جس کا ایک دو دن صرف بہت ہی ہلکا سا رنگ ہوتا ہے ان سب عورتوں کی صحت بھی بہت اچھی رہتی ہے"۔

کبھی کبھی بہت چھوٹی لڑکیوں کو بھی حیض آتا دیکھا گیا ہے لیکن وہ خونِ حیض نہیں ہوتا۔ بلکہ نکسیر کی دوسری شکل ہوتی ہے اُن کو خونِ حیض کی جگہ عام خون آتا ہے۔

حاملہ ہونے کے نشان

حمل ٹھیرنے کے کئی نشان ہیں۔ اِن میں سے کچھ عارضی ہیں۔ اور
یقینی۔ پہلا نشان تو یہ ہے۔ کہ ایام ماہواری بند ہو جاتے ہیں۔ تندرست
عورت کو حاملہ ہونے کے بعد خونِ حیض کبھی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کوئی
یقینی نشان نہیں۔ کبھی کبھی عورت پہلے بچے کو دودھ ہی پلا رہی ہو
ہے۔ اُس وقت اُسے حیض نہیں آتا۔ لیکن وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ کئی
عورتیں جیسا کہ ہم گذشتہ ابواب میں بتا آئے ہیں۔ بغیر حیض آئے
ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔ کبھی کبھی حاملہ ہو جانے پر بھی عورت کو پہلے تین
یا زیادہ مہینوں تک حیض آتا رہتا ہے۔ کئی بار زیادہ عمر کی مستورات
جن کو حیض آنا کئی سال سے بند ہو چکا تھا۔ حاملہ ہوتی دیکھی گئی ہیں۔ اِس لئے
حیض کا نہ آنا کوئی یقینی نشان قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دُوسرا نشان علی الصبح بیدار ہوتے ہی قے آنا اور جی متلانا ہے اِس
میں بڑی گھبراہٹ سی ہوتی ہے۔ لیکن پھر دن بھر کچھ تکلیف نہیں ہوتی
ہاں کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ بعض عورتوں کو حمل ٹھہرنے کے کچھ دن
بعد ہی قے ہونے لگتی ہے۔ اور بعض کو دو تین ہفتہ بعد۔ اِس قے آنے
میں فرق ہے۔ عموماً چوتھے مہینہ یہ عادت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن پچھلے
مہینوں میں رحم کے بڑھنے سے جب دباؤ پڑتا ہے۔ تو پیٹ میں گڑ بڑ
ہونے لگتی ہے۔ بعض عورتوں کا جی بالکل متلاتا ہی نہیں۔ اور بعض کا جی

پیدا ہونے تک متلاتا رہتا ہے۔ یاد رہے کہ پیٹ کی خرابی اور بھی کئی وجوہات سے ہو سکتی ہے۔ اِس لئے حمل کا یہ بھی کوئی یقینی نشان نہیں ⁂
تیسرا نشان چھاتیوں میں درد کا دوڑنا۔ اُن کا بڑھ جانا۔ اور اُن کے اگلے حِصّوں (چوچیوں) کا دُکھنا ہے۔ رحم اور چھاتیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اِس لئے ایک اکساہٹ سے دوسرے میں بھی اُکساہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے مہینہ کے خاتمہ اور تیسرے کے آغاز میں ہی یہ بات ہوتی ہے۔ کہ چھاتیوں کی چُوچی کے اردگرد کے حلقہ کا رنگ بدل جاتا ہے چھاتیوں کو دبانے سے ایک رطوبت یا دُودھ نکلنے لگتا ہے۔ پہلی دفعہ حاملہ ہونے والی عورت میں تو یہ نشان یقینی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن بڑی عورتوں کے تھنوں میں جنہیں بچوں کو دُودھ پلانا چھوڑے تھوڑے دن ہوئے ہوں۔ تھوڑا تھوڑا دُودھ کئی ماہ تک موجود رہتا ہے۔ اور دبانے سے نکل آتا ہے۔ کبھی کبھی رحم میں رسولی ہو جانے سے بھی یہی نشان ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے اُن سے حمل ہونے کا یقین کامل نہیں ہو سکتا ⁂

ڈاکٹر ٹامس بل اپنی تصنیف HINTS TO MOTHERS میں ایسی دو عورتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ (۱) ایک نوکرانی ایک دُودھ پیتے بچے کے ساتھ سویا کرتی تھی۔ بچّے کے چِلّانے سے اُسے جب بےچینی ہوا کرتی۔ تو اُسے خاموش کرانے کے لئے وہ اُس کے منہ میں اپنا تھن دے دیتی۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تھوڑے ہی دِنوں کے بعد اُس کی چھاتیوں میں بچّے کی سیری کے لئے کافی دُودھ پیدا ہو گیا۔
(۲) شریمتی .... کی عمر ۴۹ سال کی تھی۔ وہ نو بچّوں کی ماں تھی اُن میں سے سب سے چھوٹا ۱۲ سال کا تھا۔ شریمتی کی ایک بہو کا انتقال

ہو گیا۔ جو اپنے پیچھے ایک سال کا بچہ چھوڑ گئی۔ دادی نے اُس کی پرورش
شروع کی۔ بچہ اتنا رونا چلاتا تھا۔ کہ اُسے خاموش رکھنے کے لئے دادی
اُس کے مُنہ میں اپنا تھن ڈالنے کے لئے مجبور ہو گئی۔ تین اور چھتیس
گھنٹوں کے بعد دادی کو بڑی بے چینی سی ہونے لگی۔ اس کے تھنوں
میں بہت زیادہ درد سا ہونے لگا۔ چھاتیاں بڑھ گئیں۔ اور جلدی
ہی بعد اُسے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ کہ اُن میں سے اُسی رفتار سے دودھ
نکلنے لگا ہے۔ جس سے کہ وہ اُس کے اپنے بچوں کے جنم پر نکلا کرتا تھا

بچے کا پیٹ میں کُودنا

یہ حمل کا ایک اور نشان ہے۔ بچہ پرند کی طرح پھڑپھڑاتا ہوا
معلوم ہوتا ہے۔ عموماً چار مہینے پورے ہو جانے کے ہفتہ دو ہفتہ پہلے
یا بعد ہی ایسا ہوتا ہے۔ کئی مستورات کہتی ہیں۔ کہ بچہ پیٹ میں دوڑتا
ہوا معلوم ہوتا ہے۔ تمام عورتوں میں یہ حالت ایک ہی وقت پر نہیں ہوتی
بعض میں تیسرے مہینہ میں اور بعض میں چھٹے مہینہ میں بھی بچے کا پیٹ
میں رینگنا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کبھی کبھی وات کے عارضہ سے بھی
عورتوں کو بھرم ہو جاتا ہے۔ کہ پیٹ میں بچہ رینگ رہا ہے۔ اس لئے
صرف ایک ہی نشان سے حمل قرار پانے کا یقین کر لینا ٹھیک نہیں۔ حمل
کی ایک بڑی نشانی یہ ہے۔ کہ پیٹ بڑھ جاتا اور بڑا ہو جاتا ہے +

کبھی کبھی حمل ہو جانے سے بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے عورت
کو رات کے وقت بار بار اُٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب بھی ایک دو
بوند سے زیادہ نہیں آتا۔ بچے کے پیٹ میں رینگنا شروع کرنے کے بعد

عموماً یہ نشان غائب ہو جاتا ہے۔ ان بڑے بڑے نشانوں کے علاوہ اور بھی کئی چھوٹے نشان ہیں۔ لیکن وہ اکیلے قابل یقین نہیں۔ مثال کے طور پر اونگھتے رہنا۔ دانتوں کا درد۔ دل کی جلن۔ مٹی وغیرہ کھانے کو جی چاہنا۔ وغیرہ ؂

توام بچے کس طرح پیدا ہوتے ہیں؟

ہم اوپر بتا آئے ہیں۔ کہ بعض عورتوں کو حاملہ ہو جانے پر بھی کئی ماہ تک حیض آتا رہتا ہے۔ ان دنوں میں اُن کے دوبارہ حاملہ ہو جانے کا ڈر رہتا ہے۔ اس مضمون پر چند عالموں کے خیالات کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے

"اگر حاملہ عورت کو حیض آئے۔ اور مرد سے مجامعت کرنے سے انڈا ہرا ہو جائے۔ تو ایک ہی رحم میں مختلف عمر کے بچے بن سکتے ہیں۔ گو ایسا ہوتا بہت کم ہے۔ تاہم کئی جانداروں میں یہ بات دیکھی ضرور گئی ہے۔ مسٹر بیک ہاؤس نے مجھے ایک بلی کی بات سنائی ہے۔ جو چھ ہفتہ کے حمل کے بعد دوبارہ حاملہ ہو گئی۔ اور نر سے ملنے پر تین ہفتہ بعد اُس کے پانچ بچے پیدا ہوئے۔ اُن میں سے چار تو پورے قد و قامت کے تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ حمل کے دن پورے کر کے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن پانچواں بچہ بہت چھوٹا تھا اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ صرف تین ہفتہ پیٹ میں رہا ہے (دی فزیالوجی آف ری پروڈکشن مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ این مارشل ایم اے (کینٹب)۔ ڈی ایس سی ایڈنبرگ)

"جب رحم کو ایک بچے نے گھیر رکھا ہو۔ اور انڈکوشوں کے تمام راستے بند ہوں۔ تو دوسرا حمل ہونے کی اُمید نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس بات کے لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ دو لمبے باپوں سے ایک ماں کے دو توام بچے کیوں نہ

ہوں۔ جن سے قریباً ایک ہی وقت میں اُس کا تعلق رہا ہو۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔ جن میں ایک عورت سے ایک گورا اور دُوسرا کالا توام بچے پیدا ہوئے ہیں۔ اور اُس عورت نے خود اپنی زبان سے اقبال کیا ہے کہ اُن دونوں میرے ساتھ ایک گورے اور دُوسرے کالے آدمی کا تعلق تھا۔ اِسی طرح کُتیا کے ایک جھول میں کئی باپوں کے بچے ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک بچہ اپنے باپ سے مِلتا جُلتا ہے ٭

(ڈی ایس نکولس کی تصنیف ایسوٹیرک اینھتھروپولوجی) ٭

پیٹ میں توام بچے

صوبہ منٹگمری میں ابنگٹن شہر کے باشندہ مسمّی .... کی
ایک گوری نوکرانی کو کوئی پچیس سال ہوئے توام بچے" پیدا ہوئے تھے
اُن میں سے ایک تو بالکل گورا اور دوسرا سیاہ فام تھا۔ جن دنوں میں
وہاں رہتا تھا۔ میں عموماً ہر روز ہی انہیں دیکھنے جایا کرتا اور مسٹر ......
سے اُن کے متعلق اکثر ذکر اذکار کیا کرتا تھا۔ توام بچوں میں سے ایک گوری
لڑکی نازک اندام۔ گورا رنگ۔ بھورے بالوں اور نیلی آنکھوں والی تھی۔ وہ
بہت حد تک اپنی ماں پر تھی۔ دوسری میں تمام خاص نشان افریقنوں
کے تھے۔ اس کا قد ناٹا۔ ناک چوڑی چپٹی۔ لب موٹے۔ سر پر بال
گچھے" دار پاؤں چپٹے اور ایڑیاں آگے کو بڑھی ہوئی تھیں۔ اُن کے کھیت
پر ایک حبشی کام کرتا تھا۔ کہتے ہیں۔ یہ دوسری لڑکی اُس کے انوہار تھی۔
لیکن اُس حبشی کے ساتھ وہ عورت اپنے تعلق کا اقبال نہیں کرتی تھی۔
مگر اُن کا تعلق شک و شبہ سے بالاتر تھا۔ کیونکہ وہ حبشی اور گورا جس کے
ساتھ اس کا تعلق دیکھ لیا گیا تھا۔ دونوں اس عورت کے حاملہ ہونے کی خبر
پاتے ہی گاؤں سے بھاگ گئے تھے،، (ایسے آن سوپرفیٹیشن مصنفہ
ڈیوس) +

ایک سے زیادہ حمل خلاف اصول ہیں۔ کیونکہ ان سے پیدا ہونیوالے
بچوں کی موت اور جسمانی اور دماغی عوارض کی شرح اکیلے پیدا ہونیوالے
بچوں کی شرح کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک حمل کی
نسبت جوڑے کے حمل میں ماں اور بچہ دونوں کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے
اس دیش میں توام بچوں کی پیدائش کی شرح ۸۰ میں سے ایک اور
تین ایک ساتھ پیدا ہونے والوں کی چھ ہزار میں سے کوئی ایک ہے۔

توام بچوں میں سے عموماً ایک لڑکا اور دوسری لڑکی ہوتی ہے۔ جب وہ ایک ہی تخم سے ہوں۔ تو نروں سے مادہ کی ہی زیادتی رہتی ہے۔ اکیلے پیدا ہوئے بچے کی نسبت توام بچے عموماً چھوٹے اور کمزور ہوتے ہیں۔ جوڑے بچوں میں عموماً ایک بچہ دوسرے کی نسبت زیادہ پرورش یافتہ دیکھا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ایک بچہ مردہ نکل جاتا ہے۔ اور دوسرا حمل کی پوری میعاد تک پیٹ میں رہتا ہے۔ یا مردہ بچہ خشک ہو کر کڑا ہو جاتا ہے۔ اور زندہ بچے کی پیدائش تک رحم میں ہی رہتا ہے۔ جوڑے بچوں کی حالت میں حمل کا وقت عموماً معمول کی نسبت کم ہوتا ہے۔ معمولی حالات میں جوڑے بچے ایک دوسرے کے جلد ہی بعد پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ان کی پیدائش میں کئی گھنٹہ کا وقفہ پڑ جاتا ہے۔ اور بہت ہی کم حالتوں میں یہ وقفہ ہفتوں یا مہینوں کا دیکھا گیا ہے۔ جوڑے بچے دوسرے بچوں کی نسبت بہت زیادہ مرتے ہیں۔ ان کی شرح اموات ۱۲ میں سے ایک ہے۔" (ڈاکٹر لانڈر ابرٹس۔ ایم ڈی۔ ایف آر۔ ایس کی تصنیف دی پریکٹس آف مڈوائفری)۔

"ایک دیہاتی آدمی کا واقعہ معرض تحریر میں آیا ہوا ملتا ہے۔ اس کی دو عورتیں تھیں۔ اس کو ملکہ روس کے پیش کیا گیا۔ اس کی پہلی عورت کے اکیس پرسوتوں میں سے ۵۷ بچے تھے۔ اور دوسری عورت کے ۱۷ پرسوتوں سے تینتیس تھے۔ ہر ایک بار چار چار تین تین یا دو دو بچے پیدا ہوئے تھے۔ ایک اور عجیب واقعہ کا ذکر ملتا ہے۔ ایک بتیس سال کی عمر کی عورت جو ایک مزدور کی بیوی اور پہلے ہی چھ بچوں کی ماں تھی، حمل کے گیارہویں مہینہ میں بیاہی۔ اس نے پانچ بچے دیئے۔ تین

لڑکے اور دو لڑکیاں۔ جو تمام جیتے جاگتے تھے۔ چار بچے ایک گھنٹہ زندہ رہے۔ اور پانچواں چھ گھنٹے۔" (دی ہسبنڈ اینڈ وائفس ہینڈ بک مصنفہ ڈاکٹر اوسٹربین) ✤

عموماً غریبوں سے زیادہ اور دولتمندوں کے تھوڑے بچے ہوتے ہیں کسی دولت مند عورت کے تین بچے ایک بار میں پیدا ہوتے ہوں۔ یہ بات بہت کم سننے میں آتی ہے۔ اور یہ قریباً ناممکن ہے۔ کہ ایک عورت کے ایک ساتھ چار یا پانچ بچے ہوئے ہوں۔ اس قسم کا ایک واقعہ ویلیز میں ہؤا تھا۔ سر واٹکنس ڈبلیو واٹن کی جاگیر پر ایک عورت رہتی تھی۔ اس نے ایک ساتھ پانچ بچے دئیے۔ ملکہ انگلستان نے اُسے سات پونڈ بطور انعام بھیجے۔ دوسری بار پھر اُسے تین بچے اکٹھے پیدا ہوئے۔ وہ سب زندہ رہے ویلیز کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اس غریب عورت کے بائیس بچے ہیں" (ایڈوائس ٹو اے وائف مصنفہ ڈاکٹر چیوس)
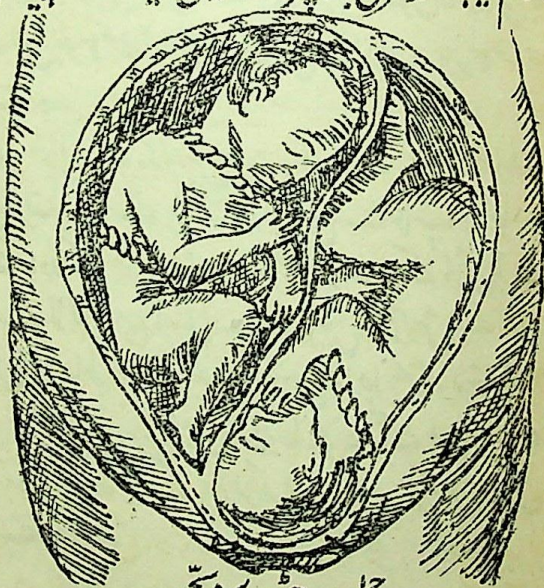
حمل میں جوڑے بچے

حمل میں لڑکا اور لڑکی بننے کی وجوہات

لڑکا کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اور لڑکی کیسے؟ اس معاملہ میں مختلف رائے ہیں۔ لیکن فیصلہ کن کوئی اصول ابھی تک قائم نہیں ہو سکا۔ کسی اصول کو قائم کرنے کے لئے ضروری آزمائشوں اور تجربوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کے بغیر کسی اصول کا قائم کرنا ممکن نہیں۔ آدمی دوسرے جانداروں پر تو تجربے کر سکتا ہے۔ لیکن انسانوں پر تجربے کرنا بڑا مشکل ہے۔ اسی لئے مندرجہ بالا معاملہ میں ابھی تک کوئی یقینی اصول قائم نہیں کیا جا سکا۔ اس معاملہ میں جو جو سچائیاں اور قیاس ملتے ہیں۔ ان کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے:-

(۱) ایک فریق کا یہ خیال ہے۔ کہ دائیں بیضہ دان سے نکلے ہوئے انڈے کا آدمی کے دائیں طرف سے نکلے ہوئے حیوان منی سے ملاپ ہو جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر بائیں بیضہ دان کا انڈا مرد کے بائیں طرف کے حیوان منی سے ملے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ دائیں انڈکوش کے انڈے کو دائیں طرف کا حیوان منی حاملہ نہیں کر سکتا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ نر عنصر اور مادہ عنصر کب اور کن حالتوں میں نکلتے ہیں۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک خصیہ والے آدمی نے لڑکے اور لڑکیاں دونوں پیدا کی ہیں۔ اس لئے یہ خیال گر جاتا ہے۔

ایک اور خیال ہے۔ کہ صرف حیوان منی پر ہی لڑکا یا لڑکی ہونے کا انحصار

ہے۔ عورت کے انڈے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ وہ اُنہیں خصیہ کے جراثیم نر کے اور بائیں کے مادہ کے ہوتے ہیں۔ اس لئے دائیں خصیے سے نکلا ہوا حیوان منی لڑکا پیدا کرتا ہے۔ اور بائیں سے نکلا ہوا لڑکی۔ ڈاکٹر ای اے ڈاسن اپنی کتاب "دی کازیشن آف سکس ان مین" میں لکھتے ہیں۔ حمل میں بچے کا لڑکا یا لڑکی بننا باپ پر نہیں۔ بلکہ ماں کے اُس انڈکوش (بیضہ دان) پر انحصار رکھتا ہے جس میں سے حاملہ ہو کر بچہ بننے والا انڈا نکلا تھا ؛

میں دیکھتا ہوں۔ کہ دائیں انڈکوش سے نکلنے والے انڈے کے ہمراہ حاملہ ہونے سے لڑکا اور بائیں انڈکوش سے نکلنے والے انڈے کے ہمراہ ہونے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ میں اس قیاس کو ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں :-

میرا قیاس یہ چاہتا ہے۔ کہ لڑکا یا لڑکی بننے میں باپ کا کوئی اثر نہیں یہ سب کچھ ماں کے اختیار میں ہے۔ اس کے دو انڈکوشوں میں پہلے سے ہی مقررہ نر اور مادہ انڈے ہوتے ہیں۔ وہ مرد کے حیوان منی کے ذریعہ حاملہ ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس لئے اگرچہ مرد پختہ انڈے کو قابل حمل کرتا ہے۔ تاہم وہ اُسے لڑکا یا لڑکی نہیں بناتا ؛

آج تک جتنے بھی قیاسات کا مجھے علم ہوا ہے۔ اُن میں سے کسی نے بھی میری طرح باپ کو بے تعلق نہیں بنایا۔ اس لئے یہ بالکل نیا خیال کہلا سکتا ہے۔ اور ہر ایک ایسا قیاس جس میں لڑکا یا لڑکی بنانے میں باپ کا کچھ بھی اثر مانا گیا ہے۔ میرے خیال سے بالکل مختلف ہے ؛

علاوہ ازیں میرا خیال یہ ہے۔ کہ نر انڈے صرف دائیں انڈکوش سے اور مادہ انڈے صرف بائیں انڈکوش سے نکلتے ہیں ؛

اس بات کا مضائقہ نہیں۔ کہ انڈے کو حاملہ کرنے والا جیوان کس خصیئے سے نکلتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ مطلب کی بات یہ ہے کہ لڑکا یا لڑکی ہونا صرف انڈے پر منحصر ہوتا ہے۔ اور اس انڈے کا انڈکوش پختہ ہو کر باہر نکلنے سے پہلے ہی ایک یقینی اور ناقابل تبدیل عضو تناسل ہو۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ انڈے کے حاملہ ہوتے ہی لڑکا یا لڑکی بننا طے ہو جاتا ہے۔ اور کوئی بھی باہر کا یا کسی اور قسم کا اثر ماں پر ڈالا جانے سے ہونے والے بچے کو لڑکی سے لڑکا یا لڑکے سے لڑکی نہیں بنا سکتا"۔

رملے ڈاسن یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ نر اور مادہ انڈے ہر مہینہ باری باری نکلا کرتے ہیں۔ لیکن کس مہینہ میں کون حالات میں اور قدرت کے کن اصولوں کے مطابق نکلتے ہیں۔ اس بات کو اُنہوں نے واضح نہیں کیا۔ اُسی کے خیال پر تنقید کرتے ہوئے ڈاکٹر ایل ڈانکاسٹر اپنی تصنیف ڈیٹرمی نیشن آف سیکس میں لکھتا ہے:-

ابھی ایک اور قیاس کا ذکر کرنا باقی ہے۔ اس قیاس کے ظاہر کرنے والے رملے ڈاسن ہیں۔ اس میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے۔ کہ لڑکا اور لڑکی بنانے والے انڈے باری باری انڈکوشوں میں سے نکلتے ہیں۔ عورت میں معمولی طور پر ہر مہینے میں ایک انڈا نکلتا ہے۔ اور یہ بات مان لی گئی ہے۔ کہ ایک مہینہ کا انڈا لڑکا بننے والا اور دوسرے مہینہ کا لڑکی بننے والا ہوتا ہے۔ یہ بات صاف ہے۔ کہ اس اصول کی مستثنیات ضرور ہوتی ہیں۔ کیونکہ لڑکا لڑکی جوڑے عموماً دیکھنے میں آتے ہیں۔ لیکن اگر اس خیال کی تائید کرنے والی حالتوں پر علیحدہ طور پر غور کیا جائے۔ اور مستثنیات کو واضح کر دیا جاوے تو اس یقین کے حق میں ایک پختہ فیصلہ بنانا ممکن ہے۔

معمولی طور پر ایک بات اور مان لی گئی ہے۔ کہ دایاں انڈکوش لڑکے
بننے والے انڈے اور بایاں انڈکوش لڑکی بننے والے انڈے پیدا کرتا ہے۔ دونو
انڈکوش باری باری سے انڈے نکالتے ہیں۔ لیکن اس یقین کے غیر جانبدارانہ
امتحان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کی بنیاد بہت بودی ہے۔ کم از کم یہ بات
چوہے وغیرہ جانداروں کی حالت میں جو ایک جھول میں کئی بچے پیدا کرتے
ہیں۔ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ بات بار بار دکھائی جا چکی ہے۔ کہ ایک انڈکوش
کو بالکل نکال دینے پر بھی ایسے جاندار نر اور مادہ دونو قسم کے بچے پیدا
کر سکتے ہیں۔ انسانوں میں اس قسم کی کئی مثالوں کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں عورت
کا دایاں یا بایاں انڈکوش نکال دینے کے بعد بھی باری باری لڑکا یا لڑکی
پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور اس بات پر بھروسہ کرنا ممکن معلوم نہیں ہوتا۔ کہ
ہر حالت میں انڈکوش ٹھیک طور پر نہیں نکالے گئے تھے۔ ہر ماہ باری
باری سے بدلتے رہنے کی آزمائش کرنا اور بھی مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے
لئے انڈکوشوں میں سے انڈوں کے نکلتے رہنے کے اصول کا علم ہونا ضروری
ہے۔ اگر انڈے حسب قاعدہ ۲۸ دن کے وقفہ پر نکلتے رہیں۔ تو ایک سال
میں انڈے نکلنے کی ۱۳ باریاں آئینگی۔ اور اگر اس سال کسی خاص مہینہ میں
لڑکا پیدا ہو تو دوسرے سال اُسی مہینہ میں پیدا ہونے والا بچہ لڑکی ہونی
چاہئے۔ اور اس سے بھی اگلے سال پھر لڑکا۔ کئی خاندانوں میں خصوصاً
جب بچے تھوڑے وقفہ پر پیدا ہوں۔ تو یہ اُمید عام طور پر پوری
ہوتی ہے۔ لیکن کئی دیگر حالتوں میں اتنی ہی مستثنیات ہوتی ہیں جتنے کہ قاعدہ
کے مطابق ٹھیک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ لیکن اس بات پر توجہ دینی چاہئے
کہ اگر حیض آنے کا وقت ہر ماہ اوسطاً ایک دن پہلے یا پیچھے ہو۔ تو

دو سال کے بعد ۲۶ دن کا فرق پڑ جائیگا۔ اور اس طرح شمار ایک ماہ ادھر جا پڑیگا۔ اِس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ کسی بنائی ہوئی حالت پر خیال کی آزمائش کرنے سے پہلے یہ معلوم کرلینا ضروری ہے۔ کہ کیا اُس قاعدے کے مطابق نکلتے ہیں؟ اور کیا ٹھیک ۲۸ دن کے بعد ہی خون آتا رہا ہے؟ ہر حالت میں یہ سمجھنا ضروری ہے۔ کہ اس کا نظر آنا اسکی کالی پرتا ثبد نہیں کرتا اور کسی خاص حالت میں اُسکی مستقبل کی بات کا ٹھیک نکل آنا محض اتفاق کی

مسٹر این۔ این مُکرجی ایک اور خیال کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ بنگالی گوالوں کے تجربہ کا ثبوت دے کر کہتے ہیں۔ کہ اندھیرے پکش میں ابتدائی دن میں گابھن ہونے والی گائیں بچھڑے اور روشن پکش میں گابھن والی بچھڑیاں دیتی ہیں۔ اگر گائے اندھیرے پکش کے خاتمہ کے نزدیک گرم ہو جائے۔ تو گوالے اُسے سانڈ سے ملنے نہیں دیتے۔ تاکہ چاند کے پکش میں ملاپ سے وہ بچھڑی پیدا کرے ؁

اِسی خیال کے مطابق اماوس اور پُورن ماشی کو حمل ٹھہرنے سے ہیجڑا پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے ہندو شاستروں میں مجامعت کے اِن دونوں دنوں کی ممانعت ہے ؁

؁

بدشکل اور جسمانی نقائص والے بچے کس طرح پیدا ہوتے ہیں؟

بدشکل۔ دو سرے۔ اور چار ٹانگ والے۔ ملی ہوئی پشتوں والے۔ بہرے۔ گونگے۔ اندھے۔ مرگی والے۔ بدمعاش اور اسی قسم کے بد اوصاف بچوں کے پیدا ہونے کا کیا باعث ہوتا ہے؟ اس کے متعلق مختلف خیال ہیں۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ حاملہ ماں کو جس کھانے والی چیز کی خاص خواہش پیدا ہو اور وہ چیز اُسے مل نہ سکے۔ تو اُس مطلوبہ چیز کی شکل کا کوئی نقص حمل میں بچہ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حاملہ عورت ڈر یا غم سے جس بات کا بار بار خیال کرتی رہتی ہے۔ اُس کا بچہ کی بناوٹ اور دماغ پر بھاری اثر پڑتا ہے۔ لیکن تجربہ اور مشاہدہ اس بات کی بہت تائید نہیں کرتا۔ ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے دو ہزار عورتوں کو بیاتے دیکھا تھا۔ اور ہر ایک حالت میں وہ ماں سے پہلے دریافت کر لیتے تھے۔ کہ تمہیں کسی قسم کا خوف تشویش یا ایسی خواہش تو نہیں رہی۔ جو پوری نہ ہوئی ہو۔ لیکن انہوں نے دیکھا۔ کہ ڈرنے والی یا کسی چیز کی خواہش مند رہنے والی عورتوں کے بدشکل بچے نہیں پیدا ہوئے۔ بلکہ کئی ایسی عورتوں کے بد صورت اولاد پیدا ہوئی۔ جنہوں نے خود تسلیم کیا تھا۔ کہ ہمیں کوئی بھی دماغی یا جسمانی

عارضہ نہیں رہا ؎
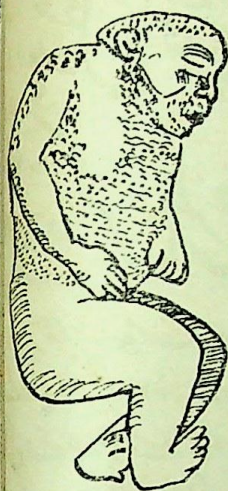
عجیب مخلوق یا دیو

دوہرا دیو

علاوہ ازیں ہم اور دیکھتے ہیں۔ کہ حیوانات میں بھی بدشکلی آجاتی
جوڑے آم۔ پشت پر زبان ڈالی گائے۔ خلاف معمول پنجوں والے چوز
سب معمول اور قاعدے کے خلاف چیزیں ہیں۔ اِن کی بدصورتی
اُن کی ماں کا بُرا اثر بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ مرغی کے اپنے
پر خاص طریق سے بیٹھنے سے چوزے میں بدصورتی آجاتی ہے۔ تو
ٹھیک نہیں۔ کیونکہ کئی بار گوبر کے ڈھیر میں۔ مشین یا مٹی میں رکھ کر
پہنچانے سے نکالے ہوئے چوزے بھی بدشکل نکل آتے ہیں۔ اِس
ماننا پڑتا ہے۔ کہ چوزہ ٹھیک اُسی صورت کا پیدا ہوتا ہے۔ جس کا

بنایا گیا تھا ۔

بدصورتی یا پیدائش سے بیمار پیدا ہونے کی تین بڑی وجوہات ہیں :-

(۱) حمل کے لئے جماع کے وقت یا اس سے کچھ پہلے والدین کے جسمانی اوصاف :- مثال کے طور پر اگر حمل قرار پانے کے وقت والدین کی صحت ٹھیک نہیں ۔ انہیں آتشک وغیرہ کوئی بیماری ہے ۔ یا انہوں نے شراب وغیرہ کسی نشئی چیز کا استعمال کیا ہے ۔ یا ان میں چیچک وغیرہ کسی عارضہ کی لاگ اثر کر چکی ہے ۔ تو بچے میں تھوڑا بہت نقص ضرور پیدا ہو جائے گا ۔

(۲) حمل قرار پانے کے وقت یا اس وقت کے قریب والدین کے دلوں کے نقائص سے ۔ حمل قرار پانے کے وقت یا اس سے کچھ دیر پہلے بجلی کی کڑک سے اچانک خوف زدہ ہونا ۔ کوئی خوفناک یا حیرت انگیز چیز دیکھنا کسی عارضہ دل کا دورہ ۔ غمناک مصیبت یا کسی اور سخت دماغی تکلیف کے ہونے سے بچے میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں ۔

دو سر
والا راکھشس

(۱۴) حمل قرار پانے کے وقت یا اس سے تھوڑی دیر پہلے والدین کے دل کا ناپاک اور ناواجب خواہشات سے یا کسی محبت کے خیال، کوشش یا تعشق سے بھرا رہنا"

امبکا - امبالکا - اور داسی کے ساتھ مہرشی ویاس کے سنجوگ کے وقت ان تینوں کی دماغی حالت میں جو فرق تھا - اس کا پھل دھرت راشٹر - پانڈو - اور بدر تھے -

نپولین بوناپارٹ کی آتما کے ماں کے پیٹ میں داخل ہونے کے وقت اس کی ماں کے دل میں یہی بھاری خواہش تھی - کہ کوئی ایسا بہادر کمانڈر پیدا ہو - جو دشمنوں سے ملک کی حفاظت کرسکے - وہ خاوند کے ساتھ میدانِ جنگ میں بھی جاتی تھی

حمل میں دیو

اسی وجہ سے نپولین سا بہادر اس کے پیٹ سے پیدا ہوا +

خوبصورت - طاقت ور اور عقلمند اولاد پیدا کرنے کے لئے والدین کو پہلے خود تندرست - طاقت ور اور تربیت یافتہ بننا چاہئے - بچے کا جسم ماں باپ کے رج اور ویریہ سے بنتا ہے - اگر ان کے جسم میں بیماری - عیاشی اور دھوکہ بازی اور اعمال بد کا زہر بھرا ہوگا - تو ان کی

اولاد کا جسم بھی نقائص سے خالی نہیں ہو سکتا - والدین کے آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض میں مبتلا ہونے سے ہی اندھے - گونگے بہرے اور نامکمّل بچے پیدا ہوتے ہیں - اِس لئے والدین کو چاہئے - کہ اولاد کی خواہش کرنے سے پہلے اپنے جسمانی اور باطنی عوارض اور عاداتِ بد کو دُور کر لیں - ورنہ اچھی اولاد کی توقع رکھنا فضُول ہے ٭
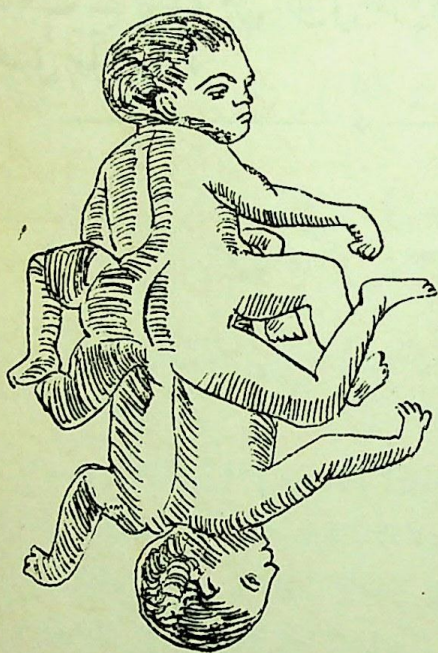
بَونوں کی اولاد بَونی (پستہ قد) نہیں ہوتی - ٹھِگنے عموماً بچے پیدا کرنے کے ناقابِل ہوتے ہیں - لیکن اُن کو پرماتما کی طرف سے تیز عقل - طاقت اور دراز عمر ملی ہوتی ہے - ٹھِگنے (باونے) کا سر عموماً نسبتاً بڑا - کندھے چوڑے چھاتی کُھلی - اور جسم کے نچلے اعضاء چھوٹے ہوتے ہیں

دوہرا دیلو

ٹھگنے کا قد چار فٹ سے کم ہوتا ہے ✤

سات فٹ سے زیادہ اونچے آدمی کو غیر معمولی لمبے قد والا کہا جاتا ہے۔ غیر معمولی لمبے قد والے لوگوں کی اولاد کبھی غیر معمولی لمبی نہیں ہوتی۔ ایسے عجیب الخلقت انسان عموماً اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔ غیر معمولی لمبے لوگ عموماً کم عمر۔ کم عقل اور کمزور طبیعت کے ہوتے ہیں۔ اُن کی کھوپری دوسرے اعضاء کی نسبت چھوٹی ہوتی ہے ✤
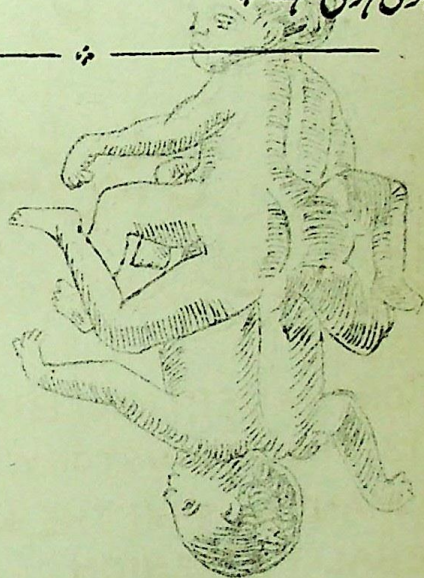
حمل نہ ہونے دینے پر انگلینڈ میں جون ۱۹۲۳ء میں ایک کتاب چھپی ہے۔ اُس کا نام ہے۔*

CONTRACEPTION (BIRTH CONTROL) ITS THEORY, HISTORY, AND PRACTICE. A MANUAL FOR THE MEDICAL AND LEGAL PROFESION.

اِس کتاب کی مُصنّفہ ہیں۔ میری کارمیکائیل سٹوپس۔ ڈاکٹر آف

---

* لنڈن جوہن بیل سنز اینڈ ڈینیلسن لمیٹیڈ - ۸۳-۹۱ - ٹیچ فیلڈ سٹریٹ - اوکسفورڈ سٹریٹ - ڈبلیو جے۔

سائنس لنڈن - ڈاکٹر آف فلاسفی - میونچ - فیلو آف یونیورسٹی کالج لنڈن ز
آف دی لینین اینڈ جیولوجیکل سوسائٹیز - اینڈ دی رائل سوسائٹی آف ا
مصنفہ "میری ڈلو" ؏

اس کا دیباچہ پروفیسر سر ولیم مبلیس ایم - اے - ایف - آر - ایس
نے لکھا ہے - اس بڑے دیباچہ کے علاوہ چار چھوٹے دیباچے
بھی ہیں - ان میں سے ایک کے لکھنے والے سر جیمز بار ایم ڈی - ایل
ایل ڈی - ایف - آر - سی - پی - دوسرے کے ڈاکٹر سی رولیسٹن ایم
ایم ڈی - تیسرے کے ڈاکٹر جین ہادھرولن - چوتھے کے اوبسکیور
ایم - بی - ڈی - پی - ایچ ہیر سٹرابٹ لاء ہیں - اس کتاب کی ایک بڑی
خصوصیت یہ ہے - کہ اس کی عالم مصنفہ نے ہر ایک طریق کے ساتھ
اُن مرد و عورتوں کی مثالیں اور اعداد و شمار دیئے ہیں - جنہوں نے
طریق کا استعمال کر کے دیکھا ہے پھر اس طریق کے عیب و ثواب کی پڑتال
کی ہے - یہ کتاب ۸ پیجی سائز کے ۲۸۱ صفحات پر ختم ہوئی ہے - حد
اندر اولاد کی پیدائش پر انگریزی زبان میں غالباً یہ تازہ تصنیف ہے - ا
میں اولاد کی تعداد کو محدود کرنے کی شروع تواریخ (باب ۹) انیسویں صدی
میں حمل نہ ہونے دینا - (باب ۱۰) بیسویں صدی میں حمل کی روکاوٹ
(باب ۱۱) روکاوٹ حمل اور انگلینڈ - (باب ۱۲) - ان مضامین کو چار
دیئے گئے ہیں - بارہویں باب میں صفحہ ۲۳۶ پر صاف لکھا ہے :-
انگلینڈ میں روکاوٹ حمل پر لکھی ہوئی کتابوں کے پرچار کی کو
بندش نہیں - لوگوں کا یہ خیال بالکل فضول ہے - کہ انگلینڈ کا قانون ا
کے علم کے پرچار کی روکاوٹ کرتا ہے ؏

ہماری ہندی کتاب جس کا یہ اُردو ترجمہ ہے۔ پریس میں جا چکی تھی کہ ہمیں مذکورہ بالا انگریزی کتاب ۹ جولائی ۱۹۲۴ء کو ملی۔ اِس لئے اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے اِس کے چار ضروری ابواب چوتھے، پانچویں چھٹے اور ساتویں کا خلاصہ مطلب یہاں دیتے ہیں۔ اِن میں ساری کتاب کا نچوڑ آگیا ہے +

حمل ہونے سے روکنے کے لئے کئی قسم کے ذرائع استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ اِن ذرائع کی تقسیم مختلف اصولوں کے مُطابق کی جاسکتی ہے۔ حمل روکنے کے سچے وسائل صرف وہ تدابیر ہیں۔ جن سے مرد اور عورت میں پیدا کرنے کی طاقت تو برابر بنی رہتی ہے۔ لیکن مجامعت کرتے ہوئے بھی حمل کا ہونے دینا یا نہ ہونے دینا اُن کے اپنے اختیار میں رہتا ہے +

اِن طریقوں کے بالکل برعکس مُستقل یا عارضی طور پر عورت کو بانجھ اور مرد کو نامرد بنا دینا اور حمل گراتا ہے۔ اِس کتاب میں صرف حمل نہ ہونے دینے کی حقیقی تدابیر کا ہی ذکر کیا جائے گا +

حمل روکنے کی حقیقی تدابیر

حقیقی تدابیر کی اس طرح تقسیم ہو سکتی ہے :-

(ا) عورت اور مرد کے جماع کے طریق یا عمل جن میں کسی قسم کی کیمیاوی اشیاء یا اوزار کا بالکل استعمال نہ کیا جائے +

(ب) جماع کے ایسے طریق یا عمل جن میں کیمیاوی اشیاء کا استعمال اِس مقصد سے کیا جائے۔ کہ منی کے جراثیم رحم کے انڈے کے ساتھ

مل کر حمل قائم کرنے کے ناقابل رہیں ؛

(جم) منی کے جراثیم کو رحم کے انڈوں کے ساتھ ملنے سے روکنے کے لئے عورت اور مرد دونو کے ذریعہ اوزاروں کا استعمال - ان تدابیر سے گو کئی بے اثر جان پڑینگی - لیکن چونکہ اس پر بہت سے لوگوں کا یقین ہے - اس لئے ان سب کو ذکر کیا جائے گا - ان سب میں کوئی نہ کوئی تجربہ منو وگیان یعنی سائیکالوجی کے متعلق قانون - یا طبابت کے متعلق اہمیت اور اصلیت ضرور ہے ؛

(۱) عورت اور مرد کے جماع کے طریق یا عمل - جن میں کسی قسم کی کیمیاوی اشیاء یا اوزاروں کا استعمال نہیں کیا جاتا - جو لوگ انسان کی پیدائش اولاد میں سائنس کے استعمال کے مخالف ہیں - وہ ان طریقوں کو بھول سے "قدرتی" کہتے ہیں ؛

(۱) عورت کے ذریعہ عمل

اپنی شہوت کے زور کو قابو میں رکھنے کے لئے پوری طرح سے بیجان یا سست پڑے رہنا - تاکہ شہوت کا جوش نہ آ جائے ؛

(۲) جسم کو ایسی حالت میں رکھنا - جس سے مرد کے عضو تناسل کا رحم کے منہ کے ساتھ ملاپ نہ ہونے پائے ؛

(۳) مرد کی منی کے انزال ہوتے ہی فوراً اٹھ کر سیدھا بیٹھ جانا اور زور زور سے کھانسنا - یا کوئی ورزش جسمانی کرنا - جس سے پیڑو کے پٹھے سکڑ جائیں ؛

(۴) بچہ کو بہت دیر تک چھاتی سے دودھ پلاتے رہنا ؛

مذکورہ بالا تمام طریق زمانہ قدیم سے عوام میں رائج ہیں۔ عورتوں کا اِن پر بہت اعتقاد ہے۔ کسی کسی عورت کو تو ان کے استعمال میں بلاشبہ کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن تمام مستورات کے لئے یہ قابل اعتماد نہیں۔ انہیں ان پر عمل کرتے ہوئے بھی حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(۲) مرد کے ذریعہ عمل

(۵) عام طور پر عضوِ تناسل جتنا گہرا فرج میں جاتا ہے۔ اس کو اتنا اندر نہ لے جاکر فرج (دیجائنہ) کے باہر ہی جماع کرنا۔

(۶) عورت کے اندامِ نہانی میں اکساہٹ پیدا کرنے کے بعد عضوِ تناسل کو اندامِ نہانی سے باہر نکال کر منی کا انزال کرنا۔

(۳) عورت مرد دونو کے عمل

(۷) فعل جماع کا اپنے قابو میں رکھنا۔ جس سے بہت وقت تک جماع کرنے کے بعد بھی انزال منی نہ ہو۔

(۸) خاص موقعہ پر عورت کی زرخیزی۔

(۹) مہینہ کی اُن تاریخوں میں جماع کرنا جن میں حمل ہونیکا احتمال نہیں ہوتا۔ اِن دنوں کو محفوظ دنوں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(۱۰) عورت مرد دونو کا پورا برہمچاری رہنا۔ بالکل جماع نہ کرنا۔

مذکورہ بالا طریق کے علاوہ کئی مرد عورت کی جائے پاخانہ میں دخول وغیرہ کے خلافِ قدرت بُرے عمل کرتے ہیں۔ لیکن یہ سخت نقصان دِہ ہیں۔ ڈاکٹروں کو چاہئے۔ کہ اپنے بیماروں کو اِن خلاف

قدرت افعال کے نقصانات سے آگاہ کرتے رہا کریں ٭

(ب) مرد کے مادۂ تولید کے جوانِ منی کو ناقابل بنانے کے لئے کیمیا
اشیاء کا فرج کے اندر لگانا۔ یہ اشیا صرف اندامِ نہانی میں لگائی جاتی ہیں
مرد کے عضوِ تناسل میں ان کو داخل نہیں کیا جاتا ٭

اندامِ نہانی میں عموماً جو اشیاء لگائی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-

(۱۱) مختلف طریق سے کونین کے مرکبات +

(۱۱- الف) سفوف کی شکل میں۔

(۱۱- ب) سپنج۔ گدّے یا ٹوپی پر مرہم کی شکل میں یا رحم کی گردن کے گرد
اسے صرف مل دینا ٭

(۱۱- جہ) جلدی پگھلنے والی موم (جیسا کہ کوکاٹین یا جلاٹین) کے ساتھ
میں رکھی ہوئی سپوزیٹری (SUPPOSITORY) یا پیسری (ٹوپی) ہیں۔

(۱۱- د) تیل میں حل کر کے یا ملا کر اسی مطلب کے لئے بنائی ہوئی ایک
چھوٹی سی پچکاری کے ذریعہ اندر ڈالنا +

(۱۱ ھ) مختلف سپوزیٹریاں (جسم کی کسی نالی یا سوراخ میں گھسیڑنے
کے لئے گاجر یا بیلن کی شکل کی کوئی ٹھوس دوائی سپوزیٹری کہلاتی ہے)

(۱۲) پسی ہوئی پھٹکڑی +

(۱۳) ڈوش (جس پانی یا دوائی سے دھویا جائے) کی شکل میں نمک کو
حل کر کے پچکاری سے اندامِ نہانی کو دھونا ٭

(۱۴) سرکہ اور پانی ملا کر یا لیکٹک ایسڈ وغیرہ سے رحم کو دھونا ڈوش کرنا
(۱۵) ایک یا دوسری شکل میں ڈس انفکٹنگ دوائی سے ڈوش کرنا۔ یا
پچکاری سے عضوِ نہانی کو دھونا ٭

(ز) منی کے جراثیم کو رحم کے انڈے کے ساتھ ملنے سے روکنے کے لئے عورت اور مرد کے استعمال میں لائے جانے والے اوزار +

(۱) مرد کے ذریعہ

(۱۷) کانڈام۔ جن کو عام طور پر فرنچ لیدر بھی کہتے ہیں +

(۱۸) پن یا سیفٹی کی شکل کے اوزار۔ ان کے متعلق یہ مانا جاتا ہے۔ کہ اگر فرج (اندام نہانی) کے باہر انزال منی کے مقصد سے مرد کے اعضائے تناسل کو باہر نکالنے کے پہلے ہی بے خبری میں اچانک منی کا انزال ہو جائے۔ تو یہ پن رحم کے منہ کو بند کر دیتے ہیں +

(۲) عورت کے ذریعہ

(۱۹) سپنج۔ اس کا استعمال کیمیاوی سولیوشنوں۔ پسے ہوئے صابن یا منی کے جراثیم کو مار ڈالنے والی دوسری اشیاء کے ساتھ یا ان کے بغیر ہی کیا جاتا ہے +

(۲۰) نرم گدے یا ڈاٹ (پلگ) +

(۲۱) خاص ٹمپن (جسم کے سوراخ میں لگایا ہوا گدا) +

(۲۲) گنبد کی شکل کی ٹوپی کی طرح پیسریاں (PESSARIES) یہ ربڑ سے بنی ہوتی ہیں۔ کہ رحم کی گردن (سروکس) پر ٹھیک آجاتی ہیں۔ شکل اور بناوٹ کی نگاہ سے یہ کئی قسم کی ہوتی ہیں +

(۲۳) مذکورہ بالا طرز کی ٹوپی جیسی پیسری۔ لیکن ابھری ہوئی طرف سے سپنج سے مڑھی ہوئی +

(۲۴) ڈوما کی لنز کی شکل کی ٹوپی۔ یہ فرج کی نالی کے سرے کو بند کرنے کے لئے خاص طور پر بنائی گئی ہے ؛

(۲۵) نصف گولائی کی شکل کی ٹوپیاں۔ منہ کے کنارے پر کمانی لگی ہوئی ہے۔ یہ فرج کی نالی کے سرے کو بند کرنے کے لئے خاص شکل کی بنائی گئی ہیں۔ اس کو ڈچ کیپ کہتے ہیں ؛

(۲۶) ٹوپی کی شکل کی پیسری جس کا چھلاً علیحدہ ہوتا ہے۔ اور نرم ٹوپی علیحدہ کی جاسکتی ہے۔ اس کا نام "مزپاہ" ہے ؛

(۲۷) "پیسٹری سلوس" پیسری یعنی کچھوے کے پیٹ کی شکل کی ربڑ کی ٹوپی ؛

(۲۸) نرم ربڑ کی ٹوپیاں +

(۲۹) جھلی دار یا ربڑ کا بڑا خول جو اندام نہانی کو پورے طور پر ڈھک لیتا ہے۔ اور آدمی کے خول کی طرح منی کو رحم کے ساتھ لگنے سے روکتا ہے ؛

(۳۰) مختلف قد و قامت اور شکلوں کی کمانیاں۔ کھونٹیاں۔ (سٹیم) دھاتوں کے بٹن۔ سگریٹ کی شکل کی چیزیں۔ جو رحم کی گردن کی نالی میں داخل ہونے اور رحم کے گڑھے کو بھر دینے کے مقصد سے بنائی گئی ہیں۔ خاص انفرادی طبیعتوں کے لئے مذکورہ بالا تدابیر سے ایک یا دوسری تدبیر کا وقت وقت پر استعمال ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیشہ کے استعمال کے لئے خصوصاً تندرست اور طبعی (نارمل) اشخاص کے یکساں استعمال کے لئے ان میں سے صرف ایک دو ہی مطلب کی ہیں اکثر تو عموماً نقصان دہ ہیں۔ اگلے باب میں ان تدابیر کے عیب و ثواب

اور اچھے برے نتائج پر غور کیا جائے گا ؛

طاقت پیدائش سلب کرنا

سٹرلیزیشن

یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اگرچہ بانجھ کرنے کے اندر ضروری طور پر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا بھی آجاتا ہے ۔ تاہم اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کے بہترین طریقوں میں اب انڈکوش کو چیر کر بانجھ کرنے کا کچھ فائدہ نہیں ۔ مردوں کے لئے نامرد بننا آسان اور سہل بات ہے ۔ اس کی بہتر ترکیب وسکٹومی (VASECTOMY) ہے ۔ لیکن یہ کام اور تدابیر سے بھی ہو سکتا ہے ۔ اس کے لئے ایکس ریز کا استعمال ضروری ہے ۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت کیا جا چکا ہے ۔ کہ ایکس ریز کے مناسب استعمال سے منی کے جراثیم کا پختہ ہونے کا عمل بند ہو جاتا ہے ۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوتا ؛

عورتوں کے لئے آپریشن (عمل جراحی) کے ذریعہ بانجھ بنانا کسیقدر زیادہ تکلیف کا موجب ہے ۔ اُن کے لئے بہترین تدبیر فالوپین نالیوں کو دوہرا باندھنا اور گانٹھوں کی درمیانی پھانکوں کا کاٹ دینا ہے ۔ گو یہ تدبیر عام طور پر یقینی ہے ۔ تاہم یہ ہمیشہ کے لئے محفوظ نہیں ۔ کیونکہ انڈے میں ادھر اُدھر گھومنے کی بڑی طاقت ہوتی ہے ۔ اور اس سے اچانک حمل ٹھہر جاتا ہے ؛

عورتوں میں اووریز یعنی بیج کوشوں یا رحم کو کاٹ ڈالنے سے

بانجھ پن ہو جاتا ہے - لیکن بجز اُن حالتوں کے جب کسی خاص بیماری کو دبانا ہو- اب ڈاکٹر لوگ ایسے آپریشن نہیں کرتے - قریباً دس بارہ برس ہوئے بیضہ دانیوں کا نکلوا ڈالنا کچھ لوگوں میں فیشن ہوگیا تھا- اولاد پیدا کرنے کی قابلیت سے محروم کرنا ایک بہت وسیع مضمون ہے - اس پر ایک اعلیٰ کتاب لکھی جا سکتی ہے

حمل گرانا

زیادہ تر غریب عورتیں حمل گرانے کی تدابیر کا استعمال کرتی ہیں- اس کا باعث یہ ہے - کہ ان کو حمل نہ ہونے دینے کی سائنٹیفک تدابیر کے علم سے محروم رکھا جاتا ہے- حمل گرانے کی یہ تدابیر بیشمار اور ضرر رسان ہیں - اور علاوہ ازیں وہ خلافِ قانون بھی ہیں - اس مضمون پر ٹیلرز میڈیکل جیورس پروڈنس نامی پُستک سے بہت سی قیمتی واقفیت حاصل ہوسکتی ہے ؎

حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر کا بیان

اب یہاں پچھلے باب میں بیان کردہ مختلف تدابیر کا مفصّل ذکر کیا جائیگا اور اُن پر اظہار رائے بھی کیا جائے گا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا جائیگا۔ کہ جسم پر اُن کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔ اور سوسائٹی کو اِن سے کیا نفع و نقصان ہے

حمل روکنے کے حقیقی طریق

(الف) عورت اور مرد کے جماع کی ایسی تدابیر یا عمل جن میں کسی طرح کی سائنٹیفک اشیاء یا اوزاروں کو استعمال میں نہ لایا جائے ؂

(۱) عورت کے ذریعہ

اپنی نفسانی شہوت کو قابو میں رکھنے کی غرض سے جان بوجھ کر مستی نہ ہونے دینا۔ تاکہ شہوت کا جوش پیدا نہ ہو جائے ؂

اگر عورت اپنے جذبہ کو قابو میں کر لے۔ جس سے اس کا قدرتی شہوت کا جوش رُک جائے۔ تو وہ حاملہ ہونے سے بچی رہتی ہے۔ یا اس کی سستی یا ڈھیلاپن دبے حس و حرکت پڑی رہنا، اس کے حملہ کے زور کو بہت حد تک کم کر دیتا ہے۔ اس تدبیر سے کسی وقت بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے حمل روکنے کی یہ تدبیر یقیناً قدیم ہے۔ پادری ریڈل کے حوالے سے کہتا ہے۔ کہ یوروپ کے ملک میں عورتیں عموماً بے دلی سے مجامعت کر

لیتی ہیں۔ لیکن حمل سے بچنے کے لئے وہ بیحرکت اور ڈھیلی پڑی رہتی ہیں
مغرب کی مہذب مستورات میں اب تک بھی حمل کے روکنے کے لئے
تدبیر زیر عمل لائی جاتی ہے۔ گو بیشمار ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ جن میں ناخواندہ
اور ٹھنڈی عورتیں حاملہ ہوگئی ہیں۔ اس کی وجہ بھی معلوم عملی ہے۔ کہ کئی
مستورات ایسی بھی ہیں۔ جنہوں نے اس تدبیر کو ناقابل اعتماد دیا پایا ہے۔
ایسی عورتوں میں طاقت جماع کم ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اُن کے اندام نہانی
سے رطوبت بہت بہتی رہتی ہے۔ جس سے منی کے جراثیم کی طاقت ضائع
ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے کنہیں خاص کیمیاوی اشیاء کی ضرورت نہیں
ہوتی۔ اس لئے شہوت کے زور کو قابو میں کر لینے سے حیوان منی اُتنے
زیادہ وقت تک اندام نہانی کی نالی میں ہی رُکے رہتے ہیں۔ کہ طبعی
تیزابی رطوبت کو اُن پر عمل کرنے کا موقع مل جاتا ہے ۰

حمل روکنے کی سائنٹیفک تدابیر کا علم مستورات کو نہیں کرایا جاتا۔
ڈاکٹر لوگ اُنہیں کچھ نہیں بتاتے۔ اس لئے مستورات ایک دوسری سے
دریافت کر کے ہی حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر کا علم حاصل کرتی ہیں۔
لیکن وہ تدابیر قابل اعتماد نہیں ہوتیں ۰

تشریحی مثالیں

گلبن ایک عورت کی مثال دیتا ہے۔ اس کی شادی بیس سال کی عمر
میں ہوئی تھی۔ اُس نے چالیس سال کی عمر میں اپنے دوسرے خاوند
کے ساتھ مجامعت میں پہلی بار شہوت کے غلبہ کا احساس کیا تھا۔ اور
اُسی تاریخ سے پہلا حمل ہُوا تھا ۰

نوٹ

میری رائے میں عام مستورات کو اس جھوٹے خیال کو ترک کر دینا چاہیئے
کہ یہ تدابیر بے ضرر اور قابلِ اعتماد ہیں۔ اور مستورات کو یہ بتا دینا چاہیئے
کہ اس طرح اپنے قدرتی شہوت کے جوش کو دبا دینا صحت کے لئے نقصان
دہ ہے۔ کیونکہ یہ جوش یا زورِ جماع کی تحریک کی قدرتی تکمیل اور ارادہ ہے۔
ایک بات اور بھی ہے۔ عورت کے اس طرح بے خواہش دبے حس و حرکت
اور خوف زدہ اوزار کی طرح بن جانے کی عادت خاوند کے لئے خصوصاً
نازک مزاج مرد کے لئے نقصان دہ ہے۔ کیونکہ نازک طبیعت کا مرد اس بات
کا احساس کرنا پسند نہیں کرتا۔ کہ وہ اپنی عورت کو صرف "استعمال کر رہا ہے"۔
سچی شادی کا یہ اصول ہونا چاہیئے۔ کہ دونو کو ایک دوسرے سے راحت حاصل
ہو۔ دونوں کی خواہش جماع صادق ہو ÷

اس لئے تدبیر کی شکل میں یہ استعمال کے قابل نہیں۔ اور اس کے
ضرر رساں اثرات کی وجہ سے حمل ہونے سے روکنے کے لئے اس کی
سفارش نہیں کی جا سکتی ÷

مندرجہ بالا باتوں کو اگر بے اختیار شہوت کو قابو کرنے کی طبعی
تدبیر کی شکل میں دیکھا جائے۔ تو وہ دلچسپ معلوم ہوتی ہیں۔ ایسی مستورات میں
شہوت کے جوش کے نہ ہونے سے جن کی اندامِ نہانی میں نیز ابی حالت
پیدا ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بانجھ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کا خاص توجہ سے
خیال رکھنا چاہیئے ÷

(۲) جسموں کو ایسی حالتوں میں رکھنا۔ جن سے اُن کی انفرادی حالت
میں۔ عضوِ تناسل کا سر کسی رحم کی گردن کی نالی اکٹھے ملاپ نہ ہو سکے

یہ تدبیر نمبر ۱۱ کی ہی شاخ ہے۔ کئی عورتوں کا مشاہدہ ہے کہ وہ صرف اُسی وقت حاملہ ہوتی ہیں۔ جب مرد کے عضو تناسل کا اگلا حصّہ (GLANS PENIS) رحم کے بیرونی حصّہ (EXTERNAL OS) سے عملی طور پر مل جاتا ہے۔ یہی مشاہدہ مذکورہ بالا تدبیر کے پرچار کی بنیاد ہے۔ کئی ڈاکٹروں نے اِس کی تردید بھی کی ہے۔ تو بھی آیک مسلّمہ سچائی ہے کہ ایسا ہونا ضرور ہے۔ اِس میں بہت کم شک ہے۔ کہ جب مرد کے عضوِ تناسل کا اگلا حصّہ رحم کے بیرونی حصّہ کے ساتھ اِس طرح مل جاتا ہے۔ تب حمل کا ہونا بہت یقینی ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اگر عورت اِس ملاپ کو ہونے نہیں دیتی۔ اور ساتھ ہی اُس کی فرج سے رطوبت نکلتی ہے۔ تو وہ حاملہ ہونے سے بہت حد تک بچ سکتی ہے۔

حمل روکنے کے سوالات اور عام طور پر عورت اور مرد کے تعلقات پر جسم کی خصوصیّت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن عموماً اس بات پر دھیان نہیں دیا جاتا۔ مثلاً اس بات کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ کہ فرج سے نکلنے والی رطوبتوں میں مستقل یا عارضی کھٹاس یا کھارا پن کتنا ہے رحم کی رطوبتوں کے مخالف عمل مختلف عورتوں میں اور ایک ہی عورت میں مختلف موقعوں پر بہت زیادہ مختلف ہوتے ہیں۔ موٹے طور پر ہم انہیں تین حصّوں میں تقسیم کرتی ہوں۔

(۱) باقاعدہ طور پر ہلکی کھٹاس۔ عارضی طور پر کھاری پن ڈاکٹر یہ اچھی تو ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتیں ہوتی ہیں۔

(۲) بہت زیادہ کھٹاس۔ ناکافی طور پر کھاری صفات والی۔ اِن کا دماغ عموماً اچھا ہوتا ہے۔ اور یہ مریض نمونہ کی ہوتی ہیں۔ انکی طبیعت

بانجھ پن کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہے ❖

(۳) ہلکی کھٹاس - تیز - کھاری دیہ عموماً بے عقل اور زرخیز ہوتی ہے۔ یہ ناقابل اصلاح طور پر زیادہ پیدا کرنے والی - کھاری عادت والی قسم کی ہے ❖

کھٹاس اور کھاری پن کی کمی یا زیادتی - ضروری طور پر رحم سے نکلنے والی - خصوصاً مرد کے جماع کی اکساہٹ سے نکلنے والی رطوبتوں اور رسوں کا نتیجہ ہوتا ہے ❖

تشریحی مثال

ایک عورت کی شادی کو پانچ سال ہو گئے - لیکن اولاد کوئی نہ ہوئی اُسے اولاد کی بڑی خواہش تھی - ایک دفعہ اُسے شہوت کا ایسا جوش آیا کہ مرد کے عضو تناسل کا اگلا حصہ اس کے اوس (OS) یعنی رحم کے مُنہ میں داخل ہو گیا - پس پھر کیا تھا - وہ فوراً حاملہ ہو گئی - اس بچہ کی پیدائش کے بعد دوسری بار ویسا جوش پھر کبھی نہ آ سکا - اس لئے لاکھ کوشش کرنے پر بھی دوسری بار پھر وہ حاملہ نہ ہوئی ❖

نوٹ

اس طریق میں عملی مفاد کی نسبت اصولی دلچسپی بہت زیادہ ہے ہاں بہت کم حالتوں میں یہ کبھی مفید بھی ہو سکتی ہے ❖

انزال منی کے فوراً بعد اُٹھ کر سیدھا بیٹھ جانا - اور زور زور سے کھانسنا - یا کوئی سخت ورزش کرنا جس سے پیڑو کے پٹھے سکڑ جائیں -

یہ طریق بہت پرانے ہیں - حمل کو روکنے کی تدابیر کی تاریخ میں

یہ دلچسپ جان پڑینگے۔ اب تک بھی بہت سی عورتوں کا ان پر اعتماد ہے
انزال منی ہوتے ہی عورت دوڑنے۔ کودنے۔ اُچھلنے۔ ناچنے یا کوئی
بھاری وزنی چیز اُٹھانے لگتی ہے۔ یا زور سے چھینکتی ہے۔ اس سے
رحم بڑے زور سے سکڑ جاتا ہے۔ اور حمل نہیں ہونے پاتا۔ چین میں حمل
روکنے کے لئے عورتیں مجامعت کے فوراً بعد اُٹھ بیٹھتی اور ٹھنڈا
پانی پی لیتی ہیں +

گو یہ عام طور پر حمل روکنے کی کوئی یقینی تدبیر نہیں۔ لیکن خاص خاص
عورتوں کی حالتوں میں یہ بڑی ہی مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ان کا مفید ہونا
تب ہی ممکن ہے۔ جب عورت کی اوس (OS) تنگ اور سروکس (رحم
کی گردن) بے حس و حرکت ہو اور مرد کی منی گاڑھی ہو۔ علاوہ ازیں
عورت کا جسم بھی مضبوط ہونا چاہیئے۔ تب ہی رحم کی نالی کو حسب منشاء
خود ہلا سکیگی۔ اس طرح ویریہ ایک گولی کی شکل میں سارے کا سارا باہر
نکل جائیگا۔ اور اندام نہانی میں ایک بھی جیوان منی نہ رہے گا +

نوٹ

اس تدبیر میں بڑی بات یہ ہے۔ کہ اس میں کسی اوزار یا چیز کا
استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس تدبیر کی ایسی عورت کے لئے سفارش نہ
کرنی چاہیئے۔ جس کو حمل ہو جانے سے بھاری تکلیف کا خوف ہو۔ جس
عورت کو اچانک حمل ہو جانے سے اتنا ڈر نہیں۔ وہ اگر چاہے۔ تو اس
کی آزمائش کر کے دیکھ سکتی ہے۔ اور تسلی بخش ثابت ہونے پر مستقبل
میں بھی اس کا استعمال کر سکتی ہے۔ میں خود اس کو پسند نہیں کرتی۔
کیونکہ منی کی امدادی رطوبتیں اندام نہانی میں اتنی دیر تک نہیں رہ سکتیں

جتنی دیر تک کہ انہیں رہنے دینا چاہیئے۔ علاوہ ازیں جماع کے بعد فوراً
اُٹھ کر پٹھوں کو سکیڑنے کے لئے ورزش کرنے سے وہ مناسب باطنی
کُرّہ ہوائی ضائع ہو جاتا ہے۔ جس کے بغیر عمل مجامعت کبھی پورا پورا مفید
نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خاص ضرورت کے موقعہ کو چھوڑ کر اس طریق
کی سفارش نہیں کی جا سکتی؛

(۴) بچے کو دیر تک چھاتی سے دودھ پلاتے رہنا

بدقسمتی سے عورتوں میں یہ وہم پایا جاتا ہے۔ کہ جب تک بچہ دودھ
پیتا رہے۔ تب تک حمل نہیں ہوتا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ کئی عورتیں ایسی
ہوتی ہیں۔ جو جب تک بچہ دودھ پیتا رہے۔ تب تک بہت کم حاملہ ہوتی
ہیں۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ دودھ پلانا خود کوئی ایسی چیز ہے
جسے حمل نہ ہونے دینے کی کوئی یقینی تدبیر کہا جا سکے؛

دیر تک چھاتیوں سے دودھ پلانا ایک طرف تو حمل روکنے کی کوئی
محفوظ تدبیر نہیں۔ اور دوسری طرف اس سے بہت نقصان ہیں۔ اس سے
ایک تو بچہ کو پوری طاقت بخش خوراک نہیں ملتی۔ دوسرے ماں بہت کمزور
ہو جاتی ہے۔ "کہیں حمل نہ ہو جائے" یہ خوف دودھ اور اس کے ذریعہ بچے پر
بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ کئی عورتیں تو تین تین چار چار سال تک بچے
کو دودھ پلاتی چلی جاتی ہیں؛

تشریحی مثال

ایک عورت عمدہ صحت والی اور مضبوط تھی اور وہ بہت اچھے

حالات میں رہتی تھی - اس کے ہاں بچہ پیدا ہونے کے بعد ڈاکٹر اور دائی دونوں نے اُسے کہا - کہ جب تک تم بچے کو دودھ پلاتی ہو - تب تک بے کھٹکے خاوند سے صحبت کرو - تمہیں حمل نہ ہوگا - وہ بچہ کو باقاعدہ دودھ پلاتی رہی - اور پہلے بچے کی پیدائش کے دن کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر دوبارہ حاملہ ہوگئی - غریبوں کے جب دو تین بچے ہو جاتے ہیں تو وہ ڈرنے لگتے ہیں - کہ کہیں اور نہ بڑھتے جائیں - اس ڈر کی چرچا کرتے ایلن ڈیون پورٹ ۱۸۲۳ء کہتا ہے :-

"ان میں سے ایک تدبیر بچے کو ڈیڑھ دو سال تک چھاتی سے دودھ پلاتے رہنا ہے - میں نے تو کئی ایسی مثالیں دیکھی ہیں - جن میں بچے کو تین سال کی عمر میں چھاتی سے دودھ پلایا جاتا تھا - بچہ چلتا - دوڑتا باتیں کرتا تھا - لیکن ابھی تک دُبلی پتلی - مریل ماں کے ڈھیلے ڈھالے پھنوں میں سے بچا کھچا دودھ کھینچتا تھا - اسی طرح دیر تک دودھ پلانے کے نقصان دہ رواج کی وجہ سے اکثر مستورات جوانی میں ہی لقمۂ اجل ہو جاتی ہیں - اور ہزارہا ایسی ہیں - جو حمل گرانے کے مقصد سے تباہ کُن ادویات کو کھا کر اس دُنیا سے چل بستی ہیں" +

نوٹ

جسمانی طور پر جہاں تک ممکن ہو - ماؤں کو چاہئے - کہ بچوں کو اپنی چھاتیوں سے دودھ پلائیں - لیکن میں اس بات کی سخت مخالفت کرتی ہوں - کہ حمل نہ ہونے دینے کے لئے ماؤں کو دیر تک دودھ پلاتے رہنے کا اُپدیش کیا جائے - یا انہیں یہ کہا جائے - کہ جب تک تم دودھ پلاتی ہو - تب تک بے فکر رہو - تمہیں حمل نہیں ہو سکتا - یہ سچ ہے کہ کئی

عورتیں جب تک بچّہ دودھ پینا رہتا ہے۔ بہت کم حاملہ ہوتی ہیں۔ لیکن اِن دنوں میں حمل نہ ہونے کی خواہش کے لحاظ سے کوئی ٹھیک معنوں میں محفوظ نہیں کہی جاسکتی۔ دودھ پلاتی ہوئی جو عورت حاملہ ہو جاتی ہے وہ تین ہستیوں کے لئے مُوجبِ تکلیف ہوتی ہے (۱) وہ بچّہ جسے دودھ پلا رہی ہے۔ (۲) اپنا آپ اور (۳) وہ بچّہ جو پیٹ میں ہے۔ حمل نہ ہونے دینے کی تدبیر کے طور پر دیر تک دودھ پلاتے رہنے کا کبھی آپدیش نہ کرنا چاہیئے +

وہ تدابیر جن کا استعمال مرد کرتا ہے

قُدرتی دخول کے بغیر یونی (رحم) کے بیرونی حصّہ میں مجامعت کا ہونا

اِس عنوان کے نیچے جو تدابیر آتی ہیں۔ وہ اپنی تفاصیل میں ایک دُوسرے سے مختلف ہیں۔ اور اُن کا استعمال باقاعدہ شادی کی نسبت خلاف اخلاق سماگم میں زیادہ ہوتا ہے۔ ان میں کسی ایک یا دُوسرے طریق سے مرد کے عضو تناسل کا رحم (VAGINALORIFICE) میں داخل کئے بغیر (LABIS MAJORA) لیبس میجورا (یونی کا ایک خاص حصّہ) کے ساتھ ملاپ کرایا جاتا ہے۔ اس جُزوی ملاپ میں عورت اور مرد کی نسبتی پوزیشن اور عورت کے عمل بہت مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض عورتیں تو خوب تیزی سے حصہ لیتی ہیں۔ اور بعض بالکل بلا خواہش رہتی ہیں۔ یہ تدبیر بھی غیر محفوظ

ہے۔ گو بہت کم۔ پھر بھی ناکتخدا لڑکیوں کو حمل ہو جاتا ہے +

نوٹ

حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر کی صورت میں ایسے غیر قدرتی عملوں کو سخت قابل نفرت سمجھنا چاہیئے۔ گو کئی دیگر بہ چلت طریقوں کی نسبت یہ طریق عورت اور مرد کے لئے کم نقصان دہ ہے۔ تاہم خاص کر اس میں ہونے والے پٹھوں کے زیادہ تر مخالف عملوں کی وجہ سے اس طریق کو بُرا سمجھنا چاہیئے۔ اس میں منوو گیان سمبندھی اور بھی نقائص ہیں +

یونی کی اکساہٹ کے بعد مرد کا عضوِ تناسل کو نکال کر یونی کے باہر انزالِ منی کرنا

حمل نہ ہونے دینے کے لئے انگلینڈ اور ویلز میں اس طریق کا اب تک بھی بہت پرچار ہے۔ گو یہ ضرر رساں اور ناقابلِ اعتماد ہے۔ عورت اور مرد کو اکساہٹ ہونے اور عضوِ تناسل کے کھڑے ہونے سے پہلے اور پیچھے عضوِ تناسل کو پوری طرح سے یونی میں داخل کیا جاتا ہے لیکن جب مرد دیکھتا ہے۔ کہ اب میری منی منزل ہونے کو ہے۔ اور گرے بنا نہ رہے گی۔ تو وہ فوراً اپنے عضوِ تناسل کو حالتِ اکساہٹ میں ہی نکال کر یونی کے باہر منی کو گرا دیتا ہے +

اس طریق کا علم لوگوں کو زمانہ قدیم سے ہے۔ سنہ ۲۶-۱۹۲۳ء میں لوگ اس کا استعمال کرتے تھے۔ اس کا یورپ میں اب بھی بہت پرچار ہے لیکن یہ نقصان دہ ہے +

اِس ہیں دو نقائص ہیں۔ اگرچہ باہر سے اس ہیں کوئی نُقصان دکھائی نہیں دیتا۔ اور مضبوط اور موٹی طبیعت کے عورت مرد اِس سے ہونے والے نقصان کو محسوس بھی نہیں کرتے۔ تاہم اس کا رجحان اور اس کا بد انجام عورت اور مرد دونو کے (گیان تنتو ؤں) اعضائے رئیسہ کو نقصان پہنچاتا ہے *

نُقصان دِہ اثر

مختصر طور پر مرد کے اعضائے رئیسہ کے جال پر اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جس وقت مرکزی خیال اور وچار کی طاقت تاخیر ہیں پڑی ہوتی ہے۔ یا پڑی ہونی چاہیئے۔ اُس کے منفرد کار اور اُلٹے عمل (REFLEX ACTONS) بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ اُس وقت اُسے بیرونی گیان تنتو جال سے احتیاط سے جو کسی اور ٹھیک ٹھیک دمن کے لئے آگیا ہوتی ہے اگر اُسے اس ہیں کامیابی بھی ہو جائے۔ تو دباؤ بہت زیادہ پڑتا ہے علاوہ ازیں اُس کے عضوِ تناسل پر بہت نقصان دِہ مقامی اثر ہوتا ہے کیونکہ رحم سے رگھرا ہوا اور اُس سے لگا ہوا ہونے کی حالت ہیں جو آرام دہ اثر اور اردگرد کا نرم سہارا اُسے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اب انزال کے وقت موجود نہیں ہوتا بعض آدمیوں پر تو اس کا اِتنا بُرا اثر ہوتا ہے۔ کہ اُن کی صحت تباہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ بالکل چڑچڑے اور کم ہمت ہو جاتے ہیں۔ اُن کے جسمانی نظام ہیں بھی گڑبڑ ہو جاتی ہے *

عورت اگر کمزور اور چڑچڑی طبیعت کی ہو۔ تو پہلے سے ہی ناکامی کا خیال کر لینے سے جس خوف کی پیدائش ہوتی ہے۔ اُس کا اُس پر نقصان دہ اثر ہوتا ہے۔ جہاں یہ ڈر نہ ہو۔ اور عورت اس طرف سے بے فکر ہو۔ وہاں بھی

اس عمل سے نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ مجامعت کے پورے حظ سے محروم رہتی ہے۔ ایسی عورت کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو جلدی منزل ہو جانے والے خاوند کی بیوی کی ہوتی ہے۔ ایسی عورت کو نیو استھینیا بلکہ پاگل پن ہو جاتا ہے۔ خاوند کے تندرست ہونے پر ہی وہ تندرست ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اُس کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ پورے طور پر اُس کی تسلی کی جائے۔ یہ عورت خاوند کے عضوِ تناسل کے رحم کی گردن میں گھسنے کی اُمید سے بھی محروم رہتی ہے۔ اور اس کے بغیر جماع ہرگز پورا اور ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

اندامِ نہانی کے باہر منی کے انزال کے وقت عورت کو کیا احساس ہوتا ہے۔ اس کا پتہ بُوتھ صاحب کی ایک مریضہ کے بیان سے لگ سکتا ہے۔ اُس نے مان لیا۔ کہ میں یہ کام کرتی رہی ہوں۔ جب اُس سے بزور دریافت کیا گیا۔ کہ اس عمل کے بعد تمہیں کیسا احساس ہوتا تھا۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اُس کو ظاہر کرنے کا میں ایک ہی طریق جانتی ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میرا اُس وقت کا احساس اس طرح کا ہوتا تھا۔ جیسے میں چھینکنا چاہوں لیکن چھینک نہ سکوں"۔

جن عورتوں کے ساتھ یہ عمل کیا جاتا ہے۔ وہ جماع کے عمل کے پورا ہو چکنے کے بعد وِیریہ کے رس کو سُوکھ لینے سے جو حظ عورت کو ہوتا ہے اُس کی اُمید سے بھی محروم رہتی ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے اور اپنے دوستوں کے تجربہ سے کہتے ہیں۔ کہ جماع میں اکساہٹ کا پیدا ہونا ہی نہیں۔ بلکہ وِیریہ کی یونی میں موجودگی بھی عورتوں کے لئے موجب لذت ہوتی ہے۔ ایک ڈاکٹر مجھے لکھتے ہیں۔ کہ " میں آپ کی یہ رائے پڑھ کر حیران رہ

گیا۔ کہ شادی شدہ عورت کی صحت کا کسی قدر انحصار اُس کے کام وبگ کا تجربہ کرنے اور مرد کے ویریہ کا کچھ حصّہ کھینچنے پر بھی ہے۔ میری بھی دیر سے یہی رائے تھی۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جن عورتوں کے خاوند باہر نکال دینے کا عمل کرتے ہیں۔ اور خود کبھی پوری طرح سے مجامعت نہیں کرتیں۔ وہ دوسروں کی نسبت جلدی بوڑھی ہو جاتی ہیں +

یونی میں ویریہ کے کچھ دیر تک پڑا رہنے سے عورت کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جان ہنٹر صاحب کہتے ہیں :-

"ویریہ کیا بُو اور کیا ذائقہ میں پھیکی سی چیز معلوم ہوگا۔ لیکن اگر اُسے کچھ دیر تک مُنہ میں رکھا جائے۔ تو یہ گرم مصالحہ کی طرح گرمی پیدا کرتا ہے اور وہ گرمی کچھ دیر تک بنی رہتی ہے"+

صرف تھوڑے سے ہی ایسے اِنسان ملے ہیں۔ جنہوں نے اِس تدبیر پر زیادہ دیر تک عمل کیا ہے۔ اور اسے تسلّی بخش پایا ہے۔ بہت سے وچارک تو اسے نقصان دِہ ہی بتاتے ہیں +

ناقابل یقین۔ اِس کے حمل نہ ہونے دینے کا ایک ذریعہ ہونے کی بابت بھی مجھے کچھ کہنا ہے۔ مرد کے خود کو قابو نہ رکھ سکنے کی وجہ سے کبھی کبھی یہ طریق ناکام رہتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کبھی کبھی ایسے موقعوں پر بھی ناکام رہتا ہے۔ جبکہ عورت اور مرد کو پورا یقین تھا۔ کہ یہ ناکام نہ ہو سکیگا اس کی پوری وجہ ابھی بتائی نہیں جا سکتی۔ اِس ناکامی کی ایک وجہ تو صاف ہے۔ مذکورہ بالا صورت سے پیدا ہونے والے من کے وکار کی حالت میں مرد کے لئے اِس بات کا پورا یقین کرنا کہ کیا ہوتا ہے۔ فطرتاً مشکل ہے۔ لیکن ناکامی کی اس سے بھی زیادہ اہم اور دلکش وجہ ایک اور ہے۔ ویریہ کا

آخری انزال ہونے (جس کا مرد کو علم رہتا ہے) سے پہلے چھوٹے چھوٹے
ابتدائی انزال عام طور پر ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ اُن میں
جراثیم منی موجود ہوں۔ ایک ڈاکٹر نے اپنے جسم میں ہی عضو تناسل
کھڑا ہونے کے وقت اور اُس وقت جبکہ ابھی انزال ہؤا ابھی نہ تھا۔
جراثیم منی دیکھے تھے۔ کئی بار پاخانہ ہوتے وقت ویریہ کے قطرے
عضو تناسل کے اگلے حصّہ پر لگ جاتے ہیں۔ اور وہیں چپکے رہتے

اِس لئے نکال لینا حمل نہ ہونے دینے کا کوئی یقینی ذریعہ نہیں
نقصان دِہ اور غیر محفوظ طریق ہے۔ لیکن ڈاکٹر جے رٹگرس لکھتا ہے۔
جب خاوند کو اپنے پر کافی قابو ہو جائے۔ یا وہ قابو حاصل کر لے تو
لینا بھی ایک محفوظ طریق ہے'' +

نوٹ

عام استعمال کے لئے اس طریق کا مشورہ نہیں دینا چاہیئے۔ ہاں
کسی خاص حالت میں یہ اطمینان بخش ثابت ہو۔ تو کہہ نہیں سکتے۔
کے مرکزی گیان تنتو جال کے لئے نقصان دِہ ہے۔ اور اس کا
کے عضوِ تناسل پر بھی بُرا اثر ہوتا ہے۔ جماع کے عمل سے جو
سمبندھی پرتی کریائیں جاری ہو جاتی ہیں۔ اُن کو یہ مناسب طور پر
نہیں ہونے دیتا۔ اور ان کے فوائد سے عورت کو محروم رکھتا ہے۔ ان
وجوہات سے اِس کا عمل نقصان دِہ ہے +

عورت مرد دونوں کے ذریعہ

عمل جماع کا اس طرح قابو میں رکھنا۔ کہ زیادہ دیر تک

مجامعت کرنے کے بعد بھی انزال منی نہ ہو

اس طریق میں "نکال لینے" کی طرح مرد کے عضوِ تناسل کو قدرتی طور پر بغیر کسی اُکساہٹ کے یونی میں داخل کیا جاتا ہے۔ لیکن گیان تنتووں کی اکساہٹ کو اس طرح قابو میں رکھا جاتا ہے کہ کام کے ویگ کی حالت کبھی نہیں آتی۔ عمل جماع کو بہت طویل کر دیا جاتا ہے۔ اور مرد کے عضوِ تناسل کی ہوشیاری کچھ وقت تک جو بیس منٹ سے لے کر دس گھنٹہ تک ہوتا ہے قائم رہنے کے بعد اُسے یونی سے باہر نکالنے کے پہلے ہی قدرتی طور پر ٹھنڈا ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔

اصول کی نظر سے شہوت کے متعلق عمل کو پیدائش کے عمل سے علیحدہ کرنا منور نجک ہے۔ لیکن کتنے لوگوں کو اس کام میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا کچھ نہیں۔ اس کی اغلب وجہ یہی ہے۔ کہ قدرتی انزال کے عمل سے عورت اور مرد دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ دنیا میں ایسے آدمی بھی ہیں۔ جو سال میں صرف ایک دو بار ہی منی کا انزال کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ بار انزال کرنے کی اُن میں طاقت ہی نہیں ہوتی۔ عموماً ایسے آدمیوں کی تعداد جتنی کم سمجھی جاتی ہے۔ دراصل وہ اتنی کم نہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ طریق مفید ثابت ہونا ممکن ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر رنگرس کہتا ہے۔ "جس طرح زور سے رونا آنے پر بھی کئی لوگ آنسوؤں کا روک رکھنا ممکن ہے۔ اسی طرح بعض لوگ خود ضبطی کے استعمال سے منی کے انزال کو روک کر زیادہ دیر تک مجامعت کر سکتے ہیں۔ جماع کا یہ طریق "کریزا دستکار" کہلاتا ہے۔ اس میں خود ضبطی کی خاص سعی اور ابھیاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ملاپ کا یہ طریق بھی گیان تنتوؤں کا

عارضہ پیدا کر سکتا ہے۔ اگر خاوند کانڈم کا استعمال نہ کرے۔ یا انزال
اندیشہ ہوتے ہی عضوِ تناسل کو باہر نہ نکال لے۔ تو یہ طریق بھی بُرا
ہو سکتا ہے"۔

اِس طریق کا زیادہ پرچار امریکہ میں ایک خاص قسم کے لوگوں میں ہے
اِن میں زیادہ تر مشہور وہ ہیں۔ جنہوں نے "جان ہمفرے نوئس"
بسائی ہوئی اونیڈر نو آبادی کو بسایا تھا۔ اِس اصول کا پُورا پُورا ذکر
تجربہ ایک لیڈی ڈاکٹر کی بنائی "کریزا"، نامی کتاب میں ملتا ہے۔ شریمتی
سینگر نے ایک چھوٹی کتاب میں اُن لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کو اس
میں کامیابی ہوئی ہے۔ اور اُن کی چِٹھیاں چھاپی ہیں۔ ڈاکٹر فٹ کے
"ہوم سائیکلوپیڈیا میں اِس کا پُورا اور دلخوش کُن ذکر ہے۔
شریمتی سینگر اِن کے طول و طویل وِچاروں کا خلاصہ اس پرکار
بیان کرتی ہیں:۔

"چمبکی کرن سدھانت کے حمائتی کہتے ہیں۔ کہ اندام نہانی کے تین کام
ہیں۔ یعنی پیشاب کے مُتعلق۔ پیدا کرنے کے متعلق اور رتی کرم کے
متعلق۔ یعنی پہلے تو اس سے پیشاب آتا ہے۔ دُوسرا دیہ کا ر انس
ہے۔ اور تیسرا اساماجک چمبکی شکتی کی لیجانیوالی ہے۔ ہر ایک اپنے آپ
میں علیحدہ اور مختلف ہے"۔ اِس لئے وہ اکٹھی ہوئی اندریوں کا کام کے
لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن خاص موقعوں کو چھوڑ کر وہ انزال کا
بندوبست کر لیتے ہیں۔ تاکہ حمل نہ ہو جائے۔

میں نے خود اس طریق کا استعمال کرنے والے صرف پانچ چھ
شخص ہی دیکھے ہیں۔ وہ سب غیر معمولی طور پر صاحب دانش

تھے۔ اور اس طریق کی خُوب تعریف کرتے تھے۔ جیسا کہ میں اپنی کتاب میرڈ لو (MARRIED LOVE) میں لکھ چکی ہوں۔ یہ طریق ایک جلد باز تندرست عورت مرد کی ضروریات کے لئے مناسب نہیں۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتی ہوں۔ جسے اپنی ناکامی کا پتہ نہیں لگا۔ اور اس کی عورت حاملہ ہو گئی۔

تشریحی مثال

کیس ۱۰۱ ایک برطانوی مرد اپنے مُتعلق کہتا ہے "میں نے ۵۳ سال کی عمر میں شادی کی۔ اور اس اوینیڈا طریق کی آزمائش کی۔ میں نے اسے آسان صحت بڑھانے والا اور محفوظ پایا۔ وہ اس طریق کی تعریف کرتا ہُوا آگے چل کر بیان کرتا ہے۔ کہ مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ یورپین مُصنّف حمل نہ ہونے دینے کے اِس بڑھیا۔ کارآمد طریق کی ہٹ سے مخالفت کیوں کر رہے ہیں۔ صرف یہی ایک ایسا طریق ہے۔ جس کا (امریکہ) میں علم طب کی رہتی ہے۔ سماج شاستر کی رہتی ہے اور دیگر رہتیوں سے پُورا پُورا تجربہ ہو چکا ہے"

اوینیڈا میں جو بہت بڑے پیمانہ پر تجربہ کیا گیا تھا۔ اُس کے علاوہ "حال میں انگلینڈ میں آٹھ ذہین اشخاص کی ایک پارٹی نے کئی مہینہ تک مرد کی پابندی کے اِس طریق کا امتحان کیا۔ اس پارٹی کی جو قائم کرنیوالی تھی۔ اُس کا بہت ہی خوبصورت بیان ہے۔ وہ بتاتی ہے۔ "اس تعلیم سے میں نے بھلائی کے سوا اور کچھ برآمد ہوتے نہیں دیکھا" اس کا کہنا ہے۔ کہ تین سو اشخاص کے کنبہ میں اس سال ہمارے

ہاں صرف دو ہی اتفاقیہ بچے پیدا ہوئے ہیں ؛

نوٹ

خاص حالتوں کو چھوڑ کر یہ طریق اس قابل معلوم نہیں ہوتا۔ کہ اس کی سفارش کی جائے۔ اس معاملہ میں علمی رائے ابھی محفوظ۔ لیکن محتاط اور کھوج کرنے والی ہونی چاہئے ؛

قیامِ حمل کا موسم

گو قدیم اقوام میں بعض لوگ ایسے ملتے ہیں۔ جن میں حیوانوں کی طرح خاص موسم میں ہی جماع کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ اسکیمو اور سیام کی بعض جنگلی اقوام (دیکھو مارشل کی تصنیف "فزیالوجی آف ریپروڈکشن")۔ لیکن دیگر مہذب اقوام میں کوئی بھی نسل ایسی نہیں رہ گئی جس کے عورت مرد اس طرح سے خاص موسم میں ہی "گرم" ہوتے ہوں۔ ہاں اس بات کا کسی قدر ثبوت ضرور موجود ہے۔ کہ بسنت میں گرمی اور سردی کے کڑاکے کے دنوں کی نسبت زیادہ عورتیں حاملہ ہوتی ہیں۔ اس لئے "کتے۔ بلی" وغیرہ جانداروں کی طرح مہذب لوگوں کے متعلق یہ بات نہیں کہی جا سکتی۔ کہ ان کے گرم ہونے کے مقررہ موسم کو چھوڑ کر دوسرے موسموں میں جماع کرنے سے حمل نہیں ہوتا۔

(۵) ماس کی خاص مقررہ تاریخوں میں ہی جو عام طور پر "محفوظ وقت" کہلاتی ہیں۔ جماع کرنا ؛

حمل نہ ہونے دینے کا یہ طریق بہت پرانا ہے۔ اس کی تاریخ بھی بہت دلخوش کن ہے۔ اس وقت دھرم کے واعظ "پورن برہمچریہ"

یا اندریوں کو قابو رکھنے کے علاوہ حمل نہ ہونے دینے کے صرف اس طریق کی اجازت دیتے ہیں۔ عورت و مرد کے ملاپ کے اصلی اصولوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ان لوگوں پر ابھی یہ چھوٹا سنسکار ہے۔ کہ یہ طریق قدرتی طریق ہے۔ لیکن دراصل یہ بالکل ایک غیر قدرتی طریق ہے۔ کوئی بھی مادہ جاندار جب تک وہ "گرم" نہ ہو۔ نر کو جماع کرنے نہیں دیتی یہ طریق اس لئے بھی غیر قدرتی ہے۔ کہ یہ مرد کے بھاوؤں کا۔ عورت کی قدرتی پرکرتی اور نال کا۔ یا بواہ شادی آنند اور پریم سمبندھی باتوں کی یاد وغیرہ اتفاقیہ اور بالکل ٹھیک تحریکوں کا کچھ بھی وچار نہ کرکے مرد کو اپنی عورت کے پاس جانے کے لئے خاص وقت مقرر کرتی ہے۔ اس لئے اس تحریک کا رجحان قدرتی اور محبت کے جذبہ کو ایسے وقت میں روک دینے کی طرف ہوتا ہے۔ جبکہ وہ بھڑک سکتا ہے۔ ساتھ ہی یہ فرض کا ایک غیر قدرتی بھاو پیدا کرتی ہے۔ یعنی مرد سمجھنے لگتا ہے۔ کہ میرے پاس یہی وقت ہے۔ اگر اب دل نہیں چاہتا۔ تو بھی کر لو۔ کیونکہ ممکن ہے جب میرے دل میں جماع کی خواہش قدرتی طور پر پیدا ہو۔ تو اس وقت مجھے موقعہ ہی نہ ملے ❊

یہی دلیل عورت پر اور بھی زور سے عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ "محفوظ وقت" جس میں مجامعت کرنے سے حمل ہونے کی توقع کم رہتی ہے۔ وہ وقت ہوتا ہے جب عورت میں جماع خواہش بہت کم ہو جاتی ہے۔ اس پر بھی وہ عظان مذاہب جو ویسے تو حمل نہ ہونے دینے کے طریقوں کے سخت مخالف ہیں محفوظ وقت کو حمل نہ ہونے دینے کے طریق کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت دیتے ہیں ❊

اِس تسلیم کردہ "محفوظ وقت" کا عرصہ مختلف مستورات میں مختلف
ہوتا ہے۔ بعض میں تو یہ عرصہ ایک پکش (پندرہ روز) ہوتا ہے بعض
میں یہ عرصہ محض تین چار یوم تک ہی طول پکڑتا ہے۔ اور بعض میں
بالکل ہوتا ہی نہیں۔ کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ کہ عورت آپ اپنے لئے اس عرصہ
کا تقرر کر سکتی ہے۔ مجھے ایسی عورتیں ملی ہیں۔ جنہوں نے اِس بات کو
سچ مانا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ یہ مستورات اس نمونہ کی ہیں۔ جیسے میں
تاپسی یا بودھک کہتی ہوں۔ اُن کی جماع کی طاقت اعتدال سے کم ہوتی ہے
گو اُن کی وکار اور پریم سمبندھی خواہش زوردار اور عجیب ہوتی ہے۔

میری رائے میں انگریز عورتوں میں جو زرخیزی کم ہو رہی ہے۔ اُس
کی وجہ پرسھتی سمبندھی حالات نہیں۔ بلکہ مذکورہ بالا قسم کے نمونہ کی مستورات
اور اُن کی طرح اعتدال سے کم طاقت جماع رکھنے والے مردوں کی موجودگی
ہے۔ اسی طرح کی اعتدال سے کم طاقتِ جماع رکھنے والی مستورات میں عموماً
ایک "محفوظ وقت" ہوتا ہے۔ نسبتی بانجھ پن کی صرف یہی ایک سچی شکل
ہے۔ جس کو اس وقت ہم تسلیم کر سکتے ہیں۔ میں یہ بات عمداً کہہ رہی ہوں
کیونکہ میری رائے میں اس وقت اس مضمون کا بدھی مان لوگ جو بھی مطالعہ
کر رہے ہیں۔ اور وچارکوں اور سٹیٹسٹیشنوں کی طرف سے جو بھی دلائل
دی جا رہی ہیں۔ وہ سب گڑبڑ اور غیر مصدقہ ہیں۔ کیونکہ سوزاک۔
کنٹھ مالا اور بانجھ بنا دینے والے دیگر عوارض بڑے زور سے پھیل رہے
ہیں۔ اور اعداد و شمار بتانے والی تحریروں سے ملک کی حالت کے متعلق
اور دیگر دلائل نکالنے سے پیشتر ان عوارض کی تواریخ کی جانچ نہیں کی
جاتی۔ یہ مضمون بڑا منورنجک ہے۔ لیکن یہاں اس کے متعلق زیادہ نہیں

لکھا جا سکتا۔

اب ہم پھر اپنے مضمون کی طرف آتے ہیں۔ یعنی یہ کہ "محفوظ وقت" حمل نہ ہونے دینے کے لئے کہاں تک مفید ہے۔ میری رائے میں یہ صرف خاص قسم کی مستورات کے لئے ہی محفوظ ہے۔ اُن عورتوں میں بانجھ پن کی طرف قدرتی میلان ہوتا ہے۔ خواہ وہ پورا مہینہ بانجھ (حاملہ ہونے کے ناقابل) نہ رہیں۔ یہ ایک ایسا طریق ہے۔ جسے خاص خاص عورتیں اطمینان بخش اور کارآمد پاتی ہیں۔ جو عورت اس کا استعمال کرنا چاہتی ہو۔ اُس کو اسے بنانے میں کوئی نقصان نہیں۔ لیکن اُسے اسبات کا فیصلہ کرنے کی قدرت ہونی چاہیئے۔ کہ اُس کا اپنا "محفوظ وقت" کتنے دِن تک رہتا ہے۔ مگر دھرم سبھاؤں۔ ڈاکٹروں اور ریفارمروں کو چاہیئے کہ اونچے آسن پر بیٹھ کر عوام کو اس کا اُپدیش نہ کیا کریں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اعتدال سے کم جماع کی قوّت رکھنے والی عورت تو اپنی زندگی میں اس کو بالکل قابل اعتماد پائے۔ لیکن جس دُوسری غریب عورت کو وہ اس کا مشورہ دے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ قدرتی۔ بلکہ تیز قوتِ جماع رکھنیوالی بہت پیدا کرنیوالی قسم کی ہو۔ اور وہ بیچاری بالکل دھوکا کھا جائے۔ کیونکہ مجھے جو قابل اعتماد انوبھو اور تجربات بتائے گئے ہیں۔ اُن سے پتہ لگتا ہے۔ کہ عام مزدوری کرنیوالی تندرست عورت کو "محفوظ وقت" ہوتا ہی نہیں۔ اِس لئے ایک عام اصول کی شکل میں محفوظ وقت کے دعوے کی تائید خصوصاً اُن لوگوں کی طرف سے جو واعظانِ مذاہب اور مجلسی ریفارمر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جب اس کا استعمال عوام پر کیا جائے۔ تو گمراہ کر دینے والا اُپدیش ہونے کی وجہ سے عورت و مرد کے فرائض کی اصلاح کے سارے

سوال کو نفرت انگیز بنا دیتی ہے۔ اُس پر بھی آج کل پادری اور اُن کے زیر اثر ڈاکٹر بڑے زور سے اس طریق کی تائید کرتے ہیں۔

نوٹ

"محفوظ وقت" کی صرف اُن مستورات کے لئے سفارش کرنی چاہئے جو مذکورہ بالا باتوں کا علم رکھتی ہیں۔ "محفوظ وقت" اس میں آنا لازمی۔ اس طریق کی عوام کے لئے کبھی سفارش نہیں کی جانی چاہئے۔ اُن لوگوں کے لئے بھی جنہیں یہ طریق اپنے موافق معلوم ہوتا ہے۔ جو اسے رُکاوٹ حسابی اور نقلی رکاوٹ سمجھتی ہوں۔ عورت اور مرد دونوں کے جیون اس کا ناموافق اثر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ غیر قدرتی ہے ؞

عورت اور مرد دونو کے ذریعہ

(۱۰) عورت اور مرد۔ دونوں کا بالکل جماع نہ کرنا۔

اگرچہ حمل نہ ہونے دینے کا یہ ایک نشیدھ آتمک رُوپ ہے پھر بھی اِس کے علم الاجسام کے متعلق نتائج کا حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں میں ہی شمار ہونا چاہئے۔ کیونکہ کٹر مذہبی لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس بات کا دعوے کرتی ہے۔ کہ حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں میں یہی سب سے بڑا طریقہ ہے ؞

ہر ایک ایسے موقعہ پر جب اولاد کی خواہش نہ ہو۔ جماع نہیں کرنا چاہئے۔ ریفارمروں اور مذہبی انجمنوں کا ایسا ہی وعظ ہے۔ پادری لوگ حمل نہ ہونے دینے کے لئے "محفوظ وقت" کا استعمال بتاتے ہیں۔ اور تمام مذہبی انجمنیں "مصنوعی" تدابیر کی تضحیک کرتی ہیں۔ لیکن بعض حالات

میں وہ بالکل پرہیز کا حکم دیتی ہیں۔ اور یہ بات شادی میں اُن کو یکساں طور پر "مصنوعی" نہیں جان پڑتی۔ ایک بار کمزور دل بچوں کی پیدائش کے بواعث اور اُن کو روکنے کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن بٹھایا گیا تھا۔ اُس کے رُوبرو شہادت دیتے ہوئے رومن کیتھولک پادریوں نے کہا تھا۔ کہ "ایسے انسانوں کو یہ وعظ کرنا بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اگر اُن کے جماع کا نتیجہ بدصورت اور نقائص والے بچے ہوں۔ تو اُن کا فرض ہے۔ کہ وہ بالکل جماع نہ کریں"۔

انگلیکن بشپوں میں سے بعض کتنے کم عقل اور کتنے تنگ دل ہیں۔ اور عملِ جماع کی مشکلات کا شاستر یہ علم اُن کا کتنا محدود ہے۔ اِس کا پتہ اُن کے قائمقام کے اِس جواب سے لگ جائیگا۔ جو اُس نے برتھ کنٹرول (پیدائش اولاد کو قابو میں رکھنے کے) کمیشن کے رُوبرو ایک سوال کا دیا تھا۔ سوال یہ تھا:-

"حمل قائم ہو جانے سے جب مطلب پورا ہو گیا۔ تو کیا آپ جب تک دُوسری بار حمل کی ضرورت نہ ہو۔ پھر جماع کرنے کو پاپ کہیں گے"؟

جواب۔ "اگر حمل کے سوائے جماع کا اور کوئی موجب ہو۔ تو میں اُس جماع کو ناپسند کرتا ہوں"۔

شادی شدہ ہونے پر بھی جماع بالکل نہ کرنے کی مانس شاستر اور شریر شاستر سمبندھی اتنی سخت رکاوٹیں ہوتی ہیں۔ کہ اُن پر علمِ طِب کی کتاب میں بحث کیا جانا ضروری ہے۔ اعتدال سے کم طاقتِ جماع رکھنے والے تھوڑے سے مردوں کو چھوڑ کر اس "مکمل پرہیز" کی تدبیر پر سب سے زیادہ زور مستورات ہی دیتی ہیں۔ گو ایسے عام

اِنسان بھی موجود ہیں - جن کا یہ عقیدہ ہے - کہ شادی شُدہ کے لئے
ایسا خیال رکھنا اُن کا مذہبی فرض ہے ؛

مرد پر کئی ماہ تک یا سالوں تک بالکل جماع نہ کرنے کے شریر
شاستر سمبندھی نتائج کثیر التعداد ہوتے ہیں - اُن کا کم یا زیادہ تر
سے ہونا اُس مرد کی شریر شاستر سمبندھی قسم پر منحصر ہے ؛
یاد رہے - کہ شادی شُدہ ہو کر جماع نہ کرنا شریر شاستر کے نکتہ نگاہ
غیر شادی شُدہ مرد کے برہمچاری رہنے سے ایک مختلف بات ہے - بیوی
بیوی کے ساتھ ہر روز (کبھی کبھی گھنٹہ بعد) ملاپ بھڑکی ہوئی استریوں کی
سے الگ ہو کر ایک برہمچاری کے کام میں ہی مگن رہنے سے بالکل مختلف
چیز ہے - شادی شُدہ ہونے کی حالت میں عارضی طور پر تھوڑے سے
وقت کے لئے جماع سے پرہیز کرنا خصوصاً جب کہ یہ پرہیز عارضی طور
پر بیمار بیوی کے مفاد کے لئے ہو - جسم پر کوئی نقصان دہ اثر نہیں
کوئی بھی مرد جس میں خواہش یا نیک چلنی کی قدرتی طاقت ہو - ایسی حالت
میں خود کو قابو میں رکھنے میں کامیاب ہو سکتا ہے - لیکن زندگی بھر یا
سالوں تک جماع سے پرہیز کرنا اُس شخص اور اُس کی سوسائٹی دونوں کے
لئے ضرر رساں نتائج پیدا کرتا ہے ؛

مرد کی شریر شاستر سمبندھی عادات اور طبیعت کے آدھار پر
شادی شُدہ ہونے کی حالت میں دیر تک جماع نہ کرنے سے جن نتائج
کے برآمد ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے - اُن میں سے تین عام یہ ہیں
(۱) جس مرد کی قوتِ جماع اعتدال سے کم ہو - یا جو آدمی بڑے
محنت طلب کام میں لگا رہتا ہو - اُسے ہی اس لکڑے برہمچریہ کے پالن

میں کامیابی ہونا ممکن ہو سکتا ہے - اور اس کے ہی جسمانی نظام میں اس سے کچھ بہت گڑبڑ نہیں ہوتی - ہاں پھر بھی کئی سال تک اس طرح جماع نہ کرنے کا عموماً یہ نتیجہ ہو سکتا ہے - کہ اس کی قوّت پیدائش کم ہو جائے - یا بالکل ضائع ہو جائے - دُنیا میں سب سے اعلیٰ اپنی خواہشات کو اپنے زیر رکھنے والا - ہو کر بھی وہ خود کو اگر بالکل چڑچڑا نہیں - تو کم از کم تھوڑا سا "انوکھا" اور "بےچین" ہونے سے نہ روک سکیگا ۰

(ب) قُدرتی قوت جماع رکھنے والے تندرست آدمی پر اگر وہ اپنی بیوی سے رُوٹھا ہُوا نہ ہو - اور اُس سے محبّت رکھتا ہو - اغلباً ایسا بھاری دباؤ پڑیگا - کہ اُس سے اُس کی صحت خراب ہوئے بغیر نہ رہے گی - اُسے اعصابی جوابی عمل (۱) نیند کا نہ آنا - جسم کو کمزور کرنے والا مرض احتلام - چڑچڑا پن - اور اعصاب کا اپنے قابو میں نہ رہنا وغیرہ کئی عوارض ہونے ممکن ہیں -

(ج) تیسرا یا اعتدال سے زیادہ قوّتِ جماع رکھنے والا آدمی - یہ عموماً یقینی بات ہے - کہ کچھ مدّت گذر جانے کے بعد اس کوشش کو ہی چھوڑ دیگا - اور اُن لوگوں کی تعداد بڑھا دیگا - جو رنڈی بازی کرنے اور بدمعاش عورتیں رکھنے کی تائید کرتے ہیں ۰

اسی طرح اس کڑے برہمچریہ کے عورت پر یہ اثرات ہونگے :-

(۱) اگر وہ ٹھنڈی یا قُدرتی سے کم قوت جماع رکھنے والی ہے - تو وہ خیال کر سکتی ہے - کہ جماع کے بغیر میں اچھی رہتی ہوں - لیکن ساتھ ہی وہ اغلباً نیند کا نہ آنا - پیٹ میں گڑبڑ رہنا - جلدی گھبرا جانا - یا ہسٹریا وغیرہ عوارض کے چُنگل میں پھنس جائیگی - وہ ہر ایک ایسے نشان کو بُرا مانیگی - جو اس امر کا مظہر ہو - کہ وہ قدرتی عمل جماع کے لئے اچھی ہوگی - کیونکہ تب وہ اس قسم

کی عورتوں میں سے ہوگی - جو خود کو انسان کے معمولی شہوانی زندگی سے اعلیٰ تر سمجھتی ہے - اگر وہ بہت سی تاپسی قسم کی ہے - تو دلائل یا منطق کو قایل نہ کر سکیگا - اور اُس سے شادی کرنے والے قدرتی قوتِ جماع رکھنے والے مرد کو اُسے سیدھا کرنے کی بہت کم اُمید ہوگی ❊

(ب) اگر وہ قدرتی قوت جماع کے رکھنے والی تندرست عورت ہے جس نے جھوٹی تعلیم اور غیر قدرتی یا قدرتی سے کم قوت جماع رکھنے والی مستورات کے تعلق سے جماع کے خلاف ایسے خیالات حاصل کر لئے ہیں - تو ڈاکٹر اُس کو مناسب کتابوں* کے مطالعہ کی نصیحت کر کے جہاں تک ممکن ہو درست کرنے اور اُس کے خاوند کو قدرتی صحت حاصل کرانے میں کامیاب ہو سکتا ہے ❊

(ج) اگر عورت بہت ہی زیادہ قوّتِ جماع رکھنے والی مستورات کی قسم سے ہے - تو اس کی اس جماعت میں آنے کی کم اُمید ہے - اور وہ حمل نہ ہونے دینے کے لئے اس قسم کی تدابیر نہ چاہے گی - یہ بھی ممکن ہے - کہ ایسی تیز قوت جماع رکھنے والی عورت نے کسی ایسے مرد سے شادی کر لی ہو - جس کے دماغ میں یہ اُلٹا خیال جاگزین ہو گیا ہے - کہ جماع صرف اولاد پیدا کرنے کے لئے ہی ہوتا ہے - ایسی حالت میں جب تک اُس کا خاوند خاص طور پر دریافت نہ ہو - اُس کی مصیبت کو دُور کرنا آسان نہیں ❊

* جیسے کہ

"MARRIED LOVE" BY STOPES
"LOVE'S COMING OF AGE" BY CARPENTER
"THE ART OF LOVE" BY ROBIE.

تشریحی مثال

کیس اے ۱۲۱- ایک قدرتی قوت جماع رکھنے والے مرد نے ایک بہت ہی ٹھنڈی عورت سے شادی کی تھی۔ وہ صرف اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہی جماع کی قائل تھی۔ سر جوڑی کی پہلی رات کو ہی خاوند کو اسباب کا علم ہو گیا۔ اور اُس نے اپنی سخت غلطی کو محسوس کیا۔ وہ اپنی عورت کا بڑا پریمی اور صاف دل شخص تھا۔ چار بچوں کی پیدائش تک وہ بیوی کی خواہش کے مطابق چلتا رہا۔ اب اُس کی عورت نے اس سے زیادہ اولاد پیدا کرنے سے انکار کر دیا۔ تب بیس سال تک اُسے جماع کرنا نہ ملا۔ اور وہ غریب اپنی مردانہ اُمنگوں سے محروم رہا۔ چند سال بعد وہ بازاری عورتوں کے ہاں جانے لگا۔ اور اُس کی صحت تباہ ہو گئی۔ بعد ازاں اُس کا کسی عورت سے گاڑھا یارانہ ہو گیا۔ لیکن اُس کی عورت نے اُسے طلاق دینے سے بالکل انکار کر دیا۔ اب اُسے کوئی چارہ نہ رہا۔ مرض احتلام نے اُسے بیمار کر دیا۔ اور وہ اپنے پیشہ کا دماغی سخت کام کرنے کے ناقابل ہو گیا۔ اِس لئے اب وہ اُن لوگوں میں سے ہے۔ جو بدمعاش عورتوں کے بازاری پیشہ اختیار کئے رکھنے میں اُن کے معاون و مددگار ہیں۔ عورت بھی بیمار رہتی ہے۔ اور اُسے ٹھیک طور پر نیند نہیں آتی ؎

ڈاکٹر روبی لکھتا ہے :- "راقم الحروف کو ایسے ہزارہا شادی شدہ عورت مردوں کی اندرونی زندگیوں کو جاننے کا فخر حاصل ہے۔ جن کی ساری زندگیاں قابل مثال ہیں۔ اور جن کے آدرش بہت اونچے ہیں۔ اِن عورت اور مردوں میں سے اکثر کو پچیس سے بھی زیادہ سالوں سے جانتا ہے

اخلاقی روکاوٹ اور مہاتماپن اونچا آدرش رکھنے والے لوگوں میں گنبوں کو اُس طرح تباہ کرڈالتا ہے۔ جس طرح بے لگام بدچلنی۔ بہت گرے ہوئے کوئی آدرش نہ رکھنے والے لوگوں میں گنبوں کو تباہ کر دیتی ہے"*

ڈاکٹر روبی کی کتاب سے لے کر ایک تشریحی مثال دی جاتی ہے:-

"ایک عورت نے اِس خاص مقصد سے شادی کی۔ کہ میں صرف اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہی خاوند کی نزدیکی کرونگی۔ اور شادی سے پہلے اس نے یہ معلوم کرلیا۔ کہ میرا خاوند بھی اسی خیال کا آدمی ہے۔ اُس کے کئی بچے ہیں۔ وہ مجلسی معاملات میں حصّہ لیتی ہے۔ اور خاص طور پر نوجوان مرد اور عورتوں کی امداد کا اُسے بڑا خیال رہتا ہے۔ اس کی صحت کمزور ہے۔ اُس کا خاوند سال میں اوسطاً کوئی دو بار اُس کے پاس جاتا ہے۔ اور ہر بار قریباً ہفتہ دو ہفتہ وہاں رہتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ عورت اپنے گھر میں سکھی نہیں ہے۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ وہ ضدّی یا پاگل سی ہے"۔

پاک دامنی کے اکثر واعظ کہتے ہیں۔ کہ زیادہ عرصہ تک بالکل جماع نہ کرنے سے مردوں پر کوئی نقصان دہ اثر نہیں ہوتا۔ لیکن لیڈی ڈاکٹر میری سچر لیپ نے اس میں نامرد ہو جانے کا اندیشہ بتایا ہے۔ وہ کہتی ہے:-

بہت سے مرد شادی کے ابتدائی کئی سالوں میں صحبت سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور پھر پیچھے جب اُنہیں اولاد کی زبردست خواہش ہوتی ہے۔ تو وہ اُسے حاصل نہیں کر سکتے۔ مجھے تو قدرت کے راستہ میں روکاوٹ

*W.P. ROBIE (1920) SEX AND LIFE
P.P. 424 BOSTEN.

ڈالنے کے سوائے اس کی اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ جب اُن کی پہلے پہل
شادی ہوتی ہے۔ اس وقت وہ اولاد پیدا کرنے کے پورے قابل ہوتے ہیں لیکن
قدرت کی لگاتار مخالفت سے وہ طاقت مردمی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں"
وہ پھر کہتی ہے "شادی ہونے کے بعد جونہی میاں بیوی اکٹھے رہنے
لگیں۔ جماع سے پرہیز کرنے کا بہت برا نتیجہ ہوتا ہے"
ڈاکٹر کوپر بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے :-
"ہر ایک بات شخصیتوں پر منحصر ہے۔ لیکن اغلباً عام اصول یہ بتایا جا سکتا
ہے۔ کہ ہٹ سے طویل عرصہ تک جماع نہ کرنا ہمیشہ اپنی اپنی طبیعت کے مطابق
کم و بیش نقصان دہ ہوتا ہے۔"
ڈاکٹر روبی جو امریکہ میں عورت مرد کے تعلق کے ماہر ہیں۔ مجھے اپنی
ایک چٹھی میں لکھتے ہیں :- "میں ایسے کئی مردوں کو جانتا ہوں۔ جن میں زیادہ تر
پادری اور ٹیچر ہیں۔ جنہوں نے بطور اصول خود کو اپنی عورت کی صحبت سے
محروم رکھا ہے۔ اور غلطی سے یہ سمجھتے رہے ہیں۔ کہ اس طرح ہماری طاقت محفوظ
رہے گی۔ جس سے ہماری عقل اور دماغ بہت ترقی کر جائیں گے۔ اُن کی غلطی کا
اُن کو یقین دلانے پر انہوں نے خود ضبطی کے ذریعہ کھوئی ہوئی طاقت پیدائش کو کم
از کم اس کے کچھ حصہ کو فوراً حاصل کر لیا۔ اور آج یہ کہنا مشکل نہ ہوگا۔ یہ مرد یا
انکی عورتیں دونو کی عمدہ صحت۔ سکھ اور کشتمنا بہ بہت خوش تھے"
اور سنئے :- ہن کے لارڈ ڈاسن نے کہا تھا :- "اگر یہ نقصان دہ پرہیز
حمل نہ ہونے دینے میں کامیاب ہو جائے۔ تو اس سے مرد اور عورت میں لازمی
طور پر شہوت کی تحریک بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ کچی ادھوری واسنا ترپتی (خواہش کا پورا کرنا)
اور مرد یا عورت کے باہر کے جماع کے متعلقہ پر لوبھنوں میں پھنس جانے کے

ڈر کی زیادتی ہوتی ہے۔ نہیں۔ جماع کے پرہیز سے پیدائش اولاد کو مریادا کے رکھنا لاحاصل ہے۔ اگر ممکن ہے۔ تو نقصان دِہ ہے" ÷

ایک میڈیکل پریکٹیشنر نے مجھے ایک دلچسپ اطلاع دی تھی۔ اُس نے لکھا تھا:۔ "میرا اپنا یقین یہ ہے۔ کہ خواہش جماع کے اکٹھا ہو جانے اور اُس کے پُورا نہ ہونے سے ہی پروسٹیٹ (ایک غدود جو پیشاب کی تھیلی کے ٹھیک پہلے ہے) کے بڑھ جانے (ENLARGED PROSTATE) کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری عموماً بہت ہی پاک چال چلن کے مردوں میں دیکھی جاتی ہے۔ اِس مضمون پر لکھی ہوئی کتابوں میں عورت مرد کے فرائض کے متعلق تواریخ بالکل خاموش ہے۔ درمیانہ درجہ کے لوگوں کی زندگی میں ادھ عمر کے بعد عورتوں میں جماع سے عموماً نفرت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ کئی حالتوں میں خاوند اپنی عورت کے وِچار سے جماع کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن خواہشِ جماع اس میں برابر موجود رہتی ہے۔ اِس سے وہ جمع کر اکٹھی ہو جاتی ہے۔ اور کئی حالتوں میں PROSTATE بڑھ جاتی ہے"

یہ اِطلاع یہاں اِس لئے دی جاتی ہے۔ کہ یہ انویشن (تحقیقات) کی ایک دلچسپ حالت کو دکھاتی ہے ÷

نوٹ ۔ میری رائے میں جماع سے بالکل پرہیز کرنے کی تدبیر کا ہر ایک گھر میں عورت یا مرد کے بیمار ہونے کے دنوں میں بطور عارضی طریق استعمال کرنا ضروری ہے۔ اِس کے خلاف میرا خیال ہے۔ کہ نارمل تندرست اشخاص کو دیر تک اِس طریق کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ دیر تک اِس پر عمل کرنے سے جو بُرے نتائج ہوتے ہیں۔ وہ اس کے اخلاقی فائدہ کی نسبت زیادہ نقصان دِہ ہیں۔ آپس میں پریم رکھنے والے میاں بیوی

حمل نہ ہونے دینے کے لئے جن طریقوں سے کام لے سکتے ہیں۔ اُن میں یہ
سب سے زیادہ غیر قدرتی ہے ؛

(ب) رحم میں اس فرضی مقصد سے کیمیاوی اشیاء داخل کرنا۔
کہ وہ حیوان منی کو بیکار کر دیں گے۔ اور رحم کے انڈے کے ساتھ
ان جراثیم کا ملاپ نہ ہو سکیگا ؛

جب ابھی جراثیم کی اصلی شکل معلوم بھی نہیں کی گئی تھی۔ یعنی خوردبینوں
کی ایجاد سے بہت پہلے اس بات کو لوگ مانتے تھے۔ کہ یونی میں خاص کیمیاوی
اشیاء ڈالنے سے حمل نہیں ہونے پاتا۔ اسی طرح کام شاستر پر سنسکرت
کی ایک کتاب میں پھٹکڑی اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں کے استعمال کا
ذکر کیا گیا ہے ؛

کسی قسم کی کیمیاوی اشیاء کا مقصد جراثیم منی کو بیکار بنا کر چلنے یا انڈے
کے ساتھ ملاپ کرنے کے ناقابل کر دینا ہے۔ جراثیم منی کی باریک قدوقامت
اور نفیس بناوٹ کی وجہ سے کانچ کی شکل کی گاڑھی چیز VITRO میں
پروٹوپلازم یعنی وہ چیز جس پر زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔ آسانی سے
سکڑ جاتی ہے (PLASMOLYSIS)۔ مرد کا حیوان منی اپنی لمبی پونچھ
سمیت ۰.۰۰۵ یا انچ کا $\frac{1}{200}$ حصہ ہوتا ہے۔ اس بارہ میں مزید واقفیت
کے لئے دیکھو مارشل کی فزیالوجی آف ریپروڈکشن قدرتی انزال میں یہ جیسا کہ
اکثر کہا جاتا ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں ہوتے ہیں۔ تندرست آدمی کے
انزال میں دس لاکھ سے لے کر چھ کروڑ تک یہ جاندار حرکت کی طاقت
رکھنے والے ہوتے ہیں۔ انزال شدہ منی کی ساری جسامت عموماً ۳ سے
۵ سی سی تک ہوتی ہے۔ اس لئے پروٹوپلازم کو سکیڑ دینے والی کیمیاوی

اشیاء کی بہت بڑی مقدار میں ضرورت نہیں ہوتی۔ گو اس سے بیشمار جراثیم
سنی کو ناکارہ بنانا مطلوب ہوتا ہے۔ تاہم انفرادی تجربہ نے یہ بات دکھلادی
ہے۔ کہ کوئنین سیلیسائیلیٹ (QUININE SALICYLATE) جیسی
پروٹوپلازم کو سکیڑ دینے والی چیز کے صرف چند گرین ہی اِتنے کثیر التعداد
جراثیم سنی کو ناکارہ کر دیتے ہیں۔ کہ حمل ہونے کی بہت کم اُمید رہ جاتی ہے
لیکن علاوہ ازیں یہ بات ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ وٹرو میں جو نتائج برآمد ہوتے
ہیں۔ وہ وِوو میں (IN. VIVO) برآمد شُدہ نتائج سے اکثر مختلف ہوتے
ہیں۔ میرے ذِل کا اسبات کے تسلیم کرنے کی طرف جھکاؤ ہے۔ کہ بطور مثال
کوئنین کو جب کسی چکنائی (جیسا کہ جلدی پگھل جانے والے ناریل کے
مکھن (COCOA BUTTER) یا کسی دُوسرے تیل میں ملا کر لگایا جائے
تو کسی دوسرے طریق سے لگانے کی نسبت یہ بہت زیادہ اثر پیدا کرنے
والی ثابت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ چکناہٹ خود بھی جراثیم سنی
کو روکنے میں اس کی معاونت کرتی ہے۔ میں نے مباحثوں میں یہ بات
سُنی ہے۔ کہ بغیر کوئنین کی کوئنین پیسری بھی ویسی ہی اثر پیدا کرنے والی ہے
جیسی کہ کوئنین والی۔ مگر میں اس کو بالکل نہیں مانتی +

یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ عام طور پر استعمال میں آنے والی کیمیاوی اشیاء
کی تعداد بہت ہی محدود ہے۔ اِس کے باعث کی کوئی اصلی علمی بُنیاد نہیں
بلکہ بات یہ ہے۔ کہ حمل نہ ہونے دینے کے سارے مضمون کا علم اب تک
زیادہ تر پرچون کے بیچنے والے جاہل دوکان داروں کے۔ یہاں تک کہ اسقاط حمل
کا کام کرانیوالوں کے ہاتھ میں چھوڑا جاتا رہا ہے۔ اِس قسم کے لوگ خواہ کسی
بھی طریق کی حمایت کریں۔ وہ اس کی علمی بُنیاد سے بالکل لاعلم ہوتے ہیں۔

اِس لئے تھوڑی سی چیزیں ہیں جن کا بہت دیر ہوئی پتہ لگا تھا - اب تک استعمال کی جا رہی ہیں - اور بہت سی دیگر اشیاء جو اصولاً ان کی طرح ہی قدر و قیمت کی ہیں - رَدّ ہو رہی ہیں - اگر اِس مضمون پر کُھلم کُھلا اور علمی ڈھنگ سے غور ہُوا ہوتا - تو ان دُوسری اشیا کا بھی استعمال ہونے لگ جاتا - اور ان کے اَوصاف لوگوں کو معلوم ہو جاتے ÷

جراثیم منی کو تباہ کرنے کے مقصد سے کیمیاوی اشیاء ایک ہی طرح سے اندامِ نہانی میں نہیں ڈالی جاتیں - کچھ ضروری طریق بمعہ نوٹ مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) کئی طریقوں سے کُونین کے مرکّبات - جراثیمِ منی کو تباہ کرنے والی اَدویہ میں سب سے زیادہ کونین ہی کا پرچار ہے - اِس کا کئی طرح سے استعمال کیا جاتا ہے ÷

(۱) سفوف کی شکل میں کونین

اگرچہ پسے ہوئے کونین کے مرکّبات کا استعمال کیا جا سکتا ہے - اور ایک خاص قسم کی پچکاری کے ذریعہ یہ مرکّبات اندر ڈالے جاتے ہیں - لیکن اس طریق کو بہت پسند نہیں کیا جاتا - کیونکہ رحم میں اس کو ضرورت کے مطابق بکھیرنا بہت مُشکل ہوتا ہے - اِس طریق سے اِس کا استعمال خصوصاً سپنج کے ساتھ ملا کر ہی کیا جاتا ہے - پسی ہوئی کونین کو سپنج پر خوب لگا لیتے ہیں ÷

کئی دیگر اشیاء کے ساتھ ملا کر خصوصاً چھوٹی سی گھل جانیوالی ٹوپی یا پیسری کی شکل میں اس کا استعمال اتنا زیادہ کار آمد اور آسان ہے -

کہ پسی ہوئی کونین کا استعمال کرنے کے لئے کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ ہاں
لوگ پیسری کی چکنائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ وہ بیشک اس کا استعمال کریں
پسی ہوئی کونین کا داخل کرنا مشکل ہونے کی وجہ سے یہ کبھی کبھی
چھوٹی کیپسول (ڈوڈیوں) میں بند کر کے رحم میں ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن
طریق قابلِ اعتماد نہیں۔ کیونکہ سفوف اچھی طرح سے سب جگہ نہیں

(۱۱-ب) مرہم کی شکل میں کونین

چکنائی میں ملا کر کونین کی مرہم تیار کی جاتی ہے۔ اور وہ وافر مقدار
کے ہاں بکتی ہے۔ یہ انزال کے وقت استعمال میں لانے کے خاص مقصد
سے بنائی جاتی ہے۔ معمولی سپنج یا روئی کے گدے پر اس کی موٹی سی تہ
جما دی جاتی ہے۔ یہ ٹوپیوں کے اندر اور باہر ملنے کے بھی کام آتی ہے لیکن
یاد رہے۔ کہ چکنائی لگانے سے ربڑ کے گل جانے کا ڈر رہتا ہے۔ مرہم
کا استعمال کرنا یا نہ کرنا اپنی خواہش پر موقوف ہے۔ بعض لوگوں کا تو اس پر
اعتماد ہے۔ اور وہ اسے اطمینان بخش سمجھتے ہیں۔ اور بعض اس کا استعمال
بالکل نہیں کرتے *

(۱۱ج) کوکا بٹر (ناریل کا مکھن) یا جیلیٹین یا تھوڑی سی گرمی سے پگھل جانے والی چیزوں کے بنے ہوئے سانچے میں رکھی ہوئی پیسری یا ٹوپی کی شکل میں کونین

کونین کے استعمال کا سب سے زیادہ مستعمل طریق فرج کے لئے خاص
طور سے بنی ہوئی ٹوپی ہے۔ جس میں کونین سلفیٹ عام طور پر سیلیسائیلیٹ
ایسڈ کے ساتھ کونین سیلی سائی لیٹ یا کونین کی کوئی دوسری شکل۔ کوکا بٹر
کی تھوڑی سی مقدار میں ملائی ہوئی ہوتی ہے۔ ٹوپی کی شکل عموماً چپٹی
انڈے کی شکل کی اگنا جھکی سی ہوتی ہے۔ جس سے اس کا اندر داخل
کرنا آسان رہتا ہے۔ ناریل کے مکھن کا استعمال اس لئے کیا جاتا ہے
کہ وہ بہت تھوڑی گرمی سے پگھل جاتا ہے۔ ایسی ٹوپیوں کا استعمال بہت
زیادہ ہو رہا ہے۔ انگلینڈ میں یہ ٹوپیاں ۱۸۸۰ء کے قریب جے رینڈل
نے بنائی تھیں۔ اس کی دوائیوں کی دوکان تھی۔ اس کے دل میں یہ خیال
سر جے سی سمپسن کی سفارش سے آیا تھا۔ "رنڈل" "لمبٹس" اور "آلو کونسر"
کے ناموں سے مشہور پیسریاں بہت قابل اعتماد معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں
آسانی بہت ہے۔ کیونکہ وہ جماع کے دو چار ہی منٹ پہلے چپ چاپ کھسکا
کر اندر کر دی جاتی ہیں۔ اس طرح ان کے فوائد کثیر التعداد ہیں۔ ان میں سے
ایک نہائت اہم مانس شاستر (سائی کالوجی) اور رس گیان سمبندھی فائدہ
یہ ہے۔ کہ یہ کیا حالت جماع میں اور کیا اس کے بعد مانسک بھاؤں
(PAYCHOLOGICAL FEELING) میں ہارج نہیں ہوتیں۔

یہ ٹوپیاں جو لاکھوں کی تعداد میں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ اپنی
آسانی اور اپنی حفاظت کا سب سے اعلےٰ ثبوت آپ ہی ہیں۔ حالانکہ وقتاً
فوقتاً یہ اعلان کئے جاتے رہے ہیں۔ کہ ان اشتہار کے بنانے والے
ہونے دینے کے پرچارکوں کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔ اور اپنی اپنی ٹوپیاں
یا پیسریاں بناتے ہیں۔ جن میں کونین نہیں ہوتی۔ لیکن ان اعلانات کی

باثبوت تردید نہیں ہوئی - اور میری رائے میں یہ اعتراض محدود پیدائش اولاد کے مخالفوں کی طرف سے عمداً پھیلائے جاتے ہیں - ہیں نے ان میں سے ایک قسم کی افواہوں کی جڑ تک کھوج کی ہے - لیکن ان کو ٹھیک ثابت ہوتے کبھی نہیں دیکھا - اگر کوئی بات باثبوت ہے - تو میں اُسے معلوم کر کے بہت خوش ہونگی - ہیں نے کئی دفعہ دیکھا ہے - کہ ایسی باتیں وہ لوگ اُڑایا کرتے ہیں - جو کسی دوسرے طریق کے طرفدار ہوتے ہیں - ہیں نے ان کے بنانے والی بڑی سے بڑی اور نہائت معتبر کمپنیوں سے دریافت کیا ہے - اور انہوں نے مجھے پورا پورا یقین دلایا ہے - کہ ان ٹوپیوں کے بنانے میں ایسی بات کا خیال کبھی نہیں کیا جاتا - ٹٹ پونجی کمپنیاں روپیہ کے لالچ سے ایسا کرتی ہوں - تو اس بات کا ہمیں علم نہیں - یاد رہے - کہ چکنائی اور کونین کو ٹھیک طور پر ملانے کے لئے قابلیت اور احتیاط کی ضرورت ہے - ہو سکتا ہے - کہ بعض لوگ اس کے بنانے میں لاپرواہی سے کام لیتے ہوں ؞

حمل نہ ہونے دینے کے مخالفوں میں ایسے لوگ بھی ہیں - جو کونین سے کئی قسم کے نقصانات بتلاتے ہیں - اُن میں سے بہت سے نقصان تو صاف طور پر فرضی ہیں - لیکن چونکہ یہ باتیں بار بار کہی جاتی ہیں - اس لئے سر فرانسس - چیمپنس بیرسٹر ایم اے کے بیان پر دھیان دینے کی ضرورت ہے - جو انہوں نے کمیشن شرح پیدائش کے سامنے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا - چیمپنس حمل نہ ہونے دینے کے طرفدار نہیں - اُن سے یہ سوال کیا گیا تھا - کہ کیا آپ گھل جانیوالی پیسریوں کو نقصان دہ سمجھتے ہیں؟" اس کا جواب تھا - "میرا یقین ہے کہ ان میں کونین ڈالی جاتی ہے - اور میں نہیں سمجھتا - کہ کونین کسی طرح بھی جسم کو نقصان پہنچاتی ہے - میں نے

آج تک کوئی بھی ایسا بیمار نہیں دیکھا۔ جسے کونین پیسری سے کسی قسم کا ضرر پہنچا ہو؛

میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں۔ اور اب پھر کہتی ہوں۔ کہ کونین ہی اکیلی چیز نہیں۔ جو حمل ہونے کے اندیشہ کو دُور کر دیتی ہے۔ چکنائی یا چربی کی مقدار کونین نہ ہونے پر بھی حمل ہو جانے کے اندیشہ کو دُور کرنے کے لئے کافی ہے ؛

ان پیسریوں یا ٹوپیوں کے بنانے کے کئی نُسخے ہیں۔ اُن میں سے بعض میں صرف کونین ہوتی ہے۔ اور بعض میں کیمیاوی مرکب۔ ایک میڈیکل پریکٹیشنر ذیل کے نُسخہ کی سفارش کرتا ہے :-

سیلی سائیلک ایسڈ	وزن سے	۱۵	۰	حصّہ
بورک ایسڈ	"	۷	۰	"
کونین (ایلکلائیڈ)	"	۷	۰	"
کوکا بٹر	"	۰	۵	"

میں سمجھتی ہوں۔ اس نُسخہ کو تولنا ضرورت سے زیادہ مُشکل ہے ؛

ایک اور امریکن پریکٹیشنر کا اپنے غریب بیماروں کے لئے بنایا ہُوا نُسخہ یہ ہے۔ اس کو گھر پر آپ بنا سکتے ہیں :-

کوکا بٹر (ناریل کا تیل)	½ پونڈ
سہاگہ	۵ ڈرام
سیلی سائیلک ایسڈ	۱ ڈرام
کونین بائی سلفیٹ	½۱ ڈرام

سب کو علیحدہ علیحدہ خرید کر اکٹھا ملا لو۔ اور ناریل کے تیل کو نرم

آنچ پر پگھلا کر اس میں سب کو ڈال کر لکڑی سے ہلا دو - جب ٹھیک طور پر
مل جائیں - تو ٹھنڈا ہونے تک انہیں برابر ہلاتے رہو - پھر کاٹ کر ٹکیں
برابر برابر حصے کر لو ۔

میاں بیوی کے دوسرے جوڑوں میں حل ہو جانے والی پیسری یعنی
سولیوشن پیسری خواہ قابل اعتماد ثابت ہو - لیکن ایسے شادی شدہ جوڑے
کی حالت میں یہ ناقابل اعتماد ہوتی ہے - جن کی جسمانی حالت ایسی مکمل ہے
- ان میں ہر ایک بار عضو تناسل کا اگلا حصہ رحم کی گردن کے منہ میں بیچ کر
پھنس جاتا ہے - اس نمونہ کے جوڑے کو صرف کونین پیسریوں کے ہی بھروسہ
پر نہیں رہنا چاہئے - بلکہ ایک اوکلوسو کیپ (OCCLUSIVE CAP)
بھی پہن لینی چاہئے - اسیطرح جن عورتوں کے رحم کی گردن کا سوراخ
مستقل طور پر پھیلا ہوا اور کھلا رہتا ہے - ان میں بھی یہ پیسریاں کام نہ
دیں گی ۔

چکنی پیسری کے نقصان خود طریق کی نسبت استعمال کرنیوالوں
کی اپنی خاص طبیعتوں پر زیادہ منحصر ہیں - عام طور پر یہ طریق بہت لوگوں
کے موافق بیٹھتا ہے - لیکن اس میں کچھ نقصان بھی ضرور ہیں - مرد کی حالت
میں دیکھا گیا ہے - کہ جن مردوں کے عضو تناسل کے منہ کا چمڑا خاص طور
پر جلدی اثر قبول کرنے والا ہوتا ہے - ان کو کونین کی مرہم یا پیسری سے
بے چینی بلکہ جلن ہونے لگتی ہے - علاوہ ازیں جن میاں بیوی کے جوڑوں
میں مرد کسقدر چھوٹا اور عورت یا تو قدرتاً ہی بڑی ہے - یا کئی بار بچے
پیدا کرنے کی وجہ سے اس کا اندام نہانی بہت پھیلا ہوا ہے - وہاں چکنائی
والی پیسری کو بہت زیادہ چکنی کر دینے سے قدرتی لذت اور رگڑ کے کم

ہو جانے کی وجہ سے عمل حمل کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ عورت کی حالت میں
جن کا رحم اپنی اصلی جگہ سے گرا ہوا ہو۔ اُن کو اُن سے کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی
عورتوں کے لئے حمل نہ ہونے دینے والی کوئی تدبیر تلاش کرنا خاص طور پر مشکل
کام ہے ؎

بعض عورتوں کے لئے بھی کونین پیسری کا استعمال کبھی کبھی مناسب
نہیں سمجھا جاتا۔ خاص کر جبکہ عورت اس قسم کی عورتوں میں سے ہو۔ جن کی طبیعت
کے کونین موافق نہیں۔ کیونکہ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ فرج کی دیوار
کے ذریعہ کچھ نہ کچھ کونین چوسی جا کر جسم کے اندر چلی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا
کہ کونین کے استعمال کی وجہ سے اکثر عورتوں میں جنبش نہ آنے کا عارضہ اور
بعض میں اس سے بھی زیادہ ایذا رسان تکلیف پیدا ہو جاتی ہے ؎

تشریحی مثال

کیس ۳۰۵۳۔ تندرست عمر ۲۳ برس "وائز پیرنٹ ہڈ" نامی کتاب میں
جیسا میں نے لکھا ہے۔ اس کے مطابق کونین اور ٹوپی دونوں کا ایک ساتھ
استعمال کرنے کی بہت خواہش مند ہے۔ کیونکہ یہ بہت آسان اور محفوظ
ہے" لیکن وہ ہمیشہ کونین کا اپنے جسم پر موافق اثر نہیں دیکھتی۔ اُس کے
اپنے الفاظ یہ ہیں ؎

"معمولی طور پر مقدار سے زیادہ کونین کھانے کا جو نتیجہ ہوتا ہے اُس
کا مجھے تجربہ ہے۔ کیونکہ گذشتہ ایام جنگ میں جب میں نرس کا کام کرتی تھی
اور دو بار ملیریا میں میں اُسے کھانے کی بار بار کوشش کرتی تھی۔ تو چھوٹی سے
چھوٹی خوراک سے بھی میرا سر چکرانے لگتا۔ اور انتڑیوں میں مروڑ پیدا ہوتے

لگتے تھے۔ تب میں نے اِس کے کھانے کی کوشش ترک کر دی۔ حمل نہ ہونے دینے والی دوائی کے طور پر میں نے ٹوٹلی سمیت کونین پیسری کا استعمال کیا۔ مجھے اُمید تھی۔ کہ اس کے چُوسے جانے کے بارے میں آپ کا شبہ مجھ پر عائد نہ ہوگا۔ لیکن چوبیس گھنٹوں میں مجھے ٹھیک ویسا ہی احساس ہونے لگا۔ جیسا کہ مجھے کونین کھانے پر ہوا کرتا تھا۔ اور سر بھی صاف طور پر اسی طرح چکر انے لگا۔ اگلے چوبیس گھنٹوں تک یہی حالت برابر بنی رہی۔ اس کے بعد پھر بالکل ٹھیک ہو گئی۔ لیکن جونہی دوسری بار میں نے پیسری کا استعمال کیا۔ ٹھیک اُتنی ہی دیر کے لئے پھر ویسی ہی حالت ہو گئی۔ میں نے اس اُمید پر اس کی کم از کم کوئی ایک درجن بار آزمائش کی ہے۔ کہ شائد مجھ پر اس کا اثر ہونا بند ہو جائے۔ لیکن ہمیشہ ویسی ہی حالت ہوتی رہی ہے"۔

کوکا بٹر کی جگہ کونین کو جلیٹن کے ساتھ ملانے سے بھی کونین پیسری بن سکتی ہے۔ اس میں دوسری پیسری کی نسبت یہ فائدہ ہے۔ کہ جسم کے کپڑے کے ساتھ ملاپ ہونے سے اس میں چکنی پیسری کے ایذا رساں اثرات نہیں ہوتے۔ لیکن اس میں نقصان یہ ہے۔ کہ جلیٹن کا استعمال میں بڑا شکھ دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دُوسری پیسری کی نسبت قابلِ اعتماد بہت کم ہے۔ کیونکہ چکنائی دُور نہ ہونے کی وجہ سے یہ جراثیم منی کے عمل کو روکتے ہیں اتنا کامیاب نہیں ہوتا۔ اس لئے ناریل کے مکھن میں ملی ہوئی کونین کی نسبت جلیٹن میں ملی ہوئی کونین بہت کم قابلِ اعتماد ہے۔ جلیٹن کی کونین پیسری اس طرح بنائی جا سکتی ہے:-

جلیٹن	١ حصہ	گلیسرین ۵ حصہ

کونین بائی سلفیٹ ہائیڈرو کلورائیڈ یا ہائی پو سلفو ریٹ کی شکل

ہیں ۱ حصّہ ۴ حصّہ پانی ۲ حصّہ
لیکن میں جلیٹن کی سپوزیٹریوں کی سفارش نہیں کرتی - کیونکہ وہ عموماً
ناکامیاب رہتی ہیں ٭
کچھ لوگوں کو ناریل کے مکھن کی بُو بہت ہی ناگوار معلوم ہوتی ہے - اُن کے
لئے یہ معلوم کرنا فائدہ بخش ہوگا - کہ یہ مکھن خوشبودار بھی ملتا ہے - لیکن حال
ہیں ایک پیسری ایسی بنائی گئی ہے - جس میں ناریل کے مکھن کی جگہ بُو سے
مبرّا اور جلدی پگھل جانے والی چکنائی ڈالی جاتی ہے - اس میں کوکا بٹر کے
اوصاف تو سب ہیں - لیکن اس کا ناگوار وصف ایک بھی نہیں ٭

نوٹ

حل ہو جانے والی چکنی کونین پیسری اگر مناسب طریق سے بنائی اور
استعمال کی جائے - تو عموماً نقص سے مبرّا - استعمال کے لئے آسان اور اکثر
حالتوں میں قابل اعتماد ہے - جن اشخاص میں اپنی خاص جسمانی خصوصیتیں
بیقاعدگیاں - یا خاص طور پر درست جماع ہوتا ہے - وہ ان پیسریوں کو کبھی استعمال
نہ کریں - بلکہ اُن کو چاہیئے کہ اپنے متعلق اِن باتوں کو جانچیں اور دوسری تدابیر کو عمل
میں لاویں - عام طور پر یہ پیسریاں یقیناً سب سے زیادہ فائدہ مند حمل نہ ہونے
دینے والے وسائل میں سے ایک ہیں ٭

(۱۱ ی) سولیوشن کی ایک یا دوسری صورت میں کونین
تیل میں حل شدہ - یا گلیسرین کے گاڑھے رس میں ملائی
ہوئی جو ایک چھوٹی سی خاص طور پر بنائی ہوئی پچکاری کے

ذریعہ اندر داخل کی جاتی ہے۔ اِس قسم کے اندر پکسٹرس پیٹنٹ بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔ گو میں سمجھتی ہوں۔ کہ یہ کوئنین کا مرکب نہیں ہے ؛

کوئنین مختلف قسم کے سلوشنوں کی شکل میں اور دیگر اشیاء کے ساتھ ملا کر اندر داخل کی جاتی ہے۔ یہ پچکاری جماع سے پہلے کوئنین کو فرج میں یکساں طور پر بکھیر دیتی ہے۔ ڈاکٹری عمل جراحی کے اوزار بنانے والوں اور انگریزی دوائی بیچنے والوں نے اس مطلب کے لئے کئی قسم کی پچکاریاں خاص طور پر بنائی ہیں ؛

ڈاکٹر وکسٹرس پیٹنٹ (جواب کے۔ بی۔ او۔ کہلاتا ہے) پیٹنٹ کرانے سے پیشتر میرے پاس لایا گیا تھا۔ میں نے تب بھی اُسے پسند نہیں کیا تھا۔ اور نہ اب اُسے پسند کرتی ہوں۔ ڈوش سے ہونے والے تمام سائنس شاستر سمبندھی نقصانات اِس میں موجود ہیں۔ اور اُس کی دھات کی بناوٹ ایسی ہے۔ کہ معمولی شخص اس کو قابلِ اطمینان طریق سے صاف نہیں کر سکتا۔ اس کے قابلِ اعتماد ہونے کی میرے پاس ایک بھی شہادت نہیں ؛

نوٹ

اگرچہ میں دو ایک ایسے اشخاص کو جانتی ہوں۔ جو تیل میں حل شدہ کوئنین پچکاریوں کے ذریعہ داخل کرتے ہیں۔ لیکن جماع کے وقت مصالحہ کے طور پر کوئی چیز یا پیچیدہ عمل سائنس شاستر (علم باطنی) کی نگاہ سے مجھے ایسا ناقابلِ اطمینان بخش معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ طریق دیگر طور پر اطمینان بخش ہوتا (جو کہ نہیں)، تو بھی یہ عام استعمال کے لئے برا ٹھہرایا جاتا ؛

(۱۱۵) کئی خاص قسم کی سپوزیٹریاں (ڈوپیاں)

کوئین کیمیاوی چیزوں کے ساتھ یا ان کے بغیر ہی۔ اور کوئین کے
بغیر مختلف قسم کی دیگر کیمیاوی اشیاء۔ کئی قسم کی گاجر کی شکل کی نالیوں یا
ٹکیوں کی شکل میں بنائی جاتی ہیں۔ اُن میں سے بہت سی کئی ناموں سے پیٹنٹ
ہو چکی ہیں۔ اور اکثر کی تعریف میں بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر
پیٹنٹکس اور سپیٹن میں بڑے بڑے گُن بتائے جاتے ہیں۔ لیکن جہاں تک
میں معلوم کر سکی ہوں۔ کیمیاوی تقسیم ان چیزوں پر کئے جانے والے اعتماد
کی تائید نہیں کرتی۔ مجرب اور مشہور عام مرکبات کے مقابلہ میں ان کو اچھا
کہنے سے پہلے میں اُن کے حق میں کافی موافق ثبوت کی انتظار میں ہوں۔

(۱۲) سفوف کی شکل میں پھٹکڑی

جو کچھ اوپر کوئین پیسریوں کے متعلق کہا جا چکا ہے۔ وہی زیادہ تر پیسی
ہوئی پھٹکڑی پر بھی عائد ہوتا ہے۔ پھٹکڑی میں ڈبل دلچسپی ہے۔ ایک
تو یہ کہ جراثیم منی کو تباہ کرنے والی ایک قدیم ترین چیز ہے۔ دوسرے اس
میں امدادی اوصاف ہیں۔ جو خاص طور پر اُن عورتوں کے لئے مفید ہیں
جن کے اندام نہانی اولاد پیدا کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ پھیل گئے یا
ڈھیلے ہو گئے ہیں۔ پھٹکڑی میں اندام نہانی کی رطوبت والی جھلی کو سکیڑ دینے
کا وصف ہے۔ اس سکڑ جانے سے کئی حالتوں میں فرج اپنی پہلی حالت
پر آ جاتی ہے۔ اور جماع کا عمل ٹھیک طور پر ہونے لگتا ہے۔ جہاں پرسُوت
کی وجہ سے فرج کی نالی غیر موزوں طور پر پھیل گئی ہو۔ وہاں جماع کے قدرتی

عملوں میں کبھی کبھی ایسی رکاوٹ آپڑتی ہے۔ کہ میاں کو بیوی کے سا
جماع کرنے میں لذت آنا بند ہوجاتا ہے۔ سکیڑنے کا کام کرنے کی طا
رکھنے کی وجہ سے پھٹکڑی کا جھکاؤ فرج کی نالی کو اپنی سابقہ سکڑ
ہوئی حالت میں لے آنے کی طرف ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اس س
اندام نہانی کو کنواری کی جیسی حالت میں لے آنا ممکن ہے ؛

اس کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بار بار استعمال س
ڈر رہتا ہے۔ کہ یونی (فرج) کو بہت زیادہ سخت نہ کر دے۔ مجھے کسی ا
انگریز عورت کا علم نہیں۔ جو جراثیم منی کو مارنے کے لئے سفوف کی شکل
اس کا استعمال کرتی ہو۔ میں ابھی تک معلوم نہیں کر سکی۔ کہ اس کا کیا سبب
کیا لوگوں کو اس کے وصف ہی کا علم نہیں۔ یا انھوں نے اس کا کوئی ا
رساں اثر دیکھا ہے ؟ لیکن میں یہی سمجھتی ہوں۔ کہ اس کا اصل سبب اس
اثر اور اس کے امدادی وصف کا علم نہ ہونا ہے۔ پردر روگ (لیوکوریا) میں
ڈاکٹر لوگ پانی میں حل کر کے اس سے ڈوش کرنا (اندام نہانی کو پچکاری سے
دھونا) بتایا کرتے ہیں۔ لیکن تب اس کا عمل کچھ مختلف ہوتا ہے ؛

ڈوش

حمل نہ ہونے دینے کے لئے جن تین طریقوں کی عام طور پر سفارش
کی جاتی ہے۔ ڈوش ان میں سے ایک ہے۔ اس میں کئی قسم کی رکاوٹیں
اور خلاف خواہش خصوصیتیں ہوتے ہوئے بھی بلا شبہ اس کا بہت استعمال کیا
جاتا ہے ؛

وجائنہ یعنی اندام نہانی کو دھونے کے لئے بازار میں بیشمار قسم کے

ڈوش یا پچکاریاں ملتی ہیں۔ اُن میں سے بعض پیٹنٹ بھی ہو چکی ہیں۔ پُرانے
نمونہ کا ڈوش کا برتن (ڈوش کین) جس کو ایک کیل کے ساتھ اُونچا لٹکا دیا
جاتا ہے۔ اور اُس سے ربڑ کی ایک نالی کے راستہ پانی نیچے کی طرف بہتا ہے
تاحال مستعمل ہے۔ لیکن اب ربڑ کے پچکنے والا ڈوش جس کو دبانے سے پانی
چڑھتا ہے۔ اس کی جگہ لیتا جا رہا ہے۔ اِس سے سولیوشن کی پھوہار گھوم
گھوم کر یونی (فرج) میں چاروں طرف پڑتی ہے۔ اور اُس کے دوسرے سرے
تک جا پہنچتی ہے۔ اور یونی (بچانہ) کی جھرّیوں کی دیواروں کو ہٹانے
کا کام کرتی ہے۔

جنہیں مانع حمل کے طریق کہا جاتا ہے۔ اُن کے طرفدار ڈوش کی بار بار
سفارش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھئے۔ مانع حمل سوسائٹی کے زیر
اہتمام کئی سال تک نکلتے رہنے والا "پریکٹیکل لیف لٹ" اور ڈچ مانع حمل
لیگ کے ڈاکٹر جے اگرس اور پیرس کے ڈاکٹر جی ہارڈی کے دیئے ہوئے
اپدیش اور مانع حمل طریقوں کا اُپدیش دینے والی عموماً تمام کتابیں اور پمفلٹ
ہیں سمجھتی ہوں۔ حمل نہ ہونے دینے کے طریقوں پر عموماً اُپدیش دینے
والی "وائز پیرنٹ ہڈ" نامی میری کتاب پہلی کتاب ہے۔ جو ڈوش کا استعمال
کرنے کے خلاف اُپدیش کرتی ہے۔

بہت بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ محدود اولاد پیدا کرنے کے پرچارکوں نے
عام طور پر عورتوں کی ہر روز ڈوش کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کی ہے۔ وہ اکثر
اسے حفظانِ صحت کے متعلق صفائی کا ایک "عام ذریعہ" کہتے ہیں۔ میں اسے
بہت ہی ناپسند کرتی ہوں۔ میں مدّت کے غور کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہوں
کہ اُن خاص حالتوں کو چھوڑ کر جن میں ڈوش کرنا علاج کا ایک ضروری حصّہ ہے

بار بار ڈوش کرنے سے کیا شریر شاستر (علم الجسم) اور کیمیا شودگیان (علم
دونوں کے نقطۂ خیال سے بُرے نتائج ہوتے ہیں ۔

میری رائے میں تمام تندرست ستورات کے لئے ڈوش (
یونی ذفرج) میں جو اشیاء قدرتی طور پر موجود ہیں۔ اُن میں اس طرح
اور چیزیں داخل کرنا واجب ہے۔ جسمانی بناوٹ پر خصوصاً ٹھنڈے
کے ڈوش کا عام اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ عورت کا جھکاؤ بلغم۔ خون کے اکٹھا
جانے اور دیگر عوارض کی طرف ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ ڈوش کرنے سے قدر
ریزشیں اور فرج میں قدرتی طور پر رہنے والے مفید جیرم یا بھی تلف ہو
لگتے ہیں۔ علاوہ ازیں ڈوش یونی کی جلدی قبول کرنے کی طاقت کو بڑ
ہے۔ اس لئے عمل جماع میں اپنا قدرتی حصہ لینے کی قدرت کو کم کرتا ہے

ڈوش میں ڈالی جانے والی اشیاء دو اقسام میں تقسیم کی جا سکتی
(۱) معمولی بدبو دور کرنے والی چیزیں یا ڈس انفکٹنٹ اور (۲)
کیمیاوی اشیاء جو بدبو یا زخم کو سکیڑ سکتی ہیں۔ جیسے کہ پھٹکڑی کا حل
صابون کے مرکبات وغیرہ وغیرہ ۔

جن ڈس انفکٹنٹ سولیوشنوں کا ایک یا دوسری شکل میں اکثر لوگ استعمال
کرتے ہیں۔ اُن میں سے کئی یقیناً غیر مفید ہیں۔ اُن میں بعض ایسی اشیاء
شمار کرتی ہوں۔ جیسا کہ کاربالک ایسڈ۔ لائیسول اور دیگر خراش کرنے وا
ڈس انفکٹنٹ جن کی عام طور پر لوگ سفارش کرتے ہیں۔ ایسے تیز ڈس انفکٹنٹ
کے ضرر رساں نتائج کو لوگوں نے اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کبھی کبھی خراش
پیدا کرنے والے سبلیمیٹ جیسی خطرناک چیز کے ساتھ بھی یونی کا ڈوش
جاتا ہے۔ اور اُس سے بہت ہی خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اگر ان

(کی) موجودگی ہیں بھی کسی وجہ سے ڈاکٹر حمل نہ ہونے دینے کی تدبیر کے طور پر
ڈوش کا استعمال چاہتا ہے۔ تو یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ جراثیم منی کے ناش
کرنے کی ضرورت کی حالت میں سادہ ٹھنڈا پانی جراثیم منی کی طاقت کو ضائع
کرنے کے لئے خود اکیلا ہی کافی ہے۔ اور اگر عام جاہل عورتوں کو سولیوشنوں
کا استعمال کرنا ہو۔ تو اُن کو صرف نہایت بے ضرر اور نہایت بے نقص سلوشنو
کا استعمال بتانا چاہیئے۔ جن کو اگر یونی کی دیواریں چُوس بھی لیں (جیساکہ
بلاشُبہ وہ تھوڑا سا چُوس لیتی ہیں) تو جسم کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ نمک
پانی ملا کر ہلکا کیا ہُوا سرکہ۔ پانی میں پھٹکڑی کا ہلکا سولیوشن۔ یہ تمام چیزیں
اگر ڈوش کی ضرورت ہو تو اس مطلب کے لئے کافی ہیں ؛

۱۳۔ پانی میں نمک کا سولیوشن

اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ ڈوش کرنے میں کیا کیا ضرر اور نقصان
ہیں۔ اگر ڈوش کرنے کی خواہش ہو تو اس کے لئے بہترین چیز کھانے کا صاف
نمک ہے۔ یہ سستا بھی ہے۔ اور جلدی گھل جاتا ہے ؛

(۱۴) پانی میں سرکہ یا اسیٹک ایسڈ یا پانی میں لیمنک یا سٹرک ایسڈ

کے بھی کچھ استعمال ہیں۔ اور بعض عورتیں ان کو پسند کرتی اور ان پہ
غنما در کھتی ہیں۔ وہ قدرت کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ جسم کے اُن کو
چوس لینے سے نقصان نہیں ہوتا۔ لوگ پہلے ہی انہیں کھاتے ہیں۔ اور

ساتھ ہی چونکہ یوپی کے قدرتی رس ایسڈ یعنی کھٹے ہیں۔ ایسی کھٹاس (الرسار)
قدرتاً ناکارہ جراثیم منی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ بعض عورتیں نصف سرکہ اور
نصف پانی ملا کر اس میں سپنج بھگوتی ہیں۔ اور اس سپنج کو جماع سے پہلے رحم
کی گردن کے سامنے رکھتی ہیں۔ اور جماع کے بعد سرکہ کے اور بھی ہلکے
سولیوشن سے ڈوش کر ڈالتی ہیں۔ یہ طریقہ بہت پرانا اور بہت مستعمل ہے
لیکٹک ایسڈ زیادہ قریبی زمانہ کی ایجاد ہے۔ چند ہی سال ہوئے کہ
ایک ڈاکٹر نے بنایا تھا۔ میں نے کئی لوگوں سے بار بار اس کے استعمال
کی صلاح سنی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی عورت مجھے نہیں ملی جس نے
خود اس کا تجربہ کیا ہو ٭

(۱۵) ڈوش کی شکل میں ایک یا دوسری قسم کی ڈس انفکٹنٹ اشیاء

کئی قسم کی ڈس انفکٹنٹ چیزوں کو جراثیم منی کے ضائع کرنے والا بتایا
جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں۔ ان کو دو حصوں میں تقسیم کرکے ان پر غور کیا جانا چاہئے
ان میں سے جو ایسی ہیں۔ کہ اگر تیز حالت میں ان کا استعمال کیا جائے۔ تو وہ
خطرناک ہو جاتی ہیں۔ یا خاص حالتوں میں خطرناک ہو سکتی ہیں۔ عام استعمال کے
لئے ان کی کبھی سفارش نہیں کی جانی چاہئے ٭

وہ صرف انہی لوگوں کے لئے خاص طور پر مخصوص رکھی جانی چاہئیں
جن کا مقررہ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہو۔ ڈس انفکٹنٹ یا انٹی سپٹک چیزوں
کی دوسری قسم میں وہ اشیاء ہیں۔ جو تیز ہونے کی حالت میں بھی کوئی نقصان

نہیں پہنچاتیں۔ جب کسی ڈوس انفکٹنٹ کے ساتھ ڈوش کے مذکورہ بالا نقصانات کو جانتے ہوئے بھی ڈوش کرنے کی ضرورت ہو۔ تو عموماً ان ہی کے استعمال کی سفارش کی جانی چاہئے ✣

ان اقسام میں سے پہلی قسم یعنی ان میں جن کو میں نقصان دہ سمجھتی ہوں کاربالک ایسڈ کو بھی شامل کر لینا چاہئے۔ گو ایک بڑے ماہر نے اس کی حمائت کی ہے ✣

خراش کرنے والا سیلیمیٹ جس کی اکثر دو ہزار حصوں میں ایک حصہ ملا کر سفارش کی جاتی ہے۔ عام استعمال کے لئے بہت نقصان دہ ہے اور صرف اسی حالت میں استعمال کرنا چاہئے۔ جب بیماری موجود ہو۔ حمل نہ ہونے دینے کے لئے بہت کاٹ کرنے والے سلیمیٹ کا اندام نہانی کے لئے استعمال کرنے سے کئی عورتوں کی موت ہوگئی ہے۔ خراش پیدا کرنے والے سیلیمیٹ کے ڈوش سے صحت تو اکثروں کی بگڑی ہوئی دیکھی گئی ہے ✣

پوٹاسیم پرمیگنیٹ (۲۰۰۰ میں ایک حصہ) اکثر ڈوش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور آسانی سے بن جاتا ہے۔ حال میں ایک اور ڈوس انفکٹنٹ مقبول عام ہوا ہے۔ اس کا نام چنوسال (CHINOSOL) ہے۔ سرآر ہیٹھنوٹ

✣ مثال کے طور پر دیکھئے صفحہ ۷۰ HANS FEDY (1899) "DIE MITTELZUR VERHITTUNG DER CONCEPTION" SEVENTH ED. PP. 100 LEIPZIG 1899.

لیبن اور دیگر میڈیکل پریکٹیشنر جو جماع کے متعلق بیماریوں کی روک اور علاج کے مسائل کا خاص علم رکھتے ہیں۔ اس کو پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ جتنے بھی اینٹی سیپٹک ملتے ہیں۔ اُن سب میں یہ سوال بہترین ہے۔ اور ہمیشہ دانشمندی اسی میں ہوتی ہے۔ کہ حتی المقدور ایک کام سے دو مفید نتائج حاصل کئے جائیں۔ حمل نہ ہونے دینے کے عمل میں بیماری کے پھیلنے کے خوف کو کم کرنے اور بیماری سے اپنی حفاظت کرنے میں اس سے مدد ملتی ہے یہ اس کا دوسرا فائدہ بھی ہے۔ یہ خاص حالات میں اکثر ضروری ہوتا ہے۔ لیکن دراصل یہ ایک علیحدہ مضمون ہے۔

میری رائے میں جہاں بیماری کے دوسرے خیالوں سے حالت پیچیدہ نہ بن گئی ہو۔ اور اینٹی سیپٹک ڈوش کی خواہش ہو تو وہاں لسٹرین نامی اینٹی سیپٹک کا استعمال ہی بہترین دوا ہے۔ اس کے امدادی اوصاف بہت قیمتی ہیں۔ تیز سے تیز شکل میں برتنے پر بھی اس سے نقصان نہ ہوتا ہے۔ اور نہ درد ہی۔ بلکہ خالص لسٹرین (جس میں پانی نہ ملا ہو) بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(۱۶) ڈوش کی شکل میں ٹھنڈا پانی

اگر صرف سادہ ٹھنڈے پانی کا ہی استعمال کیا جائے۔ تو بھی اوپر جو کچھ کہا جا چکا ہے۔ اُس کا زیادہ تر حصہ اس ڈوش پر بھی عائد ہوتا ہے گو پانی کا اپنا کوئی ظاہرا زہریلا اثر نہیں۔ تو بھی اُس کے ٹھہر جانے والے نتائج سے سردی ہونے کا خوف ہو جاتا ہے۔ سرد پانی کا اُس جگہ بار بار رہنا۔ جہاں اُس کا رہنا مطلوب نہیں کبھی مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ بہا

پرھی جیسا کہ اکثر ڈوشوں میں مطلب براری در اصل دھار باندھ کر پانی گرانے کے جسمانی نتیجہ سے ہوتی ہے۔ اور اینٹی سیپٹک چیزوں سے بالکل نہیں ہوتی جہاں دوسرا کوئی ڈوش کامیاب ہوتا ہے۔ وہاں غالباً سرد پانی اکیلا ہی بالکل کافی ہے۔ متحرک جراثیم منی کو سکیڑ ٹلنے کے لئے یہ اکیلا ہی کافی ہے ؛

عام طور پر

ہر ایک ڈوش کے متعلق جو اعتراض اوپر اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بہت ہی اہم منوگیان (علم باطنی) سمبندھی یہ اعتراض بھی ہے۔ کہ عورت اور مرد دونو کے لیے ڈوش کا استعمال پورے کئے ہوئے عمل جماع کے تواتر میں سخت رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اگر عمل جماع کے فوراً بعد (جبکہ تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کی خواہش ہوتی ہے) عورت اٹھ کر ڈوش کرنے لگتی ہے۔ تو اس سے قدرتی نیند اور تھکاوٹ رک جاتی ہے اس وقت ڈوش کرنے کے لئے طاقت کی ضرورت ہے۔ اور عورت کے اٹھ بیٹھنے سکرے میں ادھر ادھر پھرنے وغیرہ کا غیر مانوس کام جماع میں حصہ لینے والے دونو شادی شدہ اشخاص کے لئے مانس شاستر کی نگاہ سے تباہ کن نتائج رکھتا ہے۔ اس سے عمل جماع کی قدر و قیمت اتنی گھٹ جاتی ہے۔ کہ کئی حالتوں میں عورت یا مرد کو اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے میں کئی ایسے خاوندوں کو جانتی ہوں۔ جو اہی عورت کے ساتھ ایسا جماع کرنے کی نسبت جس کے فوراً بعد قابل اعتراض ڈوش کیا جاتا ہے۔ بازاری عورت کے پاس جانا اچھا سمجھتے ہیں ؛

علاوہ ازیں عام گھروں میں جب رات کو جماع کیا جائے۔ (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) عورت کو معمولی سردی لگنے۔ یا فرج کے سردی سے ٹھٹھر جانے کا بھاری خوف رہتا ہے۔ پھر حمل نہ ہونے دینے کے لئے ڈوش کوئی قابل اعتبار ذریعہ بھی نہیں۔ کیونکہ یہ انزال کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے۔ جراثیم منی کے رحم میں داخل ہو جانے کے بعد اس کا اثر بمشکل اُن تک پہنچتا ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ ڈوش کامیاب ہوا ہے۔ تو اکثر اُس کا باعث فرج کے اندر سردی کا لگنا اور بیقراری کا پیدا ہونا ہے۔ اور ان دونو باتوں میں سے عورت کے لئے ایک بھی اچھی نہیں۔ بدقسمتی سے جو اس کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے اس بات کو تسلیم کر لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ حمل نہ ہونے دینے کے لئے ڈوش ایک غیر یقینی ذریعہ ہے۔ وہ اب تک بھی اسے حفظانِ صحت کا ایک ذریعہ بتا کر اس کی حمایت کر رہے ہیں ؀

نوٹ

بیماری کے علاج کی یقینی حالت یا کسی خاص بلا واسطہ استعمال کو چھوڑ کر میں ڈوش کرنے کو بالکل بُرا سمجھتی ہوں۔ حمل نہ ہونے دینے کے ذریعے کے طور پر سب قسم کے ڈوش غیر یقینی۔ غیر مفید اور منو دِگیان (علم باطنی) کی نگاہ سے نقصان دِہ ہیں ؀

اِستعمال میں آنے والے مانع حمل اَوزاروں کا ذکر اور اُن پر غور!

حیوان منی کو رَج کے انڈے کے ساتھ ملنے سے روکنے کے لئے عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں لائے جانیوالے اَوزار

مرد کے ذریعہ

(۱) کانڈم جن کو عام لوگ "فرینچ لیٹر" یا "شیتھ" (خول) کہتے ہیں:۔

خول پہلے پہل مرد کے عضوِ تناسل پر چڑھانے کے لئے سن کے باریک کپڑے کے بنائے گئے تھے۔ تاکہ جماع کے متعلق چھوت کی بیماری نہ ہو جائے ان کا پرچار بہت قدیم زمانہ سے پایا جاتا ہے۔ اب تک بھی حمل نہ ہونے دینے اور جماع کے متعلقہ عوارض کی لاگ سے بچنے کے لئے ان کے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے +

آج کل کئی موٹائیوں اور مختلف قسم کے کانڈم (خول) ملتے ہیں۔ یہ یا تو

حیوانات کی کھال کی جھلّی یا پتلی ربڑ کے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا اُدیش ویریہ
کو اکٹھا کرنا اور اس کو رحم کے ساتھ لگنے سے روکنا ہے۔ اگر کانڈم پھٹ
نہ جائے۔ یا اس میں سوراخ نہ ہو جائے۔ تو ان خولوں کے ذریعہ مطلب
حل ہو جاتا ہے۔ کانڈم جتنا باریک ہو۔ اتنا ہی زیادہ پسند کیا جاتا
ہے (کیونکہ باریک سے باریک کانڈم بھی جماع کی پوری قدرت میں ہارج
ہوتا ہے)۔ اس لئے مضبوط کانڈم نہیں بنائے جاتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا
ہے۔ کہ خاص کساہٹ کے وقت یہ اکثر پھٹ جاتے ہیں ۔

چھوٹا خول یا خانہ بھی علم الجسم کے عمل کی نگاہ سے اسی طرح ہے۔
یہ خول مرد کے عضوِ تناسل کے صرف اگلے حصّہ کو ڈھانپ لیتا ہے اور
عورت کو اس کے ملاپ سے محروم کر دیتا ہے۔ کانڈم کی نسبت یہ کم قابلِ
اعتبار اور لگانے میں زیادہ مشکل ہے۔ اس طریق کی ضروری بات
یعنی سارے ویریہ (منی) کا اکٹھا کرنا بڑے اور چھوٹے دونوں خولوں
میں ایک سا ہے ۔

کانڈم کا طریق اگر یہ پھٹ نہ جائے۔ یا اس میں سوراخ نہ ہو جائے
حمل نہ ہونے دینے کا ایک مکمل طریق ہے۔ لیکن اس کے اچانک پھٹ جانے
کا بڑا خوف رہتا ہے۔ اس لئے یہ محفوظ طریق نہیں۔ اس میں شریر شاستر
اور منووگیان سمبندھی (PHYSIOLOGICAL AND PSYCHOLOGICAL) نقصان بھی ہیں ۔

پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ یہ عضوِ تناسل کے اگلے حصّہ کے اندام نہانی

کے پھوں کے ساتھ ملاپ کو روک دیتا ہے۔ اس لئے عمل جماع کا شاستریہ
شاستر سمبندھی پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ عورت کو منی کے ملاپ سے بھی
محروم کر دیتا ہے۔ اور اس لئے اُس کے واسطے نقصان دہ ہے۔ کیونکہ
اکثر کو اس کے استعمال سے بڑی نفرت معلوم ہوتی ہے۔ بہت زیادہ قوت
جماع نہ رکھنے والے مرد ہیں یہ اکثر عضوِ تناسل کے کھڑا ہو کر اُٹھنے اور
انزال کی لذّت کو کم کر دیتا ہے۔ کئی نازک مزاج عورتوں کو ربڑ کے کانڈم
سے بہت ہی نفرت انگیز بدبو آتی ہے۔

لیکن کئی ایسے موقع آتے ہیں۔ جب کہ کانڈم کا استعمال ضروری
معلوم ہوتا ہے۔ میری رائے میں وہ موقعہ یہ ہیں:-

(ا) بعض حالتوں میں شادی کے بعد پہلے ایک یا دو ہفتے۔
(ب) جو مرد کمزور ہو چکے ہیں۔ اور جن کو سرعت انزال کا عارضہ ہے۔
اُن کے لئے۔ کیونکہ ایسا انزال دلہن کو بہت بُرا لگتا ہے۔
(ج) ایسی حالتوں میں جب کہ جماع کے متعلقہ عوارض کا شک ہو۔
جن لوگوں کو جماع کی شہوانی بیماری نہ ہو۔ ان کے لئے بھی کئی دیگر
اسباب سے اس کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ جب بیوی کے لئے
زندگی اور موت کا سوال ہو۔ کہ اُسے حمل نہ ہو۔ نوجوان عورت کئی دوسرے
حمل نہ ہونے دینے والے ذرائعہ کا استعمال کرے۔ وہاں ساتھ ہی خاوند
کو بھی کانڈم کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کسی ایک طریق میں خواہ کتنی ہی
احتیاط سے کام کیوں نہ لیا جائے۔ ناکامیابی کا تھوڑا بہت ڈر ضرور رہتا ہے

اور اگر عورت اور مرد دونو حمل نہ ہونے دینے کے مختلف ذرائع عمل میں لائیں۔ تو یہ خوف اتنا کم ہو جاتا ہے۔ کہ اُسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے

اعتدال کے اندر اولاد پیدا کرنے کے بعض حمائتی ایسے ہیں۔ جو اس یقینی سچائی سے انکار یا اُس کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہ مذہبی واعظوں اور پاکدامنی کے پرچارکوں کی اس بحث میں سچائی ہے۔ کہ "حمل نہ ہونے دینے کے وسائل نقصان دِہ ہیں"۔ ان کے طریق عمل سے حمل نہ ہونے دینے والے علم کی ترقی میں بڑی رکاوٹ پڑی ہے۔ کانڈم ایک ایسا حمل نہ ہونے دینے والا اوزار ہے۔ جس کا عوام کو سب سے زیادہ علم ہے۔ اور ڈاکٹر بھی اسی کی بہت سفارش کرتے ہیں۔ لیکن میری رائے میں یہ کانڈم بہت نقصان کرتا ہے۔ پھر بھی جیسا کہ ہارڈی کہتا ہے۔ "پروفیسر کرافٹ اپینگ اور سرودے اس کو باقی تمام حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں سے اچھا بتاتے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں جورج کی کانفرنس میں جس کو شہوانی بیماریوں کے ساتھ جنگ آزما ہونے والی سبھا نے بلایا تھا ڈاکٹر یک زباں اس خول کی حمائت کرتے تھے۔ شہواتی عوارض اور حمل دونوں کی روک کے لئے وہ اسی ایک کی سفارش کرتے تھے"۔

لیکن اس کے کامل طور پر مبرّا از نقائص ہونے کے دعوے سے میرا اختلاف ہے۔ ڈاکٹر روبی کہتا ہے۔ کہ کانڈم کو عموماً بہترین اوزار مانا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں عورت کی خواہش ٹھیک طور پر پوری ہو جاتی ہے"۔ کام شاستر (SEXUALOGY) کے جرمن عالم بھی اسی کی

حمایت کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں سے ایک اقتباس بطور نمونہ آئیون بلوچ کی مشہور کتاب[1] سے لے کر دیا جاتا ہے :-

"روکنے کا اعلیٰ اوزاری ذریعہ ایک یا دو پھر کا نڈم ہے۔ جب اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تو انزال کے احساس کے سوائے جماع کے قدرتی عمل میں اور کوئی فرق نہیں پڑتا"

مجھے اس شخص کی موٹی عقل پر افسوس ہوتا ہے۔ جو اس آخری اعتراض کی موجودگی کو تسلیم کرتے ہوئے بھی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ "جماع کے قدرتی عمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا" اس کچے اور جہالت پر مبنی بیان نے اس سمارے مضمون کے متعلق مردوں کے خیال پر بڑا وسیع اثر ڈالا ہے۔ بلوچ اس کے متعلق اس سخت نقصان کا احساس نہیں کرتا۔ جو اس طریق سے عورتوں کو ہوتا ہے۔ کیسچ بھی لکھتا ہے۔ کہ "جب مرد پوری طرح سے طاقت میں ہو تو کانڈم کا استعمال عورت کا کوئی نقصان نہیں کرتا۔ کیونکہ کانڈم کا ایک ہی نتیجہ (بہت ہی کسا ہٹ میں آجانیوالی عورت میں) یہ ہوتا ہے۔ کہ اس سے شہوت کے جوش کا بڑھنا کسی قدر زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ رک نہیں جاتا۔" کیسچ کانڈم کی حمایت میں لکھتا ہے۔ کہ "میری رائے یہ ہے کہ سب سے زیادہ

---

[1] IVAN BLOCH (1909) "THE SEXUL LIFE OF OUR TIME IN RELATION TO MODERN CIVILIZATION" TARNS FROM SIXTH GERMAN EDITION.

قابلِ اعتماد اور سب سے زیادہ کم نقصان دِہ طریق جو اس وقت دستیاب ہو سکتا ہے۔ اور جو دیگر تمام اوزاروں سے اعلیٰ ہے۔ وہ ہوشیاری سے منتخب کیا ہوا عمدہ بنا ہوا کانڈم ہے"۔

بدقسمتی سے ہیولاک ایلس بھی انہیں عالموں کی تقلید کرتا ہوا کہتا ہے کہ اب عموماً تمام مسلّمہ عالم کانڈم کو اُس حالت میں کہ اُس کا مناسب طریق سے استعمال کیا جائے سب سے زیادہ محفوظ سب سے زیادہ آرام دِہ اور سب سے زیادہ مبرّا از نقصان مانتے ہیں"۔

میں بڑے زور سے اِن "مسلّمہ عالموں" کی رائے کے ٹھیک ہونے میں اظہارِ شک کرتی ہوں۔

نوٹ

جسمانی اور منووگیان سمبندھی وجوہات سے معمولی تندرست جماع میں کانڈم کا استعمال مناسب نہیں۔ بیماری اور خوف کے متعلق اور دیگر خاص حالتوں کے لئے اِس کا استعمال مناسب ہے۔ لیکن عام طور پر اس کا استعمال ناواجب ہے۔ جیسا کہ مرد کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے سب ذرائع نامناسب ہوتے ہیں۔ اس بات پر میں بہت زیادہ زور دیتی ہوں۔ خواہ یہ بات ٹھیک ہے۔ کہ جن طریقوں کا خصوصاً کانڈم کا استعمال مرد کرتا ہے۔ اُن کو عورت کے ذریعہ استعمال کئے جانیوالے طریقوں کی نسبت زیادہ قابلِ اعتماد بنایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ ڈر کی حالت میں منووگیان سمبندھی قدر و قیمت رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی وہ سٹریر

شاستر کی نگاہ سے مناسب نہیں ۰

(۱۸) پن یا پھولدار کیبل کی طرح کا اوزار جس کے بارے میں یہ مان لیا گیا ہے۔ کہ وہ مرد کی پیشاب کی نالی کو بند کر دیتا ہے۔ تاکہ فرج کے باہر انزال کرنے کے مقصد سے عضوِ تناسل کو باہر نکال سکنے سے پیشتر ہی اگر اچانک انزال ہو جائے تو وہ رحم میں نہ جا سکے ۰

چند سال ہوئے اِس اوزار کا موجد میرے پاس اسے لایا تھا۔ مجھے یہ بالکل خطرناک اور نامناسب معلوم ہوا تھا۔ لیکن ممکن ہے بعض ناواقف لوگ اس کا استعمال کرنے لگ گئے ہوں۔ اس کو بالکل قابل مذمت قرار دینے میں مجھے ذرا بھی پس و پیش نہیں ۰

عورت کے ذریعہ استعمال میں لائے جانے والے اوزار

(۱۹) سپنج اکیلا ہی یا کیمیاوی سلیوشنوں - صابن کے سفوف یا دیگر جراثیم منی کو تباہ کرنے والی طاقتور چیزوں کے ساتھ یا اُن کے بغیر ہی اس کا استعمال

اب خاص طور پر تیار کئے ہوئے کئی قسم کے سپنج بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ اور استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک جالی لگی رہتی ہے۔ جس کے ساتھ وہ کھینچ کر آسانی باہر نکالے جا سکتے ہیں لیکن ان خاص سپنجوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور عملی استعمال میں یہ زیادہ اچھا ہے۔ کہ جو بندھن ان کے ساتھ عموماً لگائے جاتے ہیں۔ وہ نہ لگائے جائیں۔ کیونکہ ان سے سپنج کو صاف اور زہریلے مادہ سے آزاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

گو بعض زیادہ محتاط ڈاکٹر سپنج کی بہت مذمت کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا پوری طرح سے صاف کرنا ناممکن ہے۔ تاہم دوسرے کئی ڈاکٹر ابھی تک عام استعمال کے لئے اسے سب سے اعلےٰ طریق بتاتے ہیں اس میں بڑے بڑے فائدے یہ ہیں۔ کہ یہ سستا ہے۔ عام طور پر محفوظ ہے۔ اس کا لگانا بہت آسان ہے۔ جاہل عورتیں بھی اسے سمجھ سکتی ہیں۔ (جاہل لوگوں کو ہی حمل نہ ہونے دینے کے متعلق واقفیت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے) اندرونی ٹوپی کی طرح اسے ٹھیک ٹھیک لگانے کی ضرورت نہیں۔ اور عورت اپنے خاوند کی امداد کے بغیر خود ہی اس کا استعمال کر سکتی ہے۔ یہ آخری بات غریب اور جاہل عورتوں کے لئے بڑی قیمتی ہے۔ کیونکہ ان خانہ داری کے بوجھ سے دبی ہوئی مستورات کے خاوند عموماً شہوت پرست۔ بے پرواہ اور شرابی ہوتے ہیں۔

بغیر کسی کیمیاوی چیز کے اکیلا سپنج بھی اکثر کامیاب ہو جاتا ہے۔

گو عموماً یہ ایک غیر یقینی حمل نہ ہونے دینے والا ذریعہ ہے - جب کہ پھٹکڑی - کونین کا سفوف - یا صابن کا سفوف وغیرہ کیمیاوی سفوفوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یا کونین کی مرہم کے ساتھ لیس کر یا پانی ملے سرکہ میں بھگو کر یا کسی جوان منی کو ضائع کرنے والی چیز کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے - تب یہ سپنج صرف مفید ہی نہیں - بلکہ اس کا استعمال عام طور پر ہو بھی رہا ہے - اور بڑے بڑے مشہور ڈاکٹر اسے بہترین تسلی بخش طریق بتاتے ہیں ؛

اس کے استعمال کا مشورہ دیتے وقت اسے مناسب طور پر صاف رکھنے کی ضرورت اور مشکل پر بہت زور دینا چاہیئے - ربڑ کے تاروں کا بنا ہوا ہو تو وہ سپنج قدرتی سپنج سے اچھا ہے - کیونکہ اس میں سڑنے والی چیزوں کے لگا رہنے کی کم امید ہوتی ہے - بیمار کو سپنج کے صرف دھو ڈالنے کا ہی نہیں بلکہ کسی ایسے ڈھکنے والے برتن میں بند رکھنے کا بھی مشورہ دینا چاہیئے - جس میں ۲۰ حصہ پانی میں ایک حصہ بورک ایسڈ کا سلیوشن یا ۱/۲ فیصدی لائی سول جیسا کوئی ہلکا ڈس انفکٹنٹ پڑا ہو ؛

جن عورتوں کے رحم کی گردن غیر قدرتی ہو - یا پھٹی ہوئی یا چری ہوئی ہو - اور آکا و سو کیپ کا لگانا مشکل یا ناممکن ہو - ان کے لئے سپنج خاص طور پر مفید ہے - جن کا سروکس (رحم کی گردن) دبا ہوا ہو - یا نکال دیا گیا ہو - ان کے لئے بھی یہ مفید ہے - اگر رحم (یوٹرس) گرا ہوا نہ ہو

تو ایسی حالتوں کے لئے سپنج محفوظ اور تسلّی بخش ہے ؛

جہاں رحم اپنی جگہ سے بہت زیادہ گرا ہوا ہو - وہاں سپنج بالکل ناکارہ ہوتا ہے - میری رائے میں اس کے ناقابل ہونے کی بات اس بات سے چلی ہے کہ جس جماعت کی غریب اور جاہل مستورات عموماً سپنج کا استعمال کرتی ہیں اُن میں عموماً رحم کے گرنے کا عارضہ بھی بہت پایا جاتا ہے - اس سے اُن کے لئے سپنج حمل نہ ہونے دینے کا ناقابل کار ذریعہ بن جاتا ہے - گو وہ خود اس بات کو نہیں جانتیں ؛

نوٹ

سروکس یا رحم کی گردن کے مختلف قسم کے نقائص کے لئے سپنج سب سے زیادہ مناسب حمل نہ ہونے دینے والی چیز ہے - اس پر بھی خواہ وہ غریب اور جاہل عورتوں کے لئے جو بہترین طور پر ٹھیک کئے ہوئے اوزاروں کو خرید نہیں سکتیں - یا سمجھ نہیں سکتیں - بہت کام کی چیز ہے - میں خود عالمگیر استعمال کے لئے سپنج کی بہت طرفدار نہیں ہوں - میں سمجھتی ہوں کہ اندر کی ٹوپی کا صاف رکھنا اس سے زیادہ آسان ہے - اور کئی دوسرے نکتہ نگاہوں سے بھی وہ زیادہ مفید ہے - لیکن جن حمل نہ ہونے دینے والے ذرائع پر اس کتاب میں اب تک غور ہو چکا ہے - ان میں سپنج سب سے زیادہ قابل عمل ہے ؛

(۲۰) نرم گدّے یا ڈواٹ

ان کا معمولی اصول وہی ہے - جو سپنج کا ہے - مقصد یہ ہے کہ یونی رحم

کی نالی کے سارے سرے کو بھر دیا جائے ۔ اور اُس کے ساتھ رحم کی گردن کے دروازہ کو کسی ساتھ جوڑی ہوئی کیمیاوی چیز سے یا اس کے بغیر ہی بند کر دیا جائے ۔ اگر روئی (کاٹن وول) یا لنٹ استعمال کی جائے تو اس کو صاف کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ کیونکہ استعمال کے بعد اسے پھینک دیا جاتا ہے یہاں یونی کے سرے کو بھرنے کی قدیم تدابیر کا بیان کرنا نامناسب نہ ہوگا ۔ ان کا مشرق میں اب تک بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور صریحاً یہ تدابیر بہت پرانی ہیں ۔ مثال کے طور پر جاپان میں ریشم کے دیسی کاغذ کے بہت ہی نرم گٹھے ۔ ہندوستان میں پرندوں کے پروں کی گولیاں اور پھندے اس کام کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں + +

(۲۱) خاص طور پر شکل بدلے ہوئے گٹّے یا ٹمپن

ادویہ کو ملا کر خاص طور پر بنائے ہوئے گٹّوں کا دیگر مطالب کے لئے بہت پرچار ہے ۔ یہ گٹّے پھیل کر یونی کی ساری نالی کو بھر دیتے ہیں ۔ میں نہیں جانتی کہ اور بھی کسی نے اِن گٹوں کے استعمال کی سفارش کی ہے یا نہیں ۔ لیکن میں نے حمل نہ ہونے دینے کے لئے خود ان کو استعمال کرنے کا مشورہ دیا ہے ۔ معمولی ٹمپن کی نسبت ان مختلف قسم کے ٹمپنوں میں

+ SEE. FOR INSTANCE. REFERENCE IN FELIX A THEILHABER 1913 DAS STERILE BERLIN PP. 165. BERLIN. 1913.

پھیلنے والی اُون بہت کم ہونی چاہئے۔ یہ صرف اُتنی ہی ہو۔ جس سے فرج یعنی یونی کا سرا ڈھک جائے۔ خاص طور پر تیار کئے ہوئے ٹمپن میں بہت سے اور بھی فوائد ہوسکتے ہیں۔ میں نے خود اس قسم کے ٹمپن کی سفارش کی ہے اس کے استعمال سے فائدہ بھی ہوا ہے۔ اس میں اچھتائی اول ICHTHYOL ہوتا ہے۔ اور اس چیز کے عوارض کو دور کرنے والے اوصاف تمام ڈاکٹروں کو بخوبی معلوم ہیں۔ یہ حمل نہ ہونے دینے کا بھی کام کرتا ہے۔ خاص طور پر دوائی ملا کر بنائے ہوئے چھوٹے ٹمپن کا بطور حمل نہ ہونے دینے والے طریق کے استعمال کو کئی ڈاکٹر اپنے بیماروں کے لئے مُفید پائیں گے ؟

صرف "اچھتائی اول" ہی کیوں۔ ہر ایک عورت کی انفرادی ضروریات کے مطابق انتخاب کی ہوئی دیگر کئی ادویہ بھی اسی طریق سے دی جاسکتی ہیں اس طریق میں بڑا نقص یہ ہے۔ کہ اس میں خاص طور پر تیار کئے ہوئے ٹمپن کی ضرورت ہے۔ اور وہ ارزاں نہیں ملتا۔ اس لئے ان خاص گدّوں کے استعمال کا مشورہ صرف اُنہیں عورتوں کو دینا چاہیئے۔ جو درحقیقت دولتمند ہیں۔ یا جن کی بیماری اتنی بڑھ چکی ہے۔ کہ معمولی حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کی نسبت اُن پر زیادہ خرچ کرنا ضروری ہوگیا ہے ؟

نوٹ

اس طریق میں مجھے ایک ایسی بات معلوم ہوتی ہے۔ جس سے میری رائے میں ہمارے حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں کے علم میں بہت مفید ترقی ہوگی۔ خاص طور پر دوائی ملا کر بنائے ہوئے گدّوں کے استعمال سے

حمل نہ ہونے دینے والے ذرائع کا صفائی طور پر تسکین وہ اوزاروں سے
ملاپ ہو جائے گا۔ اور اس سے بہت ترقی ہوگی۔ اس کے گراں ہونے کیوجہ
سے اس طریق کے عام استعمال میں آنے کی اُمید نہیں۔ اور نہ اس بات کی
ضرورت ہی ہے۔ کیونکہ یہ خاص تکلیف والے بیماروں کے ہی قابل ہے۔
تندرست عورتوں کے لئے نہیں ؎

(۲۲) گنبد کی شکل کی ٹوپی جیسی پیسریاں

جو رحم کی گردن (سرِوکس) پر ٹھیک آنے کے لئے بنائی
گئی ہیں۔ ان کی شکل وصورت و بناوٹیں بہت قسم کی ہیں۔
ان گنبد کی شکل کی تمام پیسریوں کا۔ آکلوسو پیسیری اور مینسنگا
پیسری کی مانند عام اصول حیوانِ منی کو اندرونی اوس (OS) میں داخل
ہونے سے روکنا ہے۔ اِن میں ایک چھوٹی سی ٹوپلی ہوتی ہے۔ جو رحم کی
گردن پر ٹھیک آجاتی ہے۔ اِس سے حیوان منی اور رج کے انڈے کے
درمیان ایک روکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن مرد کے عضوِ تناسل اور
عورت کے اندامِ نہانی کے بیچ کی سطحوں میں حتی الامکان بہت کم دست
اندازی یا رخنہ ہوتا ہے۔ رحم کی گردن پر چھوٹی اکلوسو ٹوپی پہنا دینے سے
یونی کی نالی ہی کا ایک بڑا حصہ نہیں۔ بلکہ سرِوکس کی جگہ کے اِرد گرد کا
فرج کی نالی کا تمام سرا عضوِ تناسل اور ویریہ کے ساتھ ٹھیک اور قدرتی
طور پر لگا رہتا ہے۔ یہ صرف اِدھر اُدھر گھومنے والے حیوان منی اور رحم

کی گردن کی نالی کے دروازہ کے درمیان پتلی ربڑ کی ایک باڑ کھڑی کر دی
اکثر حالتوں میں اس کی کتنی عظیم ضرورت ہے۔ یہ ڈوشوں اور پیچھے بیان کر
کونین پیسریوں دونوں کی دفتاً فوقتاً ناکامیابی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ ایسی
ناکامیابیاں کبھی تو انفرادی بے پرواہی کی وجہ سے جان پڑتی ہیں
لیکن کبھی اس کی وجہ مکمّل طور پر جوش میں آئے ہوئے رحم کا وہ قدرتی
ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ ناکامیابی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ مکمّل طور پر جوش
میں آئے ہوئے رحم میں ہو سکتا ہے۔ کہ سروکس خود بخود کھُل کر عضو تناسل
کے اگلے حصّہ کو اندر داخل کر لے۔ جس سے منی انزال ہو کر سیدھی رحم
میں پہنچ جائے۔ اور حیوان منی کو مارنے کے لئے یونی میں رکھی ہوئی
کونین پیسری یا دیگر کیمیاوی اشیاء کو بے اثر کر دے ✣

سروکس کا یہ جُنت ملاپ بہت کم مستورات میں ہوتا ہے۔ اس لئے
اس کا ثابت کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ اکساہٹ کے انتہائی درجہ پر
پہنچنے کی حالت میں ہی ہو سکتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ
کئی پُوری قوّتِ جماع رکھنے والی اور گرم عورتیں عضوِ تناسل کے اگلے
حصّہ کے رحم کی گردن کی نالی کے ساتھ مِلاپ کا احساس کرتی ہیں
اور ایسی عورت تھوڑی بہت منی رحم میں کھینچ لیتی ہے ✣

یہ دلیل دی جا سکتی ہے۔ کہ سروکس کی ٹوپی جس چھوٹی سی جگہ کو
ڈھک لیتی ہے۔ اگر جماع کے وقت وہ جگہ بھی ننگی رہے۔ تو بہت
اچھا ہو۔ کسی حد تک میں اس دلیل کے ساتھ متفق ہوں۔ تاہم جس

کی ٹوپی میں کہتی ہوں۔ اگر اس کا استعمال کیا جائے۔ تو جماع کی ساری بڑی بڑی لذتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور مکمل قدرتی عمل جماع میں بہت ہی کم دست اندازی ہوتی ہے ؀

جس قسم کی ٹوپی کے استعمال کی میں صلاح دے رہی ہوں۔ اور جس کے فوائد برتھ کنٹرول کلنک میں ڈیڑھ سال کے تجربہ سے تسلیم کئے جا چکے ہیں۔ اس کا نقشہ آگے دیا جائیگا۔ اس کا درمیانی یا چوٹی کا حصہ پتلی ربڑ ہے۔ کنارا حالات کے مطابق یا تو ٹھوس ربڑ کا ہے۔ یا ہوا بھر کر پھلایا ہوا ہوتا ہے۔ تجربہ سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ٹھوس ربڑ کا کنارا سب سے اچھا ہے۔ کلنک (ہسپتال) میں اب ہم اسی کا استعمال کرتی ہیں۔ دوسری ٹوپیوں سے یہ مندرجہ ذیل باتوں سے تمیز کی جا سکتی ہے کہ اس کی چوٹی ۔ بڑی ۔ اونچی ۔ پتلی اور بہت ہی مکمل بناوٹ کی ہے۔ اور قطر (سر کی ٹوپی کی طرح) کنارے کے اندر کی طرف کے وار پار ناپا جاتا ہے۔ نہ کہ باہر کی طرف سے۔ اس نمونہ کی ٹوپی مختلف موجدوں کے مطابق بہت قسم کی ہے۔ اس کی سب سے عمدہ قسم جس کا ہم کلنک میں استعمال کرتی ہیں۔ پرو ریس (PRO RACE) کے نام سے مشہور ہے ؀

ساری ٹوپی اتنی نرم ہے۔ کہ اندر داخل کرنے کے لئے وہ بڑی آسانی

THE MOTHER'S CLINIC, AT 61, MARL-BOROUGH ROAD, HOLLOWAY, N. 19. THE FRIST BRITISH BIRTH CONTROL CLI-NIC, FOUNDED IN 1921.

سے مروڑ کر اکٹھی کی جا سکتی ہے۔ اگر عورت خود اس کا استعمال کرنا چاہتی
ہو۔ تو اُسے پھسکی مار کر بیٹھ کر اس کے داخل کرنے کا طریق سکھلایا
چاہیے۔ ٹوپی کی اُبھری ہوئی سطح کو پچھلی طرف سے مروڑ کر اُسے اکٹھا کر لینا
اور اندر دھکیل دینا چاہیے۔ یہاں تک کہ یہ رحم کی گردن کی نالی میں پہنچ جائے
اور وہاں اُسے قدرتی طور پر پھیلنے دینا چاہیئے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے
یہ فوراً اور خود بخود ٹھیک بیٹھ جاتی ہے۔ اور سروکس کی گردن کے اردگرد
کی جگہ میں اسے صرف دبانے کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ بس پھر اور
کوئی ضروری بات کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔ کئی عورتیں جاہل ہوتی ہیں
اور جلدی گھبرا جاتی ہیں۔ اُن کو اس کو اندر لگا کر اور پھر باہر نکال کر
سارا کام سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کلنک میں سترہ سو غریب
جاہل عورتوں کے ساتھ تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ معمولی حالات میں
دس منٹ تک سکھانا بالکل کافی ہوتا ہے ۔

تمام قسم کی ٹوپیوں کے ساتھ فیتہ یا ربڑ کا بندھن لگا ہوا ہوتا ہے
اس سے کھینچ کر ٹوپی کو باہر نکالا جاتا ہے۔ کئی وجوہات سے میں اسے
قابل اعتراض سمجھتی ہوں۔ عورت کے دھاگے کو کھینچنے میں بڑا اعتراض
مجھے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں رحم کے کھچ کر نیچے چلے آنے کا خوف
رہتا ہے۔ ٹھیک طرح سے لگائی ہوئی ٹوپی بڑی کھچ کر ساتھ لگی رہتی
ہے۔ صرف کھینچنے سے ہی وہ نہیں اُترتی۔ کھینچنے سے سروکس کے لمبا
ہو جانے کا یا اپنی جگہ سے گر پڑنے کا خوف ہے۔ حمل نہ ہونے دینے
کے مخالف دبی زبان سے ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں۔ کہ اُس سے عورت
کا عضو تناسل اپنی جگہ سے گر پڑتا ہے۔ اوپر سے ہنسی کے قابل معلوم

نے والے اس خیال میں کچھ سچائی ضرور ہے - اس کی وجہ ٹھیک طور
لگی ہوئی ٹوپی کو بوجہ تونی سے کھینچنے کے سوائے کچھ نہیں - اس بندھن
فیتے کو کاٹ ڈالنا ہی اچھا ہے - جب ٹوپی کو اتار لینے کی خواہش ہو تو کنارے
کے نیچے انگلی سے جھٹکا دینے سے بہ آسانی اتر آتی ہے - اور نقصان
ہونے کا کوئی ڈر نہیں رہتا - فیتے کے بغیر بھی ٹوپیاں لگ سکتی ہیں - جب
تک ان سے اچھی اور کوئی چیز نہیں بنتی - تب تک میں چاہتی ہوں - کہ
ڈاکٹر لوگ صرف انہی کا استعمال اپنے بیماروں کو بتایا کریں ؛

عورت کو پہلی بار اس ٹوپی کا استعمال سکھلانے وقت ڈاکٹر کو دیکھنا
چاہئے - کہ کہیں اس کی یونی کا راستہ خلافِ قدرت طویل اور اسکی انگلیاں
معمولی طور پر چھوٹی تو نہیں - اگر ایسا ہوگا - تو وہ خود ٹوپی کو قابل اطمینان
طریق سے نہ لگا سکیگی - لیکن بہت مستورات میں یونی کی لمبائی اور پہلی یا
درمیانی انگلی کی لمبائی ایسی ہوتی ہے - کہ وہ خود بڑی آسانی سے
ٹوپی کو اتار اور لگا سکتی ہیں ؛

حمل نہ ہونے دینے کے مخالفوں نے ایک لیڈی ڈاکٹر کی بات
کو لے کر رائی کا پہاڑ بنایا ہے - ڈاکٹرانی خود ٹوپی کا استعمال نہ کر سکتی
تھی - اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا - کہ یہ طریق ہی قابل اعتراض ہے
لیکن دراصل ڈاکٹرانی کے ہاتھ خاص طور پر چھوٹے اور اس کی
یونی لمبی تھی - اپنے سروکس کے مقام تک پہنچنا اس کے لئے جسمانی
طور پر ناممکن تھا - ایسی حالتیں ہوتی بہت کم ہیں - لیکن چونکہ لوگوں
کی توجہ ان کی طرف بہت مبذول ہو جاتی ہے - اس لئے ایک ایسی عورت
یکصد قدرتی حالتوں سے بڑھکر اثر پیدا کرتی ہے ؛

"پرورلیس" اور بہت سی دُوسری آکلوسو ہپیسریاں تین سائزوں کی بنائی جاتی ہیں۔ معمولی درجہ کی عورت ۱ یا ۲ کی جسامت کی ٹوپی کا ہی عموماً استعمال کرتی ہے۔ کافی تجربہ کے بعد ۲ کی ہی زیادہ اچھی دیکھی گئی ہے۔ اور اگر بچّہ پیدا کرنے کے وقت عورت کا اندر زیادہ پھٹ گیا ہو تو دو تین بچّے ہو جانے کے بعد بھی سائز ۳ اُس کے لئے بہت بڑا اور سائز ۲ ہی ٹھیک ہوتا ہے ٭

ٹوپی کے ساتھ بعض عورتیں کونین کی مرہم بھی برتتی ہیں۔ وہ مرہم کو ٹوپی کے اندر اور باہر لگا دیتی ہیں۔ اِس سے ایک تو ٹوپی چکنی ہو جاتی ہے۔ اور اندر آرام سے داخل ہو جاتی ہے ....

.... لیکن اس مطلب کے لئے چکنا کرنے کی ضرورت نہیں یا پانی میں تھوڑا سا صابن گھول کر اُس سے ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ دُوسرے یہ ایک مزید تدبیر کا بھی کام دیتی ہے۔ لیکن یہ مرہم ٹوپی کے لئے اچھی نہیں ٭

یہ بات بھول نہ جانی چاہئے۔ کہ ڈاکٹری مشاہدہ کے نیچے رکھے ہوئے اوزاروں کے سوائے حمل نہ ہونے دینے کی ایسی کوئی ایک ترکیب نہیں۔ جو جاہل عورت کے ہاتھ میں بھی محفوظ ہو۔ اِس لئے نازک حالتوں میں ٹوپی اور ایک دُوسری ترکیب دونوں کا استعمال کرنا مناسب ہے۔ دُوسرے طریق کے طور پر کونین کی ہپیسری اچھی رہیگی۔ لیکن ایک سمجھدار اور ہوشیار عورت کی حالت میں۔ جس نے ٹوپی کا استعمال اچھی طرح سیکھ لیا ہو۔ اگر وہ "لاعلاج قوّت پیدائش رکھنے والی" نہ ہو۔ تو اکثر اکیلی ٹوپی ہی بغیر کسی کیمیادی چیز کے محفوظ اور کافی

ہوتی ہے۔ ٹوپی کی حفاظت کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ جوان منی کو رحم میں داخل نہیں ہونے دیتی دیا درہے کہ جوان منی ۷ دن تک زندہ رہ سکتا ہے) اور جراثیم منی کو یونی میں محدود رکھتی ہے۔ تندرست نارمل عورت کی قدرتی کھٹی رطوبت اُن کی زندگی کی طاقت کو تباہ کر ڈالتی ہے۔

اس ٹوپی کا سب سے بڑا فائدہ منو وگیان سمبندھی (سائیکالوجیکل) ہے۔ کیونکہ یہ جماع کے عمل میں بہت کم دست اندازی کرتی ہے۔ اس خیال سے اس اکیلی کا ہی استعمال کرنا سب سے اچھا ہے۔ کیونکہ کئیوں بیہری کچھ تو اپنی بہت چکنائی کی وجہ سے اور کچھ کو کاہٹر کی بو کی وجہ سے رنگ میں بھنگ ڈال سکتی ہے۔ لیکن اگر اکیلی ٹوپی کا استعمال کیا جائے تو یہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے داخل کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ بار بار نہیں گھنٹوں تک جیوں کی تیوں محفوظ طور پر اندر رکھی جا سکتی اور دوسرے دن دھونے یا بدلنے کے لئے کسی وقت بھی نکالی جا سکتی ہے۔ اس طرح اپنے معمولی سنگار کے وقت یا غسل کرتے وقت جب اُس کے استعمال کی ضرورت ہو۔ اُس سے کئی گھنٹے پہلے حمل سے بچنے کا یہ حفظ ماتقدم کر سکتی ہے۔ اس لئے عمل جماع میں منو وگیان سمبندھی کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ڈوش کرنے کے متعلق کیا گیا تھا۔ تمام نازک طبیعت شخصوں کے لئے اس کی منو وگیان سمبندھی اور نرالی خصوصیت بہت ہی اہمیت کی ہے۔ میں کئی ایسے شادی شدہ جوڑوں کو جانتی ہوں۔ جو راحت میں خلل ڈالنے والی۔ حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کی مکروہ ضرورت سے جو دکھوں میں پڑ گئے ہیں۔ لذت

جماع میں دست اندازی نہ کرنے والی اس ٹوپی کی خبر سُن کر ایسے جوڑوں
کو بہت شانتی اور سنتوش ہوا ہے *

مجھے معلوم ہے۔ کئی مستورات کئی سالوں تک ٹوپی کا بالکل باقاعدہ
استعمال کرتی رہی ہیں۔ رج نکلنے کے دنوں کو چھوڑ کر وہ ہمیشہ اسے
اندر ہی رکھے رہی ہیں۔ لیکن عورت کو چاہئے۔ کہ دو ٹوپیاں رکھے
اور باری باری انہیں لگایا کرے۔ ٹوپی کو ہر وقت لگائے رکھنا اچھا
نہیں۔ دوبارہ لگانے سے پہلے ٹوپی کو بخوبی صاف کر لینا چاہئے
مختلف عورتوں کی فرجوں کی رطوبتوں میں ٹوپیوں کے ربڑ کو
خراب کرنے والے اثرات بہت مختلف ہوتے ہیں۔ کئی مستورات
ایک ہی ٹوپی کو دو سال تک رکھ سکتی ہیں۔ اور اُس کا ربڑ خراب
نہیں ہوتا۔ اور دوسری عورتوں کی دو مہینہ میں ہی وہی ٹوپی خراب
ہو جاتی ہے *

میں سمجھتی ہوں۔ کہ یونی کی نالی اور اُس کی ریزش کی کیمیاوی حالتوں
کے متعلق ابھی اور بہت زیادہ معلوم کرنا باقی ہے۔ اگر حمل نہ ہونے
دینے کے علم کو ڈاکٹری مطالعہ کے موجودہ تنگ دائرہ سے نکال کر اس
پر وسیع اور مناسب طور پر غور کیا جائے۔ تو حمل نہ ہونے دینے اور
یونی کے متعلق عملوں پر سچی تحقیقات سے کئی قیمتی نئی باتیں معلوم
ہو سکتی ہیں۔ اس میں بہت کم شبہ ہے۔ کہ مختلف مستورات میں
یونی کی رطوبتوں کی کھٹاس میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ اغلباً
ایک ہی عورت میں مختلف حالتوں میں کھٹاس بھی مختلف ہوتی ہے۔
جب کوئی عورت ٹوپی کا استعمال کر رہی ہوتی ہے۔ تب اُس کی

یونی کا قدرتی تیزاب (کھٹاس) کسی کیمیاوی پچکاری کے بغیر ہی حفاظت
کا کافی ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تیزاب (ایسڈ) حیوانِ منی کی چلنے
پھرنے کی طاقت کو ایک درجن یا اس سے بھی کم گھنٹوں میں تباہ
کر ڈالتا ہے۔ جب تک عورت اُن عورتوں کی قسم سے نہ ہو جن میں
فرج کی مستقل کھاری رطوبتوں کی طرف رغبت ہوتی ہے
تب تک اس کے لئے بچاؤ کے کسی ذریعہ کی ضرورت نہیں لیکن
بعض عورتوں میں عملِ جماع کے ذریعہ رکھے جانے کے کئی دن بعد
متحرک حیوانِ منی دیکھے گئے ہیں۔ بوسی† نے کچھ ایسی دلچسپ
حالتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں حیوانِ منی سترہ دن تک زندہ رہے
ہیں جہاں تک میں معلوم کر سکتی ہوں۔ ان عورتوں میں یونی کی املت
(کھٹاس) یا کشار سوبھاؤ (کھاری پن) پر کچھ غور نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتی
ہوں کہ حیوانِ منی کی نہایت گہری قوت زندگی کا باعث۔ حیوانِ منی کی
عام فطرت کو جانتے ہوئے یہاں بحث طلب حالتوں میں ایک یا دوسرے
باعث سے اس عورت کی فرج کی رطوبتوں کا ضرور ہی بہت ہلکی تیزابی
(کھٹی) خاصیت یا غالباً زیادہ کھاری خاصیت ہوتا ہے۔ معمولی طور
پر موجودہ زمانہ کی عورت کی رطوبتیں اتنی تیزابی ہوتی ہیں۔ کہ وہ حیوانِ منی
کو چند ہی گھنٹوں میں یا زیادہ سے زیادہ دوسرے دن تک ضائع کر دیتی
ہیں۔ اس لئے اگر دوسرے دن نہاتے وقت وہ ٹوپی کو اتار دے۔ تو

† BOSI (1891) GAZZETTA DEGLI OSPITALI (APRIL 8. 1891).

کیمیاوی اشیاء کا کوئی سولیوشن یا کسی اور چیز کے استعمال کرنے کی
ضرورت نہیں رہتی †

اس تعلق میں کیش کا دلچسپ تجربہ قابل غور ہے - وہ اپنی ایک اور کتاب
کے صفحہ ۲۱۶ پر لکھتا ہے :-

"رحم کی گردن کی غدودوں کو ایک خاص اہمیت دینا ضروری ہے
یہ غدود میرے اپنے تجربہ کے مطابق ایک ایسی ریزش دینے کا کام
کرتی ہیں - جو حیوان منی کی طاقت کو بڑھا دیتی ہے - جس سے وہ جلد از جلد
رحم میں داخل ہو جاتے ہیں - میں نے پنڈر چنا شاستر سمبندھی تجربات
سے ان غدودوں کے خاص اوصاف اور عورت و مرد کے فرائض سے تعلق
رکھنے والی زندگی کی مختلف شکلوں میں ان غدودوں میں ہونے والی تبدیلیوں
کا پتہ لگانے کی کوشش کی ہے ..... جوانی سے پہلے ان غدودوں
میں صرف بہت تھوڑی بڑھنی ہوتی ہے - اس وقت وہ صرف گڑھے
سی ہوتی ہیں - بعد میں خون حیض آنے پر وہ لمبی درخت کی شکل کی
بند سرے والی غدود بن جاتی ہیں - اور حیض کے دنوں میں اور
شہوت کے بھڑکنے کے اثر سے ایک ایسی رطوبت پیدا کرتی ہیں
جو مقدار میں بدلتی رہتی ہے - اور اوصاف میں اپنی کھاری خاصیت کے
مقابلہ سے خاص طور پر پہچانی جاتی ہے " تب وہ اُن کی ہندان شاستر

† B. H. KISCH, M. D. THE SEXUAL LIFE OF WOMAN" ENGLISH TRANSLATION BY PAUL P P. 686 HEINEMANN, LONDON.

کے متعلق گراوٹ پر غور کرتا ہے۔ پھر حمل قائم کرنے کے مضمون پر مفصل
طور پر بحث کرنے کے بعد وہ صفحہ ۔۔۔ پر لکھتا ہے :۔
"حمل قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کے لئے میں اسے بڑا اہم سمجھتا ہوں
کہ مذکورہ بالا تبدیلیوں کے ساتھ ہی ساتھ نارٹیوں کی معکوس اکساہٹ
کی وجہ سے سروکس کے غدود لیسدار رطوبت نکالنے لگتے ہیں۔ جو
معکوس عمل میں کھاری خاصیت والی اور حیوان منی کی حرکت کو پیدا کرنے
والی طاقتوں کے بڑھانے کے قابل ہوتی ہے۔ اس لئے یہ حیوان منی
سروکس کی نالی کو مڑنے والے چھوٹے چھوٹے رونگٹیدار ایپیتھیلیم (
(CILIATED EPITHELIUM) نامی ریشوں کے فعل کی طاقت کی
اعانت سے رحم کے گڑھے کے اندر چلے جائیں گے۔ تب وہاں سے
اوپر فلوپین نالیوں میں پہنچ جائیں گے"۔
کیچ کے ان تجربات میں مجھے اس بات کے حق میں ایک زبردست
دلیل ملتی ہے۔ کہ جہاں حمل سے بچنے کی ضرورت ہو۔ وہاں حمل نہ ہونے
دینے کی تدبیر کے طور پر سروکس کو ڈھکنے والی ٹوپی کا استعمال ضرور
ہونا چاہیئے۔
ان ٹوپیوں کے متعلق کچھ عملی بیان مفید ہوگا۔ بازاروں میں انواع
واقسام کی چھوٹی ربڑ کی ٹوپیاں ملتی ہیں۔ عموماً ان کا کنارہ ٹھوس ہوتا
ہے۔ بعض کے کنارے کمانی دار اور بعض کے ہوا بھر کر پھلائے ہوئے
ہوتے ہیں۔ ٹوپی کے سے مرکز اور چھلے کی طرح کے محیط کے پہلوؤں کے
بیچ کے تعلقات کے نقطۂ نگاہ سے یہ تمام ٹوپیاں کئی قسم کے قدوقامت
اور مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ لیکن ان سب کا اصول ایک ہی ہے یعنی

رحم کی نالی کو ڈھک دینا :-

عام اصول کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اس وقت حمل نہ ہونے دینے کی جتنی بھی تدابیر پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اُن میں سے میں اسے ہی بے عیب سمجھتی ہوں۔ لیکن مجھے اس ٹوپی کی جو درجن دو درجن اقسام دکھائی گئی ہیں۔ اُن میں سے صرف ایک ہی مکمل طور پر قابل اعتبار اور قابل اطمینان معلوم ہوتی ہے۔ اس کی خاص ہمیت ٹوپی کے قد اور اس کے کنارے وغیرہ کے ساتھ تعلق پر منحصر ہے۔ میں اسے پھولے ہوئے کنارے والی اور کئی قسم کی ڈھالوں کے کنارے والی ٹوپی کو میں پسند نہیں کرتی۔ میں سب کو متنبہ کرتی رہتی ہوں۔ کہ ان کا استعمال نہ کریں، اُپر درییں، ٹوپی کے کنارے میں سادا۔ نرم۔ لیکن پکا ربڑ کا چھلا سب سے اچھا ہے۔ پھر بھی بازار میں ملنے والی درجن دو درجن قسم کی ٹوپیوں میں سے کئی ایک مختلف صورتوں میں اپنی اپنی ذاتی حالت کے مطابق کسی نہ کسی کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ ان میں بڑے بڑے نقائص یہ ہیں۔ ایک تو یہ بڑی لاپرواہی سے اور جلدی میں بنائی جاتی ہیں۔ جس سے اُن میں چھوٹے چھوٹے سوراخ رہ جاتے ہیں۔ گنبد کی طرح کی ٹوپی اور کنارے میں بڑی بے پرواہی سے جوڑ لگایا جاتا ہے۔ یا اُسے بڑا کھردرا بنا دیا جاتا ہے۔ جس سے اُس کا صاف رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان میں سے اکثروں کا گنبد بہت نیچا ہوتا ہے :-

میرے پاس اکثر شکائتیں پہنچی ہیں۔ کہ جس ٹوپی کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اصلی ہمیں نہیں ملتی۔ مختلف اقسام کی چھوٹی چابک

بالکل سو پیسری بازار میں دیکھ کر مجھے بڑی حیرت اور مایوسی ہوئی
ٹوپی کا اس کے کنارے کے ساتھ تناسب اور نسبتاً قد بڑی اہمیت
رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا بیان کرنا ضروری ہے۔ ذیل کی تصویر
ا ۱۔ اور ا ۲ میں اطمینان بخش ٹوپی کی شکلیں دکھائی گئی ہیں
ب ۱۔ اور ب ۲ عموماً بازار میں فروخت ہونے والے نمونہ کی تصاویر

الف ۱ — گ — ج

ب ۱ — گ — ج

الف ۲ — گ

ب ۲ — ج
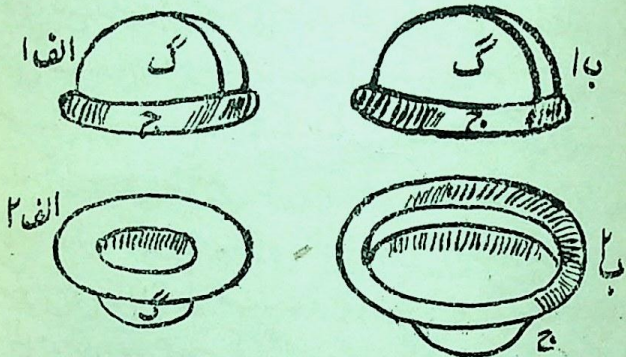
ہیں۔ میری رائے میں عام اصول کے طور پر نہ صرف یہ غیر تسلی بخش ہیں
بلکہ ان کی ناکامیوں کا بھی موجب ہیں۔ جنہوں نے اس سب سے زیادہ
مفید طریق کے لئے بعض لوگوں میں بے اعتمادی پیدا کر دی ہے۔
ان تصاویر میں قابل غور باتیں یہ ہیں۔ کمانی کا چھلہ ج اور فانہ کی
شکل کا حصہ گ ایک دوسرے کے ساتھ ایسی نسبتی مناسبت میں
ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ الف میں دکھایا گیا ہے۔ نہ کہ جیسا کہ ب میں
ہے۔ جہاں کہ کنارا بہت موٹا اور بھاری اور فانے کی شکل کا حصہ گ
بہت چپٹا اور چھوٹا ہے ۞

بہت چپٹی ٹوپی کے خلاف جو دلچسپ سٹر پر شاستر سمبندھی باعث

ہیں۔ اُن میں سے ایک کی بنا تو اکثر عورتوں کی جسمانی خصوصیت ہے۔
یعنی اُن کو حیض بے قاعدگی سے ہوتا ہے۔ اِس لئے وہ حیض آنے کے
آغاز میں بے احتیاطی سے ٹوپی پہن لیتی ہیں۔ جب بہت چھوٹا گنبد
ناموزوں ہوتا ہے۔ اگر میری بتائی ہوئی اُونچے گنبد والی ٹوپی کا استعمال
کیا جائے۔ تو تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ یہ کم از کم کئی گھنٹوں تک
حیض کی رطوبت کو بہنے دیتی ہے۔ اُونچے گنبد کے لئے دُوسری وجہ
کئی شہوت کی تیز خواہش رکھنے والی مستورات میں پائی جاتی ہے۔ ان
عورتوں میں خواہش نفسانی کی زیادتی کے اثر سے کچھ مقدار میں رحم
سے رطوبتیں نکل پڑتی ہیں۔ اُن کے باہر آنے کے لئے بڑا گنبد
راستہ دے دیتا ہے۔ علاوہ ازیں ٹوپی میں بڑا اور پتلا مرکز ہونے
سروکس کی نالی (CERVICAL CANAL) کے کچلے جانے کا خوف
نہیں رہتا۔ لیکن چھوٹے کڑے مرکزی گنبد یا چپٹی لینز کی شکل کی
ٹوپی دونوں میں سروکس کو کچلنے اور اُس میں رکاوٹ ڈالنے کا خوف رہتا
ہے۔ پھر اگر خواہش نفسانی کے سخت جوش کے وقت جیسا کہ کئی بار ہو
جاتا ہے۔ سروکس کا OS اور مرد عضو تناسل کا اگلا حصہ مل جائیں۔ تو
اُونچی پتلا مرکزی ٹکڑا عضو تناسل کو نیچے راستہ دے دیتا ہے۔ اونچے
گنبد میں جتنے فوائد ہیں۔ اُن کو جھٹلانے والا ایک بھی اعتراض مجھے
معلوم نہیں ہوا۔ اور نہ ہی میں خیال کر سکتی ہوں۔ کہ اِس سے کوئی
نقصان ہونا ممکن ہے ۔

جو مستورات قوتِ جماع کے نقطۂ نظر سے سست ہیں۔ یا جن کے سروکس
کی نالیاں چھوٹی ہیں۔ اُن کے لئے چھوٹا گنبد مناسب ہو سکتا ہے

لیکن چُست جوڑے کے یہ لائق نہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ عضوِ تناسل اس کو نیچے لے جانے کی کوشش کرے۔ اور کامیابی نہ ہونے پر اس کو اپنی جگہ سے نکال دے۔ اس لئے میرا یقین ہے۔ کہ "اس طریق کی ناکامیابی کا موجب کئی حالتوں میں یہ ہوتا ہے۔ کہ میاں بیوی چھوٹے گنبد والی ٹوپی کا استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ انہیں بڑے گنبدوں کا کرنا چاہئے تھا۔ اس ٹوپی کی بناوٹ میں ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ سارا او زار کیا کنارہ اور کیا ٹوپی دولو بہت ہی لچکدار اور نرم ربڑ کا ہو۔ اور ذرا بھی مُرجھایا ہُوا یا جُھریدار نہ ہو۔ ساتھ ہی جوڑ کی لکیر جو تصویر میں گ کی باریک لکیر کے نیچے دکھلائی گئی ہے۔ خوب مضبوط ہونی چاہئے۔ اس میں پتلی جگہ یا سوراخ بالکل نہ ہو۔ میرے پاس ایک ٹوپی بھیجی گئی تھی۔ جو اور سب طرح سے تو مکمل تھی۔ لیکن اس میں ٹھیاس جوڑ کی جگہ پر ربڑ میں ایک باریک بلبلہ تھا۔ اور وہ بڑھکر اتنا بڑا سوراخ بن گیا تھا۔ کہ اس میں سے جرم منی گذر سکتا تھا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ جوڑ محفوظ ہے۔ ٹوپی کو روشنی کی طرف کر کے پھیلانا اور اس کا امتحان کرنا چاہئے اگر خوردبین سے دیکھا جائے۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ لیکن پردیسی ٹوپی سب سے اچھی ہے۔ کیونکہ اس کے گنبد میں سلائی نہیں ہوتی؟

تصویر نمبر الف ۲۔ اور ب ۲ میں ٹوپیوں کو اُلٹا کر کے اندر سے دکھلایا گیا ہے۔ اور نرم ٹوپی گ اور اس کے ارد گرد کے چھلّے چھ کے درمیان کے جوڑ کی لکیر صاف ہے۔ تصویر ا میں آپ دیکھیں گے کہ جوڑ برابر ہے۔ اور ٹوپی اور چھلا ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں لیکن ب میں ٹوپی گ کے کھردرے کنارے کا نسبتاً اونچا نیچا جوڑ ہے

یہ بات ناکامیابی کا ایک بڑا خوف ناک موجب ہے۔ یا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کو صاف رکھنا ناممکن ہے۔ جس ٹوپی کا اندرونی حصہ ایسا اونچا نیچا ہو۔ اُسے ہرگز نہیں خریدنا چاہیئے۔

یاد رہے۔ کہ ربڑ خواہ استعمال میں نہ بھی لائی جا رہی ہو۔ خراب ہونے لگتی ہے۔ اور ٹوپی کو کئی ماہ تک خشک رکھ چھوڑنے اور پھر اُسے استعمال کرنے سے اُس میں چھوٹی چھوٹی دراڑیں آ جانے کی وجہ سے سخت ناکامیابی ہو سکتی ہے۔ جو ربڑ استعمال میں نہ آ رہا ہو۔ اُسے پانی میں رکھنا سب سے اچھا ہے۔ جیسا کہ علمی تجربہ کے کاموں میں کیا جاتا ہے۔ پانی میں رکھنے سے اُس کا رنگ تو اُڑ جاتا ہے۔ لیکن لچک ویسی ہی بنی رہتی ہے۔ چینی کا یا سیلولائڈ کا ایک چھوٹا سا پیالہ لو۔ جس پر ڈھکنا بھی ہو۔ اس کو پانی سے بھر دو۔ پھر ٹوپی کو دھونے اور کسی سادہ اینٹی سیپٹک سولیوشن میں ڈبانے کے بعد اس پیالے میں ڈال کر رکھ چھوڑ دو۔

جس قسم کی ٹوپی کا استعمال انگریز عورتوں کے لئے میں بتاتی ہوں۔ اس سے بہت کچھ ملتی جلتی ایک ٹوپی یہودی مستورات کے لئے خاص طور پر بنائی جاتی ہے۔ اور یہودی مڈوائفیں اس کا استعمال کرتی ہیں۔ عوام برٹش مستورات جس ٹوپی کا استعمال کرتی ہیں۔ اس یہودی ٹوپی کا ڈیل اُس کی نسبت بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے دونو ٹوپیوں کے ڈیل میں اس غیر معمولی اختلاف سے مختلف اقوام کی عورتوں کی اندرونی بناوٹ کی قومی خصوصیت کے متعلق ایک دلچسپ سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک بار پھر کہنا پڑتا ہے۔ کہ حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر کے مناسب مطالعہ سے ایسی باتیں روشنی میں آ سکتی ہیں۔ جو علم طب کی تمام شاخوں کے لئے

یکساں قابلِ توجہ ہیں ؂

ٹوپی کے متعلق میں اپنی رائے ایک دفعہ پھر بتا دینا چاہتی ہوں۔ کہ "ربڑ کی کمانی دار کنارے والی" "ہوا بھر کر پھلائے ہوئے کنارے والی" وغیرہ ٹوپیاں ہرگز نہ لینی چاہئیں۔ سب سے اچھی ٹوپی وہی ہے۔ جو ساری کی ساری ربڑ کی بنی ہو ؂

نوٹ

مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ سروِیکل ٹوپی کا پرورلیس نمونہ اگر اسے مناسب طور پر لگایا اور ٹھیک طور پر بٹھایا جائے۔ تو تندرنی اور تندرست عورتوں کے لئے حمل نہ ہونے دینے کے جتنے بھی طریقے معلوم ہیں۔ اُن سب سے اعلیٰ ہے (یہ ظاہر ہے۔ کہ گرے ہوئے رحموں اور تکلیف زدہ سروکسوں کے لئے یہ ناقابل ہے)۔ اس کا ایک اور فائدہ یہ ہے۔ کہ اس کے ٹھیک استعمال کے لئے عورت ہی ذمہ دار ہے۔ اگر اُس کا خاوند شرابی۔ لاپرواہ۔ اُس کا مخالف یا روکاٹ پیدا کرنے والا بھی ہو۔ تو بھی وہ محفوظ رہتی ہے۔ اِس کے استعمال سے مرد کو کوئی بے چینی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے عضوِ تناسل کو اس کا پتہ ہی نہیں لگتا ؂

(۲۳) ٹوپی کی طرح کی پیسری جو مندرجہ بالا کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن جس کی اُبھری ہوئی سطح نیچے سے ڈھکی ہوتی ہے۔

اِس میں سپنج ربڑ کی ساری ٹوپی کو ڈھک رکھتا ہے۔ اِس سے فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ٹوپی کو سرکنے یا جراثیم منی کو تباہ کرنے والے کسی دوسرے

سولیوشن میں بھگویا جاسکتا ہے۔ اس ڈبل حفاظت کی وجہ سے ہی
اکثر لوگ اِسے پسند کرتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں۔ کہ اس طریق میں وہ سب
نقصان موجود ہیں۔ جو عام سپنج میں ہوتے ہیں۔ اور یہ ربڑ کی ٹوپی
کے کئی بڑے بڑے فوائد کو تباہ کردیتی ہے۔ مثال کے طور پر اس کا
صاف کرنا اتنا آسان نہیں۔ اور نہ ہی یہ اِتنی ہلکی ہی ہے۔ سپنج کے
لگنے سے اس قدر بھاری۔ اور سولیوشن میں بھیگی ہوئی ٹوپی دیر
تک رحم کی گردن پر پہنے رہنے سے کئی مستورات کو بہت زیادہ
نقصان ہونے کا اندیشہ ہے +

(۳۴) چپٹی لینز کی شکل کی ٹوپیاں جو فرج کی نالی کے سرے
کو بند کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اِن میں 'ڈومس' اور
'اینٹی جینٹر' ٹوپیاں بھی شامل ہیں +

مذکورہ بالا ٹوپی اور اس ٹوپی میں فرق یہ ہے۔ کہ یہ ٹھوس لینز کی شکل
کا ربڑ کا چپٹا ٹکڑا ہوتا ہے۔ جو یونی کی نالی کے سرے کو بند کرنے
کے لئے بنایا جاتا ہے۔ نہ کہ رحم کی گردن کی نالی کے اُوپر ٹھیک
بیٹھنے کے لئے۔ یہ حیرت کی بات ہے۔ کہ گو اس کی بناوٹ اتنی سادہ
ہے۔ تو بھی یہ مندرجہ بالا ٹوپی سے زیادہ گراں ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں
کہ یہ مہنگی ہے۔ اِس لئے اس سے ضرور اچھی چیز ہوگی +
میری رائے میں اس ٹوپی میں کئی نقص ہیں۔ جو لوگ حمل نہ ہونے
دینے والی ٹوپیوں کو نقصان دہ بتاکر اُن پر اعتراض کیا کرتے ہیں
اُن کا اعتراض عموماً اسی نمونہ کی ٹوپی کی پہننا پر ہوتا ہے۔ اِس کے

خلاف بیرے بڑے بڑے اعتراض یہ ہیں۔ کہ یہ سر وکس کی گردن کو چھیلتی ہے
اس سے سر وکس (رحم کی گردن) کے بند ہونے یا مُڑ جانے کا خوف
ہے۔ یہ اچانک حیض اور جماع میں نکلنے والی قدرتی رطوبتوں کے لئے
کوئی جگہ نہیں چھوڑتی۔ اور کڑی اور سخت ہونے کی وجہ سے اس
میں عضوِ تناسل کے اگلے حصّہ اور رحم کی نالی کے آپس میں مل جانے
کا کوئی امکان نہیں رہتا ؛

تشریحی مثال

میرے پاس میرے طریق کی ناکامی کے متعلق ایک تحریری شکائت
پہنچی۔ میں نے ٹوپی کو دیکھنا چاہا۔ جیسا کہ میں ہمیشہ دیکھا کرتی ہوں
اور میں نے دیکھا کہ وہ ڈومس، اینٹی جنیٹر، نامی چپٹی ٹھوس ٹوپی
تھی۔ میں نے کہا۔ کہ میں نے اس کا استعمال نہیں بتایا تھا۔ یہ تو
میری بتلائی ٹوپی سے بالکل الٹی ہے۔ اس پر اس عورت نے جواب
دیا۔ کہ یہ اُس سے اچھی ہوگی۔ کیونکہ اس سے مہنگی ہے۔ بھولے
بھالے بیماروں کو بتا دینا چاہئے۔ کہ مہنگی ادویہ سستی ادویہ سے
لازمی طور پر اچھی نہیں ہوتی ہیں ؛

(۲۵) کمانی دار کنارے والی نصف گولے کی شکل کی ٹوپیاں
جو یونی کی نالی کے سرے کو بند کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں
انگلینڈ میں یہ ڈچ کیپ کہلاتی ہے ؛
یہ پتلی ربڑ کی بالکل سادہ قوسی شکل کی ٹوپی ہے۔ دراصل یہ گولے

کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو شکل میں پورا تو نہیں۔ لیکن زیادہ تر نصف گولہ
اس کے کنارے کی کوئی بہت زیادہ موٹائی نہیں۔ اس میں
کا پتلا کمانیدار کنارہ ہے۔ استعمال کے وقت سروِکل ٹوپی کے
خلاف فرج دیونی، میں اس ٹوپی کا باہر کو ابھرا ہوا پہلو اوپر کی طرف
یہ خاص طور پر سروکس کو ڈھکنے کے لئے نہیں۔ بلکہ یونی کے سارے
سرے کو بند کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ بعض لوگ تو اس سے
مطمئن ہیں۔ لیکن اکثر اسے ناقابل اعتماد اور اندر ٹھیک جگہ پر
کے لئے بہت مشکل بتاتے ہیں۔ کئی سال ہوئے۔ مسٹر نربرنگر
ان ٹوپیوں کے خلاف لکھا تھا۔ کہ " ان کو اندر داخل کرنے کے لئے
ہاتھ کی ضرورت ہے۔ اور یہ بآسانی اپنی جگہ سے ہل جاتی ہے۔ لگا
ہاتھ لگاتے رہنے سے کئی عورتوں کو درد کرنے والی سوجن بھی ہو گئی
اس درد کا سبب لوہے کا سخت کنارہ ہے۔ دوسرے نہ تنی ہوئی
فرج کی نالی کے قدرتی ڈبل سے اس ٹوپی کا ڈبل بہت بڑا ہونے
وجہ سے یونی کی نالی ناواجب طور پر پھیل جاتی ہے۔ یہ بات نہ مرد کے
لئے اچھی ہے اور نہ عورت کے لئے ہی ۔

اس ٹوپی کا زیادہ رواج ہالینڈ میں ہے۔ لیکن ڈچ عورتوں کے
متعلق جو کچھ مجھے معلوم ہے۔ اس سے میں کہتی ہوں۔ کہ بناوٹ میں
وہ انگریز عورتوں سے کسی قدر مختلف ہیں۔ انگلینڈ میں ڈاکٹر ہیر نے
اس کی حمایت کی تھی۔ لیکن میں نے لانسٹ نامی اخبار میں اس
ٹوپی کے نقائص بتا کر مذکورہ بالا ڈاکٹر کو للکارا۔ تو ان سے میری چٹھی
کا آج تک کوئی بھی جواب بن نہیں پڑا۔ ڈچ ٹوپی یونی کو اس ڈھنگ

ے پھیلا دیتی ہے۔ کہ علم الاجسام کے نقطۂ نگاہ سے (خصوصاً مرد کے
لئے) وہ خاص قیمتی حرکتیں جو معیار کے طور پر عورت کو کرنی چاہئیں
اس حالت میں ناممکن ہو جاتی ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ بہت تھوڑی عورتیں
جماع میں علم الاجسام کے نکتۂ نگاہ سے مکمل ہمبستری کا طریق جانتی یا
اُس پر عمل کرتی ہیں۔ لیکن قدرتی طور پر مستورات کے عام استعمال کے لئے
یہ امر کبھی ایسے اوزار کی سفارش کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔ جو خاص قدرتی
اور قیمتی حرکات کو قدرتاً روکتا ہے۔ ڈچ ٹوپی بہت موٹی یا گھائل شدہ
سرکس والی عورتوں کے لئے بلاشک کارآمد ہے۔ اس ٹوپی سے
کبھی کبھی مرد اور عورت کے اعضائے تناسل پر زخم ہو جانے کا بھی خوف
رہتا ہے۔ شفاخانہ میں ہم نے استعمال کر کے ان کی آزمائش کر کے
دیکھی ہے۔ لیکن ان میں نقصان ہی نقصان نظر آتے ہیں ؛

(۲۶) ٹوپی کی شکل کی پیسری جس کا چھلہ الگ ہوتا ہے

اور نرم ٹوپی بھی الگ کی جا سکتی ہے۔ یہ مزپاہ (MIZPAH)
کہلاتی ہے ؛

جب دونوں حصے لگے ہوئے ہوں۔ تو مزپاہ مذکورہ بالا ٹوپی سے
بہت کچھ ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ لیکن اس کا کنارہ دوہرا ہے۔ اس
میں خاص بات یہ ہے۔ کہ ٹوپی کے پتلے حصہ کو جو علیحدہ کیا جا سکتا
ہے۔ اندر اور باہر لے جانا۔ اور ٹھوس چھلے کو اسی جگہ میں رہنے دینا
چاہئے ؛

اس ٹوپی میں مجھے تین بڑے نقصان معلوم ہوتے ہیں۔ پہلی بات

تو یہ ہے۔ کہ جب ساری کی ساری ٹوپی نکالی جا سکتی ہے۔ تو چھلّا اندر
کیوں رہنے دیا جائے؟ رحم کی گردن (سروکس) کے ساتھ چھلّے کا
لگا رہنے دینے سے فائدہ تو کچھ نہیں۔ ہاں نقصان ضرور ہے۔ دوسری
نالی ہونے کی وجہ سے یہ چھلّا پُوری طرح سے صاف نہیں رہ سکتا۔ اس
لئے اس کا نکال دینا ضروری ہے۔ میری سمجھ میں دُوسرا نقصان یہ ہے
کہ اکثر عورتوں کے لئے ٹوپی کے نازک حصّہ کو چھلّے کے ساتھ لگانا جبکہ
یہ اندر ہو۔ بہت مُشکل ہے۔ اِس لئے اگر ٹوپی کے نازک حصّہ کے ساتھ
لگائے جانے سے چھلّے کو نکالنا پڑتا ہے۔ تو حصّوں کے علیحدہ علیحدہ
ہونے سے کچھ فائدہ نہیں۔ دو حصّوں کے علیحدہ علیحدہ ہو سکنے کی وجہ
سے "مزپاہ" یقیناً ناقابل کار ہے۔ اور ایک ہی ٹکڑے کی اکہری ٹوپی
استعمال کے لئے زیادہ آسان۔ اور اس سے زیادہ ہلکی ہے۔

نوٹ

مناسب تعداد میں اولاد پیدا کرنے کے کئی حمایتی اس قسم کی ٹوپی کو
اچھا بتاتے ہیں۔ اِن سب مفصّل باتوں میں خاص خاص عورتیں ایسی
ملینگی۔ جو ٹوپی کی ایک یا دوسری قسم کو پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے
خاص مطالب کے موافق ہیں۔

مزپاہ، میں اکلوسو سروِیکل ٹوپی سے کہیں بہت سے عام فوائد ہیں
اس کے نازک گنبد کا ڈبل کافی ہوتا ہے۔ اِس لئے اس کی اُن کے لئے
سفارش کی جا سکتی ہے۔ جو انہیں پسند کرتی ہیں۔ لیکن انہیں چھلّے کو اتنی
دیر تک اس جگہ پر نہیں رہنے دینا چاہئے۔ جتنی دیر تک کہ عموماً اسے
رکھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔

(۲۷) "مٹری سلوس" پلیسری یعنی کچھوے کی پُشت کی شکل کی ربڑ کی ٹوپی ٭

یہ بہت کچھ ڈچ ٹوپی سے ملتی ہے۔ لیکن گول نہیں ہوتی۔ اس کے کچھوے کی پُشت کی شکل کی اور جُوتے کی شکل کی ہونے کی وجہ سے گول پلیسریوں کی نسبت اس کا اندر لگانا مشکل ہے۔ کیونکہ اس کو ٹھیک ٹھیک لگانے کے لئے اس کے تنگ سرے کو یُونی کی تہ کے پچھلے اور بڑے سرے کے اگلے مقام پر رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے اس کا لگانا مشکل ہے۔ اور اس کے لئے خاص چمٹیاں بنائی گئی ہیں۔ اس کا ایک ہی فائدہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک بار ٹھیک طور پر اندر داخل کر دینے سے پھر اس کے مناسب جگہ پر نہ بیٹھنے کی بہت کم اُمید ہوتی ہے ٭

یورپ میں عبیر فذرنی سرو کس اور دیگر ایسی ہی حالتوں کے حسب حال ہے۔ میڈیکل پریکٹیشنر اور تربیت یافتہ دائیاں اس کو اندر لگاتی ہیں انگلینڈ میں میں نے ایک بھی ایسی مثال نہیں سُنی۔ جس میں اس کے استعمال سے تسلی بخش نتیجہ برآمد ہوا ہو ٭

(۲۸) گول ربڑ کی گولیاں ٭

اِن گولیوں کا حجم کولی ۱/۲ ۱ سے ۳/۴ ۱ انچہ تک ہونا چاہئے۔ اِن کے استعمال کا اصول وہی ہے۔ جو ڈچ کیپ کا ہے۔ لیکن ان میں اُن ٹوپیوں کے نقصان نہیں ہونے چاہئیں۔ تکلیف کے بغیر اُن کو نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ براعظم یورپ کے کئی ڈاکٹر اِن کی سفارش کرتے ہیں ٭

(۲۹) بڑے جھلی دار یا ربڑ کے خول۔ کیپوٹ انگلیس (CAPOT -ANGLAIS). جو عورت کے اندام نہانی کو مکمل

طور پر ڈھکنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ یہ ویریہ (منی) کو یونی کی سطح کے ساتھ لگنے سے اُسی طرح روکتے ہیں۔ جیسے کہ ھرو کا خول روکتا ہے ۔

یونی کے لئے یہ اندرونی خول کئی قسم کے بنائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک کا نام ڈاکٹر کنگز اور دوسرے کا "مدر آف اے تھیملی" ہے۔ سب میں انڈے جتنا بڑا ہوا سے پھولا ہوا اکگر ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ پتلے ربڑ کا لمبا کانڈم جیسا خول لگا رہتا ہے۔ ایک طرح سے وہ کانڈم سے ملتے ہیں۔ وہ اُلٹے کانڈم ہیں۔ جو کہ عضوِ تناسل پر چڑھانے کی بجائے یونی کے اندر لگائے جاتے ہیں ۔

عورت کے نکتۂ نگاہ سے اِس میں کانڈم کے تمام نقائص ہیں کیونکہ وہ مرد کے عضوِ تناسل کا یونی کی جھلی کے ساتھ ملاپ نہیں ہونے دیتے۔ اور اُسے ویریہ کو چوسنے سے روکتے ہیں۔ مرد کے نکتۂ نگاہ سے بھی اِس میں وہی بُرائیاں ہیں۔ جو کانڈم میں ہیں۔ لیکن اُن سے اسے بے چینی نہیں ہوتی۔ کیونکہ کانڈم کو اُسے خود لگانا پڑتا ہے۔ جس سے اُس کے عضوِ تناسل کے اُٹھنے میں کمی ہو جاتی ہے ۔

کبھی کبھی عورت کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاوند کو آتشک وغیرہ کوئی منی کی بیماری ہے۔ اور وہ بیرحمی سے اس بیماری سے اپنی عورت کو بچانے کی پرواہ نہیں کرتا۔ ایسی بدقسمت عورت کو ضرور ہی اس محافظ خول کا استعمال کرنا چاہئے۔ شہوت کی بیماریوں سے اپنی حفاظت کرنے کے لئے عورت کے پاس صرف یہی ایک علاج ہے۔ جہاں حمل سے بہت سخت

نقصان ہونے کا خیال ہو۔ وہاں بھی اس خول کا استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ یقیناً حمل کو روک دینے والا ہے *

(۳۰) رحم کی گردن کی نالی میں داخل ہونے اور رحم کو بھرنے کیلئے بنائے ہوئے بہت سی قد و قامت کے سٹڈ (پھولدار کیل) رحم کے اندر لگانے والی کمانیاں۔ دھات کے بٹن۔ "گولڈ سپرنگ" یا "وشبون" پیسری۔ دھات کی سگریٹ کی طرح کی چیزیں *

یہ بڑی عجیب بات ہے۔ کہ حمل نہ ہونے دینے والے ہر ایک طبقدی کو سب سے پہلے رحم کی گردن کی نالی کو کسی سادہ سٹڈ یا بٹن سے بند کرنے کی سوجھتی ہے۔ یہ سٹڈ۔ بٹن اور اشیاء کتنے قد و قامت کی بازاروں میں ملتی ہیں۔ اس کا کوئی حساب نہیں۔ گذشتہ چند سالوں کے عرصہ میں میں نے ان کی لاتعداد اقسام دیکھی ہیں۔ دنیا کے کئی حصّوں میں عورتیں کامیابی سے ان کا استعمال بھی کر رہی ہیں *

عام طور پر میں سروکس کی نالی کو صرف بھرنے کی غرض سے بنائے ہوئے کسی بھی سادہ سٹڈ یا تدبیر کو اصول کے نقطۂ نگاہ سے قابلِ اعتراض اور استعمال میں لانے کے لئے نقصان دہ سمجھتی ہوں۔ اس پر بھی مجھے معلوم ہے۔ کہ کئی ڈاکٹر ان سادہ سٹڈوں کا استعمال بتلاتے ہیں۔ اور کئی عورتیں ان کو کامیابی سے استعمال میں لا رہی ہیں۔ لیکن میں عموماً محسوس کرتی ہوں۔ کہ حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کے طور پر

وہ بہت محفوظ نہیں - چند ٹھنڈی عورتوں کے لئے ممکن ہے وہ مفید
لیکن کامل طور پر بڑی قوتِ جماع رکھنے والی عورت کے لئے یہ ہیں ان
کے مفید ہونے کا کبھی خیال نہیں کر سکتی - جس کی اوس (OS) جماع
وقت قدرتاً کھل جاتی ہے - اس میں چکنی ڈنڈی دار سٹڈ یا بٹن گر
اور بیکار ہو جائیگا - سروکس کی نالی میں گٹہ (پلگ) لگا دینے سے
نکلنے والی ریزش کے راستہ کو بند کر دینے کی بھی سفارش نہیں کی جاتی
یہ کام دراصل بیرونی اوس کو ٹوپی سے ڈھک دینے سے بالکل مختلف
ہے - کیونکہ اس میں عمل جماع میں نکلنے والی رطوبتوں کی قدرتی ضرورت
کے لئے کافی جگہ رہ جاتی ہے -

آسٹریا میں "یوٹرڈپ" نام کا ایک اوزار استعمال میں لایا جاتا ہے - یہ رحم
میں خود بخود داخل ہونے کے لئے بنایا گیا ہے - ایک بار داخل کرنے پر اسے
کئی ہفتوں تک وہاں رکھا جاتا ہے - جرمنی میں رحم کے گڑھے کو بھرنے کے
اسی قسم کی ایک اور چیز کا استعمال کیا جاتا ہے - اس کا نام "پیسر" ہے
"گولڈ سپرنگ" یا "وِشبون پیسری" سٹڈ کی ہی قسم کی ہے - اس کا ریاستہائے
متحدہ امریکہ میں بہت رواج ہے - یہ اس طرح بنائی گئی ہے - کہ اس سے
اوس کا منہ بند نہیں ہوتا - اور جو قدرتی ریزشیں پیدا ہوتی ہیں - ان کے نکلتے
رہنے کے لئے راستہ رہتا ہے - جتنی پیسریاں ملتی ہیں - ان میں سے
یہ سب سے اعلےٰ ہے - کیونکہ اس کو جب ڈاکٹر ایک بار اندر لگا دیتے ہیں
تب یہ حمل نہ ہونے دینے کا ایک ایسا ذریعہ بن جاتی ہے - جس پر مریضہ کا
کوئی قابو نہیں رہتا - اس لئے یہ ان کمزور دل - بدمعاش اور خوفناک
بیماریوں میں پھنسی ہوئی عورتوں کے لئے بہت کام کی چیز ہے - جن کے

لئے اولاد پیدا کرتے جانا ہرگز مناسب نہیں۔ لیکن جو اتنی لاپرواہ ہیں۔
کہ خود حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کا دھیان نہیں رکھ سکتیں ؀

اس پیسری کا قد و قامت ہر ایک عورت کے لئے الگ الگ ہونا
چاہئے۔ اس بات کا دھیان نہ رکھنے سے عموماً ناکامیابی ہوتی ہے لیڈی
ڈاکٹر کو چاہئے۔ کہ جس مریض کے اندر اس پیسری کو لگائے۔ اس کو دوسرے
تیسرے مہینے دیکھتی رہے۔ کہ وہ ٹھیک طور پر صاف رکھی جاتی ہے یا نہیں۔
میں نے سُنا ہے۔ کہ کئی لیڈی ڈاکٹرا اپنی مریضہ عورتوں کو چھ چھ مہینہ کے
بعد دیکھتی ہیں۔ امریکہ میں جو ڈاکٹر اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اُنہوں نے
ایسی نرسیں رکھی ہوئی ہیں۔ جو پیسری کے لگائے جانے کے بعد ان
مریضہ عورتوں کا خاص خیال رکھتی ہیں ؀

یہ پیسری اب چاندی۔ چاندی کے گلٹ۔ اصل سونا اور پلاٹینم کی بنائی
جاتی ہیں۔ اس لئے غریب عورتوں کے لئے مہنگی ہیں۔ اس کی قیمت کوئی
دو پونڈ سے زیادہ ہوتی ہے ؀

جن مستورات کو بانجھ بنانے کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔ اُن کے
لئے یہ پیسری بہت اعلےٰ ہے۔ اس لئے یہ تدبیر خاص توجّہ کے قابل ہے
نیویارک میں مجھے ایک ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ یہ پیسری پہلے اُن مستورات
کے کام میں لائی جاتی تھی۔ جن کو سرِوکس کی نالی بصند بند ہونے سے حمل
نہیں ہوتا تھا۔ پیسری نالی کو پھیلانے اور کھلا رکھنے کے لئے لگائی جاتی
تھی۔ اس مقصد کے لئے کچھ مہینوں تک لگائے رکھنے کے بعد اسے
نکال لیا جاتا تھا۔ اور حمل ہو جاتا تھا۔ اور پرسُوت کے بعد اُسے پھر لگا دیا
جاتا تھا تاکہ عورت خلافِ خواہش اچانک حاملہ نہ ہو جائے۔ اس میں کمانی ہج

کے انڈے کو ہرا ہونے سے پیشتر ہی جبکہ وہ ابھی آزادی سے گھوم ہی رہا ہوتا ہے۔ رحم سے باہر نکال دینے کا کام کرتی ہے ÷

اس طریق میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ جماع کے بانس شاستر سمبندھی اعمال میں بہت کم دست اندازی کرتی ہے۔ وجہ یہ کہ پیسری کو ایک بار لگا دینے سے مریضہ کو پھر اس کا دھیان رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ کئی ہفتہ تک عورت کو یاد ہی نہیں رہتا۔ کہ میرے پیسری لگی ہوئی بھی ہے یا نہیں ÷

تشریحی مثال

کیس ۲۰۲ عورت دو بچوں والی۔ چھوٹا بچہ ۹ ماہ کا اور نازک۔ یہ کیس اس لئے دلچسپ ہے۔ کہ صرف یہی ایک ایسی عورت تھی۔ جسے چھوٹی آکلوسوکیپ پیسری سے بیچینی سی معلوم ہوتی تھی۔ گو تکلیف کوئی نہیں ہوتی تھی۔ مریض کو کسی قابل اعتماد تدبیر کی سخت ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ اور اولاد پیدا کرنے کی نسبت مرجانا اچھا سمجھتی تھی۔ باعث یہ تھا۔ کہ اس کا بچہ بہت ہی کمزور تھا۔ اور خاوند مالی مشکلات میں مبتلا تھا۔ اس کے خانگی ڈاکٹر نے گولڈ سپرنگ پیسری" اس کے اندر لگا دی۔ دو ہفتہ تک ہلکے رنگ کا مواد اور دو ماہ تک بہت حیض نکلا۔ اس کے ڈیڑھ سال بعد وہ لکھتی ہے۔ کہ" اب تک یہ بہت بڑی کامیاب ثابت ہوئی ہے پہلے دو مہینوں کے بعد مجھے کوئی بے آرامی نہیں ہوئی" ÷

چونکہ وہ انگلینڈ سے باہر جا رہی تھی۔ اس لئے اس کی کمانی نکال دی گئی تھی۔ وہ لکھتی ہے۔ کہ "میں ضرور اسے دوبارہ لگواؤنگی۔ یہ میری

سب سے اچھی رفیق رہی ہے"۔

نوٹ

عام طور پر میں مذکورہ بالا تدابیر کے کسی بھی قسم کے استعمال کی اس ملک کے لئے حمایت نہیں کر سکتی۔ لیکن اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ ان اوزاروں کی ایک یا دوسری شکل جو "اوس" کے اندر گھس جاتی ہے۔ کئی حالتوں میں بہت قیمتی ثابت ہوئی ہے۔ اور اس لئے یہ ودھی کی مختلف اقسام کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ خصوصاً ان عورتوں کے متعلق جو دوبارہ ماں بننے کے لئے جسمانی طور پر ناقابل ہیں۔ اور جو ابھی بانجھ پن کا آپریشن (STERILIZATION) کرانے سے ڈرتی ہیں۔ یا اس کے ناقابل ہیں۔ بہت ہی مفید خدمت کرتی ہے۔

عام نوٹ

آخیر میں میں یہ کہہ دینا چاہتی ہوں۔ کہ جہاں عورت تندرست ہو۔ اس کے رحم کی گردن سروکس، قدرتی اور انگلی کی لمبائی اور یونی کی نالی کے درمیان کا تعلق برابر ہو۔ وہاں میں ہمیشہ بلا تامل دوسری کسی حمل نہ ہونے دینے والی تدبیر کی نسبت ساری ربڑ کی بنی "پروریس" نامی سادہ سروکل ٹوپی ہی کی سفارش کرونگی۔ لاکھوں سمجھدار عورتیں چالیس سال تک ان ٹوپیوں کا استعمال کرتی رہی ہیں۔ اور انہوں نے انہیں عموماً آدرش پایا ہے۔ اس ٹوپی کے ساتھ حالات کے مطابق عورت حل ہو جانے والی کوئین پیسریوں کا استعمال بھی فالتو طور پر کر سکتی ہے۔ اس سے عمل جماع میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑتی۔

تمام معمولی حالتوں میں میاں بیوی کے بیچ میں اس بات کو پسند کرتی

ہوں۔ کہ حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کا استعمال عورت کرے۔ نہ کہ مرد۔ کیونکہ مرد کے ذریعہ استعمال میں لائی جانے والی۔ حمل نہ ہونے دینے والی تدبیر ایک بھی ایسی نہیں۔ جو نقصان دہ نہ ہو۔ لیکن عورتوں کے حمل نہ ہونے والی تدابیر کے اختیار کرنے میں کوئی بھی نقصان نہیں۔ وہ سپنج۔ گھُل جانے والی کونین پیسری یا سب سے بہتر اس ٹوپی کا استعمال کر سکتی ہیں۔ جس میں جماع کے مکمل عملوں میں کم سے کم دست اندازی اور زیادہ سے زیادہ حفظ اور بے خوفی ہوتی ہے اِن تدابیر میں سے ایک یا دُوسری یا تینوں کی تینوں بڑی آسانی سے کام میں لائی جا سکتی ہیں؛

کئی خاص ایسی حالتیں بھی ہیں۔ جن کے لئے کچھ مختلف عمل کی ضرورت ہے۔ اِن کا ذکر اگلے بیان میں کیا جائے گا؛

خاص بعض حالتوں میں حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر

سہاگ رات میں تندرست میاں بیوی کیلئے

اگرچہ یہ دلیل دی جا سکتی ہے۔ کہ ہر جوڑی کی رات (سہاگ رات) کو حمل نہ ہونے دینے کا کوئی خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر بھی طبی یا مالی وجوہات سے یا طویل سفر کی وجہ سے کئی جوڑوں کو حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کے استعمال کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ شروع شروع کے جماع سے حمل کا ڈر بہت کم ہوتا ہے۔ تاہم کئی ایسی حالتیں ہیں۔ جو اس امر کا تقاضا کرتی ہیں۔ کہ نوجوان میاں بیوی ذرہ بھی جوکھوں اپنے سر پہ نہ لیں۔ عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ شادی شدہ لڑکی ابھی تک ناسفتہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے کسی بھی حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کا استعمال کرنا ناممکن ہوتا ہے یہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ آج کل سخت ورزش تمام کھیل اور دیگر محنت کش وجوہات سے اکثر نوجوان عورتوں کی ہائمن نامی فرج کی جھلی پہلے ہی پھٹی ہوتی ہے۔ لیکن اس بلاواسطہ طریق سے کسی حد تک یا بلکہ ساری بھی پھٹی ہوئی ہائمن جھلی کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اندر بھی پھیلاؤ ہو گیا ہے۔ وہ تو صرف بار بار جماع کرنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے نئی شادی شدہ عورت جسمانی طور پر اس حالت میں

نہیں ہوتی۔ کہ اکلوسوڈپی پہن سکے۔ اگرچہ وہ شاٹرکوئین پیسری کا استعمال کرنے کے قابل ہو۔ لیکن پہلے چند دنوں اس سے دردو تکلیف پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ کیونکہ اس وقت عورت کا اندام نہانی نازک اور چرا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ شادی کے پہلے دو تین ہفتوں میں حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کے استعمال کی ذمہ داری مرد کو ہی اپنے اوپر لینی چاہیئے +

مرد کو پہلے چند ہفتہ معمولی کانڈم یا خول کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کا دوہرا فائدہ ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ خصوصاً جو شخص نیک چلن ہو۔ وہ پہلے پہل تجربہ نہ ہونے سے ذرا بے ڈھنگا کام کرتا ہے۔ اور انزال کو مناسب جگہ پر نہیں کر سکتا۔ خول کا استعمال ان نتائج بد کو روکتا ہے۔ جن سے اگر بچاؤ نہ کیا جائے۔ تو عورت کو ایسی نفرت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اُس کا اثر اسقدر اور ہمیشہ رہنے والا ہو سکتا ہے۔ خول (SHEATH) کا استعمال اُن مردوں کے لئے ضروری ہے۔ جو شادی کے کم از کم پہلے کئی ہفتوں میں اکساہٹ اور از حد خواہش کی وجہ وقت سے پہلے ہی منزل ہو جاتے ہیں۔ کانڈم کے استعمال کا ایک اور فائدہ یہ ہے۔ کہ یہ مرد کی قدرتی اکساہٹ کو کسی قدر کم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ جس سے مرد کے لئے کم جلدی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ اس کے لئے اتنا آہستہ آہستہ کرنا ممکن نہ ہوتا۔ جیسا کہ میں "میرڈ لو" میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں۔ موجودہ تہذیب کی حالتوں میں جماع میں خاوند کے بہت جلدی کے ساتھ اپنا حصّہ پورا کر دینے سے عورت کو مکمل عمل جماع سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ یعنی وہ

تنزل نہیں ہوتی ؎

شادی کے چند ہفتوں کے بعد جب ہائی مین جھلی کے پھٹنے سے پیدا ہونے والا درد بالکل دُور ہو جاتے۔ اور بیوی خود ضروری تدابیر عمل میں لا سکے۔ تو مرد خول کا پہننا بند کر دے۔ اور عورت آکلو سو ٹوپی یونی کے اندر لگانا شروع کر دے ؎

ڈر کی وجہ سے بگڑی ہوئی حالتوں کیلئے

جب تک کسی نوجوان لڑکی نے اپنے میکے میں اپنی ماں کے ساتھ حیوانی سلوک ہوتے اور پرسوت کے مارے اُسے ادھ موئی نہ دیکھا ہو۔ تب تک اُسے حمل اور پرسوت سے کبھی ڈر نہیں لگتا۔ میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں۔ کہ تندرست اور سُکھی نوجوان لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد بڑی خوشی سے پہلا دیم ڈالتی یعنی بچہ پیدا کرتی ہیں۔ اس کے بعد ان کی ذاتی حالتیں اس بات کا فیصلہ کرتی ہیں۔ کہ اُنہیں ڈر پیدا ہوگا یا نہیں ؎

جتنی بھی کتب طب و سائنس کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اُن میں سے کسی میں بھی ہماری قومی تہذیب میں حمل کے ڈر کے صحت کو بگاڑنے والے اور گھر کو تباہ کرنے والے کام پر پورا پورا غور نہیں کیا گیا۔ عورت میں عموماً یہ ڈر اپنی وجہ سے اتنا نہیں ہوتا۔ جتنا کہ اپنے خاوند یا اپنی اولاد یا گھر کی آمدنی کی وجہ سے اور دوسرے کئی بے غرض خیالات سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات برابر بنی رہتی ہے۔ کہ حمل کا خوف اتنا بھاری ہے۔ کہ وہ کھرے سے ایک بڑے بادل کی طرح ہمیشہ سر پر

سنڈلاتا رہتا۔ اور مستورات کی ایک بڑی تعداد کی صحت کو خراب کرتا رہتا ہے۔ جس عورت میں یہ ڈر پیدا ہو چکا ہے۔ اور جو حمل نہ ہونے دینے کی ایک آدھ تدبیر کی آزمائش کر کے دیکھ چکی ہیں۔ اور اس میں اُسے ناکامی ہوئی ہے۔ اُسے سمجھانا بہت مشکل ہے۔ اگر وہ سخت تکلیف برداشت کر چکی ہے۔ تو اُس کو کسی بھی دلیل سے تشفی نہیں ہوتی۔ اور دیگر طریق سے خواہ کتنے بھی بُرے نتائج کیوں نہ ہوں۔ وہ خاوند سے ہمبستر ہونے ضد سے انکار ہی کرتی رہیگی۔ ذاتی احتیاط۔ دانشمندانہ بات چیت اور اُس سے جو نقصان اُسے اور اُس کے خاوند دونو کو ہوگا۔ اُس کی تشریح اور اس بات کو سمجھا دینے سے کہ تمہیں حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کا استعمال بتایا گیا تھا۔ وہ کس طرح کام کرتی ہیں۔ یہ سب باتیں ان کتابوں میں مندرج ہوں۔ جن کو وہ عورت خود سائنٹفک اور مشرح علم ادب کے طور پر پڑھتی ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ وہ عورت خود مقامی امتحان کرے۔ اور اگر قابل ہو تو ٹوپی یا پیسری کو لگاتے دیکھے۔ اور ڈاکٹر یا مڈوائف اُس کو یہ سب باتیں دکھلاوے اور سمجھاوے۔ ڈر کی کمی یا زیادتی کے مطابق حمل نہ ہونے دینے کے تین یا دو طریقوں کے ایک ہی ساتھ استعمال کا مشورہ دیا جانا چاہیئے۔ اور اُسے بتا دینا چاہیئے۔ کہ ان حفاظتوں کو دوگنا یا تگنا کر دینے سے خوف بہت کم ہو جاتا ہے ؎

ڈھیلے یا کٹے ہوئے سروکس کی حالتوں کیلئے

ایک ایسی عورت جو ہر ایک دیگر امر میں کامل طور پر قدرتی ہو۔

اور اس وجہ سے حمل نہ ہونے دینے کے لئے جیسے سرو یکل آکلوسو
پیسری کا استعمال بتایا جانا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اُس کا سروکس
(رحم کی گردن) قدرتی کی نسبت کم دبا ہؤا ہو۔ اور اس وجہ سے وہ
ٹوپی کو تسلی بخش طریق سے ٹھیک بٹھانے اور استعمال میں لانے کے
ناقابل ہو۔ اسی طرح کٹے ہوئے سروکس والی عورتیں بھی اس طریق کا
استعمال کرنے میں ناقابل ہونگی ✤

ایسی مستورات کو کبھی کبھی کوئی ڈاکٹر بھول سے ڈچ کیپ کے پہننے
کا مشورہ دے دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ چھوٹی یا قدرتی طرز کی۔ موثر اور ٹھیک
طریق سے پورے کئے ہوئے عمل جماع کے قابل ہوں۔ تو میں مندرجہ بالا
وجوہات سے اس ٹوپی کا استعمال ٹھیک نہیں سمجھتی۔ ایسی عورتوں کے لئے
سپنج بہترین طریق ہے۔ یا صرف کونین سپوزیٹری ہی کافی ہوگی +

اس کے خلاف اگر سروکس کی بدشکلی کیساتھ معمولی موٹا پن بھی ہو۔ اور
سارے حصے تن کر پھیل گئے ہوں۔ تو اغلباً ڈچ ٹوپی کا استعمال ہی بہترین
ہوگا۔ کیونکہ اب یونی میں مضبوطی سے پکڑنے کی طاقت ضائع ہو چکی ہوگی۔ اس
لئے ڈچ ٹوپی ان عملوں میں دست اندازی نہ کرے گی۔ جن کو عورت اس
کے بغیر پورا کر سکتی تھی +

پھٹے ہوئے یا سوراخ والے سروکس والی یا شکست ودھبوں والی حالتوں کیلئے

کئی عورتوں میں سروکس اتنا گہرا پھٹا ہوتا ہے۔ کہ معمولی عورت جب
سروکس کی ٹوپی لگاتی ہے۔ تو کبھی کبھی سروکس کی گردن کا آدھا حصہ

تو ڈھک جاتا ہے۔ اور آدھا ننگا ہی رہ جاتا ہے۔ اس حالت میں یہ ٹوپی
بالکل ناقابل اعتماد اور خوفناک ہوتی ہے۔ جہاں سروکس میں سوراخ
یا اُس کے نزدیک دیگر بیہودہ اُبھار ہوں۔ وہاں چھوٹی آکلوسو ٹوپی
نہیں لگائی جا سکتی۔ جس عورت کو سروکس یا شکست اُبھاروں کا عارضہ
ہو۔ اگر وہ اس ٹوپی کا استعمال کرنے کی کوشش کرے گی۔ تو ہو سکتا ہے۔
وہ غلطی سے یہ سمجھنے لگے۔ کہ یہ اُبھار اس ٹوپی ہی کی وجہ سے ہوا ہے
اس لئے ٹوپی کا طریق بدنام ہو گیا ہے۔ اس ٹوپی میں کامیابی نہیں ہوتی
بلکہ یہاں تک کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ اس سے خون نکلنے لگتا۔ اُبھار ہو
جاتے۔ اور نامعلوم اور کیا کیا کچھ ہو جاتا ہے۔ لیکن دراصل یہ تمام
اعتراضات فضول ہیں۔

تشریحی مثال

ایک عورت نے مجھے لکھا۔ کہ ٹوپی نے مجھے ناسور کر دیا ہے۔ اس پر
فوراً استفسار کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ جس دن اُس نے پہلی دفعہ ٹوپی
لگائی تھی۔ اُس کے بعد دوسرے ہی دن خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔
اور تب کھوج کرنے پر فوراً ناسور کے ہونے کا پتہ لگ گیا۔

یہ بتانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ ربڑ کی نرم ٹوپی آٹھ گھنٹے
میں ناسور پیدا نہیں کر سکتی۔ ایسے ہی مریضوں کی مثالیں دے کر
حمل نہ ہونے دینے کے مخالف مختلف قسم کی غلط افواہیں اُڑایا
کرتے ہیں۔

اُوپر کی طرح کی حالتوں میں سب سے پہلے تو یہ کرنا چاہئے۔

خرابی ہو۔ اُس کو ٹھیک کر دیا جائے۔ اور اگر ضرورت ہو تو آپریشن کیا جائے۔ بعد ازاں حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر پر غور کیا جائے۔ یا ایسی حالتیں ہیں جن تدابیر کے کامیاب ہونے کی سب سے زیادہ اُمید ہے۔ سپنج۔ ڈچ ٹوپی۔ یا عورت کے پہننے کا خول ہے۔ جہاں عورت کی ایسی حالت ہو گئی ہو۔ کہ وہ خود کسی طریق کا استعمال نہ کر سکتی ہو تو وہاں خاوند کو خود خول پہن لینا چاہیئے۔ یا دونوں میں سے ایک کو نامرد یا بانجھ کر دینا چاہیئے +

اکثر مستورات باہر سے دیکھنے میں بالکل ٹھیک معلوم ہوتی ہیں۔ وہ خود کو تندرست سمجھتی ہیں۔ لیکن اُن میں مقامی جسمانی نقص ہوتا ہے۔ اور اُن کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ ایسی مستورات جب ٹوپی کا استعمال کرتی ہیں۔ تو اُنہیں ناکامی ہوتی ہے۔ اور حاملہ ہو جانے پر وہ ٹوپی کو بدنام کرتی پھرتی ہیں۔ اس لئے ایسی تربیت یافتہ مددگاروں کی ضرورت ہے۔ جو پوری آزمائش کے بعد ٹوپی کا استعمال بتائیں +

غیر موزوں ڈیل کی حالتوں کے لئے

موٹاپہ (OBESITY)۔ کئی بچے پیدا ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئے تناؤ اور قریبی پٹھوں میں طاقت کی عدم موجودگی سے کبھی کبھی مقامی حالتیں ایسی ہو جاتی ہیں۔ جن میں چھوٹی آکلوسو ٹوپی کا استعمال ناممکن ہوتا ہے۔ ایسی مستورات کے لئے جو قدرتاً عمل جماع کو بالکل ٹھیک طریق سے نہیں کر سکتیں۔ ٹھیک طور پر بنی ہوئی ڈچ ٹوپی کا استعمال بہترین طریق ہے +

مشرقی لنڈن کی تنگ اور اندھیری کوٹھڑیوں میں رہنے والی یہودی عورتوں کے سرِ دکس قدرتاً برٹش عورتوں کے سرِ دکسوں سے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے اُن کے لئے ایک خاص طور پر بڑے ڈول کی سردبکل اکلوسو ٹوپی بنائی گئی ہے۔ یہودی مدد گار اپنی مریضہ عورتوں کو اس کا استعمال بتاتی ہیں ؀

گرے ہوئے رحم کی حالتیں

بد قسمتی سے جن عورتوں کو پرشوت کے وقت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اور بعد ازاں اُس کی ٹھیک طور پر مرمت نہیں کی جاتی۔ یا جو دوسری طرح پر بھاری دباؤ کے نیچے رہتی ہے۔ ان میں رحم کے اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہونے یا کسی ایک حصہ کے اپنی جگہ سے ہل جانے کا عارضہ بہت پایا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں آکلوسو ربڑ کی ٹوپی کا استعمال ناممکن اور ناقابلِ اعتماد ہو جاتا ہے ؀

جن عورتوں کا رحم اپنی جگہ سے ہل گیا ہے۔ اُن میں سے بعض رحم کو سہارا دینے کے لئے ایک چھلا پہنتی ہیں۔ جس کی وجہ سے آکلوسو ٹوپی کا لگانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر سرِ دکس ایسی اچھی طرح سے ہٹایا گیا ہو۔ کہ وہ قریباً اپنی قدرتی جگہ پر ہی چلا گیا ہے۔ تو سپنج اور کوئین پلیسری میں سے کسی ایک حمل نہ ہونے دینے والی چیز کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر قرارِ حمل سے بہت بڑے نقصان کا خوف ہو۔ تو اور بھی زیادہ حفاظت کی غرض سے دونوں کا ساتھ استعمال کرنا اچھا ہو گا۔ اگر سرِ دکس اپنی جگہ سے بہت کچھ ہل گیا

ہو۔ جیساکہ بدقسمتی سے ادھیڑ عمر کی عورتوں میں بہت سے بچے پیدا ہو
چکنے کے بعد عموماً دیکھا جاتا ہے۔ تو سپنج اور کونین پیسری دونوں بھی
کچھ کام نہیں دیتیں۔ کیونکہ اگر سرورکس یونی کی نالی میں بہت نیچے چلا
گیا ہے۔ تو ان میں سے کوئی بھی تدبیر کامیابی کے ساتھ خالی از
خوف نہیں ہو سکتی ؛

گو میں اس میں کئی بھاری نقائص دیکھتی ہوں۔ پھر بھی میری
سمجھ میں بہت نیچے گئے ہوئے سرورکس والی عورت جس تدبیر کا کچھ
کامیابی سے استعمال خود کر سکتی ہے۔ وہ عورت کے پہننے کا خول ہے
اس کے خلاف اگر اس کا خاوند حقیقی خیر خواہ اور قابل اعتماد ہو۔ تو وہ
استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ لیکن ان دونوں طریقوں میں یہ نقص ہے۔ کہ یہ
میاں اور بیوی کو جماع کی پوری لذت سے محروم رکھتے ہیں ؛

مجھے دکھ کے ساتھ یہ بات ماننی پڑتی ہے۔ کہ جس عورت کا رحم
اپنی جگہ سے بہت بری طرح ہل گیا ہے اور سرورکس بہت نیچے چلا گیا
ہے۔ اس لئے اچھے آپ استعمال کرنے کے لئے حمل نہ ہونے دینے کی
کوئی بھی قابل اطمینان ترکیب مجھے معلوم نہیں ؛

میرے ان الفاظ کو حمل نہ ہونے دینے والی تدابیر کی قدر و قیمت کو
گھٹانے والے نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ یہ اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ
بری طرح سے گرے ہوئے رحم والی کسی بھی عورت کو یوں ہی نہیں رہنے
دینا چاہیے ؛

تشریحی مثال

میں ایک عورت کو ذاتی طور پر جانتی ہوں اسکے پانچ بچے ہیں۔ ان کی پرورش کرنیکے

لئے ناکافی ہے) دو حمل نہ ہونے دینے والے طریقوں کا خود استعمال کرنا
چاہتی تھی۔ کیونکہ اُس کا خاوند لاپرواہ تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس کا رحم
بُری طرح سے اپنی جگہ سے ہٹا ہُوا ہے۔ میں نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ
میں آپریشن کرا کر رحم کو اپنی مناسب جگہ پر لگوا لو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ
تو ایسا کرانا چاہتی تھی۔ اور اُس کے لئے دو ہسپتالوں میں بھی گئی تھی
دونو جگہ ڈاکٹر مجھ پر ہنسی کرنے لگے۔ اور کہنے لگے۔ کہ تم چل پھر سکتی ہو
اِس لئے ہم کچھ نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہزارہا عورتیں تم سے بھی زیادہ خراب
حالت میں ہیں۔ ہمارے پاس ایسی معمولی باتوں پر دھیان دینے کے
لئے وقت نہیں۔ اس معمولی بات کی وجہ سے وہ بیچاری غریب عورت
کمر کے درد سے اِتنی لاچار تھی۔ کہ دِن میں سے کام چھوڑ کر دو تین بار لیٹنا
پڑتا تھا۔ ساتھ ہی اور اولاد ہونے کا خوف ہر وقت بنا رہتا تھا۔ کیونکہ
اُس کے لئے حمل نہ ہونے دینے کا کوئی سادہ اور سستا طریق مفید نہ تھا

خاص بیماریوں سے دُکھی عورتوں کے لئے حمل نہ ہونے دینے کی تدابیر

گو مجھے یہ بات بڑی بُری معلوم ہوتی ہے۔ کہ کوئی بیمار شخص جماع
کرے۔ یا کوئی دُوسرا اُس کو عمل جماع میں معاونت کے لئے کہے۔ تو
اس صداقت پر پردہ ڈالنا فضول ہے۔ کہ یہ بُرا کام بڑی کثرت سے
کیا جاتا ہے۔ جہاں عارضہ مقامی یا متعدی ہو۔ جیسا کہ شہوانی عوارض
ہوتے ہیں۔ تو بلاشبہ مرد کو کانڈم اور عورت کو عورتوں کے خول کا استعمال

کرنا چاہیئے۔ اور ان کو کیلوبل آئنٹمنٹ جیسی کسی اینٹی سپٹک مرہم سے اچھی طرح لیپ لینا چاہیئے۔ اچھا یہی ہے۔ کہ دونوں میاں بیوی خولوں کا استعمال کریں ؛

اس جیسی حالت میں حمل نہ ہونے دینے والا طریقہ صرف حمل نہ ہونے دینے والا ہی نہیں رہتا۔ بلکہ یہ دوسرا کام کرتا ہے۔ ایک تو یہ ایسے حمل کو روکتا ہے۔ جو سوسائٹی کے خلاف جرم ہے۔ دوسرے وہ چھوت کو بیمار سے تندرست آدمی میں جانے سے کسی قدر روکتا ہے۔ لیکن وہ خود کو کیسی جوکھوں میں ڈال رہے ہیں۔ اور کیسے خوفناک جراثیم کو پھیلا رہے ہیں۔ یہ بات میری رائے میں مریضوں کو صاف صاف الفاظ میں سمجھا دینی چاہیئے ؛

جب جماع کرنے والے جوڑے میں سے کوئی ایک بیمار ہو۔ لیکن وہ عارضہ مقامی نہ ہو (جیسا کہ بطور مثال وہ جس کو تپ دق ہے۔ یا جب عورت کو کثرت پیشاب کا عارضہ ہو۔ یا وہ گردے کے عوارض یا دیگر سخت عوارض میں مبتلا ہو) تب کسی خاص مقامی زہر کو دور کرنے والی چیز کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ حمل کے کیا ماں اور کیا بچہ دونوں کے لئے بہت ہی خوفناک نتائج ہونگے۔ اس لئے ناکامی کے چھوٹے سے چھوٹے امکان سے بچنے کے لئے بھی خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ پس کم از کم حمل نہ ہونے دینے والی دو تدابیر کا استعمال ایک ساتھ ہونا چاہیئے۔ ایسی بہت سی حالتوں کے لئے میں حمل نہ ہونے دینے کی متواتر تکلیف دہ اور غیر مستقل تدابیر کا استعمال بجائے مستقل طور پر پوری طرح نامرد یا بانجھ کرنے کی ہی سفارش کرتی ہوں۔ جو لوگ

پاگل پن یا دل کی یقینی کمزوری کے عوارض سے تکلیف میں ہیں۔ اِن کے لئے یہ بات اور بھی ضروری ہے ؀

یہی بات اور بھی زیادہ صاف طور پہ عورتوں کی ان تمام حالتوں پر صادق آتی ہے۔ جہاں اتفاقیہ حمل کی وجہ سے رحم کو خالی کرنے کی ضرورت ہو۔ ایسی حالتوں میں دوبارہ جوکھوں میں پڑنا مناسب نہیں۔ اِس لئے عورت کو مستقل طور پر بانجھ بنا دینا چاہئیے ؀

اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنا دینا

جہاں عوارض میں مبتلا اور گرا ہؤا شخص مرد ہو۔ وہاں عورت کو بانجھ بنانے کی نسبت مرد کو ویسکٹومی کے ذریعہ نامرد بنا دینا زیادہ آسان اور زیادہ ہلکا آپریشن ہے۔ عورتوں کے لئے فلوپین نالیوں کو کاٹ کر دوہرا باندھ دینا بانجھ کرنے کی مختلف تدابیر میں سے بہترین ہے۔ لیکن چونکہ یہ ایک گراں آپریشن ہے۔ اِس لئے اِس کے مہنگا ہونے کی وجہ سے جن غریب مستورات کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتیں ؀

بانجھ بنانے کی پورانی تدبیر یعنی بیج کوشوں (اووریوں) کو کاٹ دینا جو کچھ عرصہ تک امریکہ میں بہت رائج تھی۔ اب پسند نہیں کی جاتی اب بیضہ دان تب ہی نکالے جاتے ہیں۔ جب کسی مقامی عارضہ کی وجہ سے ان کا نکالنا ضروری ہو۔ تب بھی یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اووری کا ایک تھوڑا سا حصہ باقی رہنے دیا جائے۔ کیونکہ اِن سے جو اندرونی رطوبتیں نکلتی ہیں۔ اُن کا سارے جسم پر بڑا ہی اہم اثر ہوتا ہے

فالوپین نالیوں کو دوہرا باندھنے اور کاٹنے سے اندرونی ریشوں کی کوئی نقصان دہ کمی نہیں ہوتی۔ اس لئے عام استعمال کے لئے یہ طریق بہترین ہے۔ یہ عموماً محفوظ اور قابلِ اعتماد ہے۔ لیکن اکہرے بندھن (SINGLE LIGATURE) کی پرانی تدبیر کا عمل طور پر محفوظ نہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹر منک آرنفر نے دوہرے بندھن کی جگہ بھی نالیوں کو بالکل نکال دینے کا اپدیش کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کٹی ہوئی نالی کی مرمت کرنے کی طاقت غیر معمولی ہوتی ہے۔ اور اب جبکہ بانجھ بنانے کی ضرورت ہے۔ میں صرف ایک ہی طریق اختیار کرتا ہوں۔ یعنی ساری کی ساری نالیوں اور رحم کے منہ سے ایک بڑے حصہ کا نکال دینا۔ ایسا کرنے سے ایک تو مرد کو نامرد بنا دینے کے بارے میں پختہ یقین ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے کم از کم بیماری کے بیجوں کو قبول کرنے والی کوئی چیز نہیں رہتی؟

تشریحی مثال

ڈاکٹر منک، آرنفر کا کیس ہے۔ چند سال ہوئے میں نے رحم کے اپنی جگہ سے گر پڑنے کی وجہ سے ایک عورت کا آپریشن کیا۔ میں نے CERVIX, ANTERIOR COLPORRHAPHY EXTENSIVE COLPOPERINEORRHAPHY. اور SUSPENSION OF THE UTERUS کو کاٹ کر فلوپین نالیوں کو ریشم کے تاگے کے ساتھ باندھ دیا۔ اٹھارہ مہینوں کے بعد وہ میرے مشورہ دینے کے کمرہ میں چار مہینہ کے حمل کے

ساتھ آئی ہیں۔ نے اُسے کہہ دیا تھا۔ کہ اب اُسے پھر حاملہ ہونے کا خوف نہیں۔ اس پر اُس نے پیشتر کی تدابیر پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ جو وہ گذشتہ نو سال تک حاملہ ہونے سے بچنے کے لئے کامیاب طور پر استعمال کرتی رہی تھی۔ آخر ۱۰ پونڈ وزنی بچہ پیدا ہوا۔ نال بہت زیادہ پھٹ گئی اور رحم پہلے سے بھی زیادہ گر گیا۔ مجھے پھر آپریشن کرنا پڑا۔ وہاں رحم کے دہانہ کا نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔ اور نہ ہی نالیوں کے سکڑاؤ کا کوئی نشان تھا۔ دونو نالیاں بالکل قدرتی حالت میں نظر آتی تھی"

مرد کو نامرد بنانا اس سے بہت کم اہم آپریشن ہے۔ جہاں صرف نامرد بنانے کی ہی ضرورت ہو۔ وہاں بیضہ دانوں کو نکال دینے (کسٹریشن) کی پرانی تدبیر کا کبھی استعمال نہیں کیا جاتا۔ سب سے عمدہ قابل عمل طریق "ویسکٹومی" ہے۔

"ویسکٹومی" کے متعلق بلفیلڈ نے ۱۹۰۹ء میں کہا تھا۔ کہ یہ ایک دفتری آپریشن ہے۔ جو کہیں سے جگہ کو بے حس کر کے چند منٹوں میں چمڑے کو ۱/۲ انچ لمبا کاٹ کر کیا جا سکتا ہے۔ اس میں زخم کے بیماری کے جراثیم سے خراب ہونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی مریض کے چارپائی پر پڑا رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں اتنی بھی تکلیف نہیں جتنی کہ دانت نکلوانے میں ہوتی ہے۔ اس سے عضو تناسل کے اُٹھنے اور منی کے انزال کے عمل میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔

W. T. BELFIELD (1909) "STERILIZATION OF CRIMINALS AND OTHER DEFECTIVES BY VASECTOMY" (SEE P. 235)

ایکس ریز کے ذریعہ پیدائش کے ناقابل (نامرد) بنانے پر اب بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں - اِس کا علم اتفاقیہ ہی ہُوا تھا - ۱۹۰۹ء میں ریگوڈ اور نوگیار نے رپورٹ کی - کہ "ایلومینیم کے پترے میں سے چھن کر آنے والی ایکس ریز کے ایک ہی بار کے استعمال سے نر چوہوں کو اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنانے میں کامیابی ہوگئی ہے اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی"*

شففر کہتا ہے - اگر بیضہ دانوں پر ایکس ریز کا عمل ہونے دیا جائے - تو (SEMINIFEROUS APITHELIUM) سیمی نی فیرس ایپی تھیلیم بیکار ہو جاتی ہے - اگرچہ پہلے پہل ان کے درمیانی ٹشو (ریشوں) پر کرنوں کا حملہ نہیں ہوتا †

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۴) CHICAGO MEDICAL RECORDER IN JOURN. AMER. MED. ASSOC., VOL LII, NO 15. P. 1211

* CT. REGUD AND TH. NOGIER (1909); STERILIZATION COMPLETE ET DEFINITIVE DES TESTICULES DU RAT." COMPT. REND. ACAD. SCI. VOL. CXLIX P.P. 1398 1401 PARIS 1909.

† ED. A. SCHAFER (1916) "THE ENDOCRINE ORGANS, AN INTRODUCTION TO THE STUDY OF INTERNAL SECRETIONS" P.P. IX, 156 LONDON 1916

ایکس ریز اور ریڈیم کے ذریعہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنانے کی تدبیریں حال میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔ لیکن اس پر اس کتاب میں غور نہیں ہو سکتا۔ یہاں لینسٹ نامی اخبار میں شائع شدہ تھوڑی سی دلکش معلومات کا ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ ان میں (CONTROL OF CONCEPTION BY IRRADIATION) کے عنوان سے مارکووٹز اور کرسر کے کام کا مختصر بیان دیا گیا تھا۔ مارکووٹز کا بتایا ہوا طریق یہ تھا۔ کہ شادی شدہ جوڑے میں سے ایک میں ایک مینم ڈوز (دوائی کی خوراک) کے ذریعہ عارضی طور پر اولاد پیدا کرنے کی ناقابلیت پیدا کر دی جائے۔ اور جب اس سے پیشتر کہ عورت حاملہ ہونے کی قابلیت میں لوٹ کر آجاوے۔ جس کا علم حیض کے دوبارہ ہونے سے لگ جاتا ہے۔ مرد کو کرنوں کے ذریعہ نامرد کر دیا جائے۔ کیونکہ مرد میں نامردی کی مدت کا ابھی تک پتہ نہیں لگا۔ اس لئے وہ مانتا ہے کہ دیر یہ کو وقتاً فوقتاً امتحان کرتے رہنا ضروری ہے ...... اس کھوج کا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس سے دائمی نامردی نہیں ہوتی"٭

قوم کے مفاد کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے۔ کہ عارضی نامردی پیدا کرنے کی سستی تدابیر نکالی جائیں۔ ان کی اصلاح کی جائے اور ان کو عملی طور پر ان لوگوں کی پہنچ میں لایا جائے۔ جن کا کسی عارضہ یا اعصابی کمزوری کی وجہ سے اعتدال کے خلاف اولاد پیدا کرتے جانا بڑا نقصان دہ ہے ٭

٭ Lancet, September 16, 1922.

زمانۂ قدیم میں گربھ نرودھ

(حمل نہ ہونے دینا)

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حمل نہ ہونے دینے کا خیال مغرب کی اختراع اور خلافِ دھرم ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ منو نے لکھا ہے۔ کہ جو مرد عورت کو حیض ہونے کے بعد سنان کر چکنے پر اس کے پاس نہیں جاتا۔ اُسے گربھ کے بچہ کی ہتیا کا پاپ لگتا ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال بے بنیاد ہے۔ حمل کا نہ ہونے دینا مغرب کی اختراع نہیں اور نہ دھرم کے خلاف ہے۔ ہمارے پراچین دھارمک گرنتھوں میں اس کا ودھان پایا جاتا ہے۔ منو جی کی یہ آگیا صرف اُن حالتوں کے لئے ہے۔ جب جنگ کی وجہ سے ملک کی آبادی کم ہوگئی ہو۔ دیکھیے برہدارنیک اوپنشد ۶۔ براہمن ۴ کانڈ کا ۱۰ میں لکھا ہے:-

अथ यामिच्छेन गर्भं दधीतेति तस्यमर्थं निष्ठाय मुखेन मुखं सन्धायाभि प्राण्यापान्यादिन्द्रियेण ते रेतसा रेत आदद इत्यरेता एव भवति॥

اس کی تفسیر کرتے ہوئے شنکر آچاریہ لکھتے ہیں:-

"अथ यामिच्छेन्न गर्भं दधीत न धारयेत्। गर्भिणी मा भूदिति। तस्यामर्थं प्रजननेन्द्रियं निष्ठाय

उपनि मृडय

निक्षिप्य मुखेन मुखं संधायोपस्थमस्या अभि-
प्राण्याभिप्राणनं प्रथमं कृत्वा पश्चादपान्यादि-
न्द्रियेण, ते रेतसा रेत आदद, इत्यनेन मन्त्रेण,
अरेता एव भवति गर्भिणी भवतीत्यर्थः ॥"

یہ ودھی کیا تھی ؟ اس کا علم یوگابھیاس کرنے والوں کو ہی ہوگا - میں
اس کریا کو پورن روپ سے نہیں سمجھ سکا - سنسکرت کے وِدوان پاٹھک
دیکھیں - کہ گربھ نرودھ کی وِدھی کیسے صاف الفاظ میں اس میں بیان کی
گئی ہے ٭

اتنا ہی نہیں "برہج سائک" نامی پُستک میں بانجھ کرنے کے بعض
یوگ بھی دیئے گئے ہیں - اُن میں سے تین یہاں دیتا ہوں :-

अथ पलाशबीजादि प्रयोग माह :-

पलाश क्षीर द्रुमयोः फलानि पुष्पाण्यथो शा-
ल्मलादपस्य। मद्येन मासार्द्धदिनं निपीय वं-
ध्यां भवेन्निश्चितमेव नारी ॥ फलं कदम्बस्य
च माक्षिकानि तुषोदकेन त्रिदिनं निपीय। स्ना-
नावसाने नियमेन चापि वन्ध्यामवश्यं कुरुते
हठेन ॥ कर्षद्वयं राक्षसवृक्ष बीजं सप्ताहमात्रं
सितशालि वारा। ऋतौ निपातं मृगशावकाक्ष्या
बन्ध्यात्वमेतन्नियतं करोति ॥

پھر یہ سمجھنا بھی ٹھیک نہیں - کہ عورت مرد کا تعلق اولاد پیدا
کرنے کے لیئے ہی ہے - دیکھئے بالمیکی رامائن کے اجدھیا کانڈ کے

بے فضولیات کے طومار سے مبرا مرد و عورت خانہ دار کنوارے بیاہے سب کے واسطے یکساں مفید
نایاب تحفہ
اصلی کوک شاستر
رہبر راحتِ زندگی
مصنفہ
فدائے طب حکیم راج نرائن
حوض قاضی دہلی
قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ سنہ ۱۹۳۲ء بار اول دو ہزار جلد

اصلی صابون سازی معہ رنگ سازی

اس کتاب میں صابون بنانے و رنگ سازی کے تمام چھپے ہوئے راز جو کہ ہزاروں روپیہ خرچ کرنے پر
بھی دستیاب نہیں ہو سکتے رفاہِ عام کی خاطر نہایت ہی عمدہ اور سہل طریقے سے بیان کئے گئے ہیں
پڑھکر ایک معمولی لیاقت اور قلیل پونجی کا آدمی بغیر استاد کے ہزاروں روپیہ گھر بیٹھے ہی کما سکتا ہے
انگریزی، دیسی کپڑا دھونیکا میلدار رنگ دار، خوشبودار، نہانے ہاتھ منہ دھونے کے علاوہ کاربولک
گلیسرین، بالصفا، کیل، چھاسہ، خارش کے ایک سے ایک عجیب و غریب صابن بنانیکے پوشیدہ راز جو
روپیہ فیس لیکر بھی پورے طور سے پیشہ ور صاحب نہیں بتلاتے ہیں ہمنے اس بیکاری کو دیکھکر ظاہر کر دیئے
ایک خاص راز کولڈ کریم کے بنانیکا بھی لکھا ہے جس سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اور یہ بالکل
مطابق ہے نہایت ارزاں اور بالکل آسانی سے تیار ہونے والا ہے اور ایک راز تمباکو
بنانیکا بھی لکھا گیا ہے۔ جو آجکل تمام ملک میں نہایت کثرت سے خرچ ہو رہا ہے۔ اگر آپ صرف
دو چار روپیہ سے کام شروع کرینگے تو روزانہ روپیہ ڈیڑھ روپیہ کما سکیں گے۔ علاوہ ازیں
سینکڑوں قسم کے رنگ بنانے جو کہ کپڑا رنگنے میں کام آتے ہیں۔ زعفرانی، آسمانی، نارنجی
اودی۔ جامنی۔ کشمشی، سبز کاہی، انگوری، فالسی، بادامی، ملاگیری، سلیٹی غرضیکہ تمام
قسم کے رنگوں کے بنانے و رنگنے کی ترکیب نہایت آسان طریقے سے بیان کی گئی ہیں
گھر بیٹھنے والی عورتیں بھی نہایت آسانی سے تیار کر سکتی ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب
مکمل ان فنوں میں ذاتی تجربات پر مبنی ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو آپ بذریعہ
خط و کتابت دریافت فرما سکتے ہیں۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی اعلیٰ ہے۔ قیمت اس وجہ سے کم
رکھی گئی ہے کہ ہر فرد و بشر فائدہ اٹھا سکے یعنی معہ محصول ڈاک صرف ۱۲ / ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

دیباچہ

علم طب جیسا ضروری ہے سب جانتے ہیں کوکھ شاستر بھی اُسی کی ایک شاخ ہے اور ایسا ہی ضروری اور مفید ہے بلکہ اُس سے بھی کسیقدر زیادہ۔ کیونکہ یہ حضرت انسان کی پیدائش سے متعلق ہے جو سب سے اول مرحلہ دنیا کا ہے۔ اسکے لفظی معنے اولاد کا علم ہیں[1] اسکے ذریعہ ہم حسب دلخواہ اولاد پیدا کر کے اپنی قوم و ملک کی ترقی کر سکتے ہیں اور دنیا میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ دنیا کی آدھی مصیبتیں اسکی عدم واقفیت کی وجہ سے ہیں۔ یہ غلط ہے کہ یہ نام اسکے موجد کوکا پنڈت کے نام پر پڑا۔ سب خیالی قصے اس گئے گذرے زمانہ میں یار لوگون نے گھڑ لئے ہیں اصل میں اس علم کے موجد شیوجی مہاراج ہیں[2] جنہوں نے رت شاستر تصنیف کرکے پاربتی جی کو سنایا۔ پھر اُسکا خلاصہ گرگ رشی نے کرکے آدشاستر نام رکھا راجہ جنمیجے کو پڑھایا۔ پھر سدھ ناگارجن نے اس علم پر ایک کتاب سدھ بنود لکھی۔ پھر لودی بادشاہ کے وقت میں کلیان مل نے رشیوں کے گرنتھ پڑھ کر اننگ رنگ ایک کتاب تیار کی جو اتبک سنسکرت زبان میں ملتی ہے۔ پھر زمانہ حال کے دل چلوں نے اُسمیں اپنی پسند کے موافق نمک مرچ لگاکر کوکھ سار کوکا منجری رتی نود رسیکا بنائے ان

[1] کوکھ ہندی میں عورت کے رحم یا بچہ دان کو کہتے ہیں۔ کوکھ شاستر اعضاء پوشیدہ کے استعمال و خوبی و خرابی پر بحث کا علم ہے۔
[2] یہی مہاراج تمام مخفی علوم کے موجد ہیں۔ سامدرک شگون سہردویہ۔ موسیقی جیوتش دل جبر موسیقی۔ چوسر کا کھیل وغیرہ۔ ان کی بہت سی ابتدائی تصنیفات اتبک موجود ہیں۔

سب کتابوں میں علم طب کے موافق یہ اصول بیان کیے گئے ہیں کہ عورتیں
بلحاظ مزاج و عادات کے کتنی قسم کی ہیں کسکی شادی کس کے ساتھ ہونے سے
کیا نتیجہ ہوتا ہے - جماع کرنیکے اصول کیا ہیں - اعضائے تناسل کی
وخاصیت - اولاد عمدہ کسطرح پیدا کر سکتے ہیں - زنانی مردانی بیماریوں
کی خرابیوں کے علاج کیا ہیں - اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سب باتیں کیسی
ہیں - آسن اور نخش تصویر وغیرہ گندے مضامین جو کوک شاستر میں ہوتے ہیں وہ
متقدمین نے کسی خاص حالت میں فائدہ پہنچانیکے واسطے ہی لکھے تھے اور
اوقات ضروری و مفید ثابت ہوتے ہیں - مگر یہ مادہ او باشی کو بڑھاتے
آجکل کے نادان جوانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں - اسلیئے گورنمنٹ نے انکو
خلاف قانون قرار دیا ہے - در اصل ان سے اسقدر نفع نہیں پہنچتا جتنا کہ نقصان
ہوتا ہے -

افسوس ہے کہ ایسا مفید علم آج اسقدر بدنام ہے کہ اسکا نام لیتے ہوئے
بھلے مانس کو شرم آتی ہے - یہ ہمارے عیاش ہندوستانی بھائیوں کی عنایت ہے جنہوں
اسکو اسقدر کمال کو پہنچا دیا - انگریزی میں بھی اس مضمون پر بہت سی کتابیں
ہیں مگر سب عالمانہ اور عام پسند ہیں -

اس مضمون پر کتاب لکھنے میں گو کسیقدر حجاب معلوم ہوا - مگر فائدہ عام
کی خاطر سب کچھ برداشت کرکے آخر یہ کتاب میں نے تیار کی اور نام اسکا ایسا
کہ نوجوانوں کو فوراً متوجہ کر دے تاکہ یہ صدائے حق ان کے کانوں تک پہنچے
اور کوئی اسکے فائدوں سے محروم نہ رہ جائے گویا ... اور ... کی کیفیت کو ...

کڑوی دوا مٹھائی کے اندر رکھہ کر دی ہے - مجھے امید ہے کہ پبلک بھی میری اس خدمت کو ہمدردی کی نگاہ سے دیکھیگی - نوجوان اس سے فائدہ اٹھاکر اپنی زندگی سنواریں گے - مہذب لائق احباب اس میں نکتہ چینی نہ فرمائیں گے - علم دوست احباب اسکو بچوں کو پڑھائیں گے اور اسکی اشاعت میں مدد فرمائیں گے

گانا سن کر سب کا جی خوش ہوتا ہے مگر بیتال سُر کا گانا بھی ناگوار ہے - بولی ایک گنوار بھی بولتا ہے مگر ایک خواندہ آدمی کی گفتگو کیسی شیریں و با اثر ہوتی ہے - کپڑا اگر یوں ہی لپیٹ لیا جاوے تو بھی جسم ڈھک جاویگا مگر اُسکا کوٹ پاجامہ بنا کر پہننا ہی زنانیت ہے - اناپ شناپ پیٹ بھر لینا ساری بیماریوں کی جڑ ہے اور اصول حکمت کے موافق کھانا ہی زندگی کا باعث ہے - غرض بے اصول کا کوئی کام ٹھیک اور مزیدار نہیں ہوتا کسی ہندی شاعر نے کہا ہے -

پنگل بن چھندے رچے اور گیتا بن گیان
کوک بنی جو رتہ کرے سو نر پشو سمان

شاعری کرنے سے پہلے پنگل کا پڑھ لینا جیسا لابدی ہے اسی طرح شادی کرنے سے پیشتر اس کتاب کا دیکھ لینا لازمی ہے جس محکمہ میں ہم جاویں اُسکا قانون جان لینا ہم پر واجب ہے - اور جس فعل کو شروع کریں اُسکے تمام حُسن و قبح سے واقف ہونا ضروری ہے - ہم اس منصب کا کام کیا خاک چلا سکتے ہیں جسکے فرائض و ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتے یا جسکے ہر پہلو سے کماحقہ آگاہ نہیں

ہم اور سب باتوں میں ایسی مین میکھ نکالتے ہیں - مگر ایک نہایت اہم معاملہ میں کس قدر بے پرواہ ہیں - بچوں کے باپ تو بنگئے مگر معلوم کچھ بھی نہیں - کیا اتنا

زیادہ ضروری کوئی اور محکمہ ہے - کھانے پینے میں اگر ہم بے ضابطگی کریں تو اسکا اثر
ہوگا - کوئی قانونی جرم کریں تو اسکی سزا اس وقت تک محدود ہے - روپیہ کا غلط
زبان کی خرابی سب کے نتیجے چند روزہ ہیں مگر جو غلطی ہم اس معاملہ میں کر بیٹھیں اُس کا
خمیازہ عمر بھر اُٹھانا پڑیگا - یہی نہیں بلکہ ہماری اولاد کو بھی اس سے ضرر پہونچیگا - اسی
پر ہماری عمر بھر کی رنج و راحت کا دار و مدار ہے - اگر ہم واقف ہیں تو اسمیں ساری
لذتیں اُٹھا سکتے ہیں - اگر ناواقف ہیں تو یہی ہمارے لیئے وبالِ جان ہے - ہم دانتوں
کی پختگی کے لیئے دتون کرتے ہیں آنکھوں کی بیماری کا خاص خیال رکھتے ہیں سرمہ اور عینک
لگاتے ہیں - مگر اعضائے تناسل کی خبر کیوں نہیں لیتے - کیا وہ جسم کا کوئی بیکار حصہ ہے
یا ذلیل و ناپاک ہے - ناپاک تو اُسکو ہم نے بنا رکھا ہے ورنہ یوں تو منہ اور ناک بھی
ناپاک ہیں - شاید خیال ہے کہ اُسکی بے اعتنائی چنداں نقصان نہیں کرتی اور گناہ بھی
نہیں ہے - ہم اس کتاب میں یہی دکھلائیں گے کہ وہ کیسا قیمتی حصۂ جسم اور جزو زندگی
ہے - اُسکے بے قاعدہ استعمال سے ہم کسقدر نقصان اُٹھاتے ہیں - یہ کیسا بھاری گناہ
ہے اور اُسکے طفیل سے دنیا میں آج کسقدر مصیبت پھیلی ہوئی ہے - افسوس ہے
اس مضمون پر نہ تو کوئی کتاب عمدہ چھپی ہوئی ملتی ہے نہ یہ علم کسی مدرسہ میں پڑھایا جاتا ہے
پھر یہ بھی کہ ماں باپ بھی اُسکے اصول نہیں سمجھاتے - دوستوں کو بھی یہ فعل کرتے
ہوئے نہیں دیکھتے جسکی نقل اُتاریں - استاد بھی شاگرد سے اسکا ذکر نہیں کرتا خود
بھی کسی سے پوچھنے میں شرماتے ہیں اور اس گومگو کی حالت میں جیسا کچھ اپنی سمجھ میں
آیا ٹیڑھا سیدھا کرنے لگتے ہیں - بچہ روٹی کھانا اپنے ماں باپ سے سیکھتا ہے
ہر ایک پیشہ ور بھی اپنا موروثی کام کرتے ہوئے بزرگوں کو دیکھتا ہے، اُس کی نقل

خود کرنے لگتا ہے۔ مگر یہ فن شریفا ہر شخص وقت ضرورت خود بخود ہی سیکھ لیتا ہے۔ اور پھر عمر بھر اسمیں ترمیم یا ترقی کا موقع نہیں پاتا ہے۔ کسان کا بیٹا دیکھتا ہے کہ اسکا باپ کھیت خاص موسم میں جوتتا ہے۔ اسمیں کیاری بان بنا کے اعلیٰ قسم کا تخم بوتا ہے۔ پھر آبپاشی، نرائی وغیرہ کی نگرانی رکھتا ہے پھر کچھ عرصہ بعد عمدہ فصل اس کے ہاتھ لگتی ہے۔ وہ بھی جب بڑا ہوتا ہے ایسا ہی کرتا ہے۔ اگر یہ کارروائیاں اپنی آنکھ سے نہ دیکھتا تو سوائے اسکے کیا کرتا کہ وقت بیوقت تھوڑا بہت جوت کر بحساب بیج پھینک دیتا۔ افسوس ہم مٹی کے کھیت میں اتنی احتیاط برتیں اور اپنے جسمانی کھیتوں کو خراب کریں۔ باغ میں عمدہ قسم کے پھول لگاویں۔ کتا یا گھوڑا بھی عمدہ نسل کا تلاش کر کے رکھیں مگر اولاد کے حق میں ایسے بیخبر رہیں۔

کتنے مرد ایسے ہیں کہ جو افزائش نسل کی خاطر اور تندرستی ملحوظ رکھ کر صحبت کرتے ہیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ کیسی وضع دار نسلیں پیدا ہو رہی ہیں۔ ذرا آنکھ کھول کر دیکھنے والا چاہیئے۔ پچاس فیصدی ایسے انسان ملیں گے جو دبلے و کمزور جنکے منہ روکھے اور ہاتھ پیر سوکھے سے ہیں۔ اور ایسے تو بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں جن کو اصلی انسانی "ٹائپ" کا کہہ سکیں۔ قدرت کبھی بدلا نہیں چھوڑتی۔ البتہ اسمیں دیر ہونا ممکن ہے۔ بدصورتی اور کمزوری اس بات کی دلیل ہے کہ قانون قدرت کی خلاف ورزی کی تھی۔ اسکی یہ سزا پائی۔ دیکھئے قدرت کا قانون ہر جگہ میں دیتا ہے اور جیسے موسم اور تکلیفات ہم اسکو برداشت کرنے پڑتے ہیں ویسے ہی سامان اس کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ بھیڑوں کی اون اور بطخ کا پاؤں۔ گلہری کی دم اسکے گواہ ہیں۔ پھر آدمی کا بچہ ضرور ایسا ہونا چاہیئے کہ جو ساری سختیاں زندگی کی برداشت بلکہ شدت

کر کے عمر طبعی کو پہونچنے کے قابل ہو وہ اگر ہوتے ہی مر جائے تو اُسی کا قصور ہے۔
قدرت جانوروں کے سر پر بال اور بچوں کو دودھ کے دانت دیتی ہے وہ ہماری
ہماری اولاد کو قوی بھی بناتی ہے بشرطیکہ ہم اُسمیں حارج نہ ہوں۔ اصلی ہونا
اور خوبصورتی اسکا نام ہے کہ سارا جسم مضبوط اور سڈول ہو کر کوئی عضو
خراب یا بیقاعدہ نہ ہو۔ ہر چیز قدرتی طور پر قوی اور مناسب بنتی ہے۔ اسمیں
کچھ کمی یا خرابی اُسکی جانب سے ہوتی ہے۔ جوانی میں دیکھئے کیسا ہی بدصورت
یا جانور ہو اُس کے چہرہ پر بھی ایک قسم کا نور برستا ہے۔ چھاتی پر جوبن کا ابھار
صاف نمایاں نظر آتا ہے۔ اور رخسار کیسے دمکتے ہیں مگر جو پہلے ہی اپنی جان
برباد کر لیتا ہے۔ اور جوانی آنے بھی نہیں دیتا اُسکی صورت بدل جاتی ہے۔ ہمارے
دوستوں میں بہت سے ایسے ہیں جو شروع میں بانکے گبرو دیکھے مگر اب اُنکی حالت
ناگفتہ بہ ہے۔ جس جوانی پر ان کو ناز تھا وہ بھی اُنکا ساتھ چھوڑ گئی۔ ساری امیدیں
خاک میں مل گئیں۔ اگرچہ اُنہوں نے ہمارے سامنے کوئی بُرا کام نہیں کیا مگر
اُنکا چہرہ صاف اسبات کی شہادت دیتا ہے کہ اُنہوں نے بدفعلی کی ہے
خیر یہ تو وہ ہیں جنہوں نے خود اپنے پاؤں میں کلہاڑی ماری ہے۔ مگر ایک فریق
اور ہیں۔ یعنی ہماری نئی نسل کے معصوم بچے جو مادرزاد ہی ایسے نقیح اور
ناقص پیدا ہوئے۔ وہ اپنے مہربان والدین کی عنایت کا پھل پا رہے ہیں
اور اُن کی غلطیوں کے مجسم و زندہ نمونے ہیں۔ ایسی نسل سے کوئی قوم سرخروئی
حاصل نہیں کرسکتی نہ ایسے لوگ سپاہی بن کر اپنے ملک کی حفاظت کر سکتے
ہیں۔ بڑے عالم نہ عقیل ہی ہو سکتے ہیں۔ وہ جوانی میں بھی بڈھے ہیں

اور زندگی کے دن پورے کرتے رہتے ہیں اُن کو کیا لطف اس دنیا میں آسکتا ہے۔ افسوس ہماری قوم اس جہالت کے طفیل اس درگت کو پہنچی ہے اور دن بدن زیادہ خراب ہو رہی ہے۔

اسمیں قصور ہر طرح والدین کا ہے۔ وہ اپنے فرض سے بالکل بےخبر ہیں ان کا یہ کام ہے کہ اول تو اصول کوک شاستر کی پابندی کر کے عمدہ اولاد پیدا کریں۔ پھر اپنے بچوں کو نصیحت کر کے بُری صحبت سے جدا رکھیں۔ اور اگر کوئی خطا دیکھیں تو چشم پوشی ہرگز نہ کریں بلکہ شرم کو بالائے طاق رکھکر اُن کو تنبیہ کریں اکثر والدین یہ عذر کرتے ہیں کہ ہم ایسی باتیں بچوں سے کہکر کیوں اُن کو بےشرم بنادیں۔ یہ خیال اُنکا سراسر غلط ہے اول تو شرم کے بدلے اپنے عزیز بچوں کی تندرستی نہیں چاہیئے۔ دوم سمجھانا حکمت عملی سے بھی ممکن ہے صرف ذرا سی توجہ درکار ہے۔ اور بہتر تو یہ ہے کہ ایسے خیالات دلمیں پیدا ہونیکا ان کو موقع ہی نہ دیں۔

مگر جب والد صاحب ہی گمراہ ہوں تو اولاد کی رہنمائی کیا کرینگے۔ دو بڑی مردانگی کرینگے تو اپنے تجربہ کی بات صرف اسقدر بتلا دینگے کہ کثرت ہر فعل کی مضر ہوتی ہے۔ وہ اسکے تمام نشیب و فراز کیا فصاحت سے بیان کر سکتے ہیں جبکہ وہ خود ہی اُن سے بخوبی واقف نہیں۔ غرض جتنا غور کیجئے ایک ایسی کتاب کی ہی ضرورت ماننی پڑتی ہے جسمیں اسکے متعلق تمام قوانین درج ہوں جسکو محتاط والدین خود پڑھکر کاربند ہوں اور شرمیلے ماں باپ اپنے نوجوان بچوں کو زبانی سمجھانے کے بجائے اسکی ایک کاپی دیکر مطمئن ہوں اور ہر جوان شخص اسکے موافق عمل کر کے فائدہ اُٹھاوے کسی سے کچھ پوچھنے کا محتاج نہ رہے

اس مضمون پر کتاب لکھنا بھی دل لگی نہیں قدم قدم پر اس میں فحش ہونے کا الزام لگ جانیکا خوف ہے۔ اسکے واسطے قانون میں سزا مقرر ہے۔ گو علم کے فائدے کے لیئے نیک نیتی سے کوئی کام کرنا معیوب نہیں اور سائنٹفک تحقیقات، وخصوصاً طبی مضامین میں ایسی باتیں عموماً لکھی جاتی ہیں۔ جب اس مضمون کی تمام اصطلاحات دام خواہ مخواہ فحش گنے جاتے ہیں تو کیسطرح ممکن ہے کہ ایسی کتاب کی عبارت بالکل فحشیت سے مبرا ہو۔ اس وقت کے خیال سے ایسے ضروری و مفید مضامین کو اگر نہ چھپوایا جاوے تو بڑا ظلم و حق تلفی ہے۔ ہر ایک علم فائدے کیواسطے ایجاد کیا جاتا ہے مگر چالاک و بدمعاش لوگ اسکو نقصان کا ذریعہ بھی بنا سکتے ہیں۔ بجلی کا علم۔ انجنیری۔ فن جنگ۔ قانون اور طب کیسے مفید علوم ہیں مگر ان سے ناجائز فائدہ بھی اُٹھایا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی بڑا غضب ڈھاتے ہیں۔ پھر بیچارے کوک شاستر کا کیا قصور ہے۔ جسکے نہایت دقیق عالمانہ اصول بزرگ مہرشیوں نے نسل انسان کی ترقی و بہبودی کے واسطے تحقیق کیئے تھے۔ اگر آج عیاش لوگ انکو شہوت پرستی کے کام میں لاکر اپنی صحت بگاڑیں تو قصور عالموں کا نہیں۔ علم طب نے اگر سنکھیا کی تاثیر قاتل دریافت کی ہے تو خواہ اُسکو کھا کر لاکھوں خون ہوئے مگر علم طب پر کسی نے الزام نہ لگایا۔ غرض علمی اصول خواہ کسی حصہ جسم کے متعلق ہوں نفرت انگیز نہیں ہو سکتے۔ البتہ اُن کی عبارت ایسی ہونی چاہیئے جو تہذیب سے گری ہوئی نہ ہو۔

ان سب باتوں کو مدنظر رکھہ کر نہایت احتیاط کیسا تھ میں اپنے بچوں

نوجوانوں اور ملکی بھائیوں کے فائدے کے واسطے یہ چند ورق پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میری اس خدمت سے قوم کو بہت فائدہ پہونچیگا - جو بچے ابھی جوان نہیں ہوئے وہ دنیا داری کا کام شروع کرنے سے پیشتر اسکو پڑھ کر فائدہ اٹھا دینگے - جو جوان ہوکر نقصان کر چکے ہیں وہ بھی اپنا علاج اس میں پائینگے - اور والدین بھی اسکو اپنا دستور العمل بنا کر ہونہار اولاد پیدا کر سکیں گے - اور اس طرح اگرچہ تمام مشکلات کا دفعیہ نہ ہو سکے تاہم آئندہ خرابیوں کی جڑ ضرور کٹ جائیگی -

آخر میں جملہ ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی امر خلاف تہذیب پائیں یا کسی لفظ کو فحش خیال فرماویں تو اُس پر نکتہ چینی کرنے کے بجائے مجھے مطلع فرمائیں - معزز عالم اصحاب حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں - اس مفید عام مضمون کے بیان میں جو الفاظ ناگزیر مجھکو لکھنے پڑے ہیں ان کو مجبوری سمجھکر معاف فرمایا جاوے اور اگر اس ناچیز کتاب سے بندگان خدا کو کچھ فائدہ پہونچا تو میں اپنی محنت سُپھل سمجھونگا نیز یہ کوئی ادبی کتاب نہیں ہے جسمیں زباندانی کا زیادہ خیال کیا گیا ہو بلکہ کوشش یہ کیگئی ہے کہ عبارت عام فہم اور آسان سے آسان ہو جس سے معمولی لیاقت کا آدمی بھی فائدہ اُٹھا سکے -

بلا قانون کی رہنمائی کے کوئی شخص اپنے فرائض نہیں جانتا اسلئے یہ کتاب سب کو غور سے پڑھنا اور اُس پر عمل کرنا لازم ہے -

نوجوانی

ہمارے ملک کے نوجوان طرح طرح سے اپنی جوانی خراب کرتے ہیں اور طبعی عمر

کے دنوں کو کاٹا کرتے ہیں جوانی کا تو نام ہے۔ جوان ہونے سے پہلے ہی ان کی کلی
ٹوٹ جاتی ہے۔ پندرہ چودہ برس کی عمر ہوئی یار دوستوں میں بیٹھکر مزہ کا نام
سنا اور اندھے بنکر اسکی تلاش میں مصروف ہوئے۔ پھر انکو کچھ ہوش نہیں رہتا
سب کام چھوڑکر مزہ حاصل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ آخر جب نشہ اترتا ہے
تب آنکھیں کھلتی ہیں۔ مگر پھر پچھتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ گیا
وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ اب اپنی پچھلی حماقتوں کو یاد کرکے روتے ہیں لیکن
رویا کرو نہ خدا کا قصور ہے نہ قسمت کا۔ مصیبت کون جھیلے عیش تو تم نے اٹھایا
اس شرم کے مارے کسی سے ملتے بھی نہیں۔ گھر میں پڑے چارپائی کے سر ہیں
اور دواؤں سے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

آجکل شاذو نادر بچے ایسے ملیں گے جو اپنا برہمچریہ پورا ادا کرتے ہوں جن کی
چھوٹی عمر میں شادی ہوتی ہے اُن کے ماں باپ پہلے کھیل کے طور پر اُن کو ایک
ساتھ سلاتے ہیں۔ وہی کھیل پھر وہ کھلم کھلا کھیلتے ہیں اور سارے کام چھوڑ دن
بھر گھر میں گھسے رہتے ہیں۔ یہ لڑکے لڑکین ہی میں کئی بچوں کے باپ ہوکر عمر بھر دائم المریض
رہتے ہیں۔ اسمیں خطا ماں باپ کی ہوتی ہے۔ بچے تو بیچارے اُسوقت بےعقل
ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیوں اندھے ہوکر پہلے اُن کو کھانا پروستے ہیں اور پھر اسکے کھانے
کو منع کرتے ہیں۔ نادان بچے بھلا کیسے ثابت قدم رہ سکتے ہیں اور اپنے نفع
و نقصان کے اندازہ کرنیکے قابل دور اندیش کہاں ہوتے ہیں۔ ایشور
ایسے نالائق والدین سے ہوا خدمت کریگا جو جان بوجھکر اپنے کمسن بچے کی زندگی
خطرہ میں ڈالنا کھیل سمجھتے ہیں۔ اور اُن کی حفاظت نہیں کرتے ہیں۔

جن بچوں کی شادی جلدی نہیں ہوتی وہ بھی واہیات قصّوں کی کتابوں
میں عشقیہ مضامین پڑھ کر اس طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ایک خیالی معشوق کے
نادیدہ عاشق رہ کر خلط سے مجہول بن جاتے ہیں۔ ابتر ہم جلسوں کی صحبت پا کر
جلق و اغلام کا شوق کر لیتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ اپنی مٹی خراب کر لیتے ہیں۔ وہ
نہیں سمجھتے کہ منی کیسی قیمتی چیز ہمارے جسم میں ہے۔ اسی کے سہارے زندگی کے سارے
مزے ہیں دماغ اسی کے زور سے تازہ رہتا ہے دل اسی کے سہارے چلتا ہے جگر بھی
اسی کے بھروسہ ہے۔ اگر یہ خوب ہے تو انسان ہر طرح توانا و عقلمند اور خوبصورت بنا رہتا ہے اگر یہ بگڑی
یا کم ہوئی تو عقل کام نہیں دیتی۔ کوئی بات یاد نہیں رہتی۔ جسم دبلا اور منہ پھیکا پڑ
جاتا ہے۔ سر درد کرتا ہے چلنے میں ٹانگیں بدلگام۔ طاقت اور خوبصورتی کا کوسوں
پتہ نہیں۔ کوئی چیز پسند نہیں آتی نہ بھوک لگتی ہے نہ کھانا ہضم ہوتا ہے دانت
ہلتے ہیں تو آنکھوں میں رتوندا یا چکا چوندھ۔ غرض تمام چرخہ ڈھیلا ہو جاتا
ہے پھر اپنی پرانی رفیق شہوت بھی جواب دیجاتی ہے۔ جب آنکھیں کھلتی ہیں تب
حکیم صاحب کے کان کھاتے ہیں۔ اشتہاروں میں دیکھ کر مقوی ادویات و طلاء
منگاتے ہیں کہیں رتوندا کا نسخہ ڈھونڈھتے ہیں۔ عینک لگاتے ہیں تھوڑے دن
کھینچ تان کر جیتے ہیں مگر بے لطفی کیسا تھا اور اسی کشمکش میں وقت سے پہلے ملک عدم
کی راہ لیتے ہیں۔ جو لوگ ایسی قیمتی چیز کو ناحق ضائع کرتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں یہ
مصالحہ الشیور نے اسی لئے دیا ہے کہ پہلے اسکو جمع کر کے پکے دیں پھر اسکے
ذریعے اولاد پیدا کریں۔ اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی خرچ کرے تو اولاد جیسی
چیز دنیا میں نہیں پا سکتا وہ صرف اسی ویریہ کی قوت سے پیدا ہوتی ہے

جوانوں میں جو زیادہ سیانے اور مدرسے کے پڑھے ہوئے ہیں وہ ایسے جواب دیا کرتے ہیں۔ مثلاً اپنی عورت اپنا مال ہے۔ اُسکو چاہے جسقدر اور جس طرح استعمال کرنیکے ہم مختار ہیں۔ اس میں گناہ کیا ہے۔ جوانی کے عالم میں اگر طاقت زیادہ ہو تو کثرت جماع میں کیا عیب ہے۔ باہر جانے میں کیا برائی ہے جب کہ اور ضروریات کی چیزیں بازار سے خریدا کرتے ہیں۔ جب ایسے خوش آیندہ کام کا موقع و سامان ایشور دے تو کیوں اُس سے پرہیز کرے اور دنیا میں یہ ایک قدرتی خاصہ ہر جانور کا ہے۔ اس سے بچنا بھی قدرت کے خلاف چلنا ہے۔

ہم اُن سے پوچھتے ہیں۔ مانا کہ عورت ہمارا مال ہے مگر کیا ہم کو اختیار ہے کہ اپنی عورت کو ہم جان سے مار ڈالیں۔ ہم عورت کے رنج و راحت کے شریک ہیں۔ اُسکی ضروریات بہم پہنچانے اور خوش رکھنے و حفاظت کرنیکا عہد و پیمان دیکر ہم نے شادی کی ہے۔ اُسکی تندرستی بگاڑنے کو یا اُس کو دایم المریض بنانے اور آفت میں پھنسانیکا ہم کو کیا حق حاصل ہے۔ گو عورت بالکل ہماری مرضی کے تابع ہو کچھ شکایت نہ کرے۔ مگر کیا ہماری محبت اور ہمدردی اور انصاف اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ اپنے مزہ کی خاطر اپنی وفادار مہربان بیوی کی صحت بگاڑیں۔

عورت تو خیر دوسرا جسم رکھتی ہے۔ ہم کو اپنی تندرستی خراب کرنیکا بھی مجاز نہیں۔ کوئی شخص بالکل آزاد نہیں ہوتا۔ مختلف فرائض اپنے ذمہ رکھتا ہے یہ دوسری بات ہے کہ کوئی اپنی بیاہتا کو بھی چھوڑ دے یا بچہ کو ترک کر دے ہم دنیا میں صرف اپنے واسطے نہیں جیتے۔ اس واسطے نہیں پیدا ہوئے

کر کھادیں اور موج اڑادیں - بلکہ بہت سے لوگوں کی خدمت اور خبر گیری بھی
ہمارے ذمہ ہے - جس طرح - ماں باپ نے بچپن میں ہم کو پرورش کیا - ہم بھی اسکے
کفیل ہیں کہ بڑھاپے میں اُن کی خدمت کریں اور بچوں کو اسی طرح پرورش کریں
جن کے کوئی بھی نہیں اُن کو بھی ملک - اور قوم کی خدمت کرنا فرض ہے جسمیں وہ
رہتے ہیں اور پرورش پاتے ہیں -

بھلا بتایئے جب کثرت جماع سے ہم کو رتوندہ. در دسر - و بدہضمی گھیرینگے
تو کیا ہم بچوں کا پیٹ پالیں گے اور کیا بوڑھوں کی خبر لیں گے - بالفرض
ہمارے پاس بہت سا روپیہ بھی جمع ہو تو کیا ہماری پیش از وقت موت یا
بڑھاپا ہم کو اپنے فرائض سے قاصر نہ رکھیں گے کیا میعاد مقررہ سے پیشتر
کام چھوڑ دینا کچھ بیجا نہیں ہے - خودکشی کو مذہب نے گناہ اور قانون نے
جرم قرار دیا ہے ورنہ اس میں کیا کسی کا نقصان تھا -

باہر کا بھی مضمون واحد ہے - اول تو ہماری جسمانی طاقت جو متعلقین کے
کام آنیکے واسطے ہے اُسکو دوسری جگہ خرچ کرنیکا ہم کو کچھ اختیار نہیں
جس طرح ہم اپنی بیوی سے وفاداری کی امید رکھتے ہیں اور اُسکا سارا جسم
اپنے واسطے مخصوص سمجھتے ہیں - اِسطرح کیا وہ ہم سے توقع نہیں رکھتی
مردوں کی یہ عجیب زبردستی ہے کہ عورتوں کو پردہ میں رکھو کہ کبھی اطمینان نکریں
اور خود ایسے مطلق العنان رہیں - پھر مرد و عورت کے میل سے جو اولاد پیدا
ہوتی ہے اُس نے کیا خطا کی ہے - ہم جانتے ہیں کہ دنیا مصیبتوں سے
بھری ہوئی ہے یہاں کوئی چین سے نہیں سوتا - اور اُسکو عرصہ سے بھگت

رہے ہیں پھر بیچاری اولاد کو ناحق کیوں اس آفت میں کھینچ کر لاتے ہیں۔ اور
ایک بے قصور عورت کو کیوں اس جنجال میں پھنساتے ہیں جس طرح ہم (دم دبا کر
کھسکے) چھوڑ چھاڑ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں اُسکی بھی فکر کیوں نہیں کرتے کسی
کے لیے علّت باندھ کر خود الگ ہو جانا شرافت سے بعید ہے۔ ہم اپنی غلط کاریوں
سے جیسے مریض اور کمزور ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی حال عورتوں کا ہے۔ اب خیال
کیجیے کہ ایسے دو شخصوں کے ملاپ سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کیسی ناقص ہوگی
جب اچھے مضبوط آدمی کے واسطے دنیا آزمائش کا مقام ہے۔ تو اُس
بیگناہ کم بخت بچے کا کیا کہنا جو جنم سے ہی کمزور پیدا ہوا ہے۔ وہ کیا یہاں
کی سختیاں برداشت کر سکیگا۔ اور کیا آرام سے رہیگا۔ اُسکے قویٰ نحیف ہیں
یا کوئی عارضہ خداداد ہے۔ تو ہماری عنایت سے سارے ہی مصیبت ہم نے اُسکو
بخشی ہیں۔ یہ کیا ظلم نہیں ہے اور ایسی نسلوں سے جو قوم کی قوم کمزور ہوگی
کیا یہ تھوڑی نحوست ہے۔

مرد ویسے تو اتنی دون کی ہانکتے ہیں۔ عورتوں کو کم عقل بتاتے ہیں مگر
اُن کو شرم نہیں آتی کہ عورتیں کم عقلی پر بھی کیسی مستقل مزاج ہیں جو اپنی زبان سے
کبھی خواہش ظاہر نہیں کرتیں۔ مرد ہی خود اپنی حماقت دکھایا کرتے ہیں۔ اگر وہ
بھی اسطرح ضبط کریں تو کیا دونوں پلے برابر نہ رہیں جیسے ہمارا دل قابو میں
نہیں رہتا۔ کیا عورتیں بھی اسی طرح آپے سے باہر ہوا کرتی ہیں۔ کیا خواہشات
نفسانی کو مارنا اور ضبط کرنا ہی انسانیت نہیں جو اصولِ قدرت کی آڑ میں شکار
کھیلتے ہیں۔ وہ ہم کو بتلا دیں کہ کیا وہ اصل و منشا اسکی بیوی کی اور پابندی کرا...

ہر ایک جانور کا ایک خاص موسم جماع مقرر ہے اُسکے خلاف وہ ہرگز عمل نہیں کرتا۔ مثل مشہور ہے۔

کاتک کتی ماہ بلائی چیت چڑی بیساکھ لوگائی

اسکو جب چاہو آزمالو ٹھیک پاؤ گے۔ افسوس حیوانوں میں اسقدر احتیاط اور ہم ایسے غافل۔ اور دیکھئے یہ عام قاعدہ ہے کہ کوئی نر جانور اپنی مادہ کو بلا اُسکی مرضی کے مجبور نہیں کرتا اور ہم ہاتھا پائی سے بھی نہیں چوکتے۔ کیا یہی ہمارا قدرتی خاصہ ہے۔ ہم اسی منہ سے اشرف المخلوقات بنتے ہیں۔ جب کہ دراصل جانوروں سے بدتر ہیں۔

یہ سارے کام ہم مزے کی خاطر کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت مزہ اور چیز ہے قدرتی طور سے پیدا ہوئی خواہشوں کے پورا کرنے میں جو فرحت حاصل ہوتی ہے وہ اصلی مزہ ہے تھکے سوئے آدمی کو کیسی گہری نیند آتی ہے اور پھر کیسا تازہ دم اُٹھتا ہے۔ اچھی طرح بھوک لگنے پر کھانا کیسا لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ مزہ اسکا نام ہے۔ بلا تھکان کے خواہ کیسے ہی مخملی بچھونے پر کروٹیں بدلیں آنکھ نہ لگے گی۔ بھرے پیٹ پر کھیر میں بھی مزہ نہ آویگا۔ کیا یہ چیزیں مزیدار نہ تھیں۔ پھر کیوں ان میں مزہ نہ آیا۔ یوں خواہ مخواہ ہم بستر پر پڑے رہیں تو آخر سو ہی جاوینگے اور بلا بھوک کے کھانا بھی پیٹ میں چلا جاویگا۔ مگر لذت شئے دیگر است۔ ہر چیز کی قدر ضرورت پر منحصر ہے۔ اسی طرح جماع بھی وقت مناسب پر پوری خواہش میں کیا جائے تو باعث حظ ہوتا ہے اور تازگی بخشتا ہے ورنہ مان نہ مان میں تیرا مہمان پیچھے منہ بگاڑتا ہے

ہم بہت سی خواہشیں اپنے آپ پیدا کرتے ہیں۔ اور پھر اُن کو پورا کرنے کے
درپے ہوتے ہیں۔ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جنکو جلد بھوک لگتی ہے اور تھوڑا
کھانے سے سیر ہو جاتے ہیں۔ وہ بدہضمی کے بیمار ہیں جن کے معدہ میں کوئی
بیماری نہیں اُن کو دیر بعد اشتہا ہوتی ہے اور خوب دل بھر کر کھاتے ہیں۔
یہی حال دیگر خواہشوں کا ہے۔ جب بچہ کھلونے کیواسطے روئے تب اُس کو
کھلونا دینا کفایت شعاری اور انتظام ہے اور بلا ضرورت خود بخود کھلونیکی
دکان پر لیجانا گویا خود خواہشوں کو پیدا کرنا ہے۔ تمام خواہشوں کا یہ قاعدہ
ہے کہ جتنی اُن کو پورا کریں یا یاد دلائیں اُتنی ہی زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور خصوصاً

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

افسوس ہمارے پاس پچاس فیصدی جوان بھائی ایسے ہیں جو خود
خواہش پیدا کرتے ہیں اور پھر اُسکو پورا کرتے ہیں۔ ذرا اُن کا ٹائم ٹیبل
تو پوچھیے کیا ہے۔ وہ ایک دن اپنی خواہش پوری کرتی ہیں پھر دو دن اُسکی
تھکان رفع کرنیکو سوتے ہیں۔ تیسرے دن کسیقدر اپنا کاروبار کرنیکے
قابل ہوتے ہیں مگر پھر وہی دور شروع ہو جاتا ہے۔ ان کی ساری عمر
بیماریاں پیدا کرنے اور اُن کا علاج کرنے میں صرف ہوا کرتی ہے۔ وہ
دراصل سمجھتے ہی نہیں کہ اصل لطف جوانی کیا ہے۔ اُن کو نہ کبھی مزیدار نیند
آتی ہے نہ اُنکا دماغ تازہ اور جسم ہلکا رہتا ہے۔ وہ تو اسکے مصداق ہیں۔

بیکار مباش کچھ کیا کر
پاجامہ اُدھیڑ کر سیا کر

ہم ایک پیسے پر اپنی جان دیتے ہیں مگر ہم نہیں ایسی قیمتی چیز کے خرچ کرنے میں کفایت
نہیں کرتے ایک پیسہ کھو جائے یا زیادہ بیجا صرف ہو جائے تو کم و بیش اسکا خیال
ہم کو ہوتا ہے - مگر اسکی طرف مطلق نظر نہیں کہ کتنی باقی ہے جو محتاط ہیں وہ
اپنی قوت بحال رکھنے کیلیے قیمتی غذائیں کھاتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ ان غذاؤں
میں کتنا صرف ہوتا ہے - اور وہ ناحق ہوتا ہے کیونکہ ذرا اپنے دل کو روکنے سے
ہم اتنے طاقتور ہو سکتے ہیں کہ جتنے کسی دوا سے ممکن نہیں -

قدرت کا اصول ہے جو چیز جلد پیدا ہوتی ہے وہ تھوڑی مدت رہتی ہے
دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھاتا ہے - جو لوگ جلد جوان بن جاتے ہیں ان کو بڑھاپا
بھی جلد ہی ہونا پڑتا ہے - اسکا تجربہ کرنا ایسا ہے کہ جس کا پھر علاج نہیں رہتا - ا
ہم چند اور سہل تجربے بطور مثال کے دکھاتے ہیں - دیکھو جو چاول ایک ہفتہ میں
تیار ہوتا ہو اگر اسکو تیسرے دن کھول لیں تو وہ ایسا عمدہ نہ نکلیگا اور پھر جلد سڑ
جائیگا - اور جو دوا اگلی حکمت کر کے ہانڈی چڑھائی جاتی ہے اگر اسکو پوری آنچ
نہ لگنے دیں اور اضطراب کر کے جلدی اتار لیں تو وہ تیار نہ ہوگی کچی رہجاویگی -
ہماری موری کا پلاستر جو آج ہوا ہے اسکو دو چار دن ہاتھ نہ لگانا چاہیے تاکہ وہ
پختہ ہو جائے خواہ ہمارا کتنا ہی خرچ ہو اور ہم کو تکلیف بھی ہو - اگر ہم صبر کرینگے اور اسکو
بالکل نہ چھیڑینگے تو وہ مدت تک بہت عمدہ و مضبوط بنا رہیگا - اگر ہم نہ مانیں اور
ابھی اسمیں پانی چھوڑ دیں تو وہ ایک دو ہفتہ میں بالکل خراب ہو جائیگا اور پھر
ہمیشہ ہم دکھی رہیں گے اور اسکی شکایت کرینگے - جو پھل درخت پر لگا ہے
اسکو ہم ابھی توڑ کر کھائیں تو کھٹا لگے گا - مگر ذرا عرصہ اور ٹھیریں تو پک کر لذیذ ہو جائیگا

اور اُسوقت اُسکے کھانے میں ہم کو دونا مزہ آئیگا - پھر کیا وہ شخص عقلمند ہو
معاملات میں جلدی کرے اور کیا وہ پیچھے نہ پچھتائیگا - کمزوری ساری بیماریوں
جڑ ہے - کمزور آدمی اگر مالدار یا آقا بھی ہے تو بھی اُسکو طاقتور ہمسایہ اور غریب
ملازم سے کسقدر دب کر رہنا پڑتا ہے - زور ہر جگہ آسانی سے اپنا رعب
کرلیتا ہے - اور اکثر روپیہ پر فوق لیجاتا ہے - کمزور نہ ہر چیز حسب خواہ کھا
نہ ہر ایک موسم کی سختی کو برداشت کرسکتا ہے نہ کمزور خاوند اپنی بیوی کو
رکھ سکتا ہے - نہ کمزور باپ اپنے بچوں کی حفاظت کرسکتا ہے - کمزور
کیا کسیکو فائدہ پہونچائیگا - اور کمزور سے دوستی کرکے کوئی کیا امید رکھیگا
کمزور آدمی اگر دیندار ہے تو پوجا اور یوگ ابھیاس بھی خاطر خواہ نہیں کرسکتا
تاجر ہو یا زمیندار ملازم ہو یا مالک کمزور اپنا کام زور کیساتھ ہرگز نہیں چلا سکتا
کمزور مسافر کا اللہ بیلی ہے کمزور طالب علم کے پاس ہونیکی امید موہوم ہے - کمزور
نہ روحانی ترقی کرسکتا ہے نہ عالم یا فلاسفر بن سکتا ہے - کمزور آزادی کیا
کھا پی سکتا ہے نہ دنیا کی کوئی لذت اُٹھا سکتا ہے - افغان لوگ یہاں غیر ملک
آکر بھی ہم کو ڈرا لیتے ہیں - اور ایسا سخت قانون ہونے پر بھی ریل میں جہاں
اکیلا خان بیٹھا ہو دوسرے کو نہیں گھسنے دیتا - سینکڑوں ہزاروں روپیہ
قرضہ دیدیتے ہیں اور معہ بھاری سود کے اپنی طاقت سے وصول کرتے ہیں
کی تندرستی اچھی نہو اُن کو سرکاری نوکری نہیں ملتی - جسم میں طاقت نہ ہو تو مونگ
دال کے سوائے کوئی غذا ہضم نہیں ہوتی - پیسہ پاس ہے مگر بازار کی
نہیں کھا سکتے ہیں - گھر میں عورت جوان و خوبصورت ہے مگر کمزوری

باس نہیں جانے دیتی - یہ سب باتیں ہم جانتے ہیں مگر قوی ہونیکی کوشش نہیں کرتے
ہم مالدار بننا چاہتے ہیں مگر مال جمع نہیں کرتے بلکہ جسقدر جمع ہے اُسکو دونوں
ہاتھوں سے خرچ کرتے ہیں - ہر شخص اپنے دل سے پوچھ سکتا ہے کہ کونسی حالت
اسکو پسند ہے - دونوں صورتیں ہمارے اختیار میں ہیں - بیرج ضائع کرنے
سے انسان کمزور ہوکر اتنی مصیبتیں جھیلتا ہے اور اگر اسکو بچا رکھے تو اُسکا جسم فربہ اور
تمام اعضاء قوی رہتے ہیں - چہرہ پھول کے موافق کھلتا اور سرخ رہتا ہے - دماغ
تازہ اور حافظہ تیز عقل درست رہتی ہے - بھوک لگتی ہے نیند بھی اچھی آتی ہے -
ہمت نہیں ہارتا اور دل ہر وقت بڑھتا رہتا ہے - بیماریاں اُسکو دور سے سلام
کرتی ہیں - اگر روپیہ والا نہیں تو بھی کسی سے نہیں دبتا اُسکی عورت اُسکو دل سے
پیار کرتی ہے - اُسکی اولاد مضبوط تندرست ہوتی ہے - ہمسایہ بھی دوست
بھی اُسکا خیال رکھتے ہیں - بلا کسی غذا کے وہ مست ہے اور کسی قسم کی تکلیف سے
بھی کام نہیں پڑتا - وہ اس دُنیا کا اصلی مزہ - محبت صبر اور آسائش کا
چکھتا ہے -

کثرت جماع سے عورتیں بھی پیش از وقت بوڑھی ہو جاتی ہیں اُنکا جوبن
بہت جلد ڈھل کر چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے - دانت نکل آتے ہیں کمر جھک جاتی
ہے - چھاتی لٹکنے لگتی ہے - پھر وہ خوبصورتی اور کشش بھی ان میں نہیں رہتی -
علاوہ جسمانی کمزوری و بیماریوں کے بچے بھی ان کو دم نہیں لینے دیتے - ایسی
عورتیں بھلا کیا گھر کا انتظام کر سکتی ہیں اور کیا خود آرام سے رہ سکتی ہیں
بچوں کی تربیت اور مردوں کی خدمت کرنے کی اُن کو فرصت اور طاقت کہاں ہے

ان کا دودھ بھی طاقتور نہیں ہوتا جسکو پی کر بچہ پھولتا چلا آوے - ان کے بچے
ہمیشہ ایک نہ ایک عارضہ میں مبتلا رہتے ہیں -

اولاد گو ایک بڑی نعمت ہے مگر زیادہ اولاد بھی ایک کم بختی کی نشانی ہے
بچوں کی کائیں کائیں اور ہگنا موتنا اُن کو ٹھکانے بیٹھنے دیتا ہے - نہ رات کو نیند
بھر سونے دیتا ہے - گھر کی بیماری سے ناک میں دم آجاتا ہے اُسوقت یہی منہ سے
نکلتا ہے کہ ان بچوں کا کیا قصور ہے ہماری خطا ہے جو اسقدر اولاد پیدا کی
اسلیئے ہماری سزا ہے کہ اسکو خاموشی کیساتھ گوارا کریں - اور ہم تو اتنا کہہ کر
چھوٹ جاتے ہیں یا بہت دق ہوئے تو باہر نکل کر جی بہلا سکتے ہیں مگر مستورات
کو جو تکلیف روزمرہ رہتی ہے اُسکو اُنہیں کا دل جانتا ہے اور جس طرح وہ بیچاری
خوشی خوشی برداشت کرتی ہیں ہم سب جانتے ہیں - افسوس آجکل مدرسوں میں انیک
علم پڑھائے جاتے ہیں اور کتبخانوں میں ہر مضمون کی کتابیں موجود ہیں - مگر ایسے
ترقی کے زمانہ میں بھی ہم کو بیٹا بننا - خاوند بننا - اور باپ بننا نہیں سکھلایا جاتا
ہر شخص اپنی عمر میں ان تین مرحلوں کو طے کرتا ہے اور اُن کے حقوق میں زمین و
آسمان کا فرق ہے - مگر ہم کو کوئی نہیں بتلاتا کہ ہم بچپن میں کسطرح رہیں پھر شادی
ہونیکے بعد پہلی سب عادات چھوڑ کر کسطرح رہیں - اور جب بال بچہ دار ہو جائیں
تب کیا کام کریں کسطرح ہر موقع پر روش بدلیں اور اپنا فرض ادا کریں -

قانون کی ناواقفی کا عذر نہیں مانا جاتا یہ مشہور ہے - یہ کچھ ملکی قانون
کیواسطے ہی نہ سمجھو قانونِ صحت بھی اپنے ضابطے کا پورا پابند ہے - اور وہ ذرا
سی غلطی کو بھی بلا سزا دیئے نہیں چھوڑتا - تم ذرا بھی سردی میں سر کھلا رکھ کر دیکھو

کام ہوگا جسمانی تندرستی نیک چلنی کی شاہد ہوتی ہے - اور جو شخص دایم المرض
ہو اُسکو سمجھ لو کہ ضرور بدکار ہے - اولاد کی شکل دیکھ کر بتلا سکتے ہیں کہ اس کے
ماں باپ عقلمند باہم محبت والے اور محتاط ہیں - یا کیسے ہیں جلق زدہ کے چہرہ
پر بدکاری ہوتی ہے وہ چھپائے سے نہیں چھپتی - بیوہ عورتیں برت رکھتی اور
باعصمت رہتی ہیں - اسیواسطے بڑی عمر پاتی ہیں حالانکہ وہ اپنی زندگی سے
بیزار ہوکر جلد مرنے کے لیئے بہت کم کھاتی پیتی ہیں -

ایسے آدمی ہزاروں میں ایک ہیں جو بالکل تندرست ہوں اور ایسی
بیماریاں ہزاروں میں ایک ہیں جو ہماری غفلت کا نتیجہ نہ ہوں - اس بد
بیماریاں بے اعتدالی یا لاعلمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور شرم کی وجہ سے
بڑھ جاتی ہیں - ہر ایک مریض برسوں گھٹ گھٹ کر مرض کو چھپاتا ہے اور
جب لاعلاج ہونے کے قریب ہو جاتا ہے اُسوقت مجبور ہوکر ظاہر کرتا ہے - یہ سخت
غلطی ہے تمام اعضاء کی یکساں خبر لینا لازم ہے سب کے برابر تندرست
رہنے سے کام چلتا ہے - ایک کی خرابی سے باقی سب کو بھی ضرر پہنچتا ہے جب
آخر ظاہر کرنا پڑتا ہے تو دیر میں ظاہر کرنا عبث ہے - عقلمند آدمی کو تو جیسا آتشک
کی بیماری سے شرمانا چاہیئے ویسا ہی درد سر سے کیونکہ دونوں ہماری غلطی کی
سزائیں ہیں - پھر ایک کو کیوں ہم بیدھڑک کہہ دیتے ہیں اور دوسری کو عیب کی
طرح چھپاتے ہیں - بلکہ یہ تو ایک دوسرا قصور ہے کہ اول پیدا کرنا دوسرا اُسکو
چھپا کر بڑھانا - بہت سے اصحاب فرمایا کرتے ہیں کہ زیادہ احتیاط وہ کرے جو نامرد
ہو - مردوں کو احتیاط سے کیا واسطہ - یہ خام خیالی ہے فن جنگ سیکھنا بہادروں

کا کام ہے بزدلوں کا نہیں، اعتدال و احتیاط ہر کام میں مفید ہے۔ یہ مرض ہوا
سہل انگاری سے ہی اسقدر قابو یافتہ ہو جاتا ہے۔

ذرا سی دیر کی لذت کیواسطے اپنی تندرستی مت خراب کرو بیوی کی جان مت
مارو اور ناتوان بچے مت پیدا کرو۔ اپنے بچے کو نیک سمجھ کر اسکی طرف سے غافل مت
ہو جاؤ۔ جس طرح دیگر معاملات میں نصیحت کیا کرتے ہو اُس نصیحت کو بھی نہ بھولو
اکثر خالی وقت میں یہ بھوت سر پر چڑھا کرتا ہے۔ اس لئے جوانوں کو چاہئے بیکار
نہ بیٹھیں۔ ریاضت جسمانی کیطرف زیادہ توجہ کریں اور فرصت کے گھنٹوں
میں عالمانہ کتابوں سے دل بہلایا کریں۔ بچوں کو بری صحبت سے الگ رکھو
قصے اور خراب نظمیں ہرگز نہ پڑھنے دو حتی الامکان اُن کو کسی وقت بیکار مت رہنے
دو۔ بچے تو بیچارے کچھ سمجھتے نہیں بالک پن کے جواب دہ ماں باپ ہوتے ہیں
اُن کو راہ راست میں چلانا ماں باپ کا فرض ہے۔ خود مختاری ......
بچوں کے لئے زہر ہے۔ کوئی باپ اپنی اولاد کو بگاڑنا نہیں چاہتا۔ مگر افسوس
اُن کی غلطی سے ہی بچے بگڑا کرتے ہیں۔

آخر میں ہم دو سریع التاثیر نسخے بتلا کر اس طول بحث کو ختم کرتے ہیں
کہ جو جوان اپنے دل کے قابو میں زیادہ ہوں وہ تریا چرتر کے قصے پیش نظر رکھا
کریں اور جو کسی دلیل سے نہ مانیں وہ ہفتہ وار شفاخانوں کی سیر کیا کریں
اور آتشک سوزاک وغیرہ کے مریضوں کی تکلیف ملاحظہ کیا کریں۔ عام اشتہار باز
لوگوں نے جو کوک شاستر کو کا پنڈت کے نام سے موسوم کر کے لوٹ مچائی ہے اُس

شرمیان کوکہ پنڈت کی سوانح عمری

ہم نے اس کتاب کے لکھنے سے پہلے بہت کوشش کی کہ کسی طرح شرمیان کوکہ پنڈت جی کے حالات زندگی سے واقفیت ہو تاکہ وہ لوگ جو اس قسم کی تصانیف کو نحش خیال کرتے ہیں اُن پر روشن کر دیا جائے کہ پنڈت صاحب موصوف کس پایہ کے آدمی تھے اسکے متعلق بہت سی کتب کا مطالعہ کرنے پر بھی کامیابی نہ ہوئی آجکل بعض کوک شاستروں میں یہ درج ہے کہ شرمیان مہاراجہ شمبھو سنگھ کے دربار میں ایک روز ایک نوجوان حسین عورت بالکل برہنہ جسم آداخل ہوئی جس کو دیکھکر مہاراجہ صاحب نے مع درباریوں کے شرمسار ہوکر منہ پھیر لیا اور اُس عورت کو اس بے پردگی پر لعن طعن کرکے جسم کو ڈھانپنے کا حکم دیا۔ جسپر اُس عورت نے جو جوشِ شہوت میں اندھی ہوئی جاتی تھی کہاکہ میں پردہ کس سے کروں، مجھے کوئی ایسا مرد صفت انسان نظر نہیں آتا جو مجھے اس حرکت سے باز رہنے پر مجبور کرے مہاراجہ صاحب نے تمام حاضرین درباریوں سے فرمایا کہ کوئی ہے جو اسکو خوش کرے اور مجھ سے انعام حاصل کرسکے۔ جواب سوائے خاموشی کے کچھ نہ ملا۔ مہاراجہ صاحب مایوس ہوکر کہنے لگے کیا میری راجدھانی میں کوئی بھی مرد نہیں۔ کیا اس عورت کا کہنا ہی سچ ہے ؟

اسکے آگے اسطرح بیان ہے کہ کوکا پنڈت نے کہاکہ مجھے حکم ہو تو میں اسے اپنے عقد میں لے آؤں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ اسکی شیخی کسطرح ہرن ہو جاتی ہے۔ مہاراجہ نے یہ بھی کہاکہ میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ احساس سے ہی عورت

کی کام اگنی کو شانت کر سکتے ہیں۔ جبکہ گوکہ پنڈت نے تسلیم کرتے ہوئے اُدھر ایک
عورت کو کلائی سے پکڑ کر اپنے ساتھ لیجانیکو کہا۔ اور اقرار کیا کہ میں تم کو اپنی استری
بناتا ہوں وہ منظور کر کے کھڑی ہوگئی۔ پنڈت جی نے اُسوقت اُسکے ولٹ
پر ہاتھ رکھا۔ جس سے اُسکا جوش شہوت ٹھنڈا پڑ گیا۔ آخر اُس کو وہ لئے گھر
ہو آئے اور چند یوم مختلف جگہ کے احباب سے ہی اُسکو معذور کرتے رہے
جس پر اُس عورت نے مان لیا کہ آپ کامل مرد ہیں اور ان کی اس کمالیت کا
اظہار بذریعہ قاصد مہاراجہ صاحب سے بھی کیا وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین یہ چند سطور جو اصل مضمون کا لب لباب ہیں بطور نمونہ یہاں اسلئے
درج کر دیئے ہیں کہ آپ کو اصلیت سے واقفیت ہونے میں دقت نہ ہو کہ
ایسے ایسے اتہام جو اُن کی عدم موجودگی میں اُن پر لگائے گئے ہیں اُن کا باز
پرس کون ہے۔ صرف وہ لوگ جو راستی پسند ہیں۔ انصاف پسند ہیں۔ ورنہ
بعض لوگ تو اس سے بھی بدتر محض بناوٹی فضول کہانیوں کو دلچسپ اور عمدہ
سمجھتے ہیں۔

چانکیہ نیتی میں ایک شلوک ہے جس کا ترجمہ اسطرح پر ہے۔ کہ عورتیں
بہ نسبت مردوں کے دوگنا کھاتی ہیں۔ شرم و حیا مردوں سے چار گنا زیادہ
ہوتی ہے۔ حوصلہ چھ گنا زیادہ اور کام شکتی آٹھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اس
سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قدرتی طور پر عورتوں میں بہ نسبت مرد کے شہوت زیادہ
ہے۔ مگر ساتھ ہی شرم و حیا چہار گنا ہے۔ اور ایک دیسی کہاوت ہے
کہ عورت کے منہ پر قدرتی تالا لگا ہوا ہے جیسے ایک نیک خصلت عورت

کبھی نہیں توڑتی۔ مراد یہ ہے کہ باوجود اسقدر کام (شہوت) ہونے کے بھی وہ مرد کو اپنی زبان سے اس کام کے لیئے نہیں کہتی۔ ہاں مرد کی خواہش ہونے پر اگر بار بار ہاں کے وقت وہ مرد سے ہم بستر ہونے سے انکار بھی نہیں کرتی۔ خلاف اسکے جو عورت برہنہ جسم ہوکر بھرے دربار میں آجاوے اور اپنی خواہش کو پرزور الفاظ میں بیان کرے اُسے دانا لوگ نیک عورت کہہ سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں وہ ایک بے شرم فاحشہ عورت ہے۔

کوئی بھی راجہ ہو اُسکا دھرم دفرض نیتی (قانون) کے موافق ہوتا ہے۔ مہاراجہ شمبھو سنگھ ایک بہت ہی عقلمند اور نیک راجہ ہوگذرے ہیں بھلا کب ممکن ہوسکتا ہے کہ ان کے دربار میں ایک فاحشہ عورت گھس آئے اور اس طرح گستاخی کرے کیا وہ اخلاق ہی گرے ہوئے تھے۔ تہذیب سے خالی تھے جو بجائے اس کے کہ وہ اُسوقت حکم دیتے کہ اس عورت کو گرفتار کرلو (جو برہنہ جسم آداخل ہوئی تھی) اور مناسب سزا دو۔ جس سے کہ کسی دوسری عورت کے پراگندہ خیالات نہ ہونے پائیں۔ یا دیکھنے والوں میں اخلاقی گراوٹ نہ آجائے یہ حکم دیا کہ میرے دربار میں کوئی شخص ہے جو اسکی خواہش پوری کرے۔ اس حکم سے صاف طور پر ان کی اخلاقی گراوٹ بدتہذیبی اور کم عقلی پائی جاتی ہے

حاضرین دربار میں سے جو کسی نے بھی اس بات پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ لوگ بہ نسبت راجہ کے عقلمند و دھرماتما تھے گویا ایسا کہنے سے راجہ کی اور بھی مذمت ہے۔

سب درباریوں میں سے ممتاز تر بیان کو کہ پنڈت نے یہ دعوے کیا کہ

میں اسکو اپنی زوجیت میں قبول کرتا ہوں اور اسکی خواہش پوری کرتا ہوں۔ بالمسا
تحریر کرنیوالے پنڈت صاحب موصوف کی اس سے بڑھکر اور کیا بدنامی کرسکتے ہیں
ایک عالم فاضل پنڈت جوکہ نیتی اور دھرم شاستر سے بخوبی واقف ہو وہ اپنی
زبان پر یہ فقرہ کب لاسکتا ہے۔ کہ میں ایک فاحشہ عورت کو اپنی زوجیت میں لیتا
ہوں۔ بلکہ دوسری عورت کو چھونا تو درکنار اُسکی طرف نظر غیر سے دیکھنا ہی گناہ
عظیم ہے۔ اسی طرح کی اُٹکل پچو اور ڈھکونسلہ آمیز اور بھی بہت سی باتیں مصنفوں نے
اپنی کتابوں میں درج کرکے عوام کو بجائے فائدے کے نقصان پہونچایا ہے۔
ایک پوتر ہستی کو بدنام کرکے عظیم گناہ کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھایا ہے۔

راہِ راست برو گرچہ دور است
زنِ بیوہ مکن گرچہ حور است

ایک عالم شاعر کا یہ شعر تو یہانتک ہدایت کرتا ہے کہ بیوہ عورت سے بھی
خواہ وہ بہشت کی حور ہے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ گو زمانۂ حال کے دانشمندوں
نے بیواؤں کی خرابیوں کو دیکھکر یہ کوشش کی ہے کہ بیوہ عورتوں کی شادی کردینے
سے بہت سی خرابیاں دور ہوسکتی ہیں۔ تاہم حتے الوسع کوشش کرنی چاہیئے
کہ اگر بیوہ عورتوں کی پرورش کا کوئی اور انتظام ہوسکے اور خرابیوں سے بچایا
جاسکے تو بیوہ عورت سے بھی شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ چونکہ اہل اسلام میں شرعاً
بیوہ عورت سے شادی جائز ہے۔ ممکن ہے وہ اس بزرگ کے قول کے پابند نہ ہوں
لیکن کون انکار کرسکتا ہے کہ ایک نیک خصلت کنواری عورت سے شادی
کرنا ہر مذہب و ملت میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ بعض صورتوں میں اس شعر کے

دوسرے مصرعہ کو یوں بھی پڑھا جاسکتا ہے "ران فاتشہ مکن گرچہ جو راست است" اس سے تو
اہل اسلام اور اہل ہنود دونوں کا ہی اتفاق ہو سکتا ہے۔ پس سمجھ لیجئے کہ کوکہ پنڈت
پر یہ الزام لگانا سراسر غلطی ہے۔

گو پنڈت موصوف کی سوانح عمری جاننے کے لیے نہ تو سنہ پیدائش
اور نہ ہی ولدیت کا پتہ چلتا ہے مگر تحقیق سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ یہ روشن
ستارہ ملک کشمیر کے ایک براہمن خاندان میں تاباں ہوا تھا۔ جسکا والد
اس وقت کے حکمران مہاراجہ شانتی دیو کا وزیر اعظم تھا۔ کوکہ پنڈت کے
والد نے بچپن سے ہی شاستر انوسار ہر ایک سنسکار کو سرانجام دیا۔ جب
شخص کا ہر ایک سنسکار ودیدوکت ریتی سے کیا جائے پھر کب ہو سکتا ہے
کہ اسمیں وہ تمام گن۔ (اعلیٰ اوصاف) نہ ہوں جو ایک اعلیٰ انسان میں
ہونے چاہئیں۔ یگیوپویت سنسکار کے بعد اُن کی تعلیم شروع کر دی گئی وہ
قدرتی طور پر ذہین تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ودیا کے بڑے بڑے گرنتھ یعنی
ویاکرن کی اشٹادھیائی مہابھاشیہ وغیرہ کو پڑھ لیا۔ جس کے بعد
اُنہوں نے کھٹ شاستروں اور دھرم شاستروں کا مطالعہ کیا۔ چونکہ
اُن کے والد ماجد مہاراجہ صاحب کے وزیر تھے اور حکمران مہاراجہ صاحب
کا فرزند شمبھو سنگھ کوکہ پنڈت کا ہم عمر تھا۔ پڑھائی کے بعد اکٹھے کھیلا
کودا کرتے تھے۔ دیگر کھلاڑی لڑکوں سے کھیلنا پسند نہ کرتے تھے اُنہی
کے ہمراہ فن شہسواری و تیر اندازی و سپاہ گری میں خوب کمالیت
حاصل کی۔ غرضیکہ علمی لیاقت کے ایک عالم فاضل پنڈت بن گئے۔

انہوں نے صرف اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ دیگر ممالک کی سیر سیاحت کرکے اپنے علم کے
آفتاب کو اور بھی چمکایا۔ ان ایام میں جب کبھی کسی عالم سے شاستر ارتھ کا موقع ہوا وہ
فتحیاب ہوتے رہے۔ جب وہ غیر ممالک کی سیاحت سے واپس اپنے ملک میں آئے
تو انہیں ایام میں مہاراجہ شانتی دیو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور
اُن کے بعد تاج و حکومت مہاراجہ شمبھو سنگھ کے سپرد ہوئی۔ کیونکہ پنڈت کے
والد بھی جو ایک عالم و فاضل پنڈت تھے۔ گھر کا بوجھ کوکہ پنڈت پر ڈال کر
آپ ایشور اپاسنا میں لگ گئے۔ کوکہ پنڈت مہاراجہ شمبھو سنگھ کے طفولیت
سے ہی دوست تھے وہ انہی کی علمیت لیاقت و فضیلت سے بھی اچھی طرح واقف
تھے۔ پس اُنہوں نے بڑی خوشی سے اُن کو عہدہ وزارت پر تعینات کر لیا۔ اور
پنڈت صاحب نے راج نیتی کے مطابق حکومت کے کاموں کو اس طرح انجام دیا
کہ راجہ اور رعایا دونوں ہی خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ انہی ایام میں انہوں
نے ایک کتاب تصنیف کی جس کے ذریعہ مردوں اور عورتوں کے کل امراض کا
مکمل علاج ہو سکے۔ اور نطفہ انسانی اور خون حیض عورت جو قدرتی طور پر
صرف نسل بڑھانے کیلئے بنایا گیا رائیگاں نہ جا سکے۔ اس تصنیف کا نام
رتی رہس ہے جو بعد میں مصنف کے نام پر کوک شاستر کے نام سے مشہور
ہوئی اس کتاب میں نہایت ضروری امور مشرح طور پر درج کئے گئے ہیں
مردوں عورتوں کے اقسام و مزاج و امراض اور اُنکا علاج و اولاد پیدا کرنے
اور پرورش کرنے کے اصول بڑے عمدہ طریقے سے درج کر دئے

مردانہ عضو کا بیان

مرد و عورت دونوں کے اعضاء تناسل تین حصوں میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ اول منی پیدا کرنے والے۔ دوم منی لیجانیوالے۔ سوم منی باہر نکالنے والے۔ اور ہر ایک ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں جن کا فرداً فرداً بیان ہم آگے کرتے ہیں۔

بیضہ یہ مرد کے جسم میں منی پیدا کرنیوالے ہیں۔ ہر شخص کے دو خصیے ہوتے ہیں۔ ان میں منی پیدا کرنیکے نہایت باریک کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ جو عورت کے رحم میں جاکر منی کے کیڑوں سے ملکر بچہ پیدا کرتے ہیں۔ یہ جانور کھاری پانی میں جاتے ہی مرجاتے ہیں۔ تازہ پانی میں حرکت نہیں کرتے۔ مگر پیشاب میں خوب چلتے پھرتے ہیں۔ یہ رحم میں جاکر تھوڑے عرصہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ مرد کے اعضائے تناسل میں خصیے سب سے مقدم ہیں۔ قضیب تو صرف ان کا مددگار ہے۔ بلکہ یوں سمجھو کہ خصیے منی جیسی قیمتی چیز کو تیار کرتے ہیں اور قضیب اُسکو خرچ کرتا ہے۔

عضو خاص یہ بیرونی و ظاہری عضو تناسل مردوں کا ہے۔ اسکا جسم اسفنجی ہے۔ جسمیں خون کے بھر جانے سے سختی آجاتی ہے اس کا انتشار صرف مرضی سے ہی نہیں ہوسکتا بلکہ خیال کے تابع ہے جسکی وجہ سے خون اسمیں دوڑتا ہے۔ اسکے سب سے اگلے حصہ کا نام حشفہ ہے۔ اسی میں قوتِ حس بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی واسطے

اسکو ہمیشہ رگڑ سے بچانے اور اُسکی تیزی جسکے قایم رکھنے کیواسطے اُسکے اوپر ایک کھال چڑھی رہتی ہے اُسکو غلفہ کہتے ہیں اُسکے اوپر ایک قسم کا سفید رنگ کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جسکو مٹھور سے کہتے ہیں۔ یہ شاید اس واسطے پیدا ہوتے ہیں کہ اپنی رطوبت سے میل کو چکنا کر دیتے ہیں۔ اور منی کو پتلا بناتے نہیں قضیب مثل ایک کے ہوتا ہے جسکے اندر پیشاب کی نالی اور باہر جسم اسفنجی ہوتا ہے۔ اسکے کنارے کو اکلیل اور اُسکے نیچے جو ایک کھال چڑھی ہے اُسکو لگام کہتے ہیں۔

عورت کی اندام نہانی کے اوپر کی طرف ایک گھنڈی سی ہوتی ہے جسکو بظر کہتے ہیں۔ یہ شہوت کا اصلی مقام ہے اور وقت جماع کے مثل قضیب کے لغوظ کرتا ہے۔ اسکے نیچے وہ راستہ ہوتا ہے جسکو vagina کہتے ہیں۔ اسکے اندر اخیر پر رحم ہوتا ہے۔ یہ راستہ کنواری لڑکیوں میں بالکل بند سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر سرفراز ہونیکے بعد ہوا کا دخل ہونے سے وہ کھل جاتا ہے اور بچہ ہونیکے بعد وہ اور کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہ باہر کیطرف تنگ اور اندر کیطرف چوڑا ہے اور چینٹ دار جھلیوں سے ایسا نرم گداز اور چکنا بنایا گیا ہے کہ وقت پر حسب ضرورت پھیل جاتا ہے اور چکنائی کیوجہ سے نہ پھٹتا ہے۔ نہ قضیب یا بچہ کو خراش پہنچاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بچہ پیدا ہوتے وقت خود شق ہو جاتا اور بچہ کو ضرر پہنچتا۔

رحم ایک عضو خاص ناشپاتی کی شکل تین انچ لمبا اور ۲ انچ موٹا۔ اور وزن قریب آدھی چھٹانک کے ہوتا ہے

لیکن حمل کے آخری ایام میں ۲۵ گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اسمیں نطفہ کے پڑنے سے حمل قرار پاتا ہے۔ اسکا کام مرضی پر منحصر نہیں ہے بلکہ خودبخود مثل دل کے جاری رہتا ہے۔

پستان یہ گو اولاد پیدا کرنے میں کچھ مدد نہیں دیتے مگر بچہ کی پرورش میں ضرور شامل ہیں۔ اور حمل و شباب کا اثر ان پر بخوبی پڑتا ہے۔ اسلئے ان کو بھی اعضاء تناسل میں ایک سمجھنا چاہیئے۔ ان کی اندرونی بناوٹ کا ذکر زیادہ دقیق سمجھ کر چھوڑتے ہیں اوپر ظاہری دکھاتے ہیں کم سن لڑکیوں کے پستان بہت چھوٹے ہوتے ہیں مگر بلوغ کی شروع ہوتے ہی انکا بڑھنا شروع ہوجاتا ہے اور شباب کے ایام میں یہ ایک مدور خوشنما صورت حاصل کرتی ہے۔ ان کے سرے پر ایک سرخ رنگ کی گھنڈی حلمہ ہوتی ہے جو عالم شباب میں نعوذ و حس رکھتی ہے۔ اسکے گرد سرخ رنگ کا ایک ہالہ سا ہوتا ہے۔ جو عورتیں بچہ دیتی ہیں اُن کی گھنڈی و ہالہ سیاہ ہوجاتا ہے۔ ایام حمل میں جو خون کہ براہ حیض خارج ہوتا ہے۔ وہ پستان میں جاکر دودھ بن جاتا ہے۔ اسیواسطے حمل کے دنوں میں پستان بہت بڑھ جاتے ہیں اور ان سے دودھ نکلنے لگتا ہے جس طرح ایام حمل میں بچہ کی پرورش کے لیئے ایک علیحدہ عضو رحم کی ضرورت تھی۔ اسی طرح نوزائیدہ بچے کی خوراک کے لیئے دودھ دینے والی پستان کا ہونا بھی لازمی تھا۔ اگر پستان نہ ہوتیں تو شیرخوار بچہ بھوکا مرجاتا۔ عالموں کی رائے ہے کہ جن جانوروں کا مدت حمل عورتوں کے برابر ہے، اُن کا ہی دودھ بچوں کو زیادہ موافق ہوتا ہے۔ گائے بھینس بھی تقریباً دس ماہ میں

بچہ دیتی ہیں اسلیئے اُنکا دودھ شیر خوار کی ماں کے دودھ کی جگہ پلا سکتے ہیں۔ مویشی
کی مانند عورت کا دودھ بھی دوسری تیسری تولید میں بڑھتا ہے۔ اسی طرح بچہ کا دودھ
پھر اسکی کیفیت دیکھکر مقرر کرنی چاہیئے۔ جب تک عورت کافی دودھ پلا سکے بچہ کو
عموماً ڈیڑھ سال تک بچہ کو ماں کا دودھ پلانا چاہیئے۔ مگر جو عورت ہر سال حاملہ
ہوتی ہو وہ یا تو اپنا انتظام کریں یا اپنے عزیز بچہ کیواسطے انتظام کریں جس سے
اُسکو ایسی مفید غذا سے محروم نہ رکھیں۔ ایک معمولی عورت دن بھر میں تخمیناً تین
پاؤ دودھ دیتی ہے۔ دودھ چھڑانیکے بعد کئی روز تک چھاتیاں درد کیا کرتی ہیں
کیونکہ اُن میں حسب معمول دودھ اکٹھا ہوتا مگر خرچ نہیں ہوتا ہے۔ اسلیئے وہ
سخت بھی ہوجاتی ہیں۔ تب اُن پر گھی گوار اور ہلدی لگانا چاہیئے۔ دودھ چھڑانے
کے بعد بچوں کو ساگودانہ اراروٹ وغیرہ کھلانا چاہیئے۔ وضع حمل کے بعد عورتوں
کو کئی مہینے تک جو خون حیض نہیں ہوتا وجہ یہ ہوتی ہے کہ کمزوری کے سبب بقدر
کافی روانی خون ان میں نہیں ہوتا جو ایک ساتھ ہی دودھ اور حیض دونوں
بنا سکے۔ زچہ دایہ کو دودھ بڑھانیوالی ادویات کی بجائے دودھ کے صاف
کرنیوالی دوائیاں زیادہ دینا چاہیئے۔ گلو دار چینی۔ شاہترہ بلیلہ۔ پیپل۔ تھوہر
چیتا۔ سونٹھ وغیرہ دودھ کی پیدا کرنیوالی مشہور ہیں۔ تخم انیسون۔ [illegible] زار با
تخ یہ دودھ کی بڑھانیوالی ہیں۔ بازو پھل دودھ کم کرتا ہے۔ بچہ کو جب کوئی دوا
نہیں دیسکتے تو وہ دوا اسکی والدہ کو کھلاتے ہیں۔ یا کوئی دوا پستان کی گھنڈی
پر لیپ کر کے بچہ کو دودھ پلاتے ہیں۔ والدہ کو ایسے دم ہی وحشتناک خبر سنانا بچہ
کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور فرحت افزا مقامات میں رہنا زود ہضم و مقوی

غذا کا دودھ کو عمدہ بناتا ہو اور ادویات کے زور سے دودھ بڑھانا مضر ہے۔ ماں
تندرست ہے تو شیرخوار بچہ کم بیمار ہوگا۔ بچہ کو ثقیل روغن دار مصالحہ دار
غذا مت دو۔ ورنہ معدہ کی خرابی سے تکلیف اُٹھائیگا۔ چونکہ بڑے بیما
ری سے بھی ضرور حفاظت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُس زمانہ میں کوئی دوسری
غذا نہیں کھا سکتا نہ پچا سکتا ہے۔ اور صرف ہر موقع پر بچہ کو کھانا ہی میسر ہو سکتا
ہے۔ اُس پروردگار کی یہ بڑی کرم ہے۔ جو اُس نے حاملہ کے جسم پر ہی بچہ
کی خوراک پیدا کی ہے۔ جو ہر امیر و غریب میں وضع حمل کے ساتھ ہی بلکہ اُس
سے پیشتر تیار ہو جاتی ہے۔ سب جانوروں میں عموماً یہ قاعدہ قدرتی دیکھا
جاتا ہے کہ جتنے بچے وہ ایک حمل میں جنتا ہے اُس سے دو چند تعداد کی چوچیاں اسکے
جسم پر ہوتی ہیں۔ کتی چند بچے ڈالتی ہے اور فی بچہ دو حساب سے بارہ چوچیاں
ہوتی ہیں۔ بندریا وغیرہ ایک بچہ ڈالتی ہیں اور دو تھن رکھتی ہیں۔ اسی حساب
سے عورت کے دو پستان ہونیکی وجہ سے ایک بچہ ہونا سمجھا جاتا ہے۔ گو
بعض اوقات توام بچے بھی ہوا کرتے ہیں۔ اس قاعدے کے خلاف بھی چند
مثالیں پائی گئی ہیں۔ مگر وہ شاذ و نادر ہیں مثلاً Scaliger مصنف نے
تین چار بلکہ پانچ پستان رکھنے والی عورتوں کا ذکر اپنی کتابوں میں کیا ہے
بڑی پستان والی عورتیں زیادہ دودھ دیا کرتی ہیں۔ بعض عورتیں اسقدر زیادہ دودھ
دیتی ہیں کہ دو بچوں کی پرورش کرسکیں اور بعض کا دودھ اپنے بچہ کی پرورش کے
واسطے کافی نہیں ہوتا۔ مگر دودھ کی افراط ہمیشہ عمدگی نہیں ہوتی۔ اور بعض کا دودھ
خواہ کم ہوتا ہے۔ مگر زیادہ کثافت کی وجہ سے عمدہ پرورش کر سکتا ہے۔ اب

جب کسی بچہ کیواسطے دایہ مقرر کیجاوے تو ضرور خیال رہے کہ وہ کسی متعدی یا سخت مرض میں مبتلا نہ ہو - بیمار یا بدڈول نہ ہو - عمر اسکی بچہ کی والدہ کے قریب برابر ہو - لیکن اٹھارہ برس سے کم اور پچیس برس سے زیادہ کبھی نہ ہونی چاہیے اور اُسنے بھی نیا بچہ جنا ہو تو بہت بہتر ہے -

منی کا ایک قطرہ بیشمار باریک جانداروں سے مشتمل ہوتا ہے - اگر کسی ایسے خوردبین شیشہ سے اسکو دیکھیں جسمیں وہ پانچسو گنا نظر آوے تو ایک عجیب تماشہ دکھائی دیگا - اُسمیں صدہا لمبی دم والے کیڑے اِدھر اُدھر چلتے پھرتے نظر آئیں گے - یہ ہوا میں ایک دن رات زندہ رہ سکتے ہیں بشرطیکہ زیادہ سردی یا گرمی نہ ہو - مگر عورت کے اندام نہانی میں یہ کئی روز تک نہ مریں گے - بشرطیکہ وہ بھی کھاری یا ترشی وغیرہ خرابیوں سے پاک ہو - انہیں کیڑوں کی موجودگی پر حمل کا دارومدار ہے - منی کے جب ایک قطرے میں اتنے جانور ہوتے ہیں تو یہ بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حمل قایم کرنیکے واسطے کچھ زیادہ منی کی ضرورت نہیں کتنی ہی قلیل ہو مگر عمدہ ہو تو کارروائی ہو سکتی ہے - صرف ایک کیڑے کا بھی منزل مقصود یعنی عورت کی رحم تک پہنچ جانا اِستقرار حمل کیلئے کافی ہے منی اگر زیادہ ہے مگر عمدہ نہیں تو بے اثر ہے - دودھ کی طرح منی کی عمدگی بھی افراط پر منحصر ہے بلکہ اُسکے کیڑوں کی زیادہ خوبی پر موقوف ہے - پرہیزگاروں کی منی عیاشوں کی منی سے بہتر ہوتی ہے - اور قوی آدمیوں کی کمزوروں سے - فربہی منی کی عمدہ ہونے کی دلیل نہیں - اِسکے واسطے تندرستی و توانائی کی ضرورت ہے - بعض اوقات کسی دبلے پتلے آدمی کی منی موٹے آدمیوں کی منی سے بدرجہا عمدہ

ہوتی ہے۔ بعض نحیف کی قوت باہ پہلوانوں سے بڑھی ہوتی ہے۔ جو اُن کی عمدگی کی علامت ہے۔ یہ بھی ضرور نہیں کہ پرہیزگاروں کی منی ہمیشہ عمدہ اور عیاشوں کی خراب ہی ہو۔ اول تو یہ بات خداداد ہے۔ دوم کثرت ہر فعل کی مضر اور اعتدال مفید ہے۔

عورت کا انڈہ

جس طرح مرد کی منی میں کیڑے ہوتے ہیں اسی طرح عورت کی منی میں بھی دوسری قسم کے کیڑے ہوتے ہیں جنکی شکل انڈے کے موافق ہوتی ہے۔ بلوغ کے بعد انڈے پکنا شروع ہوتے ہیں اور ہمیشہ ایک ماہ بعد سوائے ایام حمل کے چند انڈے حیض سے باہر نکلتے ہیں اُن کے ساتھ کچھ خون بھی نکلا کرتا ہے۔ جب مرد کا نطفہ ان انڈوں کے ساتھ ملکر رحم میں پہنچتا ہے تب حمل قرار پاتا ہے۔ جو انڈا رحم میں نہیں پہنچتا وہ حیض کے ساتھ باہر نکلجاتا ہے۔ ایام حمل میں یہ انڈے سب رحم میں جاکر حمل کی مدد کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ایک دورہ ماہوار دیگر تمام جانوروں میں ہوتا ہے جسکو Heat Period کہتے ہیں مگر اُسکے ساتھ خون نہیں نکلتا۔

تخم تاثیر صحبت کا اثر

یہ مثل مشہور ہے اور بادن تولہ پاؤ رتی ہی ہی کے ہر قطرہ میں مرد کی عادات مزاج تندرستی و خیالات سب موجود رہتے ہیں۔ پھر اُس سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے اُس میں بھی وہ سب باتیں ضرور پائی جاتی ہیں۔ حکیم لوگ پیشاب پاخانہ۔ کف اور پسینہ وغیرہ کو دیکھکر اندرونی کیفیت مریض کی سمجھ لیتے ہیں۔ جب سب چیزوں میں ہر بات کا اثر پایا جاتا ہے تو منی میں بھی ہونا لازمی ہے۔ وہ بھی جسم کے اندر سے

نکلتی ہے اور اُسی کا عرق ہے۔ منی اگر بیماری یا بدمزاجی کیوجہ سے خراب ہوگئی ہو
تو اُسکا بھی اثر اولاد پر ضرور پڑیگا۔ جس طرح بیمار اچہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور خون
سے زرد پڑ جاتا ہے اسی طرح کیا ان باتوں کا اثر ہمارے جیسے بھی محسوس نہیں
کرتے۔ جب زکام۔ اسہال۔ حتیٰ کہ غضب وغیرہ اس کی حالت میں چہرہ پھیکا
پڑ جاتا ہے۔ بدل جاتا ہے تو کیا معنی کہ تاثیر بدل جاؤ اُسی حالت میں قرین
قیاس نہیں۔ منی کی گذرگاہ کے مقامات پر جو کسی قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں وہ
بھی منی پر اپنا اثر کئے بغیر نہیں چھوڑتیں یہ عالموں نے ثابت کیا ہے۔

شہوت کیا ہے؟ یہ اسی برقی رو کا نام ہے۔ یہ بڑی زبردست طاقت
ہے۔ اسی واسطے کام دیو کو بڑا قوی مانا ہے۔ ہر عضو کا فعل قدرتی
مقرر ہے اور وہ اس عضو کے بالغ ہونے پر شروع ہوتا ہے۔ اگر ہم زیادہ غور کریں
تو یہ معلوم ہوگا کہ انسان کے تمام اعضا ایک ساتھ کامل و پختہ نہیں ہو جاتے۔
سب جانوروں میں اعضاء تناسل کی پختگی بہت عرصہ بعد عمل میں آتی ہے
انسان کا اعضاء تناسل سب سے زیادہ دیر میں پختہ ہوتا ہے اور پیدائش کے
وقت بالکل کچا رہتا ہے۔ اور یہ خواہش کہ اسکو استعمال کیا جائے بعد پختگی کے ہی عمل
میں آتی ہے۔ یہ خواہش سب آدمیوں میں برابر نہیں ہوتی بلکہ اُن کے اعضاء
کی بناوٹ و کاملیت اور موقع کے موافق مختلف ہوا کرتی ہے۔ پھر مرد و عورت
کی بھی حالت یکساں نہیں۔

شہوت درختوں کو بھی ہوتی ہے اور خاص موسم میں مادہ کیطرف مائل ہوتی
ہے۔ گویا قدرت نے پیدائش نسل کیواسطے مصلحتاً اسیسب یہ خاصیت پیدا

کی ہے۔ ڈاکٹروں کا یہ قول ہے کہ مرد کی شہوت زیادہ تیز ہوتی ہے مگر تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔ عورت کو شہوت تیز نہیں ہوتی مگر زیادہ دیر تک ٹھیرتی ہے عموماً عورتیں مرد سے پیچھے انزال کیا کرتی ہیں۔ مرد کو لذت بھی زیادہ آتی ہے۔ مگر اُسکا اثر پایدار نہیں ہوتا۔ بخلاف اسکے عورت کو لذت کم آتی ہے مگر زیادہ عرصہ تک اُسکا اثر رہتا ہے۔ اسطرح عورتوں کو لرزہ جماعی کم مگر دیرپا ہوتا ہے۔

طاقت باہ

طاقت جماعی کا نام ہے۔ اِسمیں اور شہوت میں بہت بڑا فرق ہے۔ شہوت کاذب بھی ہوتی ہے۔ یعنی بلا قوت کے غیر اصلی خواہش بعض اوقات ہو جایا کرتی ہے۔ مگر جب قوت باہ ہوا کرتی ہے تو شہوت ضرور ہوا کرتی ہے۔ یہ قوت منی کی زیادہ پیدائش عمدگی اور اعضاء تناسل کی تندرستی پر منحصر ہے۔ اور ہر جانور میں مختلف درجہ کی ہوا کرتی ہے۔ پرندوں میں بہ نسبت چوپایوں کے بہت زیادہ ہوتی ہے مثلاً مرغ کبوتر چڑیا وغیرہ تو ایک دن میں پچاس ساٹھ بار جماع کر سکتے ہیں۔ مگر کتا بندر وغیرہ صرف پانچ مرتبہ۔ اور گھوڑا بیل آدمی وغیرہ دو ایک مرتبہ ہی میں جیں بول جاتے ہیں۔ اس قوت کو گو جسمانی قوت سے کچھ لگاؤ نہیں تاہم اُسکی زیادتی عمدہ تندرستی کی دلیل ہے۔

طاقت پیدائش

مرد میں اٹھارہ بیس برس کی عمر میں شروع ہوتی ہے۔ اور عورت میں پندرہ سال سے شروع ہوکر پینتالیس ۴۵ و پچپن ۵۵ برس تک قایم رہتی ہے۔ مگر مرد میں اس سے زیادہ عرصہ تک ساتھ نہیں چھوڑتی۔ بعض مرد سو برس سے زیادہ عمر والے بھی بچہ کشی کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ برس سے ۱۴ برس تک اُسکی

پیدائش کا شروع ہی - ۱۵-۱۶- برس کا زمانہ وہ ہے کہ خصیوں میں منی جمنے لگتی ہے اور اعضاء تناسل کے استعمال کی خواہش پیدا ہوتی ہے - ۲۱-۳۰ برس کا زمانہ کمال کا ہے - جسمیں اولاد پیدا کرنیکی پوری قابلیت ہوتی ہے - اگر طاقت بحال ہو اور تھکاوٹ نہ ہو تو ہفتہ میں تین بار جماع کر کے آدمی تندرست رہ سکتا ہے اسکے بعد پچاس برس تک ایسا ہی زمانہ رہتا ہے - کہ جسمیں شہوت زیادہ رہتی ہے ہفتے میں ایک دو بار جماع کرنا مفید ہے - اسکے بعد پھر تنزل کا زمانہ رہتا ہے منی کی خاصیت کم ہونے لگتی ہے - شہوت کے واسطے خارجی اسباب کی ضرورت پڑتی ہے - اسمیں حتی الامکان پرہیز لازم ہے - ستر برس کے بعد پھر استعمال اعضاء تناسل کی قابلیت عموماً بہت کم رہتی ہے - خصیے سخت پڑ جاتے ہیں اور قضیب کی شکل بدل جاتی ہے -

بڑی عمر کی اولاد ہوتی ہوئی دیکھ کر اسکی ہنسی کیا کرتے ہیں مگر دراصل اسکو شاباش دینی چاہیئے - بڑھاپے میں اولاد پیدا کرنا ثابت کرتا ہے کہ اس شخص نے اپنی جوانی کے ایام بڑی احتیاط سے پورے کئے اپنی قوت کو خراب نہ ہونے دیا اور اسقدر برقرار رکھا کہ وہ بڑھاپے تک کام دیتی ہے - حقیقت میں یہ ایک بڑی نعمت عظیم ہے اگر یہ نہیں تو ہم اولاد پیدا نہیں کر سکتے ہمارا دل ہمیشہ سرد رہتا ہے - عورت بھی کہتی ہے کہ اچھے نامرد کے پالے پڑی جو اسکی عمر بھر کی خواہشوں کا ناس کر دیتا ہے خود اسکو بھی دنیا میں کچھ لطف نہیں رہتا اور دماغ اور عقل بھی کمزور ہو جاتے ہیں - اور صدہا نقصان اسکو ہیں قوت باہ جسقدر زیادہ ہو اسقدر عمدہ ہے -

استعمال اعضاء تناسل

دنیا میں کوئی چیز بلا وجہ نہیں۔ ہر ایک عضو خدا نے ایک خاص کام کے لیئے بنایا ہے۔ ہر عضو کی بیکاری یا کثرت استعمال بیماری کی جڑ ہے۔ اعضاء تناسل بھی اس عام قاعدے سے مستثنےٰ نہیں۔ ہر عضو کا کام مناسب حد تک کرنا تندرستی قائم رکھنے کیواسطے لازمی ہے۔ پیخانہ پیشاب یا چھینک کا روکنا جس طرح بیماریاں پیدا کرتا ہے اسی طرح تمام دیگر حاجات قدرتی کا روکنا بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ جس طرح انسان کو بھوک پیاس لگتی ہے۔ پیخانہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح اعضاء تناسل کی استعمال کے استعمال کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے اسکا پورا کرنا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کھانا پینا وغیرہ۔ مگر یہ بھی خیال رہے کہ تمام قدرتی خواہشات بلا واسطہ اور وقت ضرورت پیدا ہوتی ہیں۔ جب معدہ خالی ہوتا ہے تب بھوک لگتی ہے اگر کوئی بھرے پیٹ پر ٹھونستا چلا جائے تو اُسکی مرضی۔ مگر وہ سراسر موت کی نشانی ہے۔ اسی طرح خواہشات نفسانی بھی اگر خود بخود پیدا ہوں تو قدرتی ہے اسکا پورا کرنا بھی مفید ہے مگر اُسکو اپنی طرف سے پیدا کرنا اور پھر پورا کرنا یہ بڑی غلطی ہے۔

جس طرح گانے سے خون کا دورہ جلد ہوتا ہے اور صفائی عمدہ ہوتی ہے پرانایام سے سینہ اور پھیپھڑے کو فائدہ پہنچتا ہے۔ قے دست سے معدہ و آنت کی صفائی ہوتی ہے۔ اور ورزش جسمانی سے ہاتھ پیر مضبوط ہوتے ہیں خیال وخوشی سے دماغ کو تفریح ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر عضو کیواسطے ایک علیحدہ ورزش مقرر ہے۔ اعضاء تناسل بھی اس حد سے باہر نہیں۔ مگر ہر فعل کی

کثرت بھی مضر ہوتی ہے۔ کھانا اچھا کام ہے مگر دن بھر کھاتے رہیں تو پیٹ پھٹ جائے گا۔ ورزش بھی حد سے زیادہ بیمار ڈالدیگی۔ ہر وقت خیال میں غرق رہنا مجنوں بنا دیگا۔ اسی طرح اعضائے تناسل کے استعمال کی کثرت اُن کو جلد بیکار کر دیگی۔ اور دیگر قوی کو کمزور اور اعضائے رئیسہ کو خراب کر دیگی۔

منی اگر استعمال نہ کیجائے تو جذب ہو کر جسم کو بڑھاتی ہے اور جسم کے خرچ ہو جانیوالی چیزوں کی جگہ لیتی ہے۔ عمدہ حصہ اُسکا خون میں ملکر اُسکو قوت دیتا اور دوران خون زیادہ کرتا ہے۔ فضلہ اُسکا بال و ناخن بنکر خارج ہوتا رہتا ہے۔ جب خیال اُس طرف ہو تو خون بھی عضو تناسل کیطرف سے دل و دماغ کیطرف جاتا ہے۔ دماغ کو طاقت پہونچنے سے جتنے فائدے ہیں اُن کو بیان کرنے کی ضرورت وگنجایش نہیں۔ اس سے بچار شکتی بڑھتی ہے۔ دماغ میں نئے خیالات نئی ایجادوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ اور خوشی رحم و جوش بڑھتا ہے۔ پھر خیال کر سکتے ہیں کہ منی کا فضول ضائع کرنا کیسی حماقت ہے۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ گو منی کی روک سے جسم میں قوت بڑھتی ہے۔ دماغ کو تقویت ہوتی ہے مگر اُسکا زیادہ روکنا بھی آخر بڑی خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ خلل دماغ تو ایک معمولی بات ہے۔ عورت کے حیض میں خرابی، اختناق الرحم ہذیان۔ مراق وغیرہ ہو جاتا ہے۔ بزدلی۔ نامردی، دیوانگی اُس کے اشارے ہیں۔ بلکہ اور بھی بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ منی بدن کا راجہ ہے۔ راجہ نہ ہو یا خراب ہو تو اُس پر چاروں طرف سے جس طرح دشمنوں کے حملے ہوتے ہیں۔ اُسی طرح کمزور آدمی پر بیماریوں کا حملہ ہوتا ہے

قدرت کا تقاضا ہے، کہ ہر عضو اپنا فعل کرے جسکے لیئے وہ بنایا گیا ہے۔ صحبت کرنا قدرت کے حکم کی تعمیل ہے۔ اگر وہ جائز طور پر کیا جاوے۔ اور مجرد رہنا گویا قدرت کی خلاف ورزی ہے۔ غرض سب سے بہتر راستہ یہ ہے۔ بقولے کہ

اِت کا بھلا نہ بولنا اُت کا بھلا نہ چپ
اِت کا بھلا نہ برسنا اُت کی بھلی نہ دُھپ

حفظ صحت اعضاء تناسل کے لیئے بھی وہی عام اصول ہیں۔ جب تک خوب بھوک نہ لگے ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔ زیادہ محنت سے اعضاء کو تھکانا نہ چاہیئے۔ نہانا دھونا اور ہتھیار کو صاف رکھنا جیسا ضروری ہے سب جانتے ہیں۔ بیمار کو چھٹی ہر طرح ملتی ہے۔ آگ پانی کا ملانا خطرناک ہے۔ زیادہ تاننے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ جلد چلنے والا ٹھوکر کھاتا ہے کچا آچار چھونے سے بگڑ جاتا ہے دولت جسقدر حفاظت سے رکھوگے اُسی قدر مالدار بنوگے۔ ہر چیز کو باقاعدہ اور اعتدال کیساتھ استعمال کرو۔

ہر ایک جوان کو چاہیئے کہ اگر وہ جوانی کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تو وہ جسمانی تندرستی کا خیال رکھے۔ کوئی امر خلاف اصول حکمت نہ کرے اور جو تندرستی قایم رکھنا چاہیں تو وہ اعضاء تناسل کی خبر رکھیں۔ کثرت مجامعت سے بچیں۔ بیماری اور ضعف میں مجامعت کا نام نہ لیں۔ بعد صحبت کے تھوڑی دیر بعد اعضاء تناسل کو دھولیا کریں۔ اور ہر روز ٹھنڈے پانی سے چھلینے دینا یا نمکین پانی سے کسیقدر دھونا اعضاء کو بڑا مفید ہے۔ سپارہ پر

جو سفید میل جم جاتا ہے اسکی رطوبت سے قوت حس زائل ہوتی ہے اور خارش ودیگر
بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسواسطے اُسکو روزمرہ صاف کرنا لازم ہے۔

خلافِ قدرت

۔ قدرت نے ہر عضو کا فعل خوب سوچ سمجھکر مقرر کیا ہے
ہماری عقل اُس سے زیادہ نہیں کرسکتی اسلئے
کام قدرتی قاعدے پر ہی کرنا مصلحت ہے۔ قدرتی قاعدوں کو جانوروں میں
دیکھو۔ جن پر تعلیم یا خودرائی کا اثر نہیں۔ کسی نر جانور کو نر پر سوار ہوتے کسی نے
دیکھا ہوگا۔ ہمکو اغلام وغیرہ مکروہ فعل روکنے کے لیئے یہ دلیل کافی ہے
دست کاری بھی حضرت انسان کی ہی ایجاد ہے۔ جس نے انتہائی تباہی مچا
رکھی ہے۔ اور نوجوانوں کی جوانی راحت و زندگی و اخلاق کا دیوالہ نکال
دیا ہے۔

مصنوعی خواہش پیدا کرنیوالی باتیں

۔ اعضا کی بناوٹ کے
علاوہ دیگر خارجی اسباب بھی شہوت کے بڑھانیوالے اکثر ہوا کرتے ہیں ان سے
رکھنا ہمارے اختیار میں ہے۔ عشقیہ قصے سننا۔ یا پڑھنا ننگی تصاویر دیکھنا
۔۔۔۔۔۔ خالی بیٹھنا۔ عورت کے پاس ہونا۔ یا اُس کا جسم
دیکھنا۔ دروازہ بند کرکے بیٹھنا۔ اچار سرکہ انڈا مصالح۔ یا مرغن کھانے۔ گرما گرم
مرچ مٹھائی۔ گوشت شراب۔ وحقہ کا زیادہ استعمال اور نیز عمدہ غذائیں
کھانا۔ گوناگون پیار کی آواز سننا۔ عمدہ لباس۔ چاندنی رات
نوجوان عورت۔ عمدہ راگ۔ پان شراب۔ پھولوں کی مالا۔ عطر کی خوشبو
خوبصورت چیزیں بے فکری۔ علیحدگی۔ یہ اسباب شہوت کے تیز کرنے

ہیں۔ ضرورت کے موافق ان سے بچنا یا ان سے کام لینا یہ ایک عقلمند کا کام ہے

شہوت کم کرنیوالے اسباب کا بیان کرنا بھی ضروری ہے سُن لیجیئے۔ زیادہ ورزش کرنا۔ زیادہ خواندگی۔ زیادہ مشقت۔ عدیم الفرصتی۔ موٹاپن۔ عورتوں کی نسبت برے قصے سُننا۔ زیادہ سونا۔ کپڑا اوڑھ کر سونا۔ کمرہ ٹھنڈا رکھنا۔ بستر گرم رکھنا۔ سیدھی کروٹ سونا۔ سادہ کھانا کھانا۔ کم اور دیر بعد کھانا۔ رات میں پیشاب کو اُٹھنا۔ کسی عورت کی طرف نہ دیکھنا۔ کسی خاص طرف دماغ کو لگائے رکھنا۔ ہر شخص کو چاہیے کہ ان پر غور کرے۔

مجردوں کو چاہیئے کہ کتب بینی زیادہ کیا کریں تاکہ نہ فرصت ملے نہ خیال دوسری طرف جائے کرکٹ کھیلنا۔ پیدل چلنا ورزش وغیرہ کیا کریں تاکہ جسمانی ترقی ہو اور نفسانی خواہشات بند رہیں سادہ زود ہضم غذا کھائیں اور محنت زیادہ کریں تاکہ شہوت پیدا ہی نہ ہو بستر پر پڑے رہنا۔ بیکار بیٹھنے اور ثقیل روغن و مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کریں۔ چاء قہوہ شراب کو ہرگز نہ چھوئیں۔ عضو تناسل کو میل سے پاک رکھیں اور سرد پانی سے دھو لیا کریں۔ پاخانہ پیشاب کرکے سوئیں اور چونکہ یہ خیالی بھوت ہے اسلیئے اسکا خیال ہی دل میں نہ لائیں۔ یہ یاد رہے کہ جس قدر استقلال اور ہمت کے ساتھ اسکا مقابلہ کروگے اُسی قدر یہ دُور بھاگیگا۔ اگر ایک دن ڈھیل کروگے تو یہ روز سر پر چڑھیگا۔

نسلیں

گھوڑے - کتے - کبوتر وغیرہ کی مختلف نسلوں سے شوقین لوگ خوب واقف ہیں - سب جانور گو دیکھنے میں بالکل ایک سے معلوم ہوتے ہیں - مگر اصل ان کی بناوٹ اور مزاج و عادت میں بڑا نمایاں فرق ہوتا ہے - درختوں میں بھی دیکھو وہی آم کا پیڑ ہے - جس کا پتہ سب درختوں کی مانند - مگر کام میں جدا ہے جب عالموں نے حیوانات و نباتات میں اتنی چھان بین کی ہے تو خاص بھائی انسانوں کی نسبت تحقیقات نہ کرنا کتنا ظلم اور اُن میں تفریق نہ ماننا کتنی غلطی ہے -

اصل میں طب نے عورتوں اور مردوں کو چار قسم میں تقسیم کیا ہے اور تمام جسمانی و مزاج علیحدہ علیحدہ ہیں - جس طرح دنیا کے کسی ملک میں اور کسی قوم میں دیکھئے چار برن کے ہی لوگ ملیں گے - برہمن - کھشتری ویش - شودر کی تفریق جیسی عالمگیر ہے - ایسی عورتوں میں پدمنی - چترنی سنکھنی - ہستنی - کی تقسیم حاوی ہے - کسی ملک اور کسی قوم کی عورت کو دیکھئے ان میں سے کسی ایک طرح کی ہوگی - اور مرد بھی ششک - مرگ - برکھ - اشو ذات کے ہی ملیں گے خواہ کتنے ہی تلاش کیجئے -

پدمنی پدم پھول کا نام ہے - جسے کنول پھول کہا جاتا ہے - پدمنی اسکا بھید ہے اسکی آنکھیں مانند کنول پھول کے کھلی ہوئی یا ہرن کی سی چمکیلی اور روشن ہوتی ہیں - دیکھنے والا خواہ مخواہ فریفتہ ہو جاتا ہے اُن کے بال سیاہ

اور منہ غنچہ کیطرح تنگ اور چھوٹا ہوتا ہے - پیشانی کشادہ ابرو کمان کی مانند
ازو میانہ سر و لب باریک سرخی مائل ہوتے ہیں چہرہ نہایت خوبصورت چہرہ
رنگت گل نیلوفر کیطرح نہایت عمدہ ہوتی ہے - بدن کی نزاکت کمال درجہ
کی ہوتی ہے کمر پتلی - ہاتھ پاؤں کی انگلیاں نرم و نازک ہوتی ہیں - کشادہ
سینہ کا ابھار بھی ایک لطیف بہار دکھاتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے جیسے انار
کے پھول لگائے ہوئے ہیں - رفتار کی تیزی اور گفتار کی شیرینی بھی عجیب
عجیب انداز ہی رکھتی ہے - گویا جب بات کرتی ہے تو کوئل کے سُر کو بھی مات کر دیتی
ہے - اسی سبب سے اسے پنتھ کوکلا بھی کہا جاتا ہے - شرم و حیا کی پتلی اور نیکی
کی مجسم تصویر ہوتی ہے - چہرہ کو جب دیکھو پھول کیطرح کھلا ہوا اور ہونٹوں
پر تبسم کی جھلک اسکی ہر وقت کی خوشحالی کو ظاہر کرتی ہے - ہار سنگار و راگ
رنگ کی بڑی خواہشمند ہوتی ہے - لباس ہمیشہ صاف ستھرا پہنتی ہے اور
عطر و عمدہ کپڑوں کو ہی پسند کرتی ہے - بغیر عطر لگائے ہی اسکے بدن سے ایک
قسم کی خوشبو آتی ہے جو اعلیٰ قسم کے پھولوں کے عطر میں ہوتی ہے - بعض کی رائے ہے کہ اسپر
بھونرے اُڑتے پھرتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ بھونرا پھول پر عاشق ہوا کرتا ہے جیسی کہ
پھولوں کی رنگت و خوشبو ہوتی ہے ویسے ہی اوصاف پدمنی کے ہوتے ہیں ممکن ہے اسوجہ سے بھونرے
اسکے ارد گرد پر ہلاتے ہوں - اپنے پتی دھرم میں بڑی پکی ہوتی ہے اپنے خاوند کی ہمیشہ
فرمانبردار رہتی ہے اسکے ہر ایک حکم کو بجانے کے لئے تیار رہتی ہے - پیار و محبت سے
اُسے اسطرح فریفتہ کر لیتی ہے کہ کبھی اسکو ناراض ہونیکا موقع ہی نہیں دیتی اگر خاوند کچھ عرصہ باہر
رہے تو اسکی اداسی کا ٹھکانا ہی نہیں رہتا لیکن جب گھر آجاتا ہے تو اسے دیکھکر باغ باغ ہو جاتی

ہے اپنے خاوند کی سلامتی اور بہتری و بہبودی کو دل و جان سے چاہتی ہے
خاوند کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھتی ہے - اسکے ہر ایک دکھ سکھ میں
برابر شریک رہتی ہے - اپنے فرائض منصبی کو اچھی طرح انجام دیتی ہے - جب خاوند
تب سوتی اور اُس سے پہلے جاگ اُٹھتی ہے - گھر کے تمام رشتہ دار اسکے
سے خوش رہتے اور اُسکی عزت کرتے ہیں - غیر مرد کا نام لینا یا اُس سے
کرنا بھاری پاپ سمجھتی ہے - کیا مجال جو کسی غیر آدمی کے لباس کو بھی
لیکن نزاکت کی وجہ سے خواہش نفسانی کی رغبت بہت کم ہوتی ہے - معمولی
زیادہ تاب مباشرت لا نہیں سکتی - اس کے مطابق اُسکی اولاد بھی
ہوتی ہے -

چترنی

اس سے پہلے پدمنی قسم کی عورت کو سب اقسام میں سے اعلیٰ
درجہ دیا گیا ہے - اور ہے بھی درست - مگر چترنی عورت بھی
خوبصورتی میں اُس سے کچھ ہی کم ہوتی ہے - چترنی سنسکرت لفظ
جسکے معنے تصویر کے ہیں، تصویر عکسی ہو یا دستی - یا کوئی بت ہی ہو جسے
مورتی کہا جاتا ہے - تصویر کو بنانیوالا مصوّر بت کو بنانیوالا بت
کام شروع کرتا ہے تو تمام جسم کے بادشاہ دماغ کو جنگ پر آماد کر دیتا ہے
اور تمام عقل و فکر کی فوجیں جمع کر کے قلعۂ تصویر کو تسخیر کرنے کے لئے
ڈیرہ جما دیتا ہے تاوقتیکہ کامیابی نہ ہو - قدم پیچھے نہیں ہٹاتا - مطلب
کہ ایک مصوّر کسی تصویر کو بنانے میں کافی سے زیادہ دماغی طاقت صرف
کردیتا ہے - جب وہ تصویر تیار ہو جاتی ہے تو دیکھنے والے عش عش کر

لگ جاتے ہیں اور مصوّر کے کمال کی ثنا خوانی شروع کر دیتے ہیں - اور
چترنی عورت بھی ایسی ہی خوبصورت ہوتی ہے جیسی کہ تصویر - جب کبھی کسی عورت
کی خوبصورتی کی تعریف ہوتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں عورت ایسی خوبصورت ہے
جیسی تصویر یا سنگ مرمر کی مورت - چترنی وفادار اور باعصمت عورت ہوتی
ہے - اسکا شرم و حیا یہاں تک بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ اپنے خاوند سے بھی
شرما کر گفتگو کرتی ہے - گھر میں - دیگر رشتہ داروں کی موجودگی میں تو
خاوند سے بھی بات نہیں کرتی، اسکے ناک کے نتھنے تنگ ہوتے ہیں مگر ناک
کا طول عرض پدمنی - سے زیادہ ہوتا ہے - اسکا جسم سڈول یعنی نہ تو لاغر اور
نہ ہی فربہ ہوتا ہے - بال لمبے سیاہ اور چکنے ہوتے ہیں اسکا سینہ کشادہ
اور چھاتیاں سخت و گول ہوتی ہیں - ابرو کمند کی طرح خمیدہ ہوتے ہیں - ہونٹوں
کی رنگت سرخی مائل اور بدن کی رنگت بھی تقریباً ایسی ہی ہوتی ہے رنگ
میں باوجود گورا ہونیکے بھی سرخی کی جھلک پائی جاتی ہے - آنکھیں گل نرگس
کو بھی مات کرتی ہیں مگر نہایت نازک و لچک دار ہوتی ہیں اور چال متوالی
ہوتی ہے - اپنی ہٹ پر قایم رہتی ہے - ذراسی بات پر ناراض اور جلدی
ہی خوش بھی ہو جاتی ہے - گانا بہت پسند کرتی ہے - بلکہ خود بھی گانا
جلد ہی سیکھ لیتی ہے - اور ایسا گاتی ہے کہ اُسکا گانا سن کر ہی انسان موہت
ہو جاتا ہے - ملنساری اور اُس میں محبت بہت ہوتی ہے - اور ہر وقت ناز
و نخرے میں مصروف رہتی ہے - راست باز اور رحمدل و خدا پرست ہوتی
ہے - حتی المقدور خیرات کرتی اور حاجتمندوں کی ضرورت کو پورا کرتی ہے

مچھلی کی سوگندھی آتی ہے۔ عموماً رنگدار کپڑوں کو باخوشی پہنتی ہے اپنے خاوند
سے مباشرت کی خواہش رکھتی ہے اور بہ نسبت پدمنی کے مجامعت کو زیادہ پسند
کرتی ہے۔ مگر اشو مرد کے ساتھ شادی ہوجائے تو از حد پریشان رہتی ہے۔ ایسی
عورت کسی باقسمت مرد کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ اپنی میٹھی و رسیلی زبان سے
خوش کرتی ہے مگر آرام طلب ہوتی ہے۔

سنکھنی

سنکھنی لفظ کی ماہیت جاننے کے لیئے پہلے لفظ سنکھ پر غور کرنا چاہیئے
سنکھ کو تقریباً تمام لوگ جانتے ہیں۔ یہ سمندر میں پیدا ہوتا ہے
اندر ایک کیڑا رہتا ہے۔ ہندو لوگ اسکو اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ اور
پوجا پاٹ کیوقت بجایا کرتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ایک تو لمبے دوسرے چھوٹے پست
قد۔ جسطرح کہ سنکھ کو منھ لگاتے ہی بلا کسی حیل و حجت کے ایک بھاری آواز
نکل پڑتی ہے۔ اسی طرح سنکھنی بھی جب بولتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے سنکھ بج رہا ہے۔ سنکھنی عورت کے ہاتھ پاؤں بازو اور ٹانگیں لمبی
لمبی ہوتی ہیں۔ چلتے وقت خوب لڑکھڑاتی ہے۔ اور بعض پست قد بھی ہوتی
ہیں۔ خیر یہ دراز قد ہو یا پست قد خوبصورت نہیں ہوتی۔ بدمزاج ایسی
کہ خواہ مخواہ ہی لوگوں سے دنگا فساد کرتی رہتی ہے اور خاوند سے بھی اکثر
اسی طرح بسر اوقات کرتی ہے اُسے ہر وقت تکلیف دیا کرتی ہے جس سے
بیچارے کا دم ناک میں آجاتا ہے۔ آنکھیں اسکی لمبوتری مگر چھوٹی ہوتی
ہیں۔ پست قد کی اکثر گول ہوا کرتی ہیں منھ چپٹا اور بڑا ہوتا ہے۔ اسکے کان
ہونٹ دانت بھی بدشکل ہوتے ہیں۔ دل اِسکا بہت چھوٹا سا ہوتا ہے۔

آزاد طبع ہوتی ہے ایسی عورت کے خیالات فحش ہوتے ہیں اور ننگ و ناموس کو کھو دیتی ہے
اور عصمت خراب کر دیتی ہے۔ ہر وقت اسکے دلمیں بڑے بڑے شہوانی خیالات پیدا ہوتے
رہتے ہیں۔ شرم و حیا اسقدر کم کہ خواہ مخواہ دوسروں سے ٹھٹھا مخول کرتی رہیگی اور خوب ٹھٹھے
لگا کر ہنسے گی۔ کھاتی بہت ہے تمام دن کھانے پینے ہی کیطرف دھیان رہتا ہے اُسکے
جسم سے بدبو آیا کرتی ہے۔ مگر پھر بھی یہ اپنی تعریف کی نہایت خواہشمند رہتی ہے ہمیشہ
غلیظ و ناپاک رہتی ہے۔ کپڑوں سے بو آیا کرتی ہے اسکے جسم پر بال زیادہ ہوتے
ہیں۔ اور جسم روکھا ہوتا ہے۔ گوشت شراب کے استعمال سے پرہیز نہیں کرتی۔ دروغگو
اور فضول گو بھی کمال درجہ کی ہوتی ہے۔ حاسد کینہ ور و بیوفا ہوتی ہے مغلوب
الشہوت ہوتی ہے جوان سے جوان آدمی سے بھی مشکل سے سیر ہوتی ہے۔ اسکے سر پر شہوت کا بھوت
ہر وقت سوار رہتا ہے۔

رام بھروسہ تا نہ تو جو سنکھنی کے بھرتار
پورب پاپ کئے جن بھاری سو پاوت ایسی نار

ہستنی

اس قسم کی عورت کی تشریح کی چنداں ضرورت ہی نہیں کیونکہ اسکے تمام
اوصاف ایسے ہیں جن سے تقریباً ہر معمولی سمجھ کا آدمی بھی اندازہ لگا
سکتا ہے کہ یہ ہستنی ذات کی عورت ہے۔ تاہم دیگر اقسام کے مطابق اس کا بیان کر دینا بھی
ضروری ہے۔ ہستنی کے معنی ہیں ہتنی کے سو اس قسم کی عورت کی آنکھیں سرخ ہوتی
ہیں خوب فربہ بدن ہوتی ہے اور ہاتھی کیطرح جھوم جھوم کر چلتی ہے اسکی پنڈلیاں
ہاتھ پاؤں کے تلوے اور انگلیاں و بازو۔ چوتڑ اور پستان خوب موٹے ہوتے ہیں سر چھوٹا
اور بڑا ہوتا ہے۔ پیٹ اور کمر کی موٹائی تو ایسی ہوتی ہے کہ کمر کی تمیز ہی نہیں ہو سکتی

کمر و پیٹھ مانند غلّہ سے پُر بوری کیطرح ایک سے معلوم ہوتے ہیں۔ آنکھیں اسکی تیز نہیں ہوتی
ناک بہت چوڑا اور موٹا ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں تو چڑیل یا بھوتنی سی معلوم
ہوتی ہے۔ کان بڑے پیٹ بڑا ہونٹ موٹے اور بھدے۔ گردن کا تو کہنا ہی کیا
چھوٹی اور خوب موٹی ہوتی ہے۔ جہاں اسکی ہر ایک جگہ کی کھال سخت ہوتی ہے وہاں
وہ بھی سخت ہوتی ہے اسکے جسم پر بال زیادہ تر سخت ہوتے ہیں۔ آواز بڑی
کرخت ہوتی ہے۔ سُننے والا بے چین ہو جاتا ہے اور بہت نفرت کرتا ہے
ترش گرمی اور نمکین چیزوں کے کھانے کیطرف زیادہ رغبت ہوتی ہے۔ شراب و کباب
خوب مزے سے اُڑاتی ہے جسطرح کھاتی بہت ہے۔ اسی طرح سونے کی بھی حد
نہیں رہتی۔ سوتے وقت اسطرح خراٹے بھرتی ہے کہ قریب سونیوالے بیزار
ہو جاتے ہیں۔ بدمزاج و بے حیا پرلے درجہ کی ہوتی ہے۔ جسطرح ہاتھی کے
دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اسی طرح یہ بھی اپنے خاوند سے ظاہرا تو
محبت ظاہر کرتی ہے لیکن اندر سے اُس سے نفرت کرتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ
اسکو جماع سے سیری نہیں ہوتی۔ خاوند کی موجودگی میں ہی دوسرے شخص کی
خواہشمند رہتی ہے۔ یا یہ کہو کہ نت نئی چاٹ کو چاہتی ہے کوتاہ عقل اور بیوقوف
ہوتی ہے۔ جب اِسکی خواہش پوری نہیں ہوتی تو بے حیائی اور بے شرمی پر کمربستہ
ہو جاتی ہے۔ ننگ و ناموس کا تو اسے خیال ہی نہیں ہوتا۔ بیوفا بھی ایسی کہ خواہ
کسی پر جان قربان کرنیکو تیار ہو جاوے مگر وقت آنے پر اُسکی جانی دشمن بن جائیگی
ہمسایہ عورتیں تو ہر وقت اسکے لڑائی جھگڑے سے تنگ آجاتی ہیں۔ باوجود
محنتی ہونے کے بھی جسم و لباس کی صفائی کا کچھ دھیان نہیں رکھتی۔ مگر خواہش

رانی ہے کسی خوبصورت بانکے السنان ...... ہو کر مزہ لوٹوں۔ شب و روز اس
کے پراگندہ خیالات اسکے دلمیں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ جب اُسے پسینہ آتا ہے
اسکی بو ایسی ہوتی ہے جیسے شراب کی بوتل اونڈیل دی گئی ہووے

ہستنی چال چلے ہستنی کی نیتی سے بے مکھ ہووے
جسکے ایسی نار ہو سو جنم اکارت کھوئے

خواص

پدمنی عورت تھوڑا کھانی کم نیند۔ سریع الانزال۔ بہت کم ہنستی مگر
چہرہ ہر وقت خوش۔ چترنی مثل پدمنی کے مگر تبسم کرنے والی۔
سنکھنی زیادہ ہنسنے اور کھانیوالی۔ متوسط الانزال۔
ہستنی بہت زیادہ کھانے والی خراٹے لیکر سونے والی۔ بطی الانزال۔ اور فارسی والوں کا
قول ہے کہ بطی الانزال عورتوں کا قد ٹھنگنا ہوتا ہے۔ اور سریع الانزال کا لمبا
اور اندام نہانی کا منہ تنگ اور اندر کشادہ۔

چار قسم کے مردوں کا بیان

واضح رہے کہ بناوٹ جسمانی مزاج۔ عادت و خصلت کے لحاظ سے مردوں کی چار قسمیں ہیں
جن اقسام کے نام ہم اوپر لکھ چکے ہیں لیکن پھر دوبارہ اس سے بھی زیادہ تشریح کی جاتی
ہے۔ قسم اول ششک (خرگوش) قسم دوم مرگ (ہرن) قسم سوئم برشبھ (بیل)
قسم چہارم اشو (گھوڑا)

ششک

ششک قسم مرد۔ دیگر تمام قسم کے مردوں سے افضل مانا گیا ہے۔ ششک کے
لفظی معنے خرگوش کے ہیں۔ خرگوش میں قدرتی طور پر کام (جماع) کی خواہش کم ہوتی

ہوتی ہے - جس طرح کہ خرگوش بعد جماع کے جسم ڈھیلا چھوڑ کر گر پڑتا ہے - یہی حالت
مرد کی ہوتی ہے - الغرض اس قسم کا آدمی جماع کا بہت کم شائق ہوتا ہے - خرگوش
کیطرح خوبصورت و نازک و کم خور ہوتا ہے اور اسی طرح اسکے بازو لمبے ہوتے ہیں
ہر ایک کام میں چست و چالاک و تیز فہم اور عقلمند ہوتا ہے - اور لڑائی جھگڑوں سے
کوسوں دور بھاگتا ہے - دل کا سخی اور رحمدل - خوش طبع کلام اسقدر شیریں کہ
سننے والا خواہ مخواہ ہی تسخیر میں آجاتا ہے - آنکھیں تیز اور دانت کھلے ہوئے ہوتے
ہیں - جسم کے بال اور چمڑا ملایم ہوتا ہے - چہرہ بیضوی ناک ہونٹ - کان اور دیگر
تمام اعضاء ایسے موزوں جیسے سانچے میں ڈھلے ہوں - جس طرح خوش رنگ
اور حسن و خوبصورتی میں بڑھا ہوا ہوتا ہے اسی طرح اسکا دل بھی پاک و صاف
ہوتا ہے - ایشور پر بھروسا رکھنے والا گناہوں سے ڈرنے والا اور صادق الایمان
یعنی دھرم کا پابند ہوتا ہے - اپنے لباس کو ہمیشہ پاک و صاف رکھتا ہے -

مرگ

مرگ کو اردو میں ہرن کہتے ہیں اور فارسی میں آہو - یہ ایک نہایت خوبصورت
جانور ہوتا ہے - ایسے اوصاف جس مرد میں پائے جائیں اُسے مرگ کہا جاتا ہے
اس قسم کا مرد نہایت ہوشیار اور پھرتیلا ہوتا ہے - آنکھیں غضب کی خوبصورت
ہوتی ہیں کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ جب شاعر لوگ کسی کے حسن کی تعریف کرتے
کرتے جب آنکھوں پر پہنچے ہیں تو اُسکی آنکھوں کو ہرن کی آنکھوں سے تشبیہ دیتے
ہیں - جیسے آہو چشم - مرگ نینی وغیرہ - ششک کیطرح بازو لمبے ہوتے
ہیں - لیکن گردن موٹی اور کشادہ پیشانی ہوتی ہے - ہر دلعزیز و صلح کن ہوتے

کے ساتھ ہی نہایت خوبصورت و عقلمند ہوتا ہے۔ خوش طبع و شیریں سخن ہوتا ہے
جمہوری و بہبودی کا خواہشمند اور ہر ایک کام کو دور اندیشی سے کرنیوالا ہوتا ہے۔
متلون مزاج۔ مگر نیک دل و راست گو ہوتا ہے۔ امیر و دیانت دار ہوتا ہے
ہمیشہ بانکا بنا رہتا ہے۔ باوجود عورتوں کی محبت کا دلدادہ ہونے کے مجامعت
کی رغبت درمیانی ہوتی ہے اور راگ و رنگ کا بڑا شوقین ہوتا ہے۔ غذا
دن میں کئی بار کھاتا ہے۔ مگر درمیانی۔

برشبھ

سنسکرت میں بیل کو برشبھ یا برش کہتے ہیں۔ اس قسم کا مرد پیٹو یعنی خوراک بہت
کھاتا ہے۔ دل توڑ کر محنت کرنیوالا اور چالاک ہوتا ہے۔ اسکے سب اعضا مضبوط
اور سڈول ہوتے ہیں۔ فربہ بدن ہونا ضروری ہے۔ شکل و صورت تو معمولی
سی ہوتی ہے۔ لیکن مصنوعی خوبصورتی ظاہر کرنے میں سب سے سبقت لیجاتا ہے
سر گول۔ گردن درمیانی۔ پاؤں چھوٹے اور کان چلنے ہوتے ہیں۔ دانت لمبے
مضبوط کہ لکڑی کو بھی چبا جاوے۔ کند ذہن اور شہوت پرست ہوتا ہے۔ مگر عورتیں
ایسے مرد سے نفرت کرتی ہیں۔ کیونکہ عورت کو خوش کرنا تو جانتا ہی نہیں۔ والدین ہزار
سر پھوڑیں لیکن یہ اپنی ہی من مانی کریگا۔ ضدی ایسا ہے کہ بڑے بڑے عقلمند
خواہ کتنا ہی سمجھاویں مگر ضد کو نہیں چھوڑیگا۔ شرم و حیا بہت کم۔ فضول گو۔ مگر
ایسے مرد کے گھر اولاد کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور قدرتی طور پر اوسط درجہ
کی حیثیت کا ہوتا ہے۔

اشو

اشو کو اردو میں گھوڑا اور فارسی میں اسپ کہا جاتا ہے - اس قسم کا مرد دراز
قد بازو لمبے اور ناخن بڑے بڑے ہوتے ہیں - سر پست اور پیشانی تنگ ہوتی ہے
خط و خال عمدہ خوبصورت ہوتے ہیں جسم مضبوط اور گٹھا ہوا ہوتا ہے کھاتا بہت
سوتا کم ہے - بے خوف بدھڑک و بے شرم ہوتا ہے - معمولی بات سے غصہ
میں آجاتا ہے - بدمزاجی اور کمینہ پن میں مشہور ہوتا ہے - اس پر شہوت اسقدر
سوار ہوتی ہے کہ نیک و بد کی تمیز ہی نہیں ہوتی - جائز و ناجائز کو جانتا ہی نہیں
عورتوں کی عصمت دری کے درپے رہتا ہے اونچ نیچ کا خیال نہ کر کے شہوت
پرستی میں مشغول رہتا ہے - بات بات میں جھوٹ بولتا اور دوسروں کو بدنام کرتا
مکر و فریب کا پتلہ اور شراب و گوشت سے بھی پرہیز نہیں کرتا - اگر اس کا جوڑا
پدمنی یا چترنی عورت سے ہو جائے تو بیچاری کا خدا حافظ ہوتا ہے -

مزاج جس شخص کا گرم ہو اسکو خواہش جماع زیادہ ہوتی ہے - اسکے عضو پر
رگیں فراخ دکھائی دیتی ہیں - موئے زہار گھنے ہوتے ہیں جس کا گرم خشک
مزاج ہو وہ دیر تک صحبت کرتا ہے مگر قلیل الانزال ہوتا ہے - اُس کے
اکثر لڑکے پیدا ہوتے ہیں - گرم تر مزاج والا منی اور شہوت کم رکھتا ہے - وکثیر
سرد تر مزاج والا قلیل الشہوت رقیق المنی ہوتا ہے - سرد خشک مزاج کی
منی کم ہوتی ہے -

یکساں جوڑا - ایک قسم کی عورت کی ساری باتیں ایک قسم کے مرد سے
ہیں اس لئے اُن کا باہم ملنا مناسب ہوتا ہے - اور

خوش رہتے ہیں۔ پدمنی عورت کا جوڑا ششک مرد سے خوب ملتا ہے۔ چترنی کا رنگ سنکھنی کا بر شبہ ہے ہستنی کا اشو ہے۔ اگر اسی طرح ملا کر شادی کی جاوے تو جو اولاد پیدا ہوگی وہ اعلیٰ ٹائپ کی ہوگی۔ لڑکا مرد کی قوم کا لڑکی عورت کی قوم کی اور بالکل ویسی ہی عادات والی۔ اوّل قسم کے مرد عورتوں میں دھرم کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اولاد ان کی ہمیشہ نیک مشہور ہوتی ہے۔ دوسرے قسم میں خوبصورتی اور دانشمندی کا اثر ہوتا ہے۔ تیسری قسم میں قوت زیادہ ہوتی ہے۔ چوتھی قسم میں تیزی اور شرارت زیادہ ہوتی ہے اور جو نتیجے اُن کے ہوتے ہیں وہ خود آپ سمجھ سکتے ہیں

بے میل جوڑا

یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جب دونوں کی قوت اور عادت یکساں نہ ہونگی، اون کی اولاد بھی ناقص پیدا ہوگی کیونکہ ایک دوسرے کے غلبۂ شہوت کو برداشت نہ کر سکیگا اور اُنکی رگ نہ ملیگی۔ ایسے مرد عورتوں کی شادی سے جیسی ابلق اولاد پیدا ہوگئی ہے۔ اُسکا حال ہندو عالموں نے اسطرح لکھا ہے کہ ششک اور ہستنی کے میل سے اگر لڑکا پیدا ہو تو کمزور اور کم عمر والا اور لڑکی ہو تو خوبصورت مگر چھوٹی عمر والی کیونکہ ہستنی کی تسکین ششک سے ہونا ناممکن ہے۔ اس کے نطفہ کا اثر ناکمل رہیگا وغیرہ اور جسطرح دو رنگوں کے ملانے سے ایک تیسرا رنگ پیدا ہوتا ہے پھر اُسکو اور کسی کے ساتھ ملانے سے ایک اور رنگ بنتا ہے اور اسی طرح سینکڑوں رنگ بن گئے۔ اسی طرح مختلف قوم کے مرد عورت کے ملنے سے اولاد نرالی وضع کی ہوئی ہے اور خیال و تحقیقات کیواسطے یہ میدان بڑا وسیع و دلچسپ ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہر چہار اقسام عورت مردوں میں تمیز بہت مشکل ہوگئی ہے

اور ہزاروں میں شاید ایک مرد یا عورت ایسی ملجائے۔ جن کو خالص اور صاف والا کہا جاسکے۔ ہم نے اس امر کی انتہائی کوشش کی ہے کہ اصل۔ پدمنی۔ چترنی سنکھنی۔ ہستنی۔ یا مردوں میں ششک مرگ۔ برشبھ۔ اشو۔ قسموں کا زیادہ سے زیادہ مشاہدہ کرکے تمام علامات کو ملایا جائے۔ مگر باوجود ہزارہا مرد و عورتوں میں ہم کو بہت ہی کم اصل قسم کے آدمی ملے جسکی وجہ بے میل جوڑ کی شادی ہے۔

روزمرہ دواخانہ میں آنیوالے مرد عورتوں کے مشاہدے اور تجربہ سے اس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں کہ انسمیں نسلیں مل جل کر کھچڑی سی پک گئی ہے۔ جسکی وجہ سے عام طور پر یہ نہیں معلوم کر سکتے ہیں کہ آیا خالص پدمنی وغیرہ یا خالص ششک وغیرہ عورت مرد کون سے ہیں۔ جسمیں اوصاف اس قسم کے زیادہ ہیں وہ ہی اس قسم میں شمار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ایک نہایت قابل انگریز مصنف نے اپنی کتاب میں عورتوں کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ اول وہ جسمیں قوت شہوانی بہت ہی کم گویا نہیں کے برابر ہوتی ہے جسکی وجہ خرابی صحت۔ تنگدستی۔ تفکرات۔ تندمزاج مرد سے واسطہ خداپرستی وغیرہ بھی ہیں۔ دوسری وہ ہیں جن میں یہ خواہش اوسط درجہ کی ہوتی ہے اور یہ ایک بار مرد سے صحبت کرکے عرصہ تک کیواسطے مطمئن ہوجاتی ہیں جسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں اسقدر لطف آتا ہے جو شاید مرد سے آٹھ دس گنا زیادہ ہوتا ہے اور پھر مدت تک کے واسطے اسطرف ان کی رغبت نہیں ہوتی۔

تیسری وہ ہیں جو نفسانی خواہش کے ہر وقت زیر اثر رہتی ہیں اور کسی طرح سے مطمئن ہی نہیں ہوتی ہیں۔ مگر قدرت کاملہ نے اس قسم کی مستورات بہت کم پیدا کی ہیں۔ زیادہ تعداد اول و دوم کی ہی دنیا میں ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے

نے ہوئے عورت کیطرف سے علانیہ کبھی خواہش ظاہر نہ ہوگی اور وہ کسی حالت میں اسقدر
ن بے شرمی کی نہیں کرتی ہے - ہمیشہ مرد کیطرف سے پہل ہوتی ہے - ہاں ایسے
ی حالات ہمارے مشاہدے میں آئے ہیں کہ خود خاوند نے ابتدائی زمانہ شادی
ی عورت کو بیباک کر دیا ہے اور اسکا خمیازہ انکو تمام عمر نہایت خراب اٹھانا پڑا
عورتیں جو سب سے زیادہ خوبی قدرت نے شرم و حیا کی بخشی ہے وہ ہی
ی ڈھال ہے جو اسکو ہر قسم کی بیجا حرکت سے بچا کر اسکی عزت بزرگی اور پاک دامنی
قائم رکھے ہوتے ہے - جس مرد میں عورت سے دسواں حصہ بھی یہ خوبی ہوتی ہے
وہ ہرگز ہرگز برے کاموں کیطرف رغبت نہیں کرتا ہے اور جو مرد اس شرم و حیا کے
اور سے آزاد ہیں ان کی حالت ناگفتہ بہ اور سگ کامی سے بدتر ہے -

سامدرک

ان باتوں کو جو مرد عورت کے اعضاء وغیرہ کی بناوٹ دیکھ
کر علم سامدرک کے موافق ان کے عادات و خواص جان لینے کی
نسبت ہیں ان کے ذریعہ سے ہر کوئی شخص شادی کرنے سے پیشتر بابا آزمائش تھوڑے
عرصہ میں اسکے کل حسن و قبح سے واقف ہو سکتا ہے اور اپنے حسب دلخواہ جوڑا مل سکتا
ہے - ہر قسم کی عورت مردوں کی شناخت سامدرک کے موافق یہ ہیں -

بدچلن

عورت کی شناخت یہ ہے کہ پاؤں کی انگلی زمین کو نہ چھوجائے - یا دوسری
انگلی ... پر چڑھی ہو - ناک کے اگلے حصہ پر تل - سوتے وقت آنکھ کھلی رہے چلتے ہیں
نیں جھکیں - جانگھ پر بال ہوں - سینہ بہت چوڑا ہو - ناخن پر سفید بوندیں ہوں
دانتوں کے درمیان سوراخ آنکھیں گول یا سرخ - پلکوں پر بال کم ہوں جس کی
انکھیں گول ہوں یا چلنے میں ترچھی انگوٹھے پر چڑھے -

قسمت کی ہیٹی عورت

جس کی قسمت میں بیوہ ہونا لکھا ہے اُسکے آثار یہ ہیں کہ کمر پر گوشت نہ ہو ہاتھ میں بہت زیادہ ریکھا ہوں - پیٹ یا پیڑو پر بال ہوں - گردن چپٹی و پتلی - کالے ہونٹ - سفید تالو - پستانوں کے بیچ میں فاصلہ زیادہ - گردن چھوٹی آنکھ پر پھوڑی ہو - انگلیاں ٹیڑھی - بیچ کی اُنگلی بڑی - بائیں پستان پر تل یا مسہ - ایک لکیر انگوٹھے سے کہنی تک - ٹوٹی پھوٹی ابرو - کندھے یا جانگھ یا پنڈلی پر بال چلنے میں پاؤں کے بیچ کی جگہ خالی رہے -

بانجھ - پیٹ اونچا ہو - سر کے بال چھوٹے ہوں - دہنی آنکھ سے کانی ہو جس کا پیٹ بڑا ہو - جس عورت کی کشادہ پیشانی ہو - سر کے بال گھنے - پستان بڑی ہوں وہ خوب بچے دیگی - اور آنکھیں بے نور چہرہ پھیکا چھوٹی پستان ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اسکے اعضا تولید میں کچھ خرابی ہے - جسکی دونوں آنکھیں اونچی ہوں یا وہ جلد مرجائے جسکے بات کہنے میں گالوں پر گڈھا پڑے اُسکے ماں باپ بچپن میں مریں کوتاہ گردن - ٹھوڑی بلند - کان سوپ کے موافق - پستان چھوٹے بڑے کوئی عضو کم و بیش بات کہنے میں گردن و ہونٹ پھول جائیں - چال خراب ہے جسم پر بال زیادہ بھوک و نیند نہایت زیادہ یہ منحوس عورت کے لچھن ہیں -

بہترین عورت

وہ ہے کہ جس کی پستان کسی قدر بڑی ہو دونوں پستان سخت کندھے نرم پاؤں کے ناخن گول سرخ و چکنے ابرو کے بیچ میں یا گال پر تل ہو بڑے ہو وے بائیں پاؤں سے چلنا شروع کرے دہنی پستان یا سینہ پر سرخ تل ہو - تلوا چکنا ہو ہاتھ میں پدم کیھ

...کس اور باؤں میں شنکہ چکر دھجا کی ریکھا ہوں

...ال دار مرد
کی پہچان یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلی سیدھی - پور دے لمبے طوطے کی سی ناک لمبی ابرو پیشانی بڑی۔

...وں مرد
جس کے پیشاب میں آواز نہ ہو - ناخن چپٹے پھٹے سے ہوں انگلیاں چپٹی و موٹی ہو۔

...یض سے معلوم کرنا
جس عورت کو سب سے اول حیض میں ایک قطرہ برابر خون نکلے وہ فاحشہ ہوگی - خون سرخ نکلے تو لڑکا جننے گی سیاہ نکلے تو بچے مرجاویں گے - پیلے رنگ کا نکلے تو بانجھ ہو نیچی کے موافق نکلے تو لڑکیاں پیدا کرنیوالی ہوگی - جو صبح کے وقت ہو تو سکھی دوپہر کے وقت ہو تو غریب تیسرے پہر ہو تو دکھی شام کے وقت ہو تو فاحشہ - رات کے پہلے پہر میں ہو تو بانجھ - آدھی رات کو ہو تو بیوہ پو پھٹنے کے وقت ہو تو بدنصیب جاننا چاہیے۔

غیر خواہشمند عورت
کی پہچان یہ ہے (اس سے صحبت نہ کرنا چاہیے) بھویں چڑھانا - منہ پھیرنا اپنے مرد کی تعظیم نہ کرنا - صبر نہ کرنا اپنے مرد کے دشمن سے میل کرنا - بدزبان - مرد کے چھونے سے جس کا نفرت کرنا - چلتے ہوئے مرد کو نہ روکنا - مرد بوسہ لیوے تو منہ پونچھ لینا - مرد سے پہلے سو رہنا - اور پیچھے اٹھنا - انگریزی ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے ہے مگر اس میں مرضی کے سوائے عورت کے قدرتی مزاج کا بھی دخل بتلاتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ عصبی مزاج یا صلح خیال والی عورت کو ذرا چھونے سے شہوت ہو جاتی ہے - مگر بلغمی مزاج فربہ عورت بہت بوس و کنار کے بعد مائل ہوتی ہے - ایسی عورت کا رنگ سفید بال زردی مائل - پستان

ڈھیلے بظر چھوٹا۔ آواز باریک ہوتی ہے۔ اور جوانی میں ہی بدرنگ ہوجاتی ہے۔

خواہشمند

یعنی خواہشمند و محبت کرنیوالی عورت کے آثار یہ ہیں کہ اپنے بدن یا زیور کو دکھلائے بار بار بال سنبھالے ابرو چڑھاوے اونچی آواز سے کھلکھلا کر ہنسے انگڑائی لے کم قیمت کی چیز مانگے نیچی نگاہ سے مرد کیطرف دیکھے اپنا کان کھجائے مرد سے ملتے ہی پسینہ آجاوے محبت کی باتیں کرنا۔ جو زیادہ شرمائے۔ جو چھاتی اسے لگانے کو تیار معلوم ہو غصہ نہ ہو اور ہر بات میں خود خطاوار بننے کو تیار ہو۔ کسی چیز کے دینے میں عذر نہ کرے کانپتی ہوئی مرد کی طرف گھورے اپنے مرد کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن جانے۔ مرد کی عدم موجودگی میں دکھی رہنا اپنے بازو پر مرد کا سر رکھکر سلائے پاس رہکر محبت بڑھائے۔

یہ بڑے دقیق حکمت کے اصول ہیں ان کے ذریعہ ہم اپنی عورت کی سچی محبت کا امتحان قدرتی طور پر کر سکتے ہیں اسکی باتوں کے دھوکے میں نہیں آسکتے۔ مجامعت کیواسطے جو ہدایت ہے کہ عورت کی خواہش جان کر کریں سو اسطرح جان سکتے ہیں ورنہ عورت اپنی زبان سے تو کہہ نہیں سکتی۔

ناقابل عورت

جس عورت میں یہ باتیں پائی جائیں وہ ٹھیک نہیں ہے بدمزاج جس کے حیض کا خون کالا۔ نیلا۔ پیلا یا تانبے کی رنگت کا ہو ہٹ کھانیوالی جس کے خون حیض بہت دن تک نکلتا ہو۔ بہت سونیوالی جس کو ہمیشہ پسینہ رہتا ہو۔ سفید یا چھوٹے بال والی۔ جس کا ہاس ستھل ہو پیٹ بڑا ہو۔

سولہ سنگار جو عورتوں کے مشہور ہیں وہ یہ ہیں - اوبٹن تیل لگانا - نہانا
ر زیور - بال کاڑھنا - سندور مانگ میں - بندی - ٹیکہ - مہاور - مہندی
ان - مسی - پھول - سرمہ -
عالموں نے جو خاص تاریخوں میں جماع کو منع کیا ہے وہ انکل پچو یا مذہبی
بات نہ سمجھیئے - بڑے دقیق علمی اصول ہیں - پورنماشی - اماوس کے دن شریر میں
س زیادہ ہوتا ہے - اسلیئے اُس روز کی صحبت سے جو اولاد پیدا ہوگی اُسکے انگ
ہوں نہ ہونگے - اسی طرح دوسرے دنوں اور وقتوں کے بھی خاص معنی ہیں کیونکہ
ان موسمی تبدیلی اور آسمانی ظہورات کا اثر ہر جاندار کے جسم پر پڑتا ہے - رہا
حیض کی رنگت یا خاص سامدرک کی علامات ممنوع ہے - سو یہ ایک بات موٹی
ہے کہ خون و فضلات وغیرہ کی صورت اندرونی صورت اندرونی کیفیت کو ظاہر
رتی ہے اور اندرونی بیماری والی سے صحبت مضر ہے - ایک بات اور نوٹ
رنیکے قابل ہے - کہ ہندؤں نے تو صحبت کا وقت رات کا چوتھا پہر قرار دیا ہے -
لا انگریزوں نے تیسرا پہر - اسکی وجہ یہ سمجھیے کہ پہلے زمانہ میں لوگ زیادہ تندرست
ور مضبوط ہوتے تھے اور مجامعت کے بعد فوراً اشنان کرتے تھے اور آجکل
وگ کمزور ہوتے ہیں - صحبت کے بعد چند گھنٹے سونے کی حاجت رکھتے
ہیں تاکہ طبیعت میں سکون پیدا ہوکر کاہلی اور سستی دور ہو جائے -

شادی خانہ آبادی

تجرد ایک گناہ کبیرہ ہے جو خلقت کے انتظام پیدائش کا حارج
رتا ہے - اسمیں فائدہ صرف اتنا ہے کہ انسان عیالداری کے تفکرات سے
ری رہتا ہے - مگر نقصان صدہا ہیں - اول تو خانہ داری کی برکت والی آسائشوں

سے محروم رہنا تھوڑی بات نہیں۔ دوم محبت جو دنیا میں نعمت عظمیٰ ہے اُسکے
مزے سے مجرّد آدمی عمر بھر واقف نہیں ہوتا - پھر جنون اختناق الرحم وغیرہ چند
بیماریاں ایسی ہیں جو صرف مجرّدوں کو ہوا کرتی ہیں اور خودکشی کے مرتکب جسقدر مجرّد
لوگ ہوا کرتے ہیں اسقدر متاہل نہیں ہوتے یہ بات رجسٹر اموات سے بخوبی ظاہر ہو سکتی
ہے - یوں بھی دنیا میں جتنی ساکھ بال بچہ دار کی ہے اوتنی کورے ولاتیج کی نہیں

شادی کا مناسب وقت

وہ ٹھیک ہے جب کہ دولھا دلہن
سن بلوغ کو پہنچ گئے ہوں اُسکا وقت
ملک اور مزاج کے موافق مختلف ہوتا ہے مگر عموماً اس ملک کے واسطے مرد کی ۲۰
۲۵ - بیس پچیس برس اور عورت کی پندرہ ۱۵ سولہ ۱۶ برس موزوں ہے - اس عمر میں
اول تو طرفین کے اوصاف بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں دوم وہ امور خانہ داری کے
پورا کرنے اور اپنی ذمہ واریوں کے سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں، اُن کے اعضا پختہ
ہوکر استعمال کے لائق ہوتے ہیں - اور وہ اُن کو باقاعدہ استعمال کرنا سمجھتے ہیں
اور حمل وغیرہ کی تکلیف برداشت کرنیکے قابل ہوتے ہیں - پھر اُن کو سمجھانے کی
چنداں ضرورت نہیں رہتی - وہ اپنی حفاظت کر سکتے ہیں - اگر چھوٹی عمر میں شادی
کر دیجائے تو وہ اپنی ناتجربہ کاری سے بڑے خطروں میں پڑ سکتے ہیں - اور اپنی نازک
حالت سے ناواقف ہوکر بڑی غلطیاں کر سکتے ہیں - ایسے خوردسال نونہال کا مادہ
بھی محکم نہیں ہو سکتا شادی قبل الوقت سے عورتوں کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے - اگر
زیادہ عمر میں کریں تو بھی مضر ہے - کیونکہ اُسوقت اعضائے تناسل کا تنزل شروع
ہوتا ہے اور ساری خواہشیں پیدا ہو ہوکر مر چکتی ہیں اور نطفے کی خاصیت

...جاتی ہے۔

...بت کی عمر

خالی معدہ اپنے آپ بھوک ظاہر کرتا ہے اسی طرح اعضائے تناسل اپنا خواہش کا وقت بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ سن ...غ سے پہلے عورت کی جھلی مڈھی رہنا اور مرد کے عضو میں نعوظ نہ ہونا کچھ معنی رکھتا ...۔ بالغ ہوتے ہی قدرتی فرمان جاری ہوتے ہیں، مثلاً عورت کی جھلی بچہ کا زائل ...ہونا۔ اعضائے تناسل میں خون دوڑنا اور اوپر بال جمنا۔ تمام جسم میں تازگی اور ...ون کا نمودار ہونا خصیے بڑے ہونا اور ان میں منی پیدا ہونا خواہش مباشرت کا زیادہ اور خود بخود ہونا ...نا کو بلا مرضی دھوتی بگڑ جانا آواز گہری اور بھاری ہو جانا۔ عورات کی ذات سے دلی ...ن ہونا وغیرہ یہ نشانیاں بالغ ہونے کی ہیں جو پندرہ سولہ برس کی عمر میں ظاہر ...تی ہیں۔ مگر اُس وقت بھی تھوڑا صبر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کو زیادہ نشوونما ...نے کے بعد استعمال کرنا قوت کو عرصہ تک قابلِ استعمال بنائے رکھنے کی ...ہے۔

عورتوں میں بھی بالغ ہونے کے آثار چودھویں سال نمایاں ہوتے ہیں ...ن جاری ہوتا ہے۔ سینہ پھولتا ہے۔ دھنتر رشی کا قول ہے کہ پچیس برس کا ...ر سترہ برس کی عورت یہ عمر مناسب مجامعت کی ہے اور اولاد پیدا کرنے کا ...ت مناسب ہے اکیس[21] سال سے پچیس[25] سال تک کمر کے پیچھے کی ہڈی مکمل ...ہوتی ہے۔ جتنے عالم و موجد ہوئے ہیں اُن سب کے والدین ۲۰ سال سے ...یادہ عمر والے تھے اور تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اکثر مجرم ہونے ...والے بچوں کے والدین کی شادی صغر سنی میں ہوئی تھیں۔

صحبت کرنا

اتحاد تناسلی کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ نر کا تخم مادہ میں پیوست ہو اور حمل قرار پائے۔ پس سمجھ لو کہ کن صورتوں میں زیادہ عمدہ طور سے ہو سکتا ہے۔ اول تو یہ پوری خواہش میں کیا جائے جبکہ طرفین کو نعوظ ہو اور مصالحہ بھی تیار ہو اسوقت نرمی اور محبت کیساتھ خیال یکسو کر کے اس فعل کو کیا جائے تاکہ ایک وقت دونوں کو ایک ساتھ انزال ہو اور پوری طاقت کا نطفہ خارج ہو۔ بے توجہی اور جلدی کی صحبت اولاد کو نقصان پہنچاتی ہے اور اعضائے تناسل کو بھی بیماری کا سبب ہوتی ہے۔ مرد کو اعضائے تناسل رحم کے منہ تک پہنچانا چاہیئے۔ تاکہ اُسمیں نطفہ داخل ہو۔ بے ادبی اور بولاہٹ۔ اضطراب میں کوئی عمدہ کام نہیں ہوتا۔ محبت اور شہوت کا خیال دلمیں رکھے۔ تاکہ باہم اتحاد بڑھے اور عمدہ خیالات کی اولاد پیدا ہو اور روح و دماغ کا عطر کھنچکر نطفہ میں آئے صحبت میں سرور اور لذت اسواسطے ہے کہ مرد عورت میں ارتباط رہے اور اسواسطے اس فعل میں کچھ قدرتی حجاب بھی ہوتا ہے کہ طبیعت کی یکسوئی میں نہ خلل پڑے اور کسی کا خوف یا شرم ہو۔

آسن

کس پہلو سے مجامعت جائز اور مفید ہے یہ سوال بڑا ضروری ہے۔ اسکے لکھنے سے ہمارا یہ مقصد نہیں کہ کس طور سے مرد کو زیادہ لذت آتی ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ اولاد پیدا کرنے اور خود تندرست رہنے کے واسطے کون سی وضع اختیار کرنی چاہیئے اگر ہم کسی بڑے توند والے کو مجامعت کی ترکیب تبلائیں تو اس سے یہ غرض

…اس مزے کو حاصل کرے بلکہ اس لئے کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے جائز حق سے محروم
…ہے ورنہ اسکو نکما اور بیکار رکھنا گویا سوسائٹی کو اپنے جائز حق سے محروم رکھنا ہے
…ہوکر کھانا کھانا اور پانی پینا مضر صحت ہے اسطرح مجامعت کی بھی سب سے زیادہ
…صورت یہ ہے کہ مرد عورت کے اوپر رہے کیونکہ اس میں نطفہ کا رحم میں پہنچنا زیادہ
…سان ہوتا ہے عورت کو اوپر سلانے سے عارضہ فتق ہوسکتا ہے نطفہ مقام مقصود
…پہنچتا ہے اور اگر اولاد میں لڑکی پیدا ہو تو مردمار اور اگر لڑکا پیدا ہو تو زنانہ ہوتا ہے کھڑے ہوکر کرنے
…ٹانگوں میں رعشہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے تکان زیادہ ہوتی ہے سانس اور دماغ کو ضرر پہنچتا
…بیٹھ کر کرنے سے دہرن کو صدمہ پہنچتا ہے اور حمل نہیں ٹھہرتا۔ عورت مرد آمنے سامنے رہنا چاہیے
…ے مرد اُس حالت میں کرنا مناسب ہے جب کہ عورت کا پیٹ بڑا ہو یا مرد کا عضو تناسل چھوٹا

…سن ملذذ ۔ اپنی عورت کے سوا کسی دوسری طرف نہ دیکھو۔ باہم محبت سے رہو۔
…رت کو بڑھاؤ پوری خواہش میں جماع کرو۔

…سن لیبی کرن ۔ عورت پر ہمیشہ مہربان رہو خود تندرست رہو محنت سے کماؤ۔

…طلا مقوی عمدہ مقوی زود ہضم غذا کھاؤ۔ پاک رہو۔ تفریح دریا صنعت
میں مشغول رہو۔

…ادویات یاد رکھو کہ ناجائز بلا ضرورت بادہ امساک وغیرہ کی دواؤں کی قدرتی
خاصیت یہ ہے کہ عیاش کے اعضاء کو گلا دیتی ہے

…تریا چرتر عقلمند بننا ہو تو ان قصوں کو کتاب نورتن بہار دانش وغیرہ میں دیکھو

انجام محبت عشق اور شہوت پرستی کا نتیجہ آنکھوں سے دیکھنا
ہو تو شفا خانہ جاکر آتشک۔ سوزاک۔ پتھری۔
…سیر، پھوڑے وغیرہ کے مریضوں کو ملاحظہ کرو

صحبت کی تیاری

مکان یا کوئی نیک کام کرتے وقت ہم نیک دن اور وقت
دیکھا کرتے ہیں مگر خاندان یعنی اولاد کی بنیاد یوں ہی
ڈال دیتے ہیں۔ ہم دیکھا کرتے ہیں کہ جب کوئی کسان اپنی بھینس گیابھن کرانا چاہتا
ہے تو وہ یہ خیال ضرور کرتا ہے کہ وہ کہیں ماگھ میں نہ بیا دے جو منحوس گنا جاتا ہے
اسلئے حساب سے کسی ایسے مہینہ میں کراتا ہے کہ اسکے بیاہنے کا وقت ماگھ سے
آگے پیچھے رہے۔ دوم جب وہ خود آرنگتا اور ڈکراتی ہے تب اسکو بھینسے کے
پاس لیجاتا ہے۔ سوم بھینسا بھی ایسا تلاش کرتا ہے جو اچھا موٹا تازہ اور بہت دن
کا رکا ہوا ہو۔ اور اسکو عمدہ غذا کھلاتا ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے مگر افسوس ہے
کہ ہم اس سے کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔ جانوروں کے حق میں ایسے سیانے ہیں اور اپنے
حق میں بھول ایسی کہ نہ بھولے سے کبھی یاد کریں نہ یاد ایسی کہ ستم کے لئے ہم یاد کریں
ہم کو چاہیے کہ خود بھی ایسے وقت میں صحبت کریں کہ اگر حمل رہ جائے تو وضع حمل
کے ایام سخت سردی یا گرمی کے موسم میں نہ آپڑیں جنسے عورت کو تکلیف نہ ہو یا کسی
مہلک بیماری کے ہو جانیکا خوف ہو۔ آٹھ دن پہلے صحبت کی تیاری کریں۔ پرہیز
سے دونوں الگ الگ رہیں۔ تاکہ نطفہ کمال کیساتھ قرار ہو اور عورت کے اعضائے
نہانی بھی اسکے قبول کرنے کے زیادہ قابل ہو جائیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم
اس روز تو ضرور چاہیے کہ زود ہضم و مقوی غذا کھائیں۔ کھیر۔ چھوارا۔ بادام
دودھ۔ انگور وغیرہ۔ گرم پانی سے نہائیں کوئی حرکت تھکا دینے والی جسمانی و
دماغی کام نہ کریں۔ رنج غصہ۔ فکر۔ پیدا نہ ہونے دیں۔ زیادہ پیٹ
نہ بھریں۔

[جما]ع کا وقت

عمدہ وہ ہے جبکہ پیٹ شکم نہ ہو۔ بھوکا بھی نہ ہو۔ تھکا ہوا نہ ہو۔
شور و غل یا کسی کام کرنے کی فکر نہ ہو کسیکا خوف نہ ہو۔
[ج]س کے بعد کچھ عرصہ تک سونیکا موقعہ بھی ملے۔ پس ایسا وقت آدمی رات کے
[بعد] بجے تک ہے۔ جبکہ غذا بھی ہضم ہو چکتی ہے۔ استراحت کے بعد دل و دماغ
[ج]سم صحیح و تازہ ہوئے ہوتے ہیں اور سونیکے لیئے کسیقدر رات بھی باقی رہتی ہے۔
[لگ]تے ہی فوراً نہ کرنا چاہیئے کھانیکے بعد کرنے سے ہاضمہ میں فرق آتا ہے اور
[معد]وں کی بیماری ہو جاتی ہے۔ بھوک میں کرنیسے دماغ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے
[سخ]ت گرمی میں کرنے سے دماغ کو گرمی چڑھ جاتی ہے سخت سردی میں کرنے سے
[ا]نزال جو برودت ہوتی ہے وہ غالب آکر بدن کی حرارت کو بالکل کھو دیتی ہے
[سخ]ت خشکی میں کرنے سے خشکی بڑھیگی۔ سخت رطوبت میں کرنے سے بخار درد سر
ہو جاوے گا۔

صحبت کتنی بار کیجاوے

ہر شخص کی عمر و طاقت موسم و ملک پر منحصر ہے عام طور پر
صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ جوان تندرست آدمی کو اگر
[ق]وت کو بحال رکھنا چاہے تو ہفتہ میں ایک بار کرنا چاہیئے اور کمزور کو ایک ماہ میں ایکبار
جوان آدمی اگر ضبط نہ کر سکے اور خواہش صادق ہو تو ہفتہ میں دو بار بھی کر سکتا ہے
مگر دونوں ملاقاتوں کے درمیان ایک دن کا فاصلہ ضرور ہو۔ روزمرہ ایک دن
میں کئی مرتبہ کرنا گویا موت کیطرف بھاگنا ہے۔ کسی یونانی فلاسفر کا قول ہے کہ غریب آدمی
کھانا اسوقت کھائے جب کہ اسکو ملے اور امیر اسوقت جب کہ اسکو بھوک لگے۔
اسی طرح ہماری رائے یہ ہے کہ اول تو انسان اس فعل کے لیئے اپنی عورت کی

خواہش کا منتظر رہے۔ دوم اپنی رغبت و طاقت کا اسکے واسطے ہر شخص اپنا منصف خود ہو سکتا ہے۔ جب خود بخود مجامعت کی خواہش دل میں پیدا ہو اور دیر تک رہے اور صحبت کے بعد تکان نہ ہو۔ بلکہ جسم ہلکا دماغ تر و تازہ اور دل میں فرحت ہو تو سمجھے کہ صحبت مناسب عرصہ میں کیگئی ہے۔ مجامعت میں کچھ طاقت خرچ ہو جاتی ہے اسلئے جتنی کم کیجائے اسی قدر بہتر ہے۔ اور چونکہ یہ اولاد کے لئے ہے۔ اسلئے مہینہ میں ایکبار کر کے دیکھنا چاہئے کہ حمل رہتا ہے یا نہیں اگر حیض ہو جائے تو پھر دوسرے ماہ میں ایکبار کرنا چاہئے۔ کثرت اسکی ایسی ہے جیسے بلا بھوک کھائے جانا کثرت صحبت سے عورت کو یہ نقصان پہونچتے ہیں۔ کہ وضع حمل کے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ خون نفاس عرصہ تک جاری رہ کر ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ یا دایم المریض بڑھیا کر دیتا ہے۔ برخلاف اسکے بانجھ عورت بڑھاپے تک خوبصورت بنی رہتی ہے

جماع کے بعد چاہئے کہ خوب سوئیں۔ سونا گو دن میں مضر ہے۔ مگر بعد صحبت کے مضائقہ نہیں۔ دودھ پینا نہایت ضروری ہے تاکہ ضعف نہ ستائے کیونکہ جس قدر قوت روحانی و جسمانی صحبت سے ضائع ہوتی ہے اسقدر اور کسی محنت و مشقت سے نہیں ہوتی۔ شہد۔ انگور۔ بادام بھی کھانا مفید ہے۔ اُسی وقت ننگے ہوا میں نکلنا منع ہے۔ پانی بھی ہرگز نہ پینا چاہئے۔ پیشاب فوراً کرنا چاہئے تاکہ قطرے جو منی کے راستے میں رہ گئے ہوں وہ خارج ہو جائیں اور بیماری پیدا نہ کریں۔ تھوڑی دیر کے بعد نہانا اور عضو تناسل کو دھونا بھی حفظ صحت کے لیے ضروری ہے۔

کس حالت میں جماع ممنوع ہے۔ کھانیکے بعد کیونکہ غذا ہضم نہ ہوگی درگوں میں

نج ہوگا۔ جب عورت حیض سے ہو اُس سے آنکھ و دماغ اور گرمی کی بیماری ہو جائیگا۔ عورت حمل سے ہو اُس سے حمل گر جائیگا یا عورت کے بیمار ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ خواہش مند عورت۔ اس سے اولاد خراب پیدا ہوگی مرد کو بیماری پیدا ہوگی۔ عورت کے ساتھ کیونکہ جب وہ اپنے برسوں کے غبار ایک ساتھ نکالیگی تو مرد بیماری ہو جانیکا خوف ہے۔ غیر کی عورت کیساتھ۔ کیونکہ گھبراہٹ و خوف سے دماغ کو نقصان پہونچتا ہے۔ بوڑھی عورت کیساتھ بجائے فرحت کے کدورت ہوتی اور کمزوری از حد ہو جاتی ہے مثل مشہور ہے کہ سڑا ہوا النس۔ تازہ جما ہوا دہی۔ اور بوڑھی عورت انسان کو جلد مار ڈالتی ہے

لڑکی کے ساتھ مرد کے اعضا کا نقصان۔ عورت کو ضرب شدید کا خوف بیماری ایام میں بیماری مزمن ہو جائیگی۔ نقاہت بڑھیگی۔ نہایت گرمی کیوقت دماغ گرمی چڑھیگی۔ دل پر صدمہ۔ خون کو نقصان۔ فکر و غصہ و رنج و خوف کے وقت اولاد خراب پیدا ہوگی۔ دماغی بیماری پیدا ہوگی۔ سوزاک ہوگا جہاں ہوا کا گذر مکان میں نہ ہو جلد بیمار پڑنے کا اندیشہ و دماغ کو نقصان۔ باکرہ عورت کیساتھ جماع کرنے سے ضعف باہ دور ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اپنی عورت ہو۔ اور مریض۔ اندام نہانی کے مرض والی۔ ناپاک رہنے والی۔ سنیاسی یا برت رکھنے والی۔ فاحشہ۔ یا دوسرے کی دوست کی عورت برہمن کی عورت و شمعو یا رشتہ دار کی عورت۔ گورو یا چیلا۔ یا اپنے کسی عزیز کی عورت ہجر کی ستائی۔ بے شرم سے ہرگز ہرگز جماع مت کرو۔ اور ایسی حالت میں جماع ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ پیٹ بھرا ہوا۔ اضطراب۔ بھوک۔ درد زخم پیاسا بالک پن۔ بڑھاپا حاجت پاخانہ پیشاب۔ ندی کے کنارے۔ پانی کے اندر۔ مندر۔ مینار پر۔

گرہن۔ سنکرانت یا پرب کا دن۔ شام کا وقت۔ تھکا ہوا۔ روزہ دار۔ غیر کے
مکان میں۔ کسبی موجودگی میں۔ کھلے میدان میں۔ جانور کے ساتھ۔

ہم پھر کہتے ہیں کہ صحبت سے حتی الامکان پرہیز کرو۔ محبت ہو تو بلا مجامعت
پورا مزہ ہے اور باہم محبت نہیں تو مجامعت بھی لاحاصل ہے۔ دل میں صبر ہے
ایک دفعہ کی صحبت میں تسلی ہوگی۔ ورنہ روز کیئے جاؤ دل نہ بھریگا۔ شہوت کو خود بڑھنے
ہونے دو۔ ایک دفعہ کی ڈھیل سے روزانہ ڈھیل ہوا کریگی۔ ذرا دیر کا مزا پھر منہ بھی
ہے۔ اس پر لعنت بھیجو۔ مجامعت کرنا گویا بنیاد رکھنا ہے راحت ابدی یا مصیبت دوامی
کی۔ باقاعدگی اسکی بڑی برکت ہے اس سے طرفین کو خوشی ہوتی ہے۔ جسم و دماغ
عقل تیز۔ پھرتی و چستی آتی ہے۔ اور عضو تناسل قوی ہوتا ہے گویا قدرتی کام انجام
دیا اس میں عورت کی رضامندی لینا ضروری ہے۔ جانوروں میں یہ بالکل مادہ کی
خوشی پر منحصر ہوتا ہے۔ یہاں عورت کا فرض یہ ہے کہ ہماری خواہش کی کبھی ہارج نہ ہو
یہ سراسر ظلم و زبردستی ہے کہ عورت جس کو نو ماہ تک حمل کی زحمت اٹھانی پڑے
ہگنا موتنا اور تیمارداری کے قضیے بھگتنے پڑیں جس کی تندرستی میں فرق آنیکا اندیشہ
ہو اسکی رضامندی نہ لی جائے بلکہ فریاد بھی نہ سنی جائے۔

حیض

ہر ایک جوان عورت کے اندام نہانی سے ہر مہینے خون نکلا کرتا ہے۔ اسکو حیض
کہتے ہیں۔ یہ قابلیت تولید کی اصلی علامت ہے۔ اسی زمانہ میں لڑکیوں کے موئے
زہار نکلتے ہیں۔ جو بلوغ کی نشانی ہے۔ اس ملک میں حیض عموماً ۱۲ سال کی عمر

ی ابتدا شروع ہوتا ہے اور زیادہ سرد ملکوں میں ۱۶ سے ۱۸ برس تک کی عمر یا کہ شروع
ہوتا ہے اور قریب ۵۵ کی عمر تک یہ جاری رہتا ہے۔ ایام حیض سے آگے یا پیچھے
عورتوں کو صحبت کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ حیض کی مدت تین چار دن ہوتی ہے۔ اس
سے زیادہ یا کم بیماری کی علامت اور ہر دورہ میں قریب تین سے پانچ چھٹانک تک
خون نکلتا ہے جسقدر کم نکلے اُسی قدر عمدگی سمجھنا چاہیئے۔ بلغمی مزاج والی
عورتوں کا حل سا اور کمزور عورتوں کے زیادہ خون نکلتا ہے ....

....

نسبت دموی مزاج والی محنتی موٹی اور مضبوط عورتوں کے۔ اسی طرح دیہاتی
لڑکیوں کو اُن کی تندرستی کی وجہ سے بہ نسبت شہریوں کے زیادہ عمر میں جاری ہوا
کرتا ہے۔ جو عورتیں سادہ زندگی بسر کرتی ہیں موٹا کھاتی و محنت کرتی ہیں اُن کے
بھی خون بہت کم نکلتا ہے۔ ایسے خون کا داغ جو کپڑے پر لگ جاتا ہے وہ دھونے
سے چھوٹ جاتا ہے اور خرگوش کے خون کے رنگ کا حیض عمدہ ہوتا ہے۔
جب حمل قرار پاتا ہے تب حیض ہونا بند ہو جاتا ہے۔ حیض کا ہمیشہ بند رہنا حمل ہونے
کی دلیل نہیں بعض اوقات کسی بیماری سے بھی ایسا ہوتا ہے کہ حمل بھی ہو اور حیض
بھی برابر جاری رہے۔ مگر کم ایسی بھی لڑکیاں دیکھنے میں آئی ہیں کہ جن کو حیض شروع
بھی نہ ہوا اور حمل رہ گیا۔ اور یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ بعد وضع حمل کے بھی کئی ماہ تک حیض نہ ہو
اور دوسرا حمل رہ گیا ہو۔ ایام حیض میں ذرا سی بات عورت پر بڑا اثر کرتی ہے۔ اس لیے
چاہیئے کہ خوف و رنج سے اسکو علیحدہ رکھیں۔ مرد اسکو ذرا بھی نہ چھیڑے۔ عورت
کو چاہیے کہ مرد کے پاس نہ جائے۔ ہلکی غذا کھائے روزانہ کا جل لگانا، ناخون کاٹنا

تیل لگانا۔حوض یا ٹب میں نہانا۔دن میں سونا۔یہ سب کام چھوڑ دے۔ادھر اُدھر پھرنا۔دل لگی کرنا۔زیادہ محنت کرنا۔زیادہ ہوا میں بیٹھنا سخت آواز سننا منع ہے کیونکہ اگر اسکے بعد حمل رہگیا تو اِن سب باتوں کا اثر بچے میں پایا جاویگا۔مثلاً رونے سے بچہ کی آنکھ خراب۔ناخن کترنے سے ناخن خراب کاجل لگانے سے بچہ کانا۔تیل لگانے سے بچہ جذامی۔دِن میں سونے سے بچہ بہت سونیوالا سخت آواز سننے سے بچہ بہرا پیدا ہوتا ہے۔زیادہ ہنسنے سے بچہ کے دانت سیاہ۔زیادہ محنت کرنیسے بچہ پاگل پیدا ہوتا ہے۔حیض میں عورت کو گھر کا کاروبار کرنا منع ہے مگر آجکل کی مستورات اِن امورات کی پرواہ نہیں کرتیں شاید اسی وجہ سے چیچک وخون فساد وغیرہ امراض کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

علامات حیض یہ باتیں جس عورت میں نظر آویں۔جان لو کہ آجکل حیض ہوتا ہے آنکھوں کا گردہ کسیقدر نیلگوں بدن کا رنگ ورا بدلا ہوا بال آنکھ اور کوکھ ڈھیلی۔چھاتی۔کمر۔زانو۔جانگھ۔چوتڑ ناف۔ہاتھ وغیرہ مقامات پھڑکیں۔سارے جسم میں خصوصاً منہ اور مسوڑوں میں کچھ درد سا معلوم ہو۔محبت بھری باتیں کہے۔بعض مضبوط عورتوں کو ایام حیض میں درد سر بھی ہوتا ہے۔

بے قاعدگی حیض یعنی جلد جلد ہونا بہت عرصہ تک بند رہنا۔یا جاری رہنا زیادہ خون نکلنا یہ سب بیماری ہیں۔جنکا علاج فوراً ہی کرنا چاہیئے۔بعض عورتوں کو حیض دوسرے راستے سے بھی جاری ہوتا ہے مگر شاذ و نادر۔ان خرابیوں کے اسباب یہ ہیں۔نہایت گرم ضعیف کرنیوالی

والی کچا تیل زیادہ کھانا۔ زیادہ دست ہونا۔ گھوڑے کی سواری۔ کثرت مجامعت
رانوں کو زیادہ سردی پہونچنا۔ پسینہ کے وقت برف پینا۔ زیادہ نشہ کرنا۔ چاء قہوہ
زیادہ پینا۔ سرکہ استعمال کرنا۔ تبدیل حرارت۔ زیادہ خوف و غصہ و فکر
اور زخم کا ہونا وغیرہ۔

مجامعت پہلے تین دنوں میں صحبت کرنا قطعی منع ہے۔ باقی دنوں کا قاعدہ
ہے کہ اگر حیض کے بعد جفت راتوں میں مجامعت کیجائے تو لڑکا پیدا ہوگا اور اگر طاق
راتوں میں کیجائے تو لڑکی۔ چوتھے دن جب حیض سے فارغ ہوکر عورت نہائے تب اُٹھکر
پہلے ہی جس کا منہ دیکھے اُسی کے موافق اولاد کا چہرہ ہوگا۔ عورت کو چاہیے کہ اگر
لڑکا پیدا کرنا چاہے تو حیض سے فارغ ہوکر کسی جفت روز جب مرد کے پاس جائے
لڑکا پیدا ہونیکا منصوبہ اپنے دل میں مستحکم رکھے اور پہلے داہنا پاؤں سے سیج
پر چڑھے۔ پھر مرد داہنا پاؤں رکھکر چڑھے۔ حمل کے واسطے یہ مفید ہے کہ مرد و عورت
دونوں کو شہوت کا غلبہ ہو۔ دونوں نے غذا زود ہضم و مقوی کھائی ہو۔ سفید کٹیلی اور
کٹکھائی کی جڑ پیسکر دودھ میں پینا یا کلتھی گنگیرن اور برا چاکی جڑ کو پیس کر گائے کے دودھ کیساتھ پینا
حمل رہنے کی دوا ہے اور حمل تے قایم
ہونے کی شناخت یہ ہے کہ جماع کے بعد منی باہر نہ نکلے۔ تھکان ہو۔ جانگھ شتھل
ہوجاویں پیاس لگے۔ جی بگڑے۔ اندام نہانی پھڑکے۔ تو جانو کہ حمل ٹھہر گیا

شناخت حمل حیض بند ہونا پیٹ بڑھنا۔ چہرہ پھیکا۔ پیٹ پر میل یا
رنگت سی جم جانا چھاتی بڑھ جانا۔ رگوں کا پھیلنا۔ کھال
کا ڈھیلا ہونا۔ پستان سے دودھ نکلنا۔ پستان کی نوک کھڑی اور سیاہ رنگ
کا ہونا۔ پستان کا رنگ زردی مائل آنکھ کی پلک میچنا۔ قے زیادہ ہونا۔

کھانا عمدہ نہ لگنا - منہ سے پانی گرنے لگنا - شریر کا چکر ڈار رہنا - بھوک غلط و زیادہ ہونٹوں پر سیاہی - کھٹائی پسند - پاؤں پر ورم خوشبو سے نفرت -

آثارِ حمل کا ماہواری نقشہ

پہلے مہینے میں چہرہ پر افسردگی و کمزوری آنکھوں کے گرد نیلاپن نے اور منہ میں پانی زیادہ آنا - تھوک زیادہ آنا - دوسرے مہینہ میں بند ہو تا حیض تم کا صبح اٹھتے ہی تے آنا - اپنی پسند کے کھانوں سے نفرت اور ناپسند کھانوں سے رغبت عام عادت بدل جانا ناف کا اندر چلا جانا - دہرن کا نزدیک آجانا - تیسرے مہینے پیشاب ہو میں دو یوم تک رکھیں تو اسپر جھلی نمودار ہونا اور تہ میں پاپڑی جمنا - دہرن کا ملائم ہو جانا رحم کا زیادہ بڑھنا چوتھے مہینے پستان کی نوک پھول جانا اور رنگ سیاہ اسکے گرد ہالہ اسپر دانہ نمودار ہونا ناف اوپر کو اٹھنا - دہرن کا سرا اپیڑو کے اوپر - پانچویں مہینے گھنڈی کے گرد دوسرا حلقہ سیاہ جس پر سفید داغ نمودار ہونا - دہرن کا سر ٹونڈی سے ایک انگل نیچے - جنین کے دھڑکنے کی آواز آلے سے سن سکتے ہیں فی منٹ ۱۴۰ مرتبہ یا اس سے کم و بیش ہو تو جنین مریض ہے - چھٹے مہینے جنین کی حرکت پیٹ کے اندر بخوبی معلوم ہوتی ہے - رحم ناف کے ایک انگل اوپر تک پہونچ جاتا ہے - حاملہ کے چہرہ پر چھائیں سے - بد ہضمی - رفع - قبض اور تندرستی - ساتویں مہینے رحم ناف سے پانچ انگل اونچا - رحم کا منہ کسیقدر کھل جانا - بچہ کا اندر پھرنا - آٹھویں مہینے - رحم ناف سے پانچ انگل اوپر کو ذرا دہنی طرف مائل اندام نہانی کا رنگ بنفشی ہوتا ہے - اگر جنین مرجائے تو رنگ بدل جاتا ہے - نویں ماہ رحم چھاتی کی ہڈی تک پہنچ جاتا ہے - مگر وضع حمل سے پندرہ دن پیشتر نیچے اوتر آتا ہے - پیٹ چھوٹا ہونے لگتا ہے بار بار پیشاب کی حاجت اور چلنے پھرنے میں ذرا دقت درد کمر - سانس لینے میں دقت کم ہو…

ب نکلنا یہ باتیں تو ولادت کے نزدیک ہونے کی علامات ہیں۔

بچہ حمل میں چالیسویں دن بالک کی صورت بننی شروع ہوتی ہے۔ تیسرے ہفتہ میں جنین چیونٹی کے برابر ہوتا ہے۔ دوسرے مہینے تمام ضا نمایاں۔ انگلی ناک کان۔ پلک تک تیسرے مہینہ میں منہ ہلک تک۔ دل و جگر عضو مردانہ زنانہ۔ چوتھے مہینے میں عضلات بنتے ہیں وزن آدھ پاؤ۔ طول پانچ انچہ پانچویں مہینے میں بال سر پر پیدا وزن پاؤ سیر طول آٹھ انچ چھٹے مہینے کھال درست بچہ پیدا ہو جاوے تو روو ے مگر زندہ نہ رہے۔ ساتویں مہینے پلک کھلنا طول ۱۲ انچہ وزن ڈیڑھ سیر۔ آٹھویں مہینے ناخن بننا۔ نویں مہینے طول ڈیڑھ فٹ وزن ڈھائی سے تین سیر ہو جاتا ہے۔ نو ماہ تک بچہ کی پرورش حیض سے ہوتی ہے نال کے ذریعہ سے اسی واسطے بعد پیدائش کے نال کاٹا جاتا ہے۔

لڑکا یا لڑکی یہ معلوم کرنا کہ اُس عورت کے لڑکا ہوگا یا لڑکی۔

جس عورت کی دہنی آنکھ بڑی ہو پہلے دہنی پستان میں دودھ آئے۔ دہنی جانگھ میں قوت معلوم ہو۔ چہرہ خوش سب مردانہ چیزوں کی رغبت۔ خواب میں مردانہ چیزیں دیکھنا آم یا کنول خواب میں دیکھنا۔ دوسرے مہینے گول پنڈ سا نظر آنا۔ یہ لڑکا ہونے کی علامات ہیں۔ اور اگر حمل لمبا سالونلا مانس کا معلوم ہو۔ ہر کام چلنا اُٹھنا وغیرہ عورت بائیں پاؤں سے شروع کرے زنانی چیزوں کی خواہش رکھے تو جانو کہ لڑکی ہوگی۔ اگر پیٹ میں گانٹھ سی معلوم ہو دونوں پستان اونچے ہوں۔ پیٹ آگے کو بڑھا ہوا معلوم ہو تو مخنث ہونیکی نشانی ہے۔

حفاظت حمل عورت کو چاہیے کہ ان باتوں سے پرہیز کرے۔ صحبت کرنا

زیادہ بوجھ اُٹھانا - بھاری کپڑے پہننا - بیوقت سونا اور جاگنا - سخت بچھونے پر سونا - رنج - غصہ - یا فکر زیادہ کرنا - پاخانہ - پیشاب کی حاجت کو روکنا - برت رکھنا - دور تک پیدل چلنا - تیز گرم - یا ثقیل چیز کھانا - کنواں دیکھنا ہولناک جانور یا تصویر دیکھنا - سیدھا لیٹنا - ایسا کام کرنا جو مرغوب نہ ہووے - کرنا سواری پر چڑھنا - اونچی جگہ بیٹھنا - زور کی آواز سننا - اکیلی جگہ میں سونا یا رہنا - گیلا یا کچا کھانا تیز بو سونگھنا -

وضع حمل

وضع حمل کا وقت حاملہ کے لیئے بہت نازک ہوتا ہے - اسلیئے سب سے پہلے زچہ خانہ اور اُسکے متعلق ضروری سامان کا مختصر بیان کیا جاتا ہے -

وقت ولادت سے پہلے زچہ اور دایہ دونوں کو پاک وصاف لباس پہننا نہایت ضروری ہے - زچہ خانہ کا کمرہ فراغ - صاف خشک - روشن اور ہوادار ہونا چاہیئے - اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو گرم رکھنا چاہیئے مگر کمرے میں دھواں ہرگز نہ ہونا چاہیئے اور نہ ہی کمرے کے اندر کوئلے سلگانا چاہئیں - بلکہ کوئلہ باہر انگیٹھی میں دہکا کر پھر کمرے میں لاکر رکھیں - کمرے کو گرم کرنے کے لیئے اُسکے دروازے اور کھڑکیاں بند نہ کرنا چاہئیں بلکہ تازی ہوا کی آمد و رفت نہایت ضروری ہے - صرف اتنی احتیاط رکھیں کہ زچہ کی چارپائی دروازے کے سامنے نہ ہو تاکہ سرد ہوا کا جھونکا نہ لگے اور کمرے میں انگیٹھی روشن ہو تاکہ کمرہ گرم رہے - وضع حمل کیوقت زچہ کے پاس سوائے دایہ اور ایک دو دیگر ہوشیار

...ورتوں کے اور زیادہ عورتوں کو ہرگز نہ رہنے دیں۔ دایہ ایسی تجویز کرنی چاہیئے
...وجود تندرست ہو۔ دایہ کے ناخن کٹے ہوئے اور انگلیاں بالکل صاف ہونی
چاہئیں۔ زچہ خانہ میں یہ ضروری سامان متعلقہ ولادت موجود ہونا چاہیئے۔
(۱) پلنگ یا تخت جسپر ایک صاف دری یا گدا بچھا ہوا اور اُسکے اوپر ایک
...واٹر پروف (موم جامہ) اور موم جامہ کے اوپر ایک دو صاف چادریں
...کے بچھائی ہوئی ہوں۔ تاکہ وضع حمل کے بعد واٹر پروف کو نیچے سے نکال
...یا بادِ تو دری یا گدا صاف رہے۔
(۲) کچھ صاف روئی چند ایک صاف تولیئے خصوصاً اینٹی سپٹک یعنی جو
...بالک لوشن میں بھگو کر خشک کیے ہوئے ہوں۔ زچہ کے لئے ایک موٹی ململ
...کپڑے کی پٹی ساڑھے چار فٹ لمبی اور ۱۲ انچہ چوڑی اور ایک فلالین کی پٹی یا گدی
وغیرہ۔ ایک ٹکڑا فلالین کا جسمیں بچہ لپیٹا جا سکے۔
(۳) چند سیفٹی پنیں زچہ کے پیٹ پر پٹی میں لگانے کے لیئے زچہ کی ناف
کاٹنے اور باندھنے کے لیئے اُون کی ایک گچھی یا ریشم یا باریک فیتہ چنانچہ پانچ
پانچ انچہ کے دو ڈورے یا فیتے کے ٹکڑے نال باندھنے کے لیئے تیار رہیں
اور ایک تیز قینچی جو کاربولک لوشن میں دھوئی ہوئی ہو ناف کاٹنے کے لیئے۔
تھوڑی سی لنٹ یا ملائم کپڑا وغیرہ۔
(۴) کانڈیز فلوئڈ کی ایک بوتل۔ کاربولک سوپ۔ گرم اور سرد پانی دو کونڈے
...چلمچی۔ ایک آفتابہ اور سیلابچی دایہ کے ہاتھ وغیرہ دھونے دھلانے کے لیئے
...بچہ کو دھونے کے لیئے ایک ڈوش یا سرنج یا ہگن سن سرنج۔ وقت ضرورت

پچکاری وغیرہ کرنیکو۔

(۵) میٹھا تیل یا ناریل کا تیل جسکے فی آدھی چھٹانک میں سے ۲۰ قطرے کاربالک ایسیڈ یا ایک ماشہ کا فوز ملا لیا گیا ہو۔ دایہ کی اُنگلیوں پر لگانے کے لیئے۔

(۶) سفوف ارگٹ یا ۴ ڈرام لیکوئیڈ ایکسٹرکیٹ آف ارگٹ ۲ ڈرام۔ ٹنکچر اوپیم اور کلورل ہر ایک ایک ڈرام وقت ضرورت زچّہ کے دینے کے لیئے۔

علامات وضع حمل

پیدائش سے ہفتہ عشرہ پہلے رحم کسیقدر پیڑو میں اُتر آتا ہے۔ جس سبب سے سانس لینے کی دشواری اور چلنے پھرنے کی تکلیف تو کم ہو جاتی ہے۔ لیکن مثانہ مقعد اور پیڑو کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے بول و براز کی حاجت بار بار ہوتی ہے یا بول و براز رُک جاتا ہے جس سے حاملہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے ٹانگوں میں ورم اور درد ہو کر چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ نیز ایک لیسدار خون آمیز رطوبت خارج ہونے لگتی ہے جسکو انگریزی میں شو یا موُد کہتے ہیں۔ چونکہ مقعد پر رحم کا دباؤ پڑنے سے اکثر قبض ہو جایا کرتی ہے۔ اسلیئے اسوقت کاذب دردزہ ہونے لگتا ہے جو سامنے پیٹ کیطرف اُٹھا کرتا ہے اور جسمیں صادق دردزہ کیطرح باقاعدہ نہ وقفہ ہوتا ہے اور نہ بتدریج بڑھتا ہے۔ ایسی حالت میں بعض ناتجربہ کار دائیاں اپنی بیوقوفی سے اس جھوٹے دردزہ کو سچا دردزہ سمجھ کر بچّہ جنانے کی فکر میں ہو جاتی ہیں۔ اور طرح طرح کی دست اندازیاں کرکے زچّہ اور بچہ دونوں کو سخت اذیت یا نقصان کی موجب ہوتی ہیں۔ پس ہر سہ مذکورہ بالا

علامات یعنی پیٹ(۱) کا قدرے نیچے کو دب جانا۔ (۲) بول و براز کا بار بار یا رک رک کر آنا (۳) اور لیس دار خون آمیز رطوبت کا خارج ہونا وضع حمل کی ابتدائی علامات ہیں۔ جن سے ولادت کا قریب ہونا سمجھنا چاہیے۔

(نوٹ) کاذب دردِ زہ میں جو عموماً قبض کے سبب سے ہوتا ہے۔ گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں یا تین ڈرام کیسٹر آئل پلادیں۔ اگر حبس بول کی شکایت ہو تو قثاطیر یا ربڑ کی نلی سے نکال دیں اور اگر ٹانگوں میں ورم وغیرہ ہو تو گل روغن وغیرہ کی مالش کریں۔

بلحاظ علامات مخصوصہ کے وضع حمل یا ولادت کو تین درجوں میں منقسم کیا گیا ہے جو بہ ترتیب و تفصیل ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

ولادت کا پہلا درجہ

اس درجہ کی مدت ۲ سے ۱۸۔ لیکن بالعموم ۶ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ اس درجہ میں رحم کا منہ کشادہ ہونے لگتا ہے۔ رحم بار بار زور سے سکڑ کر اس پانی کی بھری ہوئی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے۔ اس لیے رحم میں ٹھیر ٹھیر کر درد ہوتا ہے آخر کار رحم کا منہ قریب پندرہ انگشت کے کھلجاتا ہے اور تھیلی مذکورہ پھٹ کر اس کے پانی کا کچھ حصہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی بسبب بچہ کا سر فم رحم میں آجانے سے بند ہو جاتا ہے۔ اگر اسوقت زچہ کو قے شروع ہو جائے تو کچھ فکر نہ کریں کیونکہ وہ مفید ہوتی ہے۔

(نوٹ) (۱) اس درجہ میں زچہ کو گرم گرم دودھ یا چائے یا شوربا پلانا یا آہستہ آہستہ کمرہ میں چلانا پھرانا چاہیے۔ تاکہ تھیلی مذکور پھٹ کر پانی

جاری ہو جائے۔ اگرچہ چلنے پھرنے سے زچّہ کو کسی قدر تکلیف تو ہوتی ہے لیکن
اس سے فائدہ بھی بہت ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک تو فم رحم خوب کشادہ ہو جاتا ہے
دوم ولادت عموماً طبعی ہوا کرتی ہے۔ یعنی بچہ کا سر تے نیچے رہتا ہے۔

(۲) بعض نادان دائیوں کی یہ سخت غلطی ہوتی ہے کہ زچّہ کو درد شروع ہوتے
ہی بیٹھنے اور کونتھنے کی تاکید کرتی ہیں۔ جو بہت مضر ہے کیونکہ ایک تو زچہ تھک کر
دوسرے درجوں میں زور لگانے کے قابل نہیں رہتی۔ دوسرے فم رحم کے کامل
کشادہ ہونے سے پیشتر تھیلی مذکور کے پھٹ جانے سے اُسکا پانی خارج ہو جاتا ہے
اور پھر ولادت میں سخت مشکل ہو جاتی ہے۔

(۳) اس درجہ ولادت میں تھیلی مذکور عموماً خود بخود پھٹ جاتی ہے لیکن اگر ایسا
نہ ہو تو دایہ کو چاہیے کہ ناخن یا نمک کی ڈلی وغیرہ سے تھیلی مذکور کو باحتیاط پھاڑ دے
شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ تھیلی معہ بچّہ باہر آجاتی ہے۔ اور بعض بیوقوف دائیاں
یہ نہیں جانتیں کہ اس میں بچہ زندہ موجود ہوتا ہے ایسی صورت میں فوراً تھیلی کو چیر کر
بچّہ نکال لینا چاہیے ورنہ بچّہ دم گھٹ کر مر جائیگا۔

ولادت کا دوسرا درجہ

اس درجہ میں بچّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس درجہ کی
مدت ایک سے دو گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ جو
رطوبت کے خارج ہونے سے بچّے کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔ اس درجہ
میں زچہ کو بستر پر لیٹے رہنا چاہیے۔ بائیں کروٹ پر لیٹنا مفید ہے جب
بچّہ باہر آنے لگتا ہے تو پہلے اُسکا سر رحم سے نکلکر پیڑو میں اُترتا ہے اسوقت
زچہ کو زور زور سے جلد جلد درد ہونے لگتا ہے اور وہ دم بند کر کے خوب

درد لگاتی ہے۔ آخر کار پہلے بچہ کا سر باہر نکلتا ہے۔ اُس کے تھوڑے
بعد درد اٹھ کر پہلے ایک کندھا باہر آجاتا ہے پھر دوسرا کندھا اور پھر
سارا جسم اس درجہ میں اگر زچہ کو دودھ وغیرہ دینا ہو۔ تو وہ سرد ہو گرم نہ ہو ورنہ
جریان خون زیادہ ہوگا۔

نوٹ (۱) زچہ کی چارپائی کے سرہانے یا پائے میں ایک تولیہ یا پٹکا باندھ دیں
درد زہ کے وقت زچہ اُسے پکڑ کر نیچے کو خوب زور لگا سکے۔

(۲) اگر بچہ کا سر نکلتے وقت سیون پر بہت زور پڑے جس سے اس کے پھٹ جانے
کا اندیشہ ہو تو دایہ کی مددگار کو چاہیئے کہ اپنے دہنے ہاتھ کو پھیلا کر ہتھیلی کو اس
طرح سے سیون پر رکھے کہ انگوٹھا اندام نہانی سے ایک طرف اور باقی انگلیاں
دوسری طرف ہوں۔ ہتھیلی سے سیون کو صرف ذرا سہارا ہی دینا چاہیئے زیادہ
دباؤ نہ چاہیئے۔

(۳) جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو اُس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں۔ اگر نال
لپٹی ہوئی ہو تو اُسے آہستہ آہستہ تھوڑا باہر کو کھینچ کر سر کے اوپر کر دیں اگر گردن
پر نال کے چار پانچ بل ہوں جن سے بچہ کے گلا گھٹنے کا احتمال ہو یا خود نال کے
کھنچنے سے جریان خون کا اندیشہ ہو تو اس پر ایک بند بچہ کی ناف کی طرف اور دوسرا
بند زچہ کی طرف لگا کر پھر ان دونوں بندوں کے بیچ سے بذریعہ ایک صاف اور تیز
قینچی کے نال کو کاٹ کر بچہ کی گردن پر سے ہٹا دیں۔

(۴) جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو دایہ کو چاہیئے کہ اُسے دائیں ہاتھ پر رکھے
اور بائیں ہاتھ سے شکم پر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے جوں جوں رحم سکڑتا جائے

اُسے پنیچے کی طرف دباتے جائیں۔

(۵) جب بچہ کا سر باہر نکل کر باقی جسم کے نکلنے میں دیر لگے تو بچہ کو کھینچ کر باہر نکالنے کے لئے اس کے سر کو پکڑ کر ہرگز ہرگز نہ کھینچیں۔ ایسا کرنے سے بچہ کی گردن کی ہڈی اُکھڑ کر وہ فوراً مر جائیگا۔ بلکہ ایسا کریں کہ آہستہ سے دو انگلیاں بچہ کی بغل میں لے جا کر ہولے ہولے باہر کو کھینچیں۔ جب ایک ہاتھ نکل آئے تو اسی طرح سے دوسرا ہاتھ بھی نکالیں۔ اگر اثنائے ولادت میں رحم کو ہاتھ سے خوب دبائے رہیں تو مذکورہ بالا ترکیب کی ضرورت نہیں پڑا کرتی۔

انتباہ۔ جب بچہ کو کھینچ کر نکالا جائے تو زچہ کے پیٹ پر ہاتھ سے برابر دبا کر رکھنا چاہیے ورنہ سخت جریانِ خون ہو کر زچہ کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا جب تک آنول باہر نہ آجائے یا جب تک پیٹ پر پٹکا وغیرہ نہ باندھ دیا جائے تب تک دبائے برابر رکھنا چاہیے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو جائے تو اُس کے منہ میں اُنگلی ڈال کر تمام آلائش کو جو بوقت ولادت لگ گئی ہو صاف کر دیں۔ منہ صاف کرتے ہی بچہ رونے لگتا ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ اُس کو سانس آنے لگ گیا ہے۔ لیکن اگر بچہ نہ روئے تو پھر فوراً مصنوعی طور پر اُس کا تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ (ا) بچہ کے منہ پر سرد پانی کے چھینٹے دیں اس سے اگر سسکیاں لے کر رونے لگے تو خیر ورنہ (ب) اُسے فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں اگر پھر بھی سسکیاں لے کر نہ روئے تو (ج) ایک بار آب گرم میں بٹھا کر پھر آب سرد میں بٹھا دیں پھر دوبارہ آب گرم میں بٹھا دیں اور پھر آب سرد میں بٹھا دیں۔ غرضیکہ چار پانچ بار اسی طرح

کریں۔ تو اکثر بچہ سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیتا ہے۔ ورنہ پھر آخری تدبیر
مصنوعی تنفس جاری کرنے کی یہ کریں۔ (د) کہ بچہ کو چت لٹا کر ایک شخص اُس
بازوں کو سیدھا کرے نیز کندھے جسم سے اونچے اور سر قدرے نیچا ہونا چاہئے
کے دونوں بازو پکڑ کر اوپر سر کی طرف کھینچیں اور بچہ کے منہ میں پھونک ماریں
ہوا اُس کے پھیپھڑوں میں چلی جائے اور پھر دونو بازوؤں کو سینہ پر لے جا کر دبائیں
سینے پر دباؤ پڑنے سے اُس کے اندر کی ہوا دب کر باہر نکل جائے پھر اسی طرح
بازوؤں کو اوپر سر کی طرف اُٹھا کر منہ میں پھونک ماریں اور پھر بازوؤں کو سینہ
دبائیں۔ چنانچہ چار پانچ دس منٹ تک یہ عمل کریں۔ اِس سے اگر بچہ کو سانس آنے
لگا تو نہو المراد۔ ورنہ پھر یہ سمجھیں کہ بچہ مر چکا ہے اور اس کے جینے کی کوئی امید
نوٹ۔ ایک منٹ میں ۲۰ مرتبہ تک کندھوں کو حرکت دینا چاہئے:۔
جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچہ کے پیٹ کی طرف ذرا سوتیں تاکہ اس کا خون
کے پیٹ میں چلا جائے پھر فوراً بچہ کی ناف سے تین اُنگشت اوپر نال کو فیتہ یا
کے ڈورے سے مضبوط باندھیں اور پھر اُس بند سے ایک انگشت کے فاصلہ پر
اور دوسرا ہی بند لگا دیں اور پھر ایک تیز صاف۔ قینچی کے ذریعہ سے دونو بندوں
کے درمیان سے نال کو کاٹ ڈالیں اور پھر بچہ کے جسم کو گرم پانی اور صابن کیساتھ
صاف کرکے اور کسی ملائم اور صاف کپڑے سے خشک کرکے فلالین میں لپیٹ کر
کسی دوسری عورت کو پکڑا دیں۔ جبتک زچہ کی آنول خارج نہو جائے۔
انتباہ (۱) بعض نادان دایاں بچہ میں تنفس جاری کرنے کے لئے اسکے سر پر سرد
پانی ڈالدیتی ہیں یا سیاہ مرچ پیس کر اس کے ناک اور منہ میں پھونکدیتی ہیں جو

سخت مضر ہے۔ نال کو بجائے تیز قینچی سے کاٹنے کے چاقو۔ ہنسلی۔ یا پیچک کے
ڈورے سے رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہیں۔ جو نہایت مضر ہے اس سے بچہ کو سخت تکلیف
ہوتی ہے۔ اور مرض کزاز وغیرہ ہو کر بچہ کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے
بعض اناڑی دائیاں نال کو تانت کے ساتھ باندھتی ہیں جس سے جریان خون کا
ہوتا ہے اور بعض نال کو کاٹ کر پھر آگ یا گرم لوہے سے سینکتی ہیں اس سے بھی
کزاز کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(ب) اگر بچہ پیدا ہو کر نہ روئے اور اس کا چہرہ اور آنکھیں نیلگوں ہوں تو نال کو
بچہ کی طرف سے ایک دو تولہ خون نکال کر پھر نال کو باندھیں۔ اگر پھر بھی نہ روئے
مذکورہ بالا طریق سے مصنوعی تنفس جاری کریں۔ برخلاف ازیں اگر پیدائش کے وقت بچہ
ضعیف ہو اور اس کے چہرہ کا رنگ پھیکا ہو تو پہلے نال کو بچہ کی طرف کو سوت کر
کا خون بچہ کے اندر پہونچا دیں اور پھر بطریق مذکورہ بالا نال کو کاٹیں۔

(ج) اگر پیدائش کے دو تین گھنٹہ بعد بچہ کو کھل کر دست آ جائے تو بہتر ورنہ
کسٹر آئیل اور ایک ماشہ شہد ملا کر چٹائیں تاکہ بچہ کا پیٹ صاف ہو جائے۔ اور
قبض نہ ہونے پائے جس سے نوزائیدہ بچہ بہت جلد بیمار ہو جایا کرتا ہے۔

ولادت کا تیسرا درجہ اس درجہ کی مدت نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے۔
اس میں آنول خارج ہوتی ہے۔ چنانچہ بچہ پیدا ہو جانے کے عموماً پندرہ منٹ
بعد آنول رحم سے خارج ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر نصف گھنٹہ تک خارج نہ ہو
بائیں ہاتھ ترچھا پیٹ پر رکھ کر نیچے کو دبا دیں۔ اور ذرا ٹھنے کے ساتھ ہی
کو پکڑ کر زور سے پکڑیں تاکہ آنول رحم سے بچہ کر باہر نکل آئے بلکہ آنول

نے کے بھی دس پندرہ منٹ تک رحم کو دباتے اور نچوڑتے رہیں تاکہ خون کے
ے وغیرہ بھی رحم کے اندر سے صاف ہو جائیں۔ اگر مذکورہ بالا طریق سے آنول
نہ ہو۔ تو ۲۰ گرین سفوف ارگٹ یا نصف ڈرام لیکوئڈ ایکسٹریکٹ آف ارگٹ
ونس پانی میں ملا کر پلا دیں اس سے رحم سکڑ کر آنول خارج ہو جائے گی اگر
ت ہو تو دوا مذکور کو نصف گھنٹے کے فاصلے سے ایک دو بار اور دے
یں جب آنول وغیرہ خارج ہو جائے تو صاف گرم پانی یا ہلکے کاربالک
ے بذریعہ پچکاری رحم اور اندام نہانی کو دھوئیں۔ پیڑو اور رانوں کو بھی
صاف اور خشک کر دیں۔ کثیف کپڑے وغیرہ زچہ کے نیچے سے اٹھا دیں اور
رحم کے مقابل فلالین کی ایک گدی رکھ کر اوپر سے ایک ساڑھے چار فٹ
پودہ انچ چوڑی ململ وغیرہ کی پٹی ذرا کھینچ کر شکم پر لپیٹ دیں اور اس کے
سیفٹی پن لگا دیں اگر ممکن ہو سکے تو پرفیکشن نامی پٹی ساختہ میسرز ہملی
میں لاویں۔ آنول خارج ہو جانے کے بعد جب زچہ کے پیٹ پر گدی اور پٹی
ی جا چکے تو زچہ کو آرام سے سونے دیں۔ اس کو کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں
اس کے کمرے میں کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے دیں۔
ل (۱) نال کو پکڑ کر کھینچنا یا ہاتھ ڈال کر آنول کو زور سے نکالنا نہایت خطرناک
کیونکہ اس طرح سے جریان خون ہو کر زچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
(۲) اگر آنول کے ساتھ بچہ کی جھلی باہر نہ نکلے تو اس کو رسی کی طرح بل دے کر اور
لے ہولے کھینچ کر نکال لینا چاہئے۔
(۳) خارج شدہ آنول کو چلمچی یا طشت میں رکھ کر ہر طرف سے دیکھ لیں کہ اس کا کوئی

رحم میں نہ رہ گیا ہو۔ اگر رہ گیا ہو تو اُسی وقت اس کے نکالنے کی کوشش کریں
بعد میں بہت تکلیف اور مرض کا باعث ہو گا۔

انتظام و حفاظت زچہ

چونکہ وضع حمل کے وقت زچہ کو بہت صدمہ پہنچتا ہے۔ جس سے وہ بہت ضعیف
اور کمزور ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی مناسب
خبر گیری اور حفاظت کی جائے پس ہدایات و تدابیر مندرجہ ذیل پر کاربند ہونا چاہئے
(۱) وضع حمل کے بعد زچہ کو بالکل آرام کرنا چاہئے اُس کے کمرے میں کسی قسم کا
ہجوم۔ شور و غل یا کثافت و غلاظت نہ ہونی چاہئے۔ نیز زچہ کو کامل ہوادار صاف
اور خشک رکھنا چاہئے۔ البتہ سردی میں کمرے کو قدرے گرم رکھنا اور زچہ کو سردی
سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ نیز زچہ کا لباس اور بستر بھی صاف رکھنا نہایت ضروری ہے
ورنہ مختلف امراض۔ مثلاً درد رحم۔ درد معدہ پیچش۔ اسہال۔ تشنج۔ کزاز
گٹھیا اور بخار وغیرہ کے ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔
(۲) (ا) بچہ پیدا ہونے کے بعد دس روز تک زچہ کو بستر سے اٹھنا نہ چاہئے ورنہ
رحم سے خون جاری ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہیں
آتا بلکہ ہمیشہ کے لئے بڑھا ہوا رہتا ہے۔ (ب) بچہ پیدا ہونے کے بعد تین ہفتہ تک
زچہ کو اپنا معمولی کام کاج نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر ساری
عمر کی تکلیف کا احتمال ہوتا ہے۔ (ج) بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ تک زچہ کو
اپنے جسم پر سرد پانی نہ ڈالنا چاہئے۔ ورنہ نفاس بند ہو کر بیماری ہو جانے کا خطرہ

اس لئے منہ ہاتھ دھونے اور نہانے میں گرم پانی استعمال کرنا چاہیے
(نوٹ):- پہلے دس روز میں زچہ کے بدن کو آب گرم میں سپنج یا تولیہ بھگو کر اس سے صاف کرنا چاہیے۔ بعد ازاں ۲۰ روز تک گرم پانی سے غسل دینا مناسب ہے سرد پانی سے ہرگز نہ نہلانا چاہیے۔ ورنہ کھانسی۔ وجع مفاصل تشنج وغیرہ امراض کا اندیشہ ہوتا ہے۔
(۲) بچہ پیدا ہونے کے بعد چھ گھنٹہ تک زچہ کو پیشاب آنا چاہیے۔ اگر زیادہ دیر لگے تو پیڑو اور اندام نہانی پر سینک دینی چاہیے۔ اور ولادت کے ۲۴ گھنٹے بعد زچہ کو اجابت ہو جانی چاہیے اگر زیادہ دیر لگے تو نصف سے ایک اونس تک کیسٹر آئیل دے کر امعا کو صاف کرنا چاہیے۔ اور بعد میں قبض نہ ہونے دیں۔
(۳) بچہ پیدا ہونے کے اکثر ۱۲ گھنٹہ بعد زچہ کی چھاتیوں میں گرانی۔ تناوٹ اور سرسراہٹ معلوم ہوتی ہے اور عموماً ۴۸ گھنٹے تک دودھ اُتر کر پستان متورم ہو جایا کرتی ہیں جس کی وجہ سے خفیف بخار ہو جاتا ہے جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔
(نوٹ):- ولادت کے چھ سات گھنٹے بعد بچہ کو اس کی ماں کا دودھ پلانا شروع کیا جائے تو بچہ اور زچہ دونوں کو مفید ہوتا ہے چونکہ رحم اور پستان میں عصبی تعلق ہوتا ہے اس لئے جب بچہ پستان کو منہ میں لیکر کھینچتا ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے جو زچہ کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے اور نیز دودھ کے نکلنے سے چھاتیوں میں تناوٹ نہیں ہوتی۔ اور پہلا دودھ چونکہ قدرتی طور پر دست آور ہوتا ہے۔ اس لئے بچہ کے لئے مسہل کا کام دیتا ہے جس سے بچہ کا پیٹ صاف ہو جاتا ہے۔
نوٹ:- یہ سخت غلطی ہے کہ بچہ کو ایک دو روز تک شیر مادر نہیں دیا جاتا جس سے

زچہ کی پستان میں تناوٹ ہوکر بخار تیز ہو جاتا ہے اور کبھی پستان میں پھوڑا ہو جاتا ہے۔ اور بچہ کو شہد۔ گھٹی۔ یا گھی اور چینی وغیرہ چٹانے سے وہ بیچارہ بھی بیمار ہو جاتا ہے۔

(۵) وضع حمل کے بعد قریباً ایک ماہ تک رحم سے ایک رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جسے نفاس کہتے ہیں۔ نفاس کا کھل کر جاری رہنا زچہ کے لئے صحت کی علامت ہے پہلے چار روز تک یہ رطوبت خون آمیز اور سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ پانچویں سے نویں روز تک اس کی رنگت سبزی مائل ہوتی ہے اور اس رطوبت مذکور کی یعنی نفاس کی رنگت گدلے پانی کی طرح ہو جاتی ہے۔ اگر نفاس جلد کم یا بند ہو جائے یا بدبودار ہو جائے تو پرسوت کا بخار وغیرہ ہو جایا کرتا ہے۔ پس اگر نفاس متعفن ہو یا کم ہو تو نیم گرم کاربالک لوشن یا کانڈیز لوشن سے اندام نہانی کو بذریعہ ہگن انسز سرنج وغیرہ سے ہر روز دھوتے رہیں۔

(۶) وضع حمل کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہتا ہے خصوصاً جب پہلا وضع حمل ہو۔ ایسے ورم کو سینک کرنے سے تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ ولادت کے بعد رحم کے لحمی ریشے چربی میں بدل کر تحلیل ہونے لگتے ہیں چنانچہ دو ہفتہ بعد رحم کا وزن اور جسم قریب نصف کے ہو جاتا ہے اور دوسرے ماہ کے آخیر تک تو رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ نوٹ:۔ ولادت کے چند گھنٹے بعد رحم میں تشنج ہوکر درد ہونے لگتا ہے جس سے رحم کی بقیہ اندرونی آلائش وغیرہ خارج ہو جاتی ہے اور اگر آلائش وغیرہ رحم کے اندر رک جائے تو بخار اور ورم کا اندیشہ ہوتا ہے اگر درد کی شدت ہو تو مقام درد پر سینک کریں اور ۱۰ بوند

زم ذرا سے گرم پانی میں ملا کر پلا دیں۔

پیدا ہونے کے بعد تین دن تک زچہ کو لطیف اور سریع الہضم غذا مثلاً دودھ، دانہ۔ اراروٹ کھچڑی وغیرہ دیں اور تین دن کے بعد رفتہ رفتہ معمولی غذا دیں

نفاخ اور ثقیل غذا سے پرہیز لازم ہے۔

کو ہر روز نیم گرم پانی سے نہلایا جائے اگر غسل والے پانی میں ایک چٹکی نمک ملا جائے تو بہت اچھا ہے۔ بچہ کو روزانہ مالش کر کے نہلایا جائے غسل کیوقت کی اندری کا پردہ الٹ کر ذرا سا تیل لگا دیا جائے۔ قبض کا خاص خیال رکھا جائے بوقت ضرورت کیسٹر آئیل یا روغن بادام سے کام لیا جائے دودھ بجائے پانی کے تین گھنٹہ بعد پلایا جائے۔ بچہ کو آرام سے زیادہ دیر تک سُلائے میں سوتے کو ہرگز نہ اٹھائیں اور زیادہ گود میں نہ رکھیں بلکہ مٹی میں کھیلنے دیں۔ الگ سُلانا بہت اچھا ہے اس سے بچہ نہایت تندرست رہتا ہے کسی وقت رونے بھی دیں تاکہ چھاتی میں طاقت آوے اور صحت درست رہے

حسب مرضی اولاد

حسن و جمال کو سب پسند کرتے ہیں اور اس کی قدر کرتے ہیں اور یہ بھی ہر شخص چاہتا ہے کہ میرا بیٹا سب سے زیادہ خوبصورت ہو مگر کوئی اس بات کی کوشش نہیں کرتا کہ اس کی اولاد حسین ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو قوی و تندرست ہیں وہ بڑے چین سے رہتے ہیں یا خود عقلمند ہیں ان کی بڑی عزت ہے ہم جو کمزور و غبی ہیں مشکل

دن کاٹتے ہیں ہمارے دل میں یہ حسرت ہے کہ ہم بھی ایسے کیوں نہ ہوئے مگر
افسوس ہم ایسے بننے کی کوشش نہیں کرتے گو ہم خود اپنی سرشت بدل نہیں سکتے
مگر اپنی اولاد تو حسب دلخواہ پیدا کر سکتے ہیں۔ اولاد کیا ہے ہماری ترقی و خوشی و آرزوئیں
سب اُنسے وابستہ ہیں اگر ان کی حالت ہم سنبھال سکیں تو کیا کم غنیمت ہے اگر ہمارے
والدین بھی ایسا سوچ لیتے تو آج ہم بھی ساری خوبیوں سے بھرپور ہوتے کونسا
ایسا ہے کہ جس کو رنج ہوگا جب وہ دیکھیگا کہ اس کا بیٹا پاگل ہوگیا یا جوانی میں
آتشک کے مرض سے سڑکر مرگیا۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ امر اُس کا اختیاری تھا اور
اُسی کی غفلت کا یہ نتیجہ ہے ہم اپنے لڑکے کو بزدل یا بیوقوف دیکھکر اسکو
ناحق جھڑکتے ہیں وہ بیچارہ بیقصور ہے غلطی تو ہماری ہے بلکہ وہ تو ناحق اُس کا
شکار ہے ہم روتے ہیں اور قسمت کے ہاتھوں مجبوری ظاہر کرتے ہیں مگر افسوس
ہماری عقل پر پردہ پڑا ہے۔ جو قسمت ہم پر ظلم کرتی ہے وہ ہماری ماتحت تھی بلکہ
ہم ہی اُس کے بنا لیتے ہیں ہر شخص اس کا جواب فوراً یہ دیگا کہ بھلا انسان کی
اختیاری باتیں ہیں خدا کی قدرت ہے اس کے حکم بغیر پتہ نہیں ہلتا۔ اس میں چون
و چرا کرنی نادانی ہے مگر یہ قول اُن لوگوں کا ہے جو اپنی عقل پر زور نہیں دیتے جنکا
دماغ اس بارہ میں غور کرنے سے عاری ہے اور اپنی خطا و کمزوریوں کو چھپانے
کیواسطے قدرت کی آڑ لیتے ہیں اور اپنی غلط کاریوں سے شرمانے کی بجائے سارا
الزام تقدیر یا خدا کے سر تھوپتے ہیں اگر وہ خدا کے ایسے ہی قائل ہیں تو کیوں
محنت کرتے ہیں اور لقمہ منہ کو لیجاتے ہیں اس کو بھی ہونہار کے بھروسے چھوڑ دیں
وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ہر ایک ذراسی

ن کا خود کرنے والا اور ذمہ دار ہے اُس نے ایسے قوانین مقرر کر دئے ہیں
ن کے موافق کائنات کے کام خود چل رہے ہیں یہ ہمارا کام ہے کہ ان قوانین
کو سمجھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں خدا کے بھید جاننے کی سعی لاحاصل ہے
یوں تو سب باتوں کا خاتمہ اس میں کر دیتا ہے بڑے شرم کی بات ہے کہ یہ عذر
بھی ہمارا ایک بہانہ ہے ورنہ خوب جانتے ہیں کہ عقل لڑانے اور کوشش کرنے سے
ب کچھ ہو سکتا ہے ہم ہر سال نمائش گاہیں دیکھا کرتے ہیں جس میں خاص
قسم کا پھل یا پھول پیدا کرنے والے اُن کوششوں کر کے انعام پاتے ہیں۔ مویشی وغیرہ
کی نسل کو ترقی دینے کے لئے جلسے ہوتے ہیں اور انعام ملتے ہیں نرگسی پھول ہر
شخص کو ناپسند ہوتا ہے اور ہزارا گیندا سب اپنے باغ میں لگاتے ہیں جو ذرا
بھی شوقین ہیں وہ یہ جانتے ہیں کہ تخم عمدہ بونے اور پھر خبر رکھنے سے اچھا پھل
یا پھول پیدا ہوتا ہے اور غفلت سے وہی خراب ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنے باغ
میں بڑی نگرانی کرتے ہیں مگر ایسا شوقین ہزاروں میں ایک ملیگا جو اپنی اولاد کی
بھی اسی طرح خبر لیتا ہو۔

حضرت ملطوث (malthus.) لکھ گئے ہیں کہ آبادی روزمرہ بڑھ
رہی ہے اس لئے دنیا میں گذارہ کرنا دن بدن مشکل ہو رہا ہے ہر ایک شخص
پر اب فرض ہے کہ آنکھ کھول کر چلے اور محنت سے اپنا پیٹ پالے اور ایسی
اولاد پیدا کرے جو اس سخت مقابلے کے قابل ہو۔ ہر ایک والدین کو چاہئے کہ
جو اپنی اولاد سے محبت رکھتے ہوں یا جو چاہتے ہوں کہ اُن کی اولاد خوشی سے زندگی
بسر کرے وہ اپنی اولاد کو خوبصورت۔ مضبوط اور عقلمند پیدا کریں زیادہ اولاد

پیدا نہ کریں ایسی اولاد پیدا کریں جو اپنی قوت بازو ہو سوسائٹی کی زینت ہو اور قوم کو فخر ہو

قدرت کی صناعی میں کسر نہیں اس کے ہاں مصالحہ کا گھاٹا نہیں وہ ایسے خوبصورت پھول ایسے گداز پھل اور ایسے عقلمند کیڑے پیدا کرتی ہے تو انسان کیواسطے بخل کیوں کرنے لگی اُس کی طرف سے تو ہمارا بچہ ویسا ہی خوبصورت اور ویسا ہی مضبوط پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ایک رنگین پھول یا پکا ہوا پھل جو کچھ خرابی اس میں شامل ہوتی ہے وہ سب ہماری کارسازی ہے جو مہربان قدرت کبوتر اور فاختہ کے ہمیشہ جوڑے پیدا کرتی ہے وہ انسان میں بھی نر مادہ بچے برابر تعداد کے بناتی ہے پھر نر بچے ہمارے زیادہ ضائع ہو جایا کریں اور مادہ زیادہ پیدا ہوا کریں تو اس کی نگرانی ہمارا کام ہے لڑکا اور لڑکی میں جو فرق ہے اُس سے سب واقف ہیں لڑکی پیدا ہونے سے سب کے گھر میں آزردگی ہوتی ہے لڑکے کی پیدائش سے بیحد خوشی۔ بہت سے لوگ لاولد ہیں اور اولاد کے بڑے خواہشمند ہیں بہت سے لوگ کثیر الاولادی کے بار سے دبے جاتے ہیں ہر ایک شکایت کرتا ہے کہ ہم بڑے بدنصیب ہیں یہ کوئی نہیں کہتا کہ ہم بڑے بدکار یا غافل ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ کوئی بڑا قانون پڑھیے یا فلاسفر بن کر رہیئے بلکہ یہ غرض ہے کہ آپ اس جانب کو متوجہ ہو جائیں سب کام ذرا سوچ سمجھ کر کیجیے ہم آپ کو دقیق عالمانہ اصول کی بجائے ہر ایک بات معمولی زندگی کے کاروبار میں ہی مشاہدہ کرا دیں گے اور جن اصولوں کو آپ مانتے بلکہ استعمال کرتے ہیں انہیں پر آپ کو کاربند ہونیکی سفارش کریں گے۔ ہر ایک باغبان جانتا ہی کہ ایسا تخم ایسے کھاد میں بویا جاتا

ے۔ تو ایسا پھل لگے گا فلاں تخم کے بونے کا فلاں موسم ہے یا فلاں وقت کا
تخم کو ضائع کرنا ہے۔ بیماری کا اثر موروثی سب جانتے ہیں شکل اور عادات
بھی والدین سے ملانے کا رواج ہے۔ مویشی کے لئے اچھا سانڈ تلاش کرکے
اورُے مہینے بھر روک رکھتے ہیں۔ بیمار والے سے چھونا کس کو پسند ہے
خیال کا اثر زبردست ہے کہ بلاؤ جو سامنے بہت کھٹرا کر دکھاتا ہے وغیرہ۔ ہم بھی
سے زیادہ کچھ بتلانا نہیں چاہتے سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے اسمیں سب
کچے پہلے ہم یہ بیان شروع کرتے ہیں کہ حمل سے لڑکا یا لڑکی مرضی کے موافق
پیدا کرنے کی کیا ترکیب ہے۔ اول کہ مجامعت کے وقت عورت کا رج زیادہ ہو
تو لڑکی پیدا ہوگی اور مرد کی منی زیادہ ہو تو لڑکا ہوگا اور دونوں کا برابر تو مخنث
دوسرا یہ کہ حیض شروع ہونے کے بعد اگر جفت راتوں میں مجامعت کیجاوے
تو لڑکا پیدا ہوگا اور طاق راتوں میں کرنے سے لڑکی اور سولھویں رات کے
بعد حیض آنے تک صحبت کرنے سے حمل نہیں ٹھیریگا کیونکہ جفت راتوں میں عورت
کا رج زیادہ ہوتا ہے اور سولہ دن کے بعد پھر عورت کے انڈے نکلنا بند ہو جاتے
ہیں۔ اس لئے رج میں حمل قائم کرانے کی طاقت نہیں رہتی تیسرا یہ کہ مجامعت
کے وقت عورت بائیں کروٹ سے لیٹی ہوگی تو لڑکی پیدا ہوگی اور دائیں کروٹ
سے ہو تو لڑکا ہوگا اور جس کی منی زیادہ ہوگی اسی کے موافق بچے کی شکل ہوگی
آج کل کے ڈاکٹروں کی بھی رائیں بالکل ایسی ہی ہیں۔ اب ان باتوں کا آزمانا
اور ان پر عمل کرنا کچھ ٹیڑھی کھیر نہیں صرف ذرا سی توجہ درکار ہے جس عورت میں
قوت شہوت زیادہ ہو لڑکا جنے گی اور امیروں کے لڑکیاں زیادہ ہونگی اگر بہن

کے لڑکیاں زیادہ ہوں تو بھائی کے لڑکے زیادہ ہونگے اگر عورت زیادہ شہوت سے بھری ہو اور اپنی مرضی سے صحبت کرا دے تو ضرور لڑکا ہوگا اکثر مردوں کی خواہش سے صحبت ہوتی ہے اسی واسطے لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں مذہبی خیالات والی عورتیں لڑکیاں زیادہ جنتی ہیں رنڈیوں کے لڑکیاں اسی واسطے زیادہ ہوتی ہیں کثرت مجامعت سے لڑکیاں ہوتی ہیں وضع حمل کے بعد جلد حاملہ ہو تو لڑکی جنے گی وغیرہ۔ ہم اپنا تجربہ بھی بیان کر دیں وہ کچھ علمی اصول یا دائمی تحقیقات کا نتیجہ نہیں مگر ذاتی مشاہدات کا بیشک ہے ہم نے اپنے یار دوستوں اور محلہ والوں میں آنکھ پھیلا کر دیکھا تو کسی میں ایک کا اصول ٹھیک پایا کسی میں دوسرے کا عموماً یہ دیکھا کہ جہاں مرد غالب ہے وہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے اور جہاں عورت غالب ہے وہاں لڑکی۔ اور یہ تھیوری زیادہ صاف و ممکن بھی ہے کہ مرد کی منی میں مردانہ کیڑے ہوں اور عورت کی منی میں زنانہ پھر ان دونوں کے ملنے سے وہ نتیجہ ہو کہ دودھیا پانی یا دو مختلف رنگوں کے ملانے سے ہوتا ہے یعنی جس کی تعداد زیادہ ہو وہی اس میں نمایاں ہو اور دوسرے کو دبائے کیونکہ دوسری تمام تھیوریاں گو بعض اوقات صحیح بیٹھیں مگر اکثر غلط نکلتی ہیں۔ اور اُن کے خلاف بہت سی مثالیں ہم کو معلوم ہیں مگر یہ بھی خیال رہے کہ مرد غالب ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وقت صحبت کے وہ زیادہ تندرست و جوش شہوت سے بھرا ہوا ہو۔ یہ مقولہ کہ حیض کے ۱۶ دن بعد صحبت کرنے سے حمل نہیں ٹھیرتا بالکل غلط ہے۔

اب ہر شخص اپنے معاملہ میں خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کو کیا کرنا چاہیے

ہیں کو لڑکا پیدا کرنا ہو وہ کن باتوں کی احتیاط اور کس طرح صحبت کرے۔
جو کہ خواہشمند ہو یا اولاد پیدا کرنا ہی نہ چاہتا ہو تو وہ کیا کرے۔ ہم نے اوپر
مختلف رائیں بیان کی ہیں مگر تاہم اُن سے ایک عقلمند شخص کچھ نہ کچھ نتیجے اخذ
کر سکتا ہے۔ اور اتنا ضرور یقین ہو جاتا ہے کہ لڑکا پیدا کرنے کیواسطے یہ ضروری
ہے کہ مرد زیادہ قوی تندرست اور محنتی ہو۔ کثرت مجامعت کا عادی نہ ہو عورت
بھی کمزور بیدل نہ ہو اور عمدہ غذائیں کھا کر ایام حیض کے بعد مجامعت کرے۔

لڑکے کے خواہشمند۔ ان کو چاہیئے کہ زیادہ محنت کریں تھکان دور کرنے
کو بھی آرام کریں سیر و تفریح ضرور کریں ٹھنڈے پانی سے نہاویں جسم کی مالش
کرا ویں۔ ورزش کریں۔ کھیلیں۔ مقوی غذائیں کھاویں اور مجامعت ہمیشہ
حیض شروع ہونے کے ۴-۶-۸-۱۰-۱۲-۱۴-۱۶ویں راتوں کو کیا
کریں اور جو لڑکی پیدا کرنی چاہیں وہ پھل شربت ترکاری وغیرہ زیادہ کھاویں
گرم پانی سے نہاویں محنت کم کریں خوب سوئیں۔ جلاب لیا کریں اور آرام طلب
بنیں اور علیش کریں اور ۵-۷-۹-۱۱-۱۳-۱۵ویں راتوں میں صحبت
کیا کریں اب ہم یہ بحث شروع کرتے ہیں کہ خوبصورت عقلمند یا خاص مزاج
رکھنے والے اولاد پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے مگر پہلے ذرا پیدائش کے اصول
بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اولاد بالکل اپنے والدین کے موافق
صورت و سیرت رکھتی ہے جیسا تخم ویسا ہی پودا کیونکہ اس کے اجزا سے پیدا
ہوتا ہے عام طور پر لڑکے میں مرد کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اور لڑکی میں
عورت کا۔ عورت کا کسی قدر زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حمل میں اُس کے خون سے

پرورش پاتا ہے اور پیدا ہو کر اُس کا دودھ پیتا ہے مرد عورت کے کیمیائی امتزاج سے ایک تیسرا جاندار پیدا ہوتا ہے جس میں دونوں کی خاصیتیں ملی ہوئی ہیں مگر تیسرے قسم کی کسی ایک سے بالکل مطابق نہیں۔ ایک قطرہ خون یا منی میں ہماری قوت عادات خیالات سب کا ست ہوتا ہے۔ ایام حمل میں عورت کے خیالات و افعال کا اثر بچہ پر بہت پڑتا ہے اوپر کی باتوں سے یہ صاف سمجھ میں آتا ہے کہ عمدہ اولاد پیدا کرنے کیلئے ہم کو چاہئیے کہ پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اولاد کی سرشت خود اصلاح یافتہ ہوگی ہم خود تندرست رہیں نیک و عالی خیالات رکھیں باہم محبت سے رہیں۔ بری عادتیں چھوڑنے کی کوشش کریں عورت کو تعلیم دیکر اس قابل کردیں کہ وہ اصول کی پابندی کر سکے اور ایام حمل باقاعدہ گذار کر حسب دلخواہ اولاد پیدا کرنے کی ترکیبوں کو عمل میں لاوے۔ صحبت اُس وقت کریں جبکہ دل و دماغ پوری استراحت حاصل کر چکے ہوں کسی قسم کی بیماری یا فکر اندیشہ نہو پہلے سے خواہ کتنے ہی تندرست ہوں اگر صحبت کے وقت کسی قسم کی خرابی ہے تو بھی نقص بچے میں ہوگا۔ باغ یا کسی روح افزا مقام میں کیجا دے حاملہ عورتوں کو ایسی چیزیں دکھاویں اور ایسی باتیں سناویں جیسا کہ بچہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور حاملہ کو بڑے آرام سے رکھیں۔

خوبصورت اولاد پیدا کرنا ہو تو چاہئے کہ حیض سے فارغ ہو کر عورت کسی خوبصورت آدمی کا چہرہ دیکھے جو اپنا عزیز بھی ہو۔ کمرے میں کسی خوبصورت آدمی کی چار تصویریں چاروں طرف دیوار پر لٹکائیں جس پر عورت کی نظر سوتے

نے بیٹھتے ہر وقت پڑا کرے اور وہ اس تصویر پر ایسا خیال جمائے
ات کو خواب میں وہی دیکھے اور جملہ سامان خوبصورتی و عیش و نشاط
ر نظرف مہیا ہوں غصہ و حسد وغیرہ سے دل بالکل پاک صاف
کھے۔ غذا مقوی دل پسند کھاوے تو ضرور ہی ہے کہ اُسی تصویر کے
ق بچہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ جب اُس صورت کا خیال دل نشین ہوگا وہ
ر ایسا اثر کریگا کہ عورت کے بدن کے اندر خود بخود چلنے والی نسیں قوت
کے ذریعہ جنین کے جسم پہ ایک قلعی سی چڑھا دینگے اور اس بیرونی کیفیت
نہ اُسکے رگ و ریشہ میں پیوست کر دینگے۔

ایک مستند کتاب میں لکھا ہے کہ گورا بیٹا پیدا کرنا ہو تو حاملہ عورتوں کو چانول
کھلاویں۔ گندمی رنگ کا چاہیں تو وہی چانول۔ سرخ رنگ کا چاہیں تو گھی
کھلاویں۔ لڑکی عقلمند پیدا کرنا چاہیں تو تل چانول۔ اور لڑکا عالم پیدا کرنا چاہیں
عورت کو خالی شہد جاعش کھلاویں۔ ڈاکٹروں کا قول ہے کہ پر فضا مقام میں صحبت
یں۔ حاملہ کو بھی ایسے ہی فرحت انگیز مقام میں رکھیں۔ تازی ہوا کھلاویں اسکی
ہشات پوری کریں اور زیادہ محنت سے نہ تھکاویں۔ بہادر اولاد پیدا کرنا چاہیں
عورت کو مشہور بہادروں کے قصے سنائیں۔ جنگ و جدال کی کتابیں یا اخبارات
یں۔ قوی ہیکل جوان کی تصویر اُسکے پیش نظر رکھیں خود اُسکے سامنے سب
بہادری و ہمت کے وقوت کے کیا کریں اور اُسکو بھی ایسا کرنیکا شوق دلاویں
غذا کھلائیں و تندرستی کی حفاظت کریں۔ بزدل آدمی یا بزدلی کا ذکر پاس
بھٹکنے دیں۔ عورت کو کبھی کسیطرح ڈراویں نہیں۔ پر جوش حکایتیں بیان کریں

تو ضرور لڑکا جری اور شیر دل سپاہی ہوگا نپولین وغیرہ یہ انہیں باتوں کا اثر ہے
اور قدیم یونان میں اسپارٹا والے ایسا کرتے تھے یہ تواریخی واقعات ہیں۔
نیک اولاد پیدا کرنا چاہیں تو عورت سے کبھی لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ محبت سے
رکھیں کسیکو نہ ستائیں۔ اپنے دل سے بدی کے خیالات بالکل نکال ڈالیں
عورت کو تربیت کریں اسکو نیک بننے کی روزمرہ تنبیہ کیا کریں مشہور نیک
آدمیوں کے قصے سنایا کریں اور مرد و عورت دونوں ہر وقت نیکی ہی قول و فعل
میں برتیں۔ ہر ایک بات کا انتظام نہایت صبر و ایمانداری کے ساتھ کریں
عورت کے سامنے کوئی فعل بیجا نہ ہونے دیں کسی بدآدمی کو یا بدی کا ذکر یا تعریف
اُسکے پاس نہ جانے دیں۔
عقلمند اولاد پیدا کرنا چاہیں تو عورت کو عقل بڑھانیوالی مقوی دماغ ادویہ کھلاویں
صحبت کے وقت خود پورے عقلمند بنکر رہیں۔ عورت کو پڑھاویں ہر وقت علم
تذکرہ رکھیں۔ علمی مضامین پر بحث کیا کریں۔ بات میں سے بات نکالیں۔ ہر بات پر
اعتراض کریں جواب مانگیں۔ عقلمند اور مورخوں کے قصّے سنائیں مسائل حکمت
پیش نظر رکھیں۔ فلسفہ کی موشگافیاں دکھلاویں۔ اصول راج نیت پڑھاویں
منشیانہ مضامین لکھکر سناویں۔ دلائل قدرت پڑھاویں۔ اگر چاہیں کہ ہماری
فن مصوّری میں یکتا ہو تو عورت کو نقاشی سکھلاویں۔ ہاتھ میں پنسل دیکر کہدیں
کہ خود طبیعت پر زور ڈال کرنئے نمونے اختراع کرے اور اُسکا خاکہ کھینچا کرے۔
استاد موسیقی چاہو تو گانے کے جلسوں میں لیجاؤ۔ باقاعدہ تال سر کا گانا
مشہور گویوں کے کارنامے سناؤ۔ اس فن کی خوبیاں جتاؤ اور باریکیوں پر غور

ئی کا عالم پیدا کرنا ہو تو اقلیدس کی شکلیں سمجھاؤ۔ مساحت و حساب کے اصول
نشین کراؤ۔ شاعر پیدا کرنا چاہو تو منتخب شاعروں کی نظمیں و چیدہ اشعار سناؤ
ں فصاحت و صفتیں سمجھاؤ۔ یہ کام والد کی بہ نسبت والدہ کی ہوشیاری
بہتر ہے اسکے واسطے یہ ضرور ہے کہ عورت تعلیم یافتہ و عقیل ہو۔ مرد خواہ
عقلمند ہو اگر عورت بیوقوف ہے تو اولاد ہرگز عمدہ نہیں ہو سکتی۔ عورت کے
ہونے کے لیئے خواندہ ہونا لازمی نہیں تربیت سے بھی ہو سکتی ہے۔ ہماری
یں احمق ملازموں کی صحبت بھی ہمارے بچوں کو خراب کرتی ہے اور بیہودہ
اور دودھ پلانا بھی ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔ اسلیئے ان کا بھی خیال رکھنا چاہیئے
ن کی ہوشیاری کوشش سے پھل و غلہ وغیرہ سابق کی بہ نسبت زیادہ لذیذ
سے پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اگر اب بھی اس ترقی کے زمانہ میں اولاد نکمی ہوتی
تو بڑے افسوس کا مقام ہے۔ ہم اعلیٰ تعلیم پاکر اس سے فائدہ اٹھاویں۔ کون
باپ ہے جو خواہش نہ رکھتا ہو کہ اسکی اولاد دنیا میں عزت و آرام کے ساتھ بسر
۔ اسکے سامان مہیا کرنا بھی انہیں کا کام ہے جو کسی جاندار کو دنیا میں کھینچکر
تے ہیں۔ اور یہ سب سے زیادہ ضروری و مفید معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر
میں لڑکا حسب دلخواہ و مضبوط و عقلمند پیدا کر سکیں تو والدین کی خدمت
ی کریگا۔ خود عزت و آرام سے رہیگا اور سوسائٹی کا فخر ہوگا۔ ہرم
کی ترقی ہوگی۔ اگر لڑکی خوبصورت پیدا ہو تو گھر والوں کو بار نہ ہوگی۔ دیکھنے
لے کی طبیعت خوش ہوگی جس کے گھر جائیگی اسکے گھر کا چراغ اور سوسائٹی کی
ینت ہوگی۔ خوبصورتی کی ہر جگہ قدر ہے۔ اسکے خریدار زیادہ ہوتے ہیں۔

پھر اگر لڑکیاں ہی پیدا کیجائیں تو ایک بڑی نعمت ہے۔ یہ ایک موٹی سی بات ہے
لڑکیاں خوبصورت اور سب لڑکے عقلمند و مضبوط پیدا ہوا کریں تو دنیا بہشت ہو
اور بہت کم شکایتیں پیدا ہوا کریں۔

خاندانی اثر

بعض خاندان ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے تمام افراد صاحب اولاد ہیں اور
اسکے بالکل خلاف یعنی اُن کے تمام افراد اولاد کو ترستے ہیں۔ یہ بات بعض اوقات
کرنیوالوں کو تعجب میں ڈالتی ہے۔ کسی خاندان میں ایک بیماری کا عام ہونا یا بیٹے میں باپ
کی سی خصلتیں ہونا یہ معمولی باتیں ہیں۔ بیمہ کمپنی والے باپ دادا کی عمر پوچھا کرتے ہیں
ان سب کی وجہ یہ ہے کہ بہت باتیں بزرگوں سے منتقل ہوا کرتی ہیں۔ بڑے بڑے
ڈاکٹروں نے دماغی بناوٹ اور علم افعال الاعضا کو سمجھ کر اور عالموں نے شفاخانوں
اور پاگل خانوں کو جانچ کر یہ تسلیم کر لیا ہے کہ بہت سی عادات اور بہت سے امراض
اور بہت سے خیالات ہمکو والدین سے ورثہ میں ملتے ہیں۔

جب یہ بات ہے تو اس مسئلہ پر غور کرنا اور پھر مناسب عمل کرنا نہایت ضروری ہے
تدبیر جس سے نسل انسان ترقی کرے اور اُسکی خرابیاں دور ہوں اس سے زیادہ کارگر
دنیا کو پیدا ہوئے لاکھوں نہیں تو ہزاروں برس ہوئے ہی اتنے عرصہ میں ہماری غلطیوں
اور ہر زمانہ کی خرابیوں سے موجودہ نسل میں کسقدر نقص پیدا ہو گئے ہیں اگر اب بھی
ہے تو ضرور اسکا خمیازہ اُٹھاویں گے ابھی وقت ہے کہ آیندہ خطرات
تدارک کیا جائے۔ اور ہمارے جسموں میں جو زہر گھسا ہوا ہے اُسکو

سب سے پہلے تو ہم کو شادی کرنے میں بڑی احتیاط کرنا چاہیئے۔
ایسی عورت سے شادی نہ کریں جو ہمارے خاندان یا گوت کی ہو کیونکہ جو بری
باتیں موروثی ہیں وہی اس فعل میں ضرور ہونگی کیونکہ مورث اعلیٰ دونوں کے ایک
ہی۔ بیمار عورت سے یا ایسے خاندان کی عورت سے شادی نکریں جنمیں کوئی خاص بیماری
اور ایسی عورت کا تو ہرگز نام بھی نہ لیویں جو اسی مرض میں مبتلا ہو جسمیں ہم ہیں اسیکی لت
بیماری کا مادہ دو چند تر پکڑیگا - اور ہمارا خاندان گویا اسکی جاگیر ہوجائیگا ہمارا فرض ہے
تھوڑی دیر کی لذت یا آرام پر سالہا سال کی بہبودی اور کامیابی کو ترجیح دیں اور
شادی کرتے وقت اپنے دل سے سوال کرلیں کہ کیا تجھے یہ بات پسند آئیگی کہ تیری
اولاد ایسی ہی ہو جیسی یہ عورت ہے - انسان میں تقلید کا مادہ بہت زیادہ اور عیب
کا بڑا اثر ہوا کرتا ہے - پس ہر شخص جسکی آنکھیں موجود اور کھلی ہوں، جس کا
دماغ صحیح اور ذرا بھی عقل و کانشینس رکھتا ہے فرض ہے کہ خود اصول کی پابندی
کرے اور دوسروں کو کرنے کی صلاح دے - اس نایاب کتاب کو خود پڑھو اور
سب کو سناؤ اور اس دنیا میں علم و عقل سے فائدہ اٹھاؤ۔

ہر شخص پر واجب ہے کہ خود میں جس مرض کا مادہ دیکھے اس کو دفع
کرنے والے عمل کرے - اگر واقف ہو کہ اسکے والدین کو فلاں مرض شدید تھا اور اسکا
نشان کچھ اپنے میں پائے یا اندیشہ رکھے تو وہ کام کرے جو ہم نیچے لکھتے ہیں اس
سے ہم عارضی موروثی بیماری کو کمزور کرے تاکہ آئندہ نسل میں اسکا مادہ منتقل ہونے کے
قابل نہ رہے۔

اگر جنون کا اثر ہو تو چاہیئے کہ ہر کام سہولت سے کرے - دماغ پریشان کرنیوالے

نفسانی جذبات اور جنبش پیدا کرنیوالے کاموں سے پرہیز کرے ۔ مرگی یا آتشک
کے مادے والے کو چاہیئے کہ تھکان اور ایسے کاموں سے بچے جو اعصاب
ہیجان میں لائے ۔ سرطان والے کو حفظ صحت کی پابندی اور ہر قسم کی ا...
واجب ہے ۔

نقرس ۔ پتھری اور مثانہ کی بیماری والا اعتدال کی زندگی بسر کرے ۔
کثرت کیساتھ کریں ۔ خنازیری لوگ صاف ہوا میں رہیں اور گرم سمندر کے نزد...
قیام کریں مقوی غذائیں کھائیں ۔ ماں کو سل کی بیماری ہو تو اپنا دودھ بچہ کو
پلاوے ورنہ اسکو بھی پھیپھڑے کی بیماری انجام میں ملیگی ۔ وہ خود گرد و غبار
گرمی سردی سے محفوظ رہے بچہ کو ثقیل غذا نہ کھلائے ۔

وراثت کا اثر اکثر ہوتا ہے ۔ چوری ۔ زنا خونریزی ۔ خودکشی عقل اور...
جودت مصوری ۔ شاعری ۔ موسیقی ۔ غرض ایسی باتوں میں جن میں خیال پر زیا...
زور پڑتا ہے ۔ عقلی و دماغی قوتوں میں تربیت کا زیادہ اثر ہوتا ہے بہ نسبت
وراثت کے درازی عمر کبھی تو عام ہوتی ہے اور کبھی خاص ۔ عام کی وجہ عمدہ مقام
کی سکونت قوانین صحت کی پابندی ۔ تمدن کی خاص حالت ہوتی ہے مگر خاص
وجہ ہمیشہ موروثی اثر ہوتا ہے ۔

وراثت کا اثر ضرور ہوتا ہے ۔ ان باتوں میں جنون ۔ اختناق ۔
مرگی ۔ لکوریا ۔ حماقت ۔ امراض عصبی ۔ کند ذہنی ۔ آتشک ۔ نقرس ۔
جذام ۔ تپ دق ۔ وجع مفاصل ۔ خنازیر ۔ مزمن ۔ جلدی بیماریاں ۔ جن...
آتشک ہو وہ صحت ہونے کے بعد بھی دو برس تک شادی نہ کریں اور خدا کیوا...

...حبت سے غریب عورت کو معاف رکھیں۔

...راثت کا اثر زیادہ ممکن ہے۔ ان باتوں پر بھی۔ جیتی۔ پھرتی ناک
...میں بولنا۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا بولنا۔ آواز میں درد جسم میں گلٹی یا نشان وغیرہ
...بدن کا رنگ یا داغ۔ لنگڑاپن۔ اندھاپن۔ گونگاپن۔ بہراپن۔ ہونٹ کٹا ہوا
...دو انگلی۔ شخصی عادت۔ بدذائقہ ہونا۔ یہ اثر کبھی فوراً اور مسلسل پایا جاتا ہے اور کبھی
...ت عرصہ بعد اور بیچ میں چھوڑ کر کبھی بہت سے امراض کا اثر بار بار لوٹ کر قرضخواہ
...طرح ستاتا ہے۔ بری عادت کا اثر زیادہ پڑتا ہے کیونکہ وہ آسانی سے
...اور بُری دلمیں جاگزین ہوتے ہیں یہ اثر یا تو استقرار حمل کیوقت پڑتا ہے۔ یا تو
...اپنے حمل میں یا بچہ جب تک ماں کا دودھ پیتا ہے تب تک اُسکے علاوہ اپنے
...گھروالوں وغیرہ کی صحبت کا اثر پڑتا ہے۔ قدرت نے یہ بھی قاعدہ رکھا ہے اگر
...کسی قسم کا میلان طبیعت ہو اُسکی تقویت اپنے افعال اعمال سے نہ کیجاوے
...تو خود بخود علاج ہو کر حالت ردیہ اصلاح ہوتی جاتی ہے اور اصلیت کی طرف
...پھیر لاتی ہے۔ ریبوٹ صاحب کا قول ہے کہ قماربازی۔ شہوت۔ حرص۔ چوری
...یہ عادات موروثی اثر ضرور پاتی ہیں۔ صورت شباہت کی نسبت عام خیال یہ ہے
...شروع کی اولاد تو اکثر باپ کیطرف جاتی ہے اور پیچھے کی ماں کی شکل سے
...ملتی جلتی ہوتی ہے Nelson sizer مشہور عالم فرنیالوجی
...ایک عجیب مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ ایام جنگ میں جو لڑکے کسی
...ملک میں پیدا ہوتے ہیں وہ بڑے ہو کر جب ارکین سلطنت بنتے ہیں تو اپنی وڈّوں
...سے جنگ چھیڑتے ہیں۔ اسی واسطے اکثر بیس پچیس سال بعد ہر ایک ملک میں جنگ ہوتی ہے

جن کی مثال انگلینڈ - امریکہ و فرانس میں موجود ہیں - اگر موروثی اثر کوئی چیز نہ ہوتا تو آج مختلف قوموں کے خواص میں جدا ایسا نمایاں فرق ہے اور مزاج و عادات ایسے مختلف ہیں یہ بات دیکھنے میں نہیں آتی -

اہلِ ہندوستان کی سچائی و رحم - آئرلینڈ کی ایمانداری - اسکاچ کی ضابطہ کی پابندی - انگریزوں کا استقلال و خاموشی، سویزرلینڈ والوں کی حب الوطنی - اور آزادی پسند فرانسیسیوں کی لطافت و بے پروائی رومی ہسپانیہ والوں کی بیوفائی - جرمن والوں کی سادگی اور صبر - امریکہ والوں کی جانبازی وکفایت شعاری - یہودیوں کی طمع و علیحدگی ضرب المثل نہ ہوتی - بیت اللحم کے باشندے کیوں ایسے مصوّر ہوتے ہیں - بلیسوارٹے کے ٹھاکر - ہر جگہ کے بنیئے اور بوہرے ایسے خاص قسم کے مزاج رکھتے ہیں جو اُن کی قوم کے واسطے مشہور ہیں -

ماں پر پوت پتا پر بیٹی کی پیدائش کا اصول قدرت نے اچھا رکھا ہے کہ ہر ایک لڑکا صورت میں اپنی ماں کیطرف جاتا ہے - اور لڑکی باپ کیطرف جسمیں ایک کی سختی اور دوسرے کی نرمی سے ملکر ہمیشہ اعتدال قایم رہتی ہے - اس سے بڑا فایدہ ہے - اگر یہ قاعدہ نہ ہوتا تو نتیجہ لازمی تھا کہ ہر پیدائش پر ضرور لڑکا حد سے زیادہ سخت ہوجاتا اور لڑکیاں دن بدن نازک وکمزور و ناکارہ اور آخر ایک دن یہ حالت ناقابل برداشت ہوجاتی - لڑکا عورت سے چکنا دسڈول پن - محبت - خیالات مذہبی ملائمت - اثر پذیری - دانش قوت انتظامی ولامسہ حاصل کرتا ہے - اور

[ما]نی جنسیت کی وجہ سے اسمیں قوت بہادری مستعدی عقل سختی وغیرہ ذاتی موجود
ہوتی ہیں۔ پس وہ ایک نہایت موزون مجموعہ بن جاتا ہے جسمیں سب خوبیاں جو ایک
انسان کیواسطے ضروری ہیں پائی جاتی ہیں۔ اگر اسمیں ساری باتیں اپنے باپ سے
[آ]تی ہیں تو مردانہ پن حد سے زیادہ بڑھ جاتا۔ اسکے جسم میں ہڈیاں زیادہ سخت و کرخت
ہوتیں۔ جسم کی بناوٹ و صورت میں بھدا پن آجاتا۔ مزاج میں سرکشی زیادہ ہوتی
[قو]ت ذائقہ و لامسہ مفقود ہوتی وغیرہ۔

[جسما]نی بناوٹ مرد کے شانے بلند چوڑے۔ گہرا سینہ۔ بازو عضلاتی۔ ہونٹ تنگ
[...]بد ہے۔ اعضا ہوٹے و کوتاہ گردن پیٹ چھوٹا۔ ہڈیاں نکلی ہوئی۔ جوڑ بڑے اور
[ا]عضا دراز۔ عضلات سخت۔ باہر جسم پر زاوئے سختی اور دہار ہر جگہ ظاہر۔ عورت
[کے] اعضا چھوٹے آخیر پر قد چھوٹا۔ جسم نازک گردن لمبی و چکنی۔ کندے ڈھلوان
[بد]ن نرم و گداز۔ پیٹ بڑا۔ کولہا و پیڑو چوڑا۔ تمام جسم گول۔ ہاتھ پاؤں چھوٹے
[او]ر مرد کی بہ نسبت کمر سے نیچے کا حصہ بڑا اوپر کا چھوٹا و ہلکا ہوتا ہے

[کھ]وپڑی - مرد کی بھاری دموٹی و کھردری۔ خراب و ہر موقعہ پر نوکدار ہوتی ہے
[ابھ]ار بڑے۔ خال و خط نمایاں اور بھرے ہوے مثلاً ناک اور ابرو اُبھرے ہوئے ہو
[جبڑ]ون کی ہڈی بڑی اور تیز ہوتی ہے۔ کان کے سوراخ سے چند یا زیادہ اونچی و دونوں
[ط]رف زیادہ بھری ہوئی۔ پچھاڑی نیچے کیطرف زیادہ بھری ہوئی۔ برخلاف اس کے عورت
[ک]ی کھوپڑی کا پچھلے طرف کا حصہ زیادہ بھرا ہوتا ہے۔ نیچے اور اوپر اسقدر نہیں یعنی
[ی]ہ بھی فزیالوجی کے موافق۔

مشابہت اولاد - عموماً ہر ایک بچے کی صورت اُسکے ماں باپ کے موافق

ہوا کرتی ہے۔ بقول ڈاکٹر ڈیوسن یہ مشابہت چار پشت تک نمایاں ہوتی ہے
Agassiz کا قول ہے کہ القاح کا اثر صرف اُس حمل پر محدود
نہیں رہتا بلکہ سارے نظام جسمانی پر ہوتا ہے جو ہمیشہ قایم رہتا ہے اور بعد
میں ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً یہ ممکن ہے کہ اگر کوئی عورت دوسرا خاوند کرے تو اُسکے
بچے ایسے ہوں جو پہلے خاوند کی ہمشکل ہوں۔ کیونکہ پہلے خاوند سے جو القاح
ہوا تھا۔ اور اگر اُسکا اثر رگ و ریشہ میں پیوست ہوا ہو۔ ڈارون بھی اس مسئلہ کو
مانتا ہے۔ اور یہ بال و آنکھ پر زیادہ ہوتا ہے۔

موروثی عمر کا یہ اصول ہے کہ اُسکے باپ اور ماں کی عمر اور چار پشت
دادا پردادا کی عمروں کی میزان کو چھ پر تقسیم کرو تو اُسکی
قدرتی عمر تخمیناً دریافت ہوگی۔ اگر یہ ساٹھ سال سے زیادہ ہو تو ہر پانچ سال پر
ایک سال کا اضافہ اور سمجھو اور اگر یہ ساٹھ سال سے کم نکلے تو ایک سال کم کرو
اسی طرح ایک قدرتی قاعدہ یہ ہے کہ جو بچہ جتنے سال تک جتی رہتا ہے۔
اُس سے چوگنی عمر پاتا ہے۔ کسی ناگہانی حادثہ یا بلا سے مر جاوے یا موروثی قاعدہ
سے تھوڑی عمر پاوے تو دوسری بات ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ میرا بیٹا پوری
عمر پاوے مگر اسکے واسطے کوئی تدبیر نہیں کرتا۔ اسلیئے جب تک بیمار رہو اولاد پیدا مت کرو
اسمیں تمہارا نقصان اور بچہ کو مصیبت ہر بچہ کا قدرتی حق ہے کہ خوبصورت مضبوط
پیدا ہو۔ پھر اگر اسکے خلاف بچہ کو دیکھو تو اپنا قصور سمجھو۔ پرانے زمانے کی تاریخ
دیکھو۔ کوئی لنگڑا۔ لوچا۔ پاگل۔ اندھا بہرا۔ پیدا ہونا نہیں لکھا۔ اسکی اصلی وجہ یہ تھی کہ
پیدائش میں قدرتی اثر ہوتا تھا۔ سوسائٹی کی خرابیاں نہ ملنے پائی تھیں جو آجکل

کی نسلوں میں دیکھی جاتی ہیں۔ اگر پیدائش میں خرابی نہ ہو تو بچہ مضبوط و تندرست ہو
اور ایسا ہو گا تو خوبصورت بھی ضرور ہو گا۔ والدین اگر تندرست ہوں تو بچہ اُن سے
خوبصورت ہو گا اور کمزور ہوں تو بدصورت۔

نامرد و بانجھ وغیرہ

بہت لوگ ایسے ہیں جن کے اولاد نہیں ہوتی جن کو ہر طرح کا سکھ دنیا میں
میسر ہے۔ مگر بچہ کا منہ دیکھنے کو ترستے ہیں۔ جو ہزاروں روپیہ خرچ کر سکتے ہیں
مگر چونکہ اول تو انکو ان خاص امراض کے ماہر ہی نہیں ملتے اور اگر ملتے بھی ہیں تو وہ اپنی
عقلمندی میں سب کو جھوٹا خیال کر کے اور اپنی غلطی کو خدا کے نام پر الزام لگا کر اس سے
مایوس ہو کر بیٹھ رہتے ہیں۔ اور اسی غم میں اپنی تلخ زندگی بسر کرتے ہیں۔ دراصل
بلا اولاد کے زندگی کا کچھ مزہ نہیں۔ اور شادی کا کچھ نتیجہ نہیں اسواسطے ہر قوم میں
یہ ایک قسم کی نحوست سمجھی جاتی ہے۔ لاولد لوگ اکثر تو ایسے ہوتے ہیں جن کو قدرت
نے اولاد پیدا کرنیکے قابل تو بنایا ہے مگر کوئی ذرا سا نقص اُن کے جسم میں ہے جسکو
وہ نہیں جانتے۔ اگر اس سے وہ واقف ہو جائیں تو بڑی آسانی سے اُسکو رفع کرا سکتے
ہیں۔ ساتھ ہی دقّت یہ ہے کہ ان امراض کا علاج بھی نہایت دشوار ہے۔ اول تو
ان پیچیدہ امراض کے ماہر معالج ہی ملنا نہایت دشوار ہیں۔ دوم اس قسم کے مریض
معالج کو عضو مخصوص وغیرہ کا خاطر خواہ ملاحظہ نہیں کرا سکتے بلکہ پورے حالات بتلانے
میں بھی شرماتے ہیں۔ سوم ہر ایک حکیم بھی ان امراض کو بخوبی نہیں سمجھ سکتا اور
بار بار مختلف علاجوں کے آزمانے میں بڑا روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اسلئے بہترین

[illegible]یقہ یہی ہوسکتا ہے کہ ہر شخص پہلے اسکے قدرتی قاعدوں کو پڑھے اور پھر کسی لایق ماہر [illegible] سے جو اس لائن میں کامل ہو مستقل مزاجی سے علاج کرائیں۔

نامرد تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا کوئی عضو نہ ہو اور اسکی بناوٹ میں خرابی ہو۔ مثلاً خصیے نہ ہونا یا خصّی کیا جانا۔ منی کے خزائن اور راستہ کی خرابیاں عضو تناسل کا ٹیڑھا یا زیادہ کوتاہ ہونا۔ احلیل کی خرابی۔ نطفہ خراب ہونا۔ غلفہ نہ کھلنا

دوسرے۔ جن کو کوئی دوسرا سخت عارضہ ہو۔ مثلاً جریان سرعت انزال۔ سمن مفرط بواسیر۔ امراض دماغی۔ فالج۔ عضلات واقفہ۔ سنگ مثانہ۔

تیسرے وہ جن کو شہوت ولغوذ نہ ہو جسکی وجوہات یہ ہوتی ہیں۔ سوزاک جریان آتشک ہونا۔ کثرت مجامعت۔ جلق۔ اغلام۔ خوف۔ غم وغصّہ۔ فکر وغیرہ دوسری طرف خیالات رجوع۔ زیادتی شغل وتعلیم۔ نفرت شدید۔ پرہیزداری۔ نشہ کا استعمال۔ موقطعات شہوت کا استعمال کھٹائی کا استعمال۔ زیادہ غذا خراب کمزور دافع شہوت دور دراز سفر پیدل۔ امراض مزمّن۔ امراض عصبی۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ زیادتی خواہش زیادتی محبت۔ شرم بڑھاپا وغیرہ۔ جو مرد اولاد پیدا نہیں کرسکتا اُسکی ظاہری علامات یہ ہیں۔ چہرہ بیرنگ۔ داڑھی اور سر کے بال بہت چھوٹے وکم گوشت نرم آواز باریک منھ تنگ منھ میں بدبو۔

علاج نامردی

اگر اعضائے تناسل کی بناوٹ میں کوئی خرابی یا اُن میں کوئی بیماری شدید ہو تو اسکے ماہر خاص سے مشورہ لیں۔ اگر بے ضابطگی اعضائے تناسل سے یہ نتیجہ ہوا ہو تو ان اعضا مذکور کو ایک عرصہ تک نہ چھیڑیں، تاکہ ان میں قوت پھر عود کر آئے۔ اگر وفور عشق

کی وجہ سے ہو تو معشوقہ کو کچھ عرصہ تک دور رکھیں اور خیالات درست رکھیں اگر عدم استعمال اعضاء کیوجہ سے ہو تو خیالات شہوت انگیز پیدا کریں - بہر حال پہلے سبب کو دور کریں - پھر ادویہ استعمال کریں - یہ چیزیں نامردوں کو ضرور استعمال کرنی چاہئیں
جماع کے بعد سر میں درد یا تھکان ہو تو بادام یا کدو یا بنفشہ کا تیل ملیں -

قضیب کو موٹا یا سخت کرنیوالی ادویات بلا مشورہ ماہر خاص ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے - ہر ایک عضو کا قدرتی حالت میں رہنا مناسب ہے - اُسکو مصنوعی ترکیبوں سے بدلنا اکثر نقصان کا باعث ہوتا ہے - مفصل علاج آئندہ صفحات میں ملاحظہ کرو -

بانجھ عورت

یہ بھی تین قسم کی ہوتی ہیں - اوّل وہ جن کے اعضاء تناسل کی بناوٹ میں کوئی نقص ہو مثلاً دہن زیادہ اونچا نیچا ہونا - تنگی مہبل - بعضوں میں خرابی بظر کا زیادہ طویل ہوتا -

دوسرے وہ جن کے اعضائے تناسل میں کوئی بیماری شدید ہو مثلاً امراض رحم میں - عدم طمث - کثرت طمث - سیلان البیض - اندام نہانی میں ترش رقیق مادہ کا نکلنا - سخت صدمہ اندام نہانی کو پہنچنا - بعضوں میں زیادہ سوزش یا گرمی - رقیق نزلہ بہنا ہر وقت -

سوم خاص مزاج عورت کا مثلاً عدم رغبت - زیادتی شہوت - زیادتی نزاکت حد سے زیادہ خوبصورتی - کوئی چیز مضر مثلاً مازو پھل سکوڑی - انڈے وغیرہ کھانے جانے

ہے۔ اِن میں سے اوّل کی بیماریوں کی نسبت کسی لائق لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ
کرنا چاہئے۔ دوم کی نسبت یہ ہے کہ سبب دور کرنا چاہیئے۔ مثلاً انتظام حیض
ٹھیک کرنا۔ امراض رحم کا علاج کرنا وغیرہ۔ ترش مادہ جو اندام نہانی میں ہوتا ہے
اس سے مرد کی منی کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ اسلیئے حمل قائم نہیں ہوتا۔ اس لیئے
مجامعت سے پہلے اسکو پانی سے دھوکر صاف کرلینا مناسب ہے۔ سوم اگر
عورت کو شہوت نہ ہو تو اسکو دماغی مشکلات سے باز رکھکر اسباب شہوت انگیز کے ذریعہ سے رجوع کرنا
چاہیئے وغیرہ۔ باغ میں مکان آراستہ کرکے رہنا چاہیئے زیادہ سونا چاہیئے اگر زیادتی شہوت اور صحبت کی ہو تو
اسکو کم کرنا چاہیئے۔ ویدک میں بانجھ کی قسمیں یہ ہیں۔ بات بندھیا۔ جسکے حیض کا خون زیادہ
نکلے۔ کٹ شول اور یول شول ہووے۔ دوسرے تپ بندھیا وہ ہے جسکا
خون حیض بہت گرم اور جامن کے رنگ کا ہو اور سخت درد سے ہو۔ تیسرے
کف بندھیا۔ جس کا خون بہت گاڑھا چکنا ہو۔ ناف میں درد ہو۔ چوتھی سنپات
بندھیا۔ جسکو حیض کے وقت سخت بخار آوے۔ کالا گرم خون نکلے۔ درد زیادہ اور
اعضا شکنی اور نیند زیادہ۔ ان کے علاوہ ترکھشی جس کو ڈیڑھ ماہ میں حیض ہوتا ہو
شرتی جس کا جسم سکوچ ہوتا ہے۔ یہ لاعلاج ہے۔ مسیحا جس کو حیض ایام مقررہ
میں نہ ہو۔ ترنکھی جو جماع کیوقت پانی بہت چھوڑے۔ مغلوب الشہوت
لاعلاج ہے۔ بیا کھنی جو ایک بچہ جن کر رہ جاوے۔ یگّی جسکے سفید خون ہفتہ عشرہ
کے بعد نکلا کرے۔ لاعلاج ہے۔ کملنی جس کے اندام نہانی سے ہمیشہ پانی گرتا
ہے۔ لاعلاج ہے۔ ہیکنتی جس کے سفید پانی نکلا کرے
فارسی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورت اتنی وجوہات سے بانجھ ہوتی ہے۔

(۱) رحم کا مزاج سرد منی کو منجمد کرے - اسکی علامت یہ ہیں - کہ بدن سرد - پیڑو پر بال کم - حیض دیر میں شروع ہو مقدار کم اور پتلا ہو - عرصہ تک رہے
علاج اسکا ادویہ گرم -

(۲) رحم گرم ہو - علامات - خون سیاہ - پیڑو پر بال گھنے - علاج ادویہ سرد سے کریں -

(۳) یبوست رحم - علامت - بدن لاغر حیض تھوڑا - علاج مرطوب ادویہ سے کریں -

(۴) رحم میں رطوبت کی زیادتی - ڈھیلا پن جسکی وجہ سے تین ماہ سے زیادہ حمل نہیں قایم رہتا - رطوبت نہ نکلے - علاج گرم مصالحے -

(۵) رحم چھوٹا ہو بسبب چربی سمن مفرط - علامات - تو ند نکلی ہو - علاج -
حرکت زیادہ - خوراک کم - فصد - مسہل وغیرہ -

(۶) دُبلی ہو تو غذا مقوی - چین و آرام دیں -

(۷) حیض آنا بند ہو تو جاری کریں -

(۸) خصیۃ الرحم نہ ہوگا تو خواہش مباشرت بھی نہ ہوگی

(۹) رحم کا منھ ٹیڑھا ہوگا تو وقت جماع درد ہوگا -

(۱۰) رحم میں ورم - سختی یا ثولول ہونا -

(۱۱) تنگی اندام نہانی یا عدم موجودگی رحم -

(۱۲) رحم سے رطوبت تیز آبی نکلنا - نیلا کپڑا اندام میں رکھیں تو سرخ ہوجائے
علاج - کھار کھانا ترشی سے پرہیز کرنا -

(۱۳) جماع کے بعد جلد کھڑے ہو جانا۔ پیشاب کر دینا۔ کم یا زیادہ عمر نشہ ہونا۔ دلی محبت نہ ہونا۔

حیض

اور کثرت حیض کے اسباب

ایام حیض میں ایسی خوراک کے کھانے سے جسکو باہم ملا کر نہ کھانا چاہیئے۔ مثلاً مچھلی اور دودھ۔ شہد اور گھی وغیرہ وغیرہ۔ شراب نوشی۔ پہلا کھانا ابھی ہضم بھی نہ ہوا ہو تو اوپر سے اور کھالینا۔ بدہضمی سے کثرت جماع سے۔ حمل کے گرنے سے۔ سواری سے زیادہ سفر چلنے سے۔ فکر و رنج سے۔ چوٹ کے لگنے سے بوجھ اُٹھانے سے۔ دن کو بہت سونے سے وات پات اور کف بگڑ کر کثرت حیض کی بیماری پیدا کرتے ہیں۔

پیشاب کے راستے۔ رحم سے خون کا زیادہ جانا+ اعضا شکنی تمام جسم میں درد ہونا یہ کثرت حیض کی علامات ہیں۔ طب یونانی میں اسکا نام کثرت طمث ہے۔ جو دو قسم کا مانا ہے۔ ایک تو یہ کہ ایام حیض میں خون حیض کا بکثرت آنا۔ دوسرے یہ کہ ایام حیض کے بغیر ہی جاری رہے سو یہ کئی وجوہات سے ہوتا ہے۔ یعنی خون جسم میں زیادہ ہو تو جاری ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ خون رقیق ہو کر رحم کی رگوں کے ذریعہ سے بہنے لگ جاتا ہے۔ تیسری قسم میں آبی رطوبت بدن میں بڑھ جاتی ہے جسکی وجہ سے قوام خون کا رقیق ہو جاتا ہے۔ اور رگوں کے منہ سُست ہو جاتے ہیں اور خون جاری ہو جاتا ہے۔ گویا یہ تینوں قسمیں سودا صفرا اور بلغم کی ہیں۔

قسم اول - بادی

یں اندام نہانی کے راستے سے روکھا اور جھاگ والا تھوڑا تھوڑا خون نکلتا ہے اور اسکی
ت اسطرح ہوتی ہے جس طرح گوشت کے دھوئے ہوئے پانی کی ہوتی ہے - غلبہ
دی کی وجہ سے رحم اور اندام نہانی میں سوئیوں کے چبھنے کے مانند درد ہوتا ہے -
علاج ویدک - سونچل نمک ۶ ماشہ (یعنی کالا نمک) زیرہ سفید ۶ ماشہ - میتھی ۶ ماشہ
گڑ ۶ ماشہ - ان سب اشیاء کو کوٹ کر رات کو بھگو دیں - صبح کاڑھا کر کے اُس
کو ٹھنڈا کر کے شہد ملا کر پلا دیں - یا انہی اشیاء کا سفوف بنا کر شہد اور دہی
کھلایا جائے تو آرام ہوگا -
- سونٹھ - میتھی - تیل تلی - مصری اور دہی برابر وزن لیکر ان کو خوب بلو کر پلینے سے
ن پر درد دور ہوگا -
یونانی علاج - قرص کہربا بہت مفید ہے - جسکا نسخہ یہ ہے - کہربا - کتیرا - نشاستہ
لیکر مغز کھیرہ - ہر ایک ایک تولہ - گلنار ۲ تولہ - اقاقیا ایک تولہ سب کو کوٹ چھان
سفوف بنا دیں - پھر بارتنگ کے پانی میں قرص یعنی ٹکیہ تیار کریں - خوراک ۳½ ماشہ
سے ۵ ماشہ تک ہمراہ شربت انجبار -

قسم دوم صفراوی

اگر کسی عورت کی اندام نہانی کا خون زرد - نیلا - سرخ اور سیاہی مائل ہو - خون
ہونے گرم اور جلن سے بکثرت نکلے تو غلبہ صفرا یعنی پت کا جاننا چاہیئے -

علاج ویدک (۱) کُشا (ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے) کی جڑ پیش کر چاولوں کے دھوون کے ساتھ بقدر ۹ نو ماشہ دن میں دو تین بار پلانے سے خون بند ہو جاتا ہے

(۲) آملہ کی راکھ اور کپاس کے پھولوں کی راکھ بنا کر بقدر ایک تولہ ساٹھی کے چاولوں کے دھوون کے ساتھ پلائی جائے تو خون بند ہو جاتا ہے۔

(۳) چرچٹہ کی جڑ تازہ پانی کے ساتھ کھلانا بہت مفید ہے۔

(۴) بانسہ رسوت خس۔ ہر سہ اشیا کو بھگو دیں۔ ان کا پانی لیکر اس میں شہد ملا کر پلائیں۔

(۵) دکھنی سپاری کو باریک کوٹ کر اسمیں آملہ کا سفوف ملا دیں اور تازہ پانی کے ساتھ کھلا دیں مقدار خوراک ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

(۶) ملیٹھی کا سفوف بقدر ۶ ماشہ دو چند مصری ملا کر دن میں دو بار چاول کے دھوون کیساتھ پلانا از حد مفید ہے۔

علاج یونانی - قرص کہربا مذکور ہمراہ شربت انار کھلا دیں۔ اور سرد یا دافع اشیاء کا استعمال کرا دیں۔ سرمہ سیاہ پیس کر تھوڑا سا پانی کے ہمراہ کھلا دیں گل گلاب۔ سماق دانہ۔ نسپال۔ برگ مہوڑیوں سانا تمیا اور صندل سفید ان کا لیپ تیار کر کے پیڑو پر لگا دیں۔

قسم سوم بلغمی

جس عورت کے اندام نہانی کے راستے سے گوند کی طرح چکنا یعنی لیس دار جو نکلے اور اسکی رنگت گلاب کے پانی جیسی سفیدی مائل ہو یا ایسی رنگت جیسے گوشت

…بانی ہوتا ہے تو بلغم یعنی کف کا غلبہ جاننا چاہیے۔

…علاج۔ کاک جنگھا کی جڑ اور میٹھا لی لودھ کا سفوف بناکر بقدر ۹ ماشہ شہد میں

…سے آرام ہوتا ہے۔

…کے خشک پھل لیکر اون کا سفوف کر لو۔ اسمیں شہد اور مصری ملاکر معجون کی

…صبح بقدر ۴ ماشہ کے یہ معجون کھاؤ۔ ایک ہفتہ کھانے سے آرام ہو جاویگا

…کے استعمال کی ترکیب ایک کتاب بنام اکسیر الامراض میں یوں بیان کیگئی

…گولر خام آدھ سیر پانی میں ایک جوش دیکر نکال کر پھینک دیں اور اُس پانی

…میں پاؤ سیر گولر کہ وہ اسمیں گل جاویں اُن کو بھی پھینک دیں۔ اور پانی

…ایک چھٹانک باقی رہے۔ اسمیں اقدر سے شکر سفید ڈالیں اور قریب سرد

…چونہ ۲ ماشہ ملاکر رکھیں کہ وہ پانی جم جاوے۔ اسکو بقدر ایک تولہ ہر روز

…تین روز تک کھاویں اور اگر پختہ گولر ہوں تو پاؤ سیر لیکر تھوڑے پانی میں

…ملکر کپڑے میں چھان کر بدستور جاکر تین روز کھائیں۔ خون حیض بند ہو

…ہے۔

…علاج۔ جس کے اندام نہانی سے متواتر خون جاری رہے۔ ایک منٹ

…بھی بند نہ ہو۔ پیاس شدت سے لگے جلن اور بخار ہو کمزوری اسقدر بڑھ

…مریض بستر سے اُٹھنا بھی محال نظر آوے۔ تو اس حالت میں مرض بالکل

…علاج ہو جاتا ہے۔

کثرت حیض کے مختلف مجرب مفید نسخے

(۱) دار ہلدی۔ رسوت۔ ناگرموتھ۔ پھاٹوہ۔ جھلگری۔ اڑوسہ۔ چرائتہ

یہ ساتوں اشیاء بقدر دو تولہ لیوے یعنی تمام ملکر بقدر ۱۴ تولہ ہو جاویں پھران کو دو
پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح دھیمی آگ پر پکائیں۔ جب آٹھواں حصہ پانی رہ جا
تو اتار کر چھان لیں اور اسمیں شہد ملاکر پی لیں۔ اسطرح چند یوم پینے سے کثرت
حیض کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۲) اشلوک برکھش کی چھال ۴ تولہ لیکر اسکو ۶۴ تولہ پانی میں پکا دیں۔ جب
آٹھ تولہ پانی رہ جاوے تو اسمیں دودھ ڈال کر تھوڑا پکاویں اور ٹھنڈا کرکے شہد اور
مصری ڈال کر پلاویں۔ دن میں ایک بار۔ آرام ہوگا۔

(۳) کشا یعنی دب کی جڑ پیس کر ساٹھی کے چاولوں کے پانی کے ساتھ تین دن
تک پلاویں آرام ہوگا۔

(۴) گل دھاوا اور سپاری کا سفوف کرکے ۴ ماشہ صبح اور ۴ ماشہ شام کو تازہ
پانی کے ساتھ کھاوے یا ایک ایک تولہ لیکر کاڑھا بناکر شہد ملاکر پیوے تو آرام ہو

(۵) ڈھاک کی گوند ایک تولہ۔ پٹھانی لودھ ایک تولہ۔ مائیں خورد ایک تولہ
سنگجراحت ایک تولہ۔ ملیٹھی ایک تولہ۔ ان تمام اشیاء کو باریک کرکے سفوف بنا لیں
مصری ہموزن ملاکر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھاویں

(۶) شتاوری مول اور ملیٹھی کا سفوف بناکر ہموزن مصری ملاکر ایک تولہ
صبح اور ایک تولہ شام کو ہمراہ دودھ گائے کے کھلاویں۔

(۷) مغز سنگھاڑا ۴ تولہ۔ مصری ۴ تولہ سفوف بناکر ۹ ماشہ صبح اور ۹ ماشہ
شام کو کھلاویں۔

(۷) کمرکس ایک حصہ سنگھاڑے کا آٹا دو حصے مصری تین حصے

بدر آدھ ماشہ ہر روز صبح تازہ پانی کیساتھ کھلاویں۔

(۹) آملہ ایک تولہ منقی ایک تولہ - سونف ایک تولہ - تمام اشیاء کو جوکوب کر کے پانی میں بھگو کر صبح پانی نکال کر اسمیں مصری ملاکر پلاویں

(۱۰) پھٹکری بریان - گل انار - گل مختوم - گل ارمنی - مردار سنگ و سرمہ سیاہ اشیا ہموزن جو شاندہ پکاویں - اور اسکا فرزجہ کریں آرام ہوگا۔

(۱۱) شربت صندل، وکیوڑہ - بیدمشک و انار و انجبار پینے کو دینا چاہیے۔

(۱۲) ناشپاتی، انار، سیب کھانیکو دئیے جاسکتے ہیں۔

(۱۳) ہیرا کسیس ایک تولہ سونٹھ چھ ماشہ ان ہر دو ادویات کو باریک لیکر گاگوند اسقدر ملائیں کہ گولی بندھ سکے - پھر ڈیڑھ ڈیڑھ رتی کی گولیاں بنائیں - ایک گولی سے دو گولی تک صبح اور شام کو حسب طاقت متواتر چند مفعول کھلاویں آرام ہوگا۔

(۱۴) چھوٹی جوامرچ سرخ ۵ عدد رات کو کورے گھڑے میں مع ڈنڈی بھگو دیں - صبح سورج نکلنے سے پہلے ڈنڈی توڑ کر خوب باریک پیس کر اور گولی بناکر تازہ پانی سے نگل لیویں - متواتر تین حد پانچ یوم تک یہ عمل کیا جاوے۔

بکری اور بکرے کے پتے لیکر ایک چینی کے کھلے برتن میں انکا پانی نکال کر دھوپ میں رکھدیں اور خشک ہونے دیں جب بالکل خشک ہوکر مثل سفوف ہو جائے تو حفاظت سے رکھیں خوراک نصف رتی سے ایک ڈیڑھ رتی تک

ہمراہ مسکہ دیں ایک دن میں صرف دو خوراک دیجا سکتی ہیں۔ اگر تے
طبیعت رجوع کرے تو کوئی مفرح چیز دیں۔

(۱۶) صرف آرد ملہٹی تین تین ماشہ دن میں چند بار ہمراہ آب زلال چا
کے دیا جاوے نصف پاؤ چاولوں میں پندرہ تولہ پانی ڈال کر تین چ
بھگو رکھیں۔

(۱۷) پوست ہلیلہ زرد ۵ تولہ مرجان سرخ نیم خام ۲ تولہ صدف
سوختہ ۲ تولہ۔ ریوند چینی ۲ تولہ۔ عود خام ۲ تولہ لک مغسول ۲ تولہ گلنا
ا تولہ۔ پوست آملہ پانچ تولہ۔ رال ۵ تولہ گوند ببول بریاں ۵ تولہ دم الاخوین
۶ ماشہ۔ بیخ انجبار ۲ تولہ۔ پھلی ببول ا تولہ حب الاس ا تولہ۔ زرشک ا تولہ
۲ تولہ طباشیر ا تولہ گلسرخ ایک تولہ گل ارمنی ا تولہ رسوت ا تولہ نشا
پانچ تولہ۔ تخم حماض ۵ تولہ پچھان بید ۵ تولہ ان سب دواؤں کو کوٹ چھا
بعد اُسکے یہ دوائی اضافہ کریں۔ پوست انار ا تولہ سنگ جراحت
۳ تولہ مازو سبز ا تولہ کونپل ڈھاک ۵ تولہ ملا کر دو چند نبات سفید ملا
تیار کریں۔ خوراک ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے تخم بارتنگ ۳ ماشہ۔ تال مکھانہ
دانہ الائچی سفید ۴ ماشہ عرق گلاب ۱۰ تولہ میں جوش دیکر اور صاف کر کے شیر
انجبار ۴ ماشہ شربت صندل دو تولہ ملا کر اوپر سے پئیں۔ بدرقہ سفوف برگ
۳ ماشہ کا پانی لیکر تر اور دیں تو زیادہ مفید ہوگا۔

نوٹ) تمام جسم کے پر درد یعنی کثرت حیض کے واسطے کوئی گرم علاج نہ
کرنا چاہیے بلکہ سرد و قابض اشیاء کا استعمال کرانا مفید رہتا ہے۔ مریضہ

سرد پانی سے غسل کرانا چاہیے اور سردی پہنچنے کے واسطے دینا چاہیے۔ کثرت
حیض کے ایام میں پارچہ کھدر کو سرد پانی سے تر کر کے پیڑو کے اوپر کئی بار پھیرنا
چاہیے۔ یہ بہت مفید رہتا ہے۔ اور مریضہ کو ان ایام میں آرام سے لیٹے
رہنا چاہیے۔ زیادہ حرکت نہیں کرنی چاہیے۔ حرکت سے زیادہ خون کا بند
ہونا محال ہو جاتا ہے۔

امراض رحم

یہ تمام امراض رحم یا یونی روگ حیض کی خرابی اور بد پرہیزی سے ہوتے ہیں
مانع حمل ہوتے ہیں۔ اسی واسطے جب ان میں سے کوئی مرض ہو تو فوراً اس کا
علاج کرنا چاہیے۔ ورنہ جب تک مریضہ ان امراض میں مبتلا رہیگی حمل ہرگز نہیں
قرار پائیگا۔ اگر قرار پائیگا تو گر جائیگا یا کوئی اور تکلیف ہو جائیگی۔

(۱) جس کی یونی یعنی اندام نہانی سے جھاگ لیئے ہوئے خون بہت
تکلیف کیساتھ تھوڑا تھوڑا نکلے اسے اُداورتا کہتے ہیں۔

(۲) جس کا خون حیض جاری ہو یا جاری ہو کر بند ہو جائے اسکو بندھیا کہتے ہیں

(۳) جس کو یونی میں ہمیشہ درد رہتا ہو اسکو بیلوتا کہتے ہیں۔

(۴) جس کو بوقت مباشرت بہت درد ہو اسکو پری پلوتا کہتے ہیں ایسی
عورت درد کے ڈر سے اپنے خاوند سے بہت نفرت کرتی ہے۔

(۵) جس کی اندام نہانی بہت سخت اور خشک۔ اکڑی ہوئی ہو اور اس میں
سوئیوں کے چبھنے کی طرح درد ہو تو اسکو واتلا کہتے ہیں۔ یہ تمام امراض غلبہ

باد یعنی وات کے ہیں۔ ایک سے نمبر ۵ تک جو امراض لکھے ہیں ان تمام میں سوئیوں کے چبھنے کا سا درد ہوتا ہے مگر وا تلا میں سب سے زیادہ درد ہوتا ہے۔

(۶) جس یونی سے جلن کیساتھ خون حیض جاری ہووے اسکو لوہیت کشرا کہتے ہیں۔

(۷) جسمیں سے گاڑھا چکنا اور مشک گیت یعنی سفیدی مائل خون اور روا (رہوا) بار بار نکلے اُسے باہنی کہتے ہیں۔

(۸) جسکی یونی ارتھات رحم اپنی جگہ سے ہٹ کے پیچھے ہو جاوے اور حمل قرار نہیں پاوے یا ہو کر گر جاوے اُسکو پرسر نعتبی کہتی ہیں۔ اسمیں اندام نہانی کا کوئی حصہ باہر کیطرف نکل آوے اور پھر اُسکو مالش کرکے درست کیا جاوے تو یہ حمل قرار پانے کے لائق نہیں ہوتی۔

(۹) جسکی یونی سے خون حیض بہت بہ جاوے اور حمل نہ ٹھہرے بلکہ حمل کچھ عرصہ ٹھہر کے خون کے زیادہ بہنے سے گر جاوے تو اُسکو پُتر گھنی کہتے ہیں۔

(۱۰) جس کی یونی میں بوقت حیض سخت جلن ہو اور یونی یعنی اندام نہانی پک جاوے اور ساتھ ہی بخار بھی ہو تو اُسکو پتلا کہتے ہیں۔

نمبر ۶ سے نمبر ۹ تک ۴ امراض میں غلبہ صفرا یعنی پت کا ہوتا ہے۔ ان میں جلن وغیرہ صفرا کے لکشن پائے جاتے ہیں۔ نمبر ۱۰ میں پت یعنی گرمی زیادہ ہوتی ہے اور نیلا پیلا سفید ایسا خون حیض بہتا ہے۔

(۱۱) جس عورت کو کثرت مباشرت سے بھی سیری نہ ہو اور اُسکی خواہش بنی ہی رہے اسکو اتیانند کہتی ہیں۔

(۱۲) جس کی یونی میں خون اور بلغم سے خارش ہو اور بھدی سی مانس کی گانٹھ کی طرح پھنسیاں معلوم ہوں تو اسکو کرنی کہتے ہیں۔

(۱۳) جسکو تھوڑی سی مباشرت کرنے سے مرد سے پہلے ہی انزال ہو اسکو ترایونی کہتے ہیں۔

(۱۴) جس عورت کو کثرت مباشرت سے بھی انزال نہ ہو اور اسکو آنند یا خوشی حاصل نہ ہو اور حمل بھی قرار نہ پائے تو اسکو رتی چریا کہتے ہیں۔

(۱۵) جسکی یونی یعنی اندام نہانی چکنی سرد اور پھنسیوں سے پر ہو اور اسمیں بہت خارش ہو اسکو ملیشماؔ کہتے ہیں۔ ان میں غلبۂ بلغمی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

اودابرتا کا علاج ۔(۱) سرسوں سفید۔ مجیٹھ۔ چنبیہ کے پھول۔ ہموزن لیکر سفوف تیار کریں۔ شہد ملا کر اندام نہانی میں لیپ کریں آرام ہو گا۔

(۲) ہڑ بہیڑہ۔ آملہ۔ تینوں برابر بموزن لیکر کوٹ کر دو تین سیر پانی میں خوب جوش دیں۔ جب پانی نصف رہ جائے تو اندام نہانی کو اس پانی سے دن میں کئی کئی بار دھو دیں۔

پلوتا اور پری پلوتا کا علاج ۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ ملہٹی۔ کرہٹی۔ نگند۔ اجمود۔ ہلدی دونوں قسم کی گوڑ منقی۔ پرینگو کے پھول۔ کمل کی جڑ رکت چندن۔ یہ تمام اشیا آدھا آدھا تولہ۔ گھی ایک سیر ستا اور ایک پاؤ تمام اشیا کو جو کوب کر کے دو سیر پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح خوب آگ پہ پکا دیں جب چوتھائی حصہ پانی رہ جاوے۔ اُتار کر چھان لیں پھر گھی جو لکھا ہے ڈال کر پکا دیں۔ جب صرف گھی رہ جاوے تو اسکو ایک تولہ سے دو تولہ تک

دیں یہ بندھیا کیواسطے بھی گن کاری ہے۔

بندھیا کا علاج۔ بندھیا کو بانجھ یا سنڈھ کہا جاتا ہے۔ یونانی میں عقر کہا [illegible]
پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ بندھیا کی خون حیض جاری نہیں ہوتا۔ مگر اسکا ایک اور بھید یعنی
قسم۔ کاک بندھیا بھی ہے۔ یعنی جب ایک بچہ ہو کر پھر مدت تک حمل قرار نہیں پاتا اُسے
کاک بندھیا کہتے ہیں۔

(۱) بندھیا عورت کو چاہیے کہ بلا ناغہ کانجی پیا کرے۔ ماش کا استعمال کرے
تیل کی اشیاء کھاوے تو حاملہ ہو۔

(۲) بڑا مجرب نسخہ۔ ساٹھی کے بیج۔ کڑوی تونبی۔ دنتی مول مگھ۔ پرانا گوڑ
بڑھل۔ سمندر جھاگ۔ جواکھار۔ تھوہڑ کا دودھ ان سب کو اکٹھا کر کے بار یک پیس کر
ایک بتی بناوے اور اس بتی کو یونی یعنی اندام نہانی میں رکھے تو حیض جاری ہو۔

(۳) مالکنگنی۔ رائی۔ بچ۔ سار۔ بیج۔ برابر لیکر پیس کر تازہ پانی سے پانچ روز
تک پیوے تو حیض جاری ہو۔

(۴) ستاور ایک پاؤ لیکر رات کو دو سیر پانی میں بھگو دو۔ صبح آگ پر جوش دیکر
جب ڈیڑھ سیر پانی رہ جاوے تو نتھار لیں۔ اس پانی میں جیٹھ۔ ملیٹھی۔ اسگند۔ کٹھ۔ انگو
کتکی منقے۔ برابر وزن رات کو بھگو دیں۔ صبح پھر آگ پر چڑھا دیں۔ جب آدھ سیر
پانی رہ جاوے تو اس میں آدھ سیر روغن زرد ملا کر پکا دیں۔ جب صرف گھی رہ جاوے
اتار لیں۔ یہ گھی بقدر ۲ تولہ لیکر اسمیں ناک کیسر ۲ ماشہ ملا کر ہر روز چٹا دیا کریں۔

تمام امراض رحم کیواسطے مفید ادویات

(۱) بڑ کی چھال ۔ پاکھر کی چھال ۔ امباڑے کی چھال ۔ بیت کی چھال ۔ اِ
چھال ۔ توت کی چھال ۔ ملیٹھی ۔ چرونجی ۔ سرخ لودہ ۔ لودہ سفید ۔ گولر کی چھال
بیل کی چھال ۔ پارس پیپل کی چھال ۔ سلائی برکھش کی چھال ۔ تیندو ۔ چھوٹے
جامن و بڑی جامن کی چھال ۔ آم ۔ چھوٹی ہڑ ۔ کدمب کی چھال ۔ کوہ کی چھال ۔ بھلاو
یہ تمام اشیاء ہموزن لیکر جوکوب کریں اور ان میں سے دو تولہ لیکر ۳۲ تولہ پانی میں
رات کو بھگو دیں صبح جوش دیں ۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسے اتار
کر چھان لیں ۔ اور تھوڑی سی کھانڈ ملاکر پلا دیا کریں ۔ چند یوم میں ہی تمام قسم کے یونی
روگ دور ہو جائیں گے ۔ یہ شارنگ دھر کا یوگ ہے ۔

(۲) تگر ۔ کنٹیلی ۔ کوٹھ ۔ سفید نمک اور دیودارو کا کاڑھا کر کے چھان لیں
اور اسمیں تل کا تیل ڈالکر پکائیں ۔ جب صرف تیل رہ جائے اتار لیں اسمیں پھاہا تر
کر کے فرزجہ کیا جاوے تو یونی روگ یا امراض رحم دور ہوں ۔

(۳) پاڑھل کے پتوں یا چھال کو خشک کر کے اسکی دھونی فرج میں دیجاو
تو فائدہ ہو ۔ خاص کر امراض سوداوی میں یعنی وات میں بڑا مفید ہے ۔ اسکو پانی میں
جوش دیکر یونی دھونا بڑا مفید ہوتا ہے ۔

(۴) تلوں کے تیل میں کپاس کے پھولوں کو پکا کر اس تیل کا فرزجہ کرنا ام
رحم خاصکر صفراوی (پت) غلبے کو دور کرنے کے واسطے مفید ہے ۔

(۵) آملہ کے رس میں مصری ڈال کر دس روز پینے سے عورت کی فرج کی

جلن دور ہو جاتی ہے

(۶) کوکر بھانگرے کی جڑ چاولوں کے پانی کے ساتھ پیا جاوے تو فرج کی پیپ دور ہو۔

(۷) پیپل - مرچ سیاہ - ماش - سونف کٹھ سندھا نمک - ان تمام اشیا کو پانی میں جوش دیکر فرج کو دھویا جاوے، تو امراض یعنی دور ہوں۔

بدبو فرج - برگ نیم - برگ املتاس - نیج - برگ اڑوسہ - تمام کو پانی میں جوش دیکر اس سے فرج کو دہویا جاوے تو فرج کی بدبو دور ہو۔

تنگی فرج

امراض یونی میں چند امراض ایسے ہیں جن سے یونی اصلی حالت پر نہیں رہتی یعنی اسمیں فراخی آجاتی ہے - جو مانع حمل ہو - اسواسطے ایسی حالت میں مندرجہ ذیل ادویات کا استعمال کرنا چاہیے۔

(۱) مونگ کے پھول کہیر سار - ہلیلہ - جائفل - مازو - سپاری - ان کو باریک پیش کرکپڑے میں چھان لیں پھر ایک باریک کپڑے میں تھوڑی سی یہ دوائی ڈال کر پوٹلی بناکر فرج میں رکھیں - تو نفع ہو۔

(۲) کونج کی جڑ کے کاڑھے سے دھونا مفید ہوتا ہے۔

(۳) پھٹکری سفید بھون کر ہموزن مازو پھل کا سفوف باریک ملاکر پوٹلی بناکر فرج میں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۴) پلاس کے پھول - گولر کے پھل ان دونوں کو باریک سفوف

ناریل کے تیل میں حل کرکے یا شہد ملا کر لیپ کیا جاوے تو تنگی کے واسطے
بہت مفید ہوتا ہے۔

(۵) مازو پھل کا سفوف بنا کر مساوی کافور ملا کر شہد کیساتھ حل کرکے لیپ کیا جاوے وہ
فائدہ دکھاتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

یونی رحم **مثل گانٹھ**۔ یہ ایک رحم کی بیماری ہے جو مثل ایک گانٹھ کے
ہوتی ہے۔ مادہ بلغم یا خون سے ملی ہوئی بڑھل یا بیل کے مانند ہوتی ہے۔ اسکے
اسباب بھی بے اعتدالی حیض کے ہوتے ہیں۔ ایورویدک میں یہ چار قسم کا روگ
مانا گیا ہے۔

(۱) وات۔ (۲) پت۔ (۳) کف (۴) سنپات۔

(۱) وات (سودا) فرج کے نیچے ماس کی ایک ایسی گانٹھ کا پیدا ہو جانا
جو روکھی ہو اور فرج کی مانند ہو۔ منہ پھٹا ہوا ہو اور درد ہو۔ (۲) پت
(صفرا)۔ فرج کے بیچ ایک ایسی گانٹھ کا پیدا ہو جانا جس کا رنگ سرخ ہو اور
گانٹھ میں جلن ہو اور ساتھ ہی بخار بھی ہو جاوے۔

(۳) کف (بلغم) تل کے پھول کی طرح اور رنگ بھی پھول کا سا ہی ہو
اور اوپر خار معلوم ہوں۔ خارش بہت ہو اور جماع کی خواہش بہت ہو۔

(۴) سنپات۔ سنپات کے یونی کند روگ میں مندرجہ بالا تینوں خلطوں
کی علامات پائی جاتی ہیں۔

علاج۔ گیرو۔ باؤ بڑنگ۔ زرد چوب۔ کائپھل۔ ان سب کو باریک
کرکے ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ کا کاڑھا کرکے اس سے فرج کو دھو کر اس چورن میں

اُس کاڑھو کا پانی اور کچھ شہد ملا کر کندیعنی گانٹھ پر لگایا جاوے تو چند یوم آرام ہو۔

رحم کے دیگر عوارض بروئے طب یونان

ورم رحم۔ رحم کے اندر ورم پیدا ہو جاتا ہے جو مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً گرمی سے جس سے بخار ہو جاتا ہے اور پیاس لگتی ہے۔ خونی اورام بھی ہوتے ہیں جن کے لاحق ہونے سے گرمی کے ورموں کی ہی علامات پائی جاتی ہیں۔ سردی کے ورم لاحق ہوں تو قاردرہ سفید ہوتا ہے اور بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے علم طب کی کتب میں یہ تمام امراض بالتشریح درج ہیں یہاں صرف اشارتاً کچھ مختصر علاج درج کیے جاتے ہیں۔

علاج۔ گرم ورموں کیواسطے شربت بنفشہ یا آب انار شیریں یا خرفہ کا شیرہ بنا کر قدرے قند ملا کر پلاویں اور روغن بادام بھی شامل کر لیا جاوے تو زیادہ مفید رہتا ہے۔

(۲) روغن بادام میں روئی کا پھایا تر کر کے رحم میں رکھا جاوے تو گرم ورموں کے لیے مفید ہے۔

سرد ورموں کیواسطے جرائتہ کو کوٹ کر اُس کا جوشاندہ تیار کر کے اس سے دھونا یا حمولاً استعمال کرنا مفید ہے۔

(۳) سوئے اور بابونہ برابر وزن لیکر اس کا جوشاندہ بنا کر اگر آبزن کیا

یا حمول کے طور پر استعمال کیا جاوے تو نفع بخش ہوتا ہے۔
بعض دفعہ ورموں میں سوداوی مادہ بھی آداخل ہوتا ہے۔ جس سے
سخت معلوم ہوتے ہیں اور رحم بھاری معلوم ہوتا ہے۔ چلنے سے تھکان
ہوتی ہے۔ رانوں اور پنڈلیوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گلٹ
جاتے ہیں۔ اگر ایسی حالت ہو تو مندرجہ ذیل دوائی کرنی چاہیے۔
ممکن ہو تو ایسا جلاب کرادیں جو سوداوی مادہ کو خارج کرنیوالا ہو۔ اسکے
بابونہ۔ افتیمون اور گلقند ان کا جوشاندہ بنا کر پینے کیواسطے دیا جاوے
بابونہ کو باریک پیس کر ارنڈ کا تیل ملا کر حمولہ استعمال کیا جاوے۔

رحم کا باہر نکل آنا

حکماء یونان اس مرض کو خروج الرحم۔ نتوء الرحم
انقلاب الرحم وغیرہ ناموں سے پکارا کرتے ہیں۔

کیفیت مرض۔ رحم اپنی اصلی جگہ سے نیچے کیطرف جھک آتا ہے۔ جس سے
رحم کا منہ اندام نہانی کے باہر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اصلی جگہ سے ہل کر الٹ
ہو جاتا ہے۔ یعنی جیسے کہ اصلی حالت میں رحم کا منہ نیچے کیطرف اصلی مقام
پر ہوتا ہے ویسے نہیں رہتا۔ یہ دونوں حالتیں مانع حمل ہوتی ہیں۔

اسباب مرض۔ کسی اونچی جگہ سے سرین کے بل نیچے گرنا۔ بھاری بوجھ
کا اٹھانا۔ سخت چوٹ کا لگنا۔ برداشت سے زیادہ
بوجھ کا اٹھانا۔ چلا کر بولنا۔ سخت و کرخت آواز کا سننا۔ وضع حمل کیوقت
بچہ کے جننے میں تکلیف کا ہونا۔ جنانے وقت دایہ کا زندہ یا مردہ بچہ کو زور
سے باہر کھینچنا۔ لیس دار بلغمی رطوبتوں کا رحم کے اوپر گر کر اسکی رگوں کو ڈھیلا

کر دینا وغیرہ وغیرہ۔

علامات مرض۔ پیڑو۔ تہیگاہ میں سخت درد کا ہونا۔ بدن میں رعشہ سا پڑ جانا اور طبیعت کو وحشت کا معلوم ہونا۔ پٹھوں کا کھچ جانا۔ پاخانہ اور پیشاب کا بند ہونا۔ کمر اور مقعد کا درد ہونا۔ گاہ بگاہ بخار کا ہو جانا۔

علاج۔ اس حالت میں پہلے حقنہ کرنا چاہیے تاکہ آنتیں صاف ہو جاویں۔ اور پیشاب آور دوائی پینے کے واسطے دینی چاہیے۔ عورت کو پیٹھ کے بل لٹا کر دونوں رانوں کو ایک جیسا رکھنا چاہیے۔ کچھ ریشم لے کر اس کا ایک گیند سا بنا کر رحم کے اوپر رکھنا چاہیے۔ اور اقاقیا۔ مازو و مصطگی کا جوشاندہ بنا کر اس میں تھوڑا سا نرم ریشم بھگو کر آہستہ آہستہ اندر داخل کرنا چاہیے۔ تاکہ رحم پھر کبھی اِدھر اُدھر حرکت نہ کرنے پائے۔ پھر تھوڑا سا ریشم سرکہ میں تر کر کے فرزجہ کے طور پر رکھدیں اور مریضہ کو کروٹ بدل کر لیٹ جانے واسطے کہدیں رحم اپنی اصلی حالت پر آجائیگا۔ اگر ایک بار کے عمل سے آرام نہ ہو تو دوسرے یا تیسرے روز فرزجہ سابقہ نکال کر مورد گلسرخ۔ اقاقیا۔ پوست انار کا جوشاندہ تیار کر کے اسمیں بھگو کر رکھیں۔ مثانہ اور ناف کے اوپر اس جوشاندہ کو بطور نطول استعمال کریں۔

مازو جوکوب کر کے جوشاندہ تیار کریں۔ اس جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھائیں تو رحم اپنی اصلی حالت پر آجائیگا۔

۲ ماشہ مصطگی کا کھانا اور تھوڑا استعمال کرنا مفید رہتا ہے

(نوٹ) مریضہ کو کوئی ایسی دوائی نہ دینی چاہیے جس سے چھینک آنیکا اندیشہ ہو

بدبودار اشیاء کے سونگھنے سے بھی پرہیز لازم ہے خوشبویات کا سونگھنا نفع
بخش ہوتا ہے

خارش رحم

یہ مرض بھی خرابی حیض سے پیدا ہوتا ہے اس سے مریضہ ایسی حریص الشہوت
ہو جاتی ہے کہ سوائے جماع کے اُسکا دھیان ہی کسی اور طرف نہیں رہتا اور
جماع سے اُسکی تسلی نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ حاملہ عورتوں کو بھی یہ مرض ستاتی ہے
اور اندام نہانی میں غلاظت وغیرہ کے جمع ہونے سے بھی یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے
اس سے مریضہ بیحد تنگ ہوتی ہے اور کھجانے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

(۱) روغن گل روغن بنفشہ خارش کی جگہ پر ملنا چاہیئے۔
(۲) رسوت صندل کشنیز۔ کاہو۔ خرفہ۔ گھوٹ کر پلانا چاہیئے۔
(۳) نیم کے پتوں کو جوش دیکر اُس پانی کو ٹھنڈا کر کے دھو دینا چاہیئے۔
(۴) سیسہ کو آب کاسنی میں گھسکر لگانا مفید رہتا ہے۔
(۵) روغن چمیلی ۲ تولہ اور مردہ سنگ ۳ ماشہ کافور ۲ ماشہ۔ عرق گلاب ۳ تولہ۔ کم از کم چھ گھنٹہ کھرل
کر کے پارچہ پر لگا کر اندر رکھنا چاہیئے۔
(۶) شہد۔ گندھک بقدر ۴ رتی ہر روز مکھن میں کھلانا مفید رہتا ہے۔

اختناق الرحم (باؤ گولہ)

یہ بیماری مرگی اور غشی سے مشابہ ہوتی ہے۔ اسکی کیفیت یوں ہے
مریضہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے پیڑو کے پاس سے کوئی چیز (گولا سا) اٹھ کر

معدے اور گلے کیطرف جا رہی ہے جس سے دم گھٹنے لگتا ہے اور مریضہ بیہوش ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض - منی کا بڑھکر اندر بند رہنے کیوجہ سے زہریلا ہو جاتا ہے مگر یہ یونانی تھیوری ہے جو ویدک کے خلاف ہے۔ یا عرصہ تک خونِ حیض کا بند رہنا۔ یا خونِ حیض کا کھلکر نہ آنا یا خونِ حیض کا حد سے زیادہ خارج ہونا۔ ہمیشہ قبض کا رہنا۔ ہمیشہ سخت غم۔ غصّے کی حالت میں رہنا۔ بعض دفعہ مجامعت کی خواہش پوری نہ ہونے سے بھی یہ مرض ہو جاتی ہے۔

علاماتِ مرض جب نوبت کا وقت آیا ہے تو عقل و ذہن میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور سانس تنگی سے چلتا ہے رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور سر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے پانی جاری ہو کر اندھیرا سا چھا جاتا ہے۔ پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی چیز پیڑو سے اُٹھکر اُوپر کو جا رہی ہے۔ اسکے بعد تشنج واقع ہو جاتا ہے دھڑ اینٹھ جاتا۔ اور اعضاء کھنچ جاتے ہیں مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ مریضہ کبھی رونے لگ جاتی ہے۔ کبھی ہنسنا شروع کر دیتی ہے بعض دفعہ چیخیں مارنے لگ جاتی ہے۔ جب تشنج میں کمی ہوتی ہے تو مریضہ کو گلے سے ڈکاریں شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ حالت درست ہونے پر پیاس لگتی ہے مرگی اور بادِ گولہ میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ اسمیں مرگی کی طرح ہوش و حواس بالکل ضائع نہیں ہوتے۔ بلکہ ہوش آنے پر مریضہ کو دورانِ غشی کے حالات یاد رہتے ہیں۔ مرگی کی حالت میں منہ سے جھاگ آتا ہے۔ اس حالت میں جھاگ نہیں آتے۔

علاج - عام طور پر جلاب کا جمول کرنا اور دھونی دینا مفید ہے۔ افسنتین بقدر ۶ ماشہ یا سورنجان بقدر ۳ ماشہ کا جوشاندہ تیار کرکے پینا مفید رہتا ہے۔ گل

تھوڑی سی کستوری حل کر کے اُنگلی سے لگا کر رحم کے منہ پر ملنا چاہیئے۔ تشنج کی حالت میں
منہ پر سرد پانی کے چھینٹے لگانے چاہئیں اور مریضہ کو اونچی آواز سے پکارنا چاہیئے
سبب خون حیض کا ہو تو ایسی ادویات دینی چاہئیں جو خونِ حیض کو جاری کرنے
والی ہوں۔ اگر زیادتی منی کے سبب ہو تو اُسے اپنے خاوند کی صحبت اختیار کرنی
چاہیئے۔ اگر کنواری عورت کو اس سبب سے یہ مرض ہو تو اُسکی شادی کر دینے
سے مرض خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

سیلان الرحم

جس طرح کہ مردوں کے مرض جریان ہو جاتا ہے اسی طرح عورتوں کو
یہ سوم روگ ہو جاتا ہے۔ سوم روگ کے اسباب یہ ہیں۔ کہ کثرت جماع
زیادہ فکر و رنج۔ طاقت سے زیادہ محنت یا کثرت کرنا تیز جلاب کا لینا یا زہریلی ادویات
اشیاء کا استعمال کرنا۔ ان اسباب سے جسم کے اندر سے صاف بغیر بو کے سفید
رنگ کی ایک رطوبت اندام نہانی کے راستے سے خارج ہوتی ہے۔ جو عورت کو
کمزور ناکارہ اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل بنا دیتی ہے بعض دفعہ تو یہ رطوبت
حیض جاری ہونے کے قبل یا بعد خارج ہوتی ہے۔ مگر جب مرض زیادہ بڑھ جاتی ہے
تو ہر وقت بہتی رہتی ہے۔ دھوتی یا جامہ وغیرہ تر ہو جاتا ہے۔ مرد کی قربت
سے فوراً پانی بہنے لگ جاتا ہے اور صحبت سے بالکل حظ حاصل نہیں ہوتا
طبیعت ہمیشہ بےچین رہتی ہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے منہ اور تالو خشک ہو جاتے
ہیں۔ کبھی اس سے بیہوشی ہو جاتی ہے۔ جماہیاں بہت آتی ہیں۔ کبھی

انٹ سنٹ بکواس کرنے لگ جاتی ہے چہرا اور وکھا پڑ جاتا ہے۔ یعنی جسم کی
چکنائی دور ہو جاتی ہے۔ باوجود اچھا زیادہ کھانے پینے سے بھی دل خوش
نہیں ہوتا۔ بلکہ کمزوری بڑھ جاتی ہے۔

یہ مرض تقریباً بہت سی مستورات کو ہو جاتا ہے لیکن جیسا کہ یہ مرض خطرناک
ہے۔ ویسے ہی اسکے علاج کی پرواہ لوگ کم کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ کثرت اموات
مستورات ہیں۔ مردوں کا فرض ہے کہ جب ان کے گھر میں ان کی عورت کو ایسا
عارضہ ہو تو فوراً علاج کریں اگر مفرد یا معمولی علاج سے آرام نہ ہو تو کسی لائق معالج سے علاج

خاص نسخہ سپاری پاک کا۔ دکھنی سپاری جو کہ چکنی ہوتی ہے۔ آدھ سیر
لیکر خوب کوٹ کر کپڑ چھان کر لیویں اور آدھ سیر گھی میں ڈال کر خوب بھونیں بعد کو
چار سیر دودھ ڈال کر ماوا تیار کریں۔ پھر چار سیر مصری کی چاشنی کرکے وہ ماوا چاشنی
میں ڈال کر پاک یعنی معجون تیار کریں۔ اور مندرجہ ذیل ادویہ خوب کوٹ چھان
کر سفوف تیار کرکے بیچ میں ملا دیں۔ الائچی۔ کھرہٹی۔ کنگیرن کی چھال لونگ
جائفل۔ جاوتری۔ پترج۔ سونٹھ۔ ستاور۔ موصلی۔ کونچ کے بیج۔
بداری قند۔ گوکھرو۔ ثعلب مصری۔ بہلوچن۔ اسگند۔ چندن۔ اگر۔ ہر ایک
دوائی دو دو تولہ لیں اور کستوری چھ ماشہ بھیم سینی کافور ۲½ ماشہ
کشتہ چاندی۔ ایک تولہ۔ کشتہ رانگ نہایت عمدہ ایک تولہ۔ بس سپاری
پاک تیار ہے اسکو ہر روز چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا جاوے تو یہ روگ
دور ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے کھانے کے لائق نہایت ہی عمدہ لذیذ اور مقوی
دوائی ہے۔ مردوں کے جریان کو رفع کرتی ہے۔ اگر خود تیار نہ کر سکیں تو

ہمارے کارخانہ سے تیار شدہ منگوا کر استعمال کروادیں۔
فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب حوض قاضی دہلی سے طلب
کرادیں۔
سفوف - سپاری ۲ تولہ - مائیں ۲ تولہ موچرس ۳ تولہ گل دھاوا ایک تولہ
مازو ۱ تولہ - سب اشیاء کو خوب کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں اور ہر روز
بقدر ایک تولہ کے دودھ کے ہمراہ استعمال کریں - آرام ہوگا۔
سفوف - (۱) کالکڑا سنگی ۱½ ماشہ لیکر سفوف کرکے چینی ملاکر پانی یا گائے
کے دودھ کے ہمراہ پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔
(۲) بالچھڑ بطور فرزجہ رحم کے منہ پر رکھنے سے رطوبتیں خشک ہوکر رفع
ہوجاتی ہیں۔
(۳) مازو نیم کوب کرکے اسکا جوشاندہ تیار کرکے اسمیں بیٹھنے
سے آرام ہوتا ہے۔
(۴) پھٹکڑی کھیل کرکے رحم کے اندر رکھنے سے رطوبات خشک ہوجاتی
ہیں - بقدر ایک رتی پانی کے ہمراہ کہانا بھی مفید ہے۔

عورتوں کا حسن برقرار رکھنا

(دبلی پتلی لاغر اور بدصورت عورت کو حسین واچھے خط و خال کا بنانا)
حیض کے ایام میں عورت کے دل سے ہر قسم کے رنج و غم اور تفکرات

دور رکھنے چاہئیں۔

وہ ان ایام میں آگ کے پاس نہ بیٹھے کوئی مشقت کا کام نہ کرے غسل سے پرہیز کرے۔ جب تک عورت بیس۲۰ سال کی عمر کی نہ ہو جائے ہرگز جماع نہ کرے کیونکہ کمسنی کے حمل سے عورتوں کی خوبصورتی کافور ہو جاتی ہے۔ حیض کے ایام میں ہرگز جماع نہ کرے۔ حمل کے دنوں میں مطلقاً مباشرت کا خیال بھی دل میں نہ لانا چاہئے۔

عورت کو ہر روز صبح و شام ایک ایک دو دو میل تک حسب مقدار قوت جسمانی سبزہ وادی کی گشت کرانا چاہیے۔ اس سے لاغری و بدصورتی دور ہوتی ہے۔ غذا زیادہ تر از قسم نباتات کھلایا کریں۔ حیوانی غذا سے حتی المقدور اجتناب رہے۔ اور یہ سفوف۔ خوب کلاں ۲ تولہ زوفا خشک ۲½ تولہ زعفران ½ تولہ خوب باریک کرکے بلاناغہ علی الصباح آٹھ ماشہ بھینس کے ۳۰ تولہ دودھ سے کھلایا کریں پندرہ روز تک اور ساتھ ساتھ سبزی کا نظارہ اور چہل قدمی مجامعت سے قطعی پرہیز۔ پھر دیکھو لاغر اور نحیف عورت کیسی ترت پھرت قوی اور فربہ ہوتی ہے

رنگت سیاہ و زرد اور داغ و چھیپ دور کرنے کا اُبٹن

زراوند مدحرج۔ تخم میتھی۔ ناگرموتھ۔ اکلیل۔ حاشیش۔ بیخ نے۔ مردارسنگ۔ تخم مولی۔ سب ہموزن لیکر سفوف کرکے کپڑچھان کرلیں رات کو سوتے وقت پانی میں گھول کر چہرے پر لیپ کرادیں صبح اُٹھ کر بھینس کے

...رم دودھ سے منہ دھلوائیں۔

...و خال اچھے کرنا۔ شریفانہ و امیرانہ خیالات رہیں تو صورت و شکل ...اچھی ہونے لگتی ہے۔ اگر چیچک وغیرہ کے سبب چہرہ بدصورت ہو گیا ہو تو ...بذریعہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔ پہلے مردار سنگ پاؤ بھر باریک کر کے بیس دن ...بھینس کے دودھ میں بھگو دیں بعد ازاں اس کے نصف بوزہ ارسنی ملا کر ...دودھ میں گھول کر تین چار گھنٹہ روزمرہ لیپ کر کے دھویا کریں تمام گڑھے بھر ...جائیں گے۔ جوز جندم اور والان قبور ہموزن سرکہ میں رگڑ کر عنماد کریں تو حسن ...اور دلفریب ہو جاتا ہے اور تمام خد و خال نہایت خوبصورت ہو جاتے ہیں۔

...ت) خوبصورتی کے متعلق ہمارے زیر غور ان امورات میں سے خاص تراکیب ...ہیں جن سے ضرورت مند اصحاب بذریعہ خط و کتابت پوشیدہ طور سے فائدہ ...اٹھا سکتے ہیں۔

...عورتوں و مردوں کیلئے خاص اصول و قاعدے

جن سے پورے سو سال تک علامات پیری ظاہر نہ ہوں
اور انسان اپنی تندرستی قائم رکھ کر راحت و چین سے پوری
عمر طبعی حاصل کرے۔

کوئی عورت کسی حالت میں بھی ۱۶ سال عمر سے کم میں شادی نہ کرے۔ اگر ایک ...کمسن لڑکی ہر روز ورزش کرتی رہے۔ صرف سبزی (نباتاتی) غذا کھائے ...رات کو صرف پانچ چھ گھنٹے سوئے۔ دن کے وقت کوئی سمہ (وقت) بیکار نہ

تو اسکو ۱۶ سال کی عمر سے پہلے حیض ہرگز نہ آئیگا۔ اور اگر کوئی لڑکی دس سال عمر میں نمک مرچ مصالحہ جات وغیرہ یکلخت بالکل چھوڑ دے اور ساتھ ہی ورزش اور کاروبار کی مشق میں لگی رہے تو ہم ذمہ داری سے کہتے ہیں کہ وہ دیوی تیس سال کی عمر تک برہمچاری رہ سکتی ہے اور اس کو حیض کا خون بھی نہ جاری ہوگا۔

جب شادی ہو جائے تو عورت کو لازم ہے کہ اپنے پتی (خاوند) سے ایک ماہ میں صرف دو دن مباشرت کرے۔ ایک تو اس دن جب تین یا چار دن کے بعد (جب تک کہ خون جاری رہے) حیض سے پاک ہو اور غسل کرے اُس دن اس حالت میں پتی سے ہمبستر ہو جب کہ اُسکا اپنا بایاں سور چلتا ہو اور دوسرے اس کے اس دن کے بعد حیض کے ایام میں مرنا قبول کرے مگر جماع کیلئے مطلقاً رضامند نہ ہو۔ حمل کے ایام میں مجامعت سے کلی پرہیز کرے۔ جب تک بچہ دودھ پیتا رہے کسی حالت میں بھی خاوند سے نہ ملے۔ حمل کے ایام سے لیکر جب تک کہ بچہ کا دودھ نہ چھڑایا جائے آگ کے قریب نہ بیٹھے۔ گرم غذا نہ کھائے کھڑی ہو کر پانی نہ پیئے۔

صرف مردوں کے لیئے

کوئی مرد ۲۵ سال عمر سے پہلے شادی نہ کرے اور برہمچریہ الیا پختہ عمل میں لائے کہ خواب میں بھی ویرج گرنے نہ پائے شادی کرنے پر جیسا نیم عورت کے لیئے بیان کیا گیا ہے۔ اس پر عمل کرے اور ہرگز یہ نہ خیال کرے کہ مجامعت سے منشا کسی لذت کی سیری ہے۔ بلکہ حمل کو مدعا سمجھے۔

وقت جماع کرے جب کہ دائیں کا سور چلتا ہو خواہ کوئی موسم ہو۔ اول تعدود
ایک دفعہ تھوڑا سورج چڑھنے کے وقت غسل ضرور کرلے۔ دن رات میں سات
سے زیادہ اور چار گھنٹہ سے کم کسی حالت میں بھی نہ سونا چاہئیے۔ کسی کا
قرض نہ رہے ہمیشہ آمدنی سے کم خرچ رکھے۔

ہردو کیلئے مشترکہ اصول

(۱) ہر قسم کی منشیات سے قطعی پرہیز رکھو۔ (۲) گرم گرم غذا کسی حالت میں
نہ کھاؤ۔ (۳) لحم انڈا۔ مچھلی۔ شراب وغیرہ اشیاء کو برا سمجھو۔ صرف بناتاتی
کھاؤ۔ (۴) ایک وقت میں دیرہضم اور زود ہضم غذائیں ملاکر مت کھاؤ
زیادہ اور جلد ہضم ہونیوالی چیزیں کھاؤ۔ (۵) جو چیز کھاؤ کم از
کم بتیس دفعہ چبا کر کھاؤ۔ (۶) کوئی جانور مت پالو (۷) جس مکان میں
رہتے ہو وہاں نیچے کچھ فرش ضرور بچھاؤ۔ دیواروں سے کم از کم ایک گز
کے فاصلے پر سونا لازم ہے اور دو تین دروازے کھلے رکھکر سونا چاہئیے
ہمیشہ دائیں پہلو پر سونا لازم ہے۔ جب تک اچھی نیند نہ آئے خواہ مخواہ
نیند کو یاد نہ کرنا چاہئیے۔ (اس سے سستی و کاہلی لاحق ہوتی ہے)

جلق اور اسکی حقیقت

جلق ایک بدعادت ہے جو بچپن میں بدصحبت یا حالت جوانی میں مجرد ہونے
سے پیدا ہوتی ہے۔ جلق کو سنسکرت میں ہستھ متھن اور فارسی میں

مشت زنی وعام زبان میں ہاتھ رس کہا جاتا ہے۔ چھوٹے بچے جب اسکول میں جاتے ہیں تو ان کو
بد صحبت لڑکے مل جاتے ہیں یا عام لڑکے ایسے لڑکوں کی صحبت میں پڑ جاتے ہیں جن کو یہ بدعادت
پہلے سے ہوتی ہے بعض استاد بھی ایسے نالائق ہوتے ہیں جو اپنے اعلیٰ فرض سے گر کر اس قبیح عادت
کے معاون ہوتے ہیں جن سے بچوں کو یہ عادت پڑ جاتی ہے۔ جالق اپنے ہاتھ
سے یہ ناجائز فعل ادا کر کے ایسی بیش قیمت نعمت (منی) کو ضائع کر دیتا ہے
جس پر تمام زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ یہ بدعادت مانند سیاہ سانپ کے ہے
جو اپنے ڈنک سے معصوم بچوں کی جان تباہ کر ڈالتا ہے۔ جب اس موذی مرض کا
زور ہوتا ہے تو پھر وید حکیم ڈاکٹر یا رشتہ دار کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر سکتا
اور نہ ہی کسی کی کچھ پیش جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بچوں کی جسمانی ذہنی واخلاقی
زندگی کے عالیشان مکان کو گرا کر ڈھیر کر دیتا ہے۔ یہ ایسا نامراد مرض ہے
جس نے ایسے بچوں کو جنہوں نے بڑے ہو کر عالی دماغ ہونا تھا اور شہ زوری
میں رستم ثانی بننا تھا۔ ملک وقوم کی خدمت میں ہاتھ بٹانا تھا۔ اوائل عمری میں ہی
زمین کی گود میں سلا دیا۔ اگر بدقسمتی سے زمین نے بھی اپنی گود کو نہ پسارا۔ تو
اندھے۔ لنگڑے کند ذہن دائم المریض بن کر اپنی قسمت کو کوستے حسرت
وافسوس سے تڑپتے اور بیقراری و بے چینی سے شب و روز بسر کرتے ہوئے
(مردہ زندگی) کو بسر کرنے لگے۔

اس بدعادت کا پہلا حملہ جو جسم پر ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ معدہ کی طاقت
بالکل جاتی رہتی ہے۔ بھوک کا لگنا موقوف ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے
اسکے علاوہ قبض کا ہر وقت رہنا۔ خوراک کا ہضم نہ ہونا اور گاہ بگاہ دستوں کا

......آنا۔ کھٹی ڈکار آنا۔ اور دل وسینہ میں جلن کا ہونا اس قسم کے
نے ظہور پذیر ہو جاتے ہیں۔ جگر کی حالت کا تو کچھ پوچھو ہی نہیں اسقدر کمزور
سست ہو جاتا ہے کہ اپنے فعل کو مناسب طریقہ سے سرانجام ہی نہیں دے سکتا
بطرح دیگر اعضاء کے فعل میں بھی بے ترتیبی واقع ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ
تمام جسم کا ناکارہ ہو جانا ہوتا ہے کیونکہ جب غذا ہضم نہیں ہوتی تو دیگر اعضا
کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر کیا ہے بدن میں کمزوری سستی بے چینی کا ڈیرہ
رہتا ہے۔ جسمانی یا دماغی کسی قسم کی محنت کرنے کو جی نہیں چاہتا فرخندہ
دلی چستی تو بدن میں نام تک کو نہیں رہتی۔ یہ علامات تو ابھی اس شخص
کی ہو گئی ہیں جس کو یہ بد عادت تھوڑے عرصہ سے شروع ہوئی ہو
اور کم ہو۔ اگر یہی عادت دیرینہ ہو جاوے یا اسکی مشق زیادہ رکھی جاوے تو
عمر کی نشو و نما اور قوت حافظہ وروحانی ترقی کا دروازہ ہمیشہ کے لیئے
بند ہو جاتا ہے۔ جسم کی ہڈیاں کرم خوردہ کیطرح پوری ناکارہ اور کمزور
ہو جاتی ہیں۔ عضلات ڈھیلے اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ چہرے کی رونق
یا آگے پڑ جانے سے جاتی رہتی ہے اور کسی قسم کی جسمانی ذہنی یا روحانی
محنت ہرگز نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کبھی صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت
رہتی ہے۔ دیکھنے میں شکل انسان نظر آتا ہے لیکن دراصل وہ خالی
ڈھانچہ ہوتا ہے۔
آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ اس جلق سے اسقدر کمزوری کیوں اور کسطرح
پیدا ہوتی ہے سو لیجئے۔ سمجھنے میں تمام اعضاء دل و دماغ

وغیرہ بڑہتے اور پرورش پاتے ہیں جن کے واسطے اول تو غذا عمدہ دکافی
چاہیئے- دوسرے ہاضمہ کی طاقت ٹھیک ہونی چاہیئے لیکن مجلوق شخص کی
ہاضمہ خراب ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے کھائی ہوئی غذا اچھی طرح ہضم نہیں
اور نہ ہونے ہضم غذا کے رس وخون وغیرہ نہیں بنتے- جب یہ نہ بنے تو
اعضاؤں کی پرورش کسطرح ہو- بجائے بڑہنے کے کمزور ہونے شروع
ہوجاتے ہیں-

جلق سے اعصاب یعنی پٹھے کمزور ہوجاتے رگوں میں پانی پڑجاتا ہے
اور پھول جاتی ہیں- مجامعت سے لذت حاصل نہیں ہوتی- گلا خشک ہوجاتا
ہے پیاس بہت لگتی ہی- ہاتھ پاؤں کے تلووں میں سرد پسینہ آتا ہے
دلمیں دھڑکن تپ دق- سل مرگی فالج گٹھیا- بواسیر خبط جنون سکتہ
رعشہ- نفخ- بدہضمی- دستوں کا لگ جانا جریان احتلام- سرعت انزال- نامردی
دمہ خفقان- سردرد- کمردرد- جگر میں درد- دائمی قبض- اعضاء رئیسہ
کی کمزوری- ضعف بصارت- ضعف باہ کے علاوہ جسم دبلا اور کمزور
چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے- نزلہ وزکام تو دق تشنیق بن جاتے ہیں مرض
نسیان کا دور دورہ ہوجاتا ہے-

مجلوق شخص کی آنکھیں اندر کو دھس جاتی ہیں شکل وحشیانہ ہوجاتی
ہے- بزدل- پرلے درجہ کا- اولاد پیدا کرنے کے لائق بھی نہیں رہتا عضو
تناسل میں خم آجاتا ہے یا جڑ پتلی پڑجاتی ہی- جسکی وجہ سے انتشار کم اور
اور لذت جماع مفقود ہوجاتی ہے- اول تو انتشار ہوتا ہی نہیں!

...تو بھی تو قبل از جماع یا بوقت دخول فوراً ہی اخراج ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے
...شرمندگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

مجلوق شخص کا مثانہ کمزور ہو جاتا ہے بار بار پیشاب آتا ہے۔ سر کے بال
...از وقت سفید ہو جاتے ہیں۔ دانت ہلنے لگ جاتے ہیں۔ ٹانگیں کمزور
...جاتی ہیں۔ معمولی کام کرنے سے تھکاوٹ۔ تھوڑا چلنے یا سیڑھیاں چڑھنے سی
...سانس پھول جاتا ہے اور ہانپنے لگ جاتا ہے۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے
...جاتے ہیں۔ تنہا رہنا پسند کرتا ہے۔ دوسرے سے آنکھ ملانے سے
...کرتا ہے۔

مجلوق شخص اگر زیادہ عرصہ تک اس فعل کو کرتا رہے تو پاگل ہو جاتا ہے
...عرصہ ضروری نہیں۔ یہ مزاج پر بھی منحصر ہے بعض تو تھوڑے ہی عرصہ
...پاگل خانہ کے لایق بن جاتے ہیں۔

بعض لڑکے جن کو نسیان ہو جاتا ہے۔ یا اسکول میں پڑھنے سے جی چراتے
...ہیں۔ ان کو ضرور یہی بد عادت ہوتی ہے۔ مگر والدین اور استادو اسبات
...مطلق خیال ہی نہیں کرتے۔ صرف اسپر اکتفا کر دیتے ہیں کہ یہ کند ذہن
...نالائق ہے۔

جلق کی بد عادت کا جس طرح جسم پر اثر پڑتا ہے۔ اور طرح طرح کے
...امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اخلاقی طاقتوں کا بھی ستیاناس ہو جاتا
...من اور دیگر اندریوں کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ نیک و بد
...سوچنے و غور کرنے کی طاقت جاتی رہتی ہے۔ بھلے کاموں سے نفرت

اور برے کاموں سے رغبت بڑھ جاتی ہے۔ دھرم وایمان کھو بیٹھتا ہے چوری زناکاری پر ڈٹا رہتا ہے اور اپنی بری عادت سے دوسروں چال چلن بھی بگاڑ دیتا ہے۔

جلق کی روک تھام

سب سے اول تو والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں۔ ان کو کمینہ ملازموں کے ہمراہ اکیلے باہر نہ جانے دیں اور اگر تعلیم کے لئے کسی استاد کے پاس بھیجا ہو تو اس بات کا خیال کرنا چاہیے کہ استاد کیسے چال چلن کا آدمی ہے۔ پھر یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بچہ جن لڑکوں کے کیساتھ کھیل کود کرتا ہے ان میں تو کوئی ایسا بدچلن لڑکا نہیں ہے۔ لڑکے کو رات کبھوقت یا دوپہر کیوقت کبھی کسی دوسرے لڑکے کے ہمراہ کسی تنہا جگہ بیٹھنے یا باہر سیر کرنے کے لئے نہ جانے دینا چاہیے۔ گویا کہ والدین کو ہر نقل و حرکت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور جب بچہ پندرہ سولہ سال کا ہو اُسے کسی طریقہ سے اس بری عادت کے نقصانات بھی ذہن نشین کروا دینے مناسب ہیں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بچوں کے ساتھ ایسی گفتگو کرنا اخلاق کو بگاڑتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ ایسی ہدایات سے بچہ کو محروم رکھنا اُسکے ساتھ دشمنی کرنا اور اوسکی زندگی کو تباہ کرنا ہے۔ اگر اسطرح نگرانی کی جاوے تو بچہ اس بدعادت کا مرتکب ہی نہیں ہوتا۔ ورنہ جب ایکبار اس سیاہ سانپ نے ڈس لیا تو پھر اس کے زہر سے نجات پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ تو والدین

اور سرپرستوں کا فرض اب خلق کے بھلائی کے واسطے چند ہدایات درج
کیجاتی ہیں۔

کسی ایسے شخص کو جس کو کہ بدقسمتی اور بدصحبت سے یہ بری عادت پڑگئی
ہو کسی نیک شخص کی زبانی یا کسی ایسی مفید کتاب سے اس بدعادت کے بدنتائج
و اثرات سے آگاہی ہو جائے تو اُسکا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ اس بدعادت
کو ترک کردے۔ ترک کرنے کے واسطے اُسے یہی علاج کرنا چاہیئے کیونکہ ہونیوالی
مرض کی تکالیف کا اندازہ لگاکر اور اپنی زندگی کی کشتی کو ڈگمگاتی دیکھ کر خود ہی اپنے
دل کو لعنت ملامت کرے اور جن بدخصلت اشخاص کی بدولت اُسے یہ تباہ کن
تحفہ حاصل ہوا ہو اُن کی صحبت ترک کردے۔ جب عادت چھوٹ جائے تو
اس سے پیدا شدہ نقائص کو رفع کرنے کی فکر میں کسی لائق معالج سے
مشورہ لے اور شرم کو بالائے طاق رکھ کر اپنی کرتوت کا اظہار بےکم و
کاست کردے۔ یہ نہیں کہ اپنی کرتوت پر پردہ پوشی کرنے کے لیئے اور کی
اور ہی وجہ و مرض بیان کرے یہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجلوق شخص کی
قوت باہ جاتی رہتی ہے اور وہ عورت کے کام کا نہیں رہتا۔ بلکہ عورت
بےشرم ہو جاتی ہے اور کمی قوت و نامردی کا سب سے بڑا سبب یہ بدعادت
ہوا کرتی ہے۔ اس واسطے کھانے و لگانے کی ادویات آگے قوت باہ
و نامردی کے بیان میں درج کی جاوینگی۔

اغلام

یہ بدعادت جلق کا دوسرا ہمجنس ہے اسکی زیادہ تشریح کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ صرف اتنا ہی لکھ دینا کافی ہے کہ یہ فعل جلق کے علاوہ بغیر عورت کے طفلوں سے خلاف قانون اور خلاف فطرت مباشرت کرنے کو کہتے ہیں جس سے وہی تمام نقائص و امراض پیدا ہوتے ہیں جو جلق کے بیان میں لکھے جا چکے ہیں اور ویسی ہی خطرناک و مہلک مرض ہے بلکہ اس سے بڑھ کر گناہ ہے جسکے لئے قانونی سزاوار اور عاقبت میں بھی منہ کالا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر قانونی طور پر میعاد سزا گذار کر رہا بھی ہو جائے تو ممکن ہے۔ مگر پرماتما کی درگاہ میں یہ ایسا جرم ہے کہ جس کے لئے بخشا جانا ہی ناممکن ہے۔

کثرت جماع اور اُسکے نقصان

جماع کی تعریف و ضرورت ہم بیان کر چکے ہیں اب جاننا یہ ہے کہ کثرت جماع کیا چیز ہے۔ سو کسی خاص تشریح کی محتاج نہیں۔ جماع کا مطلب آپ جان گئے کثرت کے لفظی معنے جاننے کوئی مشکل بات نہیں۔ جسے ہر ایک سمجھتا ہے کہ مراد زیادتی سے ہے۔ یہ دو طرح سے کیجاتی ہے۔ ایک تو کسی دیگر عورت سے۔ دوسرے اپنی ہی عورت سے۔ دیگر عورت سے جو فعل کیا جاتا ہے وہ کثرت جماع کے علاوہ گناہ اور جرم بھی ہوتا ہے۔ مگر اپنی ہی عورت سے جو لوگ سوائے ان ایام کے جو کہ اولاد پیدا کرنے کے لئے مخصوص

ں مباشرت کرتے ہیں کثرت جماع ہی۔ اور یہ کہ جسقدر فاصلہ ایک دوسرے جماع
چاہیئے۔ اُسکے خلاف کرنا کثرت جماع مثلاً بعض لوگ جب کسی حکیم کے پاس
نے ہیں تو دریافت کرتے ہیں کہ کوئی ایسی دوائی ہو کہ جس کے کھانے سے ایک
ن میں کئی بار اس فعل پر لگ سکوں۔ وہ بیوقوف یہ نہیں جانتے کہ یہ کثرت جماع
ہماری قوت کو زائل کر دیگی اگر ان کو یہ بات معلوم ہو کہ یہ قوت ہی زندگی
اور شباب ہی۔ تو کبھی ایسا نہ کریں۔ اس قوت کے کم ہو جانے سے جناب
بے صاحب آ منہ دکھاتے ہیں اور اسی قوت کی دور ہو جانے سے انسان
ذہ اجل بن جاتا ہے۔

کثرت جماع کے ذریعہ سے جو منی خارج ہوتی ہی۔ اس کا ایک قطرہ ایسا
بہا ہے کہ اُس سے جیو یعنی روح اور جان پیدا ہوتی ہے۔ اس جماع کی
رت سے جوہر روح میں نقصان پہونچتا ہے اور جماع کی خواہش و قوت
ان اعضاء پر منحصر ہے وہی دل و دماغ و جگر۔ اعضائے تناسل کمزور ہو جاتے
ہیں۔

کثرت جماع سے پہلے تو بیرج یعنی منی کا اخراج ہوتا ہے۔ اُس کے
بعد تمام دھاتو جن سے کہ منی بنتی ہی۔ ان میں کمی واقع ہونے لگ جاتی ہے اور
آہستہ آہستہ تپ دق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ علاوہ اسکے مندرجہ ذیل
امراض۔ ضعف۔ قوت باہ۔ کمزوری اعصاب و بصارت و جریان۔ احتلام
سرعت انزال۔ دل و دماغ اور جگر کی کمزوری۔ دل کا دھڑکنا۔ معمولی
چلنے سے ہانپنے لگنا۔ جسم کا پیلا ہو جانا۔ پیشاب کا بار بار آنا۔ پیشاب کے

ساتھ رنگ کا جانا۔ منی کا پتلا پڑ جانا۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ چہرہ کی رونق دور ہو جانا۔ اور بدنما داغوں کا نمودار ہو جانا۔ حسن و جوانی کا نشان جاتا رہنا۔ بدہضمی و قراقر پیٹ گردہ و مثانہ کی کمزوری حافظہ کمزور ہو کر یادداشت کا کم ہو جانا۔ مرض نسیان کا ظاہر ہونا۔ یہاں تک کہ لقوہ فالج رعشہ کا ہو جانا۔ سردرد کمر درد پیٹھ درد کا ہونا سر کی بالوں کا گر جانا آنکھوں سے پانی چلنا وغیرہ وغیرہ

پس لازم ہے کہ آپ کثرت جماع سے پرہیز کر کے ان تمام امراض کا منہ دیکھنے کے بھی روادار نہ ہوں اور انسان بن کر حیوانوں کے رتبہ کو حاصل نہ کریں۔ نہیں نہیں۔ میں نے یہ لفظ لکھکر غلطی کی۔ اگر آپ کثرت جماع کے عادی ہیں تو آپ حیوانوں سے بدتر ہیں۔ کیونکہ حیوان قانون قدرت کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرتے بلکہ اسقدر پابند رہتے ہیں کہ سوائے وقت معینہ کے نہ تو نر مادہ کے نزدیک جاتا ہے اور نہ مادہ نر کو نزدیک آنے دیتی ہے۔ لیکن انسان ہے کہ اس اصول کی پابندی کو توڑکر قانون قدرت کے خلاف کرتا اور عذاب میں پڑتا ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش لوگ محض اس خیال سے اپنی عورت کے ساتھ کثرت مباشرت کرتے ہیں کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ مرد کم طاقت ہے۔ یہ محض ان کی غلطی ہے عورت کبھی بھی اسکو پسند نہیں کرتی اگر کوئی عورت ایسی خواہشمند ہے تو جان لو کہ مرد ناکارہ ہے۔ اور وہ کچھ عرصہ اسطرح مشغول رہ کر اپنی طاقت کو ہمیشہ کیلئے کھو کر بعد عورت کے کام کا ہرگز نہیں رہیگا۔ کثرت جماع صرف مرد کو ہی نقصان نہیں پہنچتا عورت کو بھی ویسے ہی نقصان پہنچتا

سیلان الرحم وغیرہ امراض آدباتے ہیں - گویا کہ کثرت مجامعت سے مرد عورت دونوں کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے - زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں عقلمندوں کے واسطے اتنا ہی کافی ہے - کہ کثرت جماع کرنیوالا شخص اپنا اپنی عورت کا دشمن ہے اور پرماتما کے آگے گنہگار ہے۔

رنڈی بازی

اپنی عورت کے سوائے کسی دوسری عورت جو رنڈی ہو یا شادی شدہ ہو یا بازاری ان سے مباشرت کرنا ایک ہی بات ہے اور زنا کاری میں تصور - تاہم رنڈی بازی یا بازاری عورت میں تمام خانگی عورتوں سے زیادہ نس ہیں - ان کالی ناگنیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئیے - یہ پیسہ کی یار اور مطلب پرست ہوتی ہیں - دوسروں کی دولت لوٹنے کے واسطے ظاہری بناؤ سنگار کرکے دوسرے کو دام میں پھنسا لیتی ہیں - نادان مرد یہ خیال کرتا ہے کہ بس یہ میری ہی ہے - اور وہ بھی اسی طرح باتیں بنالیتی ہے کہ گویا سینہ سے دل نکال کر دکھانے کو تیار ہے مگر کس لیئے - صرف زر کے لیئے - اُسے نہ مرد کی جوانی سے محبت حسن وجمال سے رغبت نہ نیک خصلت سے سروکار نہ غیر مذہب سے عار - نہ مذہب والے سے پیار - ہندو مسلم - سکھ - عیسائی - بھنگی - چمار - بچہ - بوڑھا جوان - میلا کچیلا دہقان - بصورت بے عقل انسان - سبھی یکساں ہیں بشرطیکہ زردار ہوں - اور بیوی کی ہنڈیا کے اخراجات کو پورا کر سکتے ہوں - جب کوئی زردار قابو میں آگیا - بس کیا ہے فوراً اپنا فریفتہ بنا لیا اور یہ سمجھ کہ اسکی

پاس ہے چند دنوں میں کھسکا لیا پھر وہی صاحب دولت ہیں کہ جوتوں کی مار
لعنت پھٹکار کھاتے اور حقہ کی چلم بھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کئی نوجوانوں
نے ان کے دامِ محبت میں پھنسکر اپنی منکوحہ بیوی کی زندگی تباہ کردی بال
بچوں کا خیال نہ بزرگوں کی شرم و لحاظ کچھ نہیں ہوتی جب تمام نقد دولت
لٹا دیتے ہیں تو رہائشی مکان بھی ہبہ کروا دیتے ہیں۔ پھر خود بھیک مانگنے
پر اُتر آتے ہیں۔

آپ حیران ہوں گے کہ جب ایک انسان اپنی تمام دولت و اپنا دل کسی
رنڈی کو دے دیتا ہے تو وہ بھی آخر کچھ اُسکو صلہ میں دیتی ہوگی بے شک
یہ خیال آپ کا ٹھیک ہے دولت لیکر مفلسی ناداری بخشتی ہے غیرت لیکر بے غیرتی دیتی ہیں جوانی لیکر بڑھاپا
عطا کرتی ہیں۔ دھرم و ایمان لیکر بے ایمان و گنہگار بناتی ہیں تندرستی
لیکر کمزوری و امراض کا خزانہ حوالہ کر دیتی ہیں جن میں سے ایک ایسا
تحفہ ہوتا ہے جو تمام زندگی بھر کام آتا ہے۔ یعنی کمی قوت باہ۔ جریان احتلام
نامردی کے علاوہ سوزاک و آتشک ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی مہلک و خطرناک
بیماری ہے۔ جو آخری دم تک پیچھا نہیں چھوڑتی اول یہ کہ جب اسکا زخم تناسل
پر شروع ہی میں ہوتا ہے تو ایسی ہوتی ہے۔ جو آگ گرم کئے ہوئے لوہے
سے داغنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ الغرض جن کو یہ مرض ہو جائے
اُسکی تکلیف وہی جانتے ہیں۔

علاوہ اس تکلیف کے خورد و کلاں و دوست احباب بجائے ہمدردی
کے نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک طرف تو شدت مرض کی

ے جان جاتی ہے اور دوسری طرف لعنت پھٹکار سے دنیا دل کو ستاتی
ہے۔ الغرض ہر وقت مصیبت ہی مصیبت نظر آتی ہے اور آخر انسان زندگی
سے بیزار ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب یہ مرض انتہائی درجہ
پہنچ جاتی ہے تو تمام بدن پر اسکا مادہ پھوٹ آتا ہے اور زخم ہی زخم
ہو جاتے ہیں اور لقوہ فالج جوڑوں کا درد شروع ہو جاتے ہیں ناک
بیٹھ کر انسان بدصورت ہو جاتا ہے اور تالو میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ جسم سے
اس قدر بدبو آتی ہے کہ کوئی نزدیک تک نہیں پھٹکتا اگر اسطرف سے
اتفاقیہ کوئی گذر بھی جائے تو بو سے تنگ آکر تھوک کر گذر جاتا ہے۔ اسوقت
کی حالت دیگر لوگوں کو سبق حاصل کرنے کے لیئے زیادہ موثر ہوتی ہے
اس مرض کا خاتمہ یہاں ہی نہیں کہ مریض تنگ آکر جان سے چلا جائے
بلکہ اسکی نسل میں بھی یہ مادہ سرایت کر جاتا ہے اور جب اولاد پیدا ہوتی ہے
تو شروع میں ہی اس مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔ ورنہ یہ مادہ بعد میں اپنا اثر
کر کے اسکی جان و صحت کا خواہاں بن جاتا ہے۔ کئی بچے تو کم عمری میں ہی لقمۂ
اجل ہو جاتے ہیں۔ جو زندہ رہتے ہیں وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار
ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جب انسان باہر سے یہ میوہ خرید
لاتا ہے تو عورت کو بھی اس میوہ کی چاشنی چکھنی پڑتی ہے۔ اگر تعلیم یافتہ لوگوں
کے ہاتھ میں ہماری یہ کتاب پہونچے تو ان کی خدمت میں عرض کر دینا ضروری ہے کہ
جہاں تک ممکن ہو سکے وہ اس بات کا پرچار کریں کہ کوئی شخص نادانی سے یہ
کام نہ کرے۔ اور والدین اپنے بچوں کو استاد اپنے شاگردوں کو ایسے موقع

جہاں کہ رنڈی کا گانا ہو رہا ہو شامل نہ ہونے دیں۔ پہلے بیاہ شادیوں میں رنڈیوں کا ناچ نہایت فخر سمجھکر کروایا جاتا تھا۔ شکر ہے کہ وہ بد رسم اب تقریباً بند ہو چکی ہے ورنہ اس سے سوائے دولت کی بربادی اور اخلاق کی تباہی کے اور کوئی فائدہ نہ تہا۔ مگر ابھی تک پرائیویٹ جلسوں نے وہ ہی اودھم مچایا ہوا ہے۔ اور اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔

شراب خوری

شراب خوری کی بد عادات کی وجہ بد صحبت قرار دی گئی ہے اور یہ ہے بھی درست کیونکہ شرابیکی صحبت میں جب کوئی نیک آدمی پڑ جاتا ہے تو وہ اسے ہم پیالہ بنانے کیلئے شراب کی تعریف کے راگ الاپتا ہے اس کے اوصاف کے پل باندھ دیتا ہے بعض دفعہ تو ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ شراب خور اپنے دوستوں کو زبردستی شراب پلانا شروع کر دیتے ہیں۔ جب ایک بار مُنہ کو لگ گئی تو پھر اس کا چھوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شراب کے واسطے ایک عام مثل ہے "شراب خانہ خراب" اور واقعی یہ ایک صادق مثال ہے۔ جس گھر میں کسی شخص نے شراب پینی شروع کر دی وہ جلدی ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ جن کے والدین لاکھوں روپیہ کی جائداد چھوڑ گئے۔ ان کمبختوں نے وہ سخت محنت کی کمائی شراب کے مُنہ دنوں یا مہینوں یا چند ہی سالوں میں گنوا دی۔ ہزاروں جگہ زمینوں کے مالک شراب خوری میں پڑ کر تن کو چیٹ کر گئے اور آخر بھیک مانگنے پر اُتر آئے۔ شراب خوروں نے اپنے گھر کے برتن فروخت کر ڈالے۔ بیوی بچوں کے زیور کپڑے بیچ ڈالے۔ جب گھر

ملا تو چوری کرنے پر مجبور ہوئے اور آخر جیل کے مہمان جائے جیلخانہ
میں اکثر ایسے قیدیوں کی تعداد بہت ہوتی ہے جو شرابخوری کے باعث زنا کے مرتکب
ہوئے یا جنہوں نے شراب میں بدمست ہو کر لڑائی جھگڑا کر کے دوسروں کو جان سے
مار ڈالا۔ یا راہزنی کی چوری کی ڈاکوؤں کا ساتھ دیکر ڈاکہ ڈالا وغیرہ

پاگل خانوں کی کوٹھڑیوں میں بھی بہت سے پاگل آپ کو ایسے ملیں گے جو
شراب خوری کی بدولت ہی اپنے دماغ کو کھو کر اس حالت کو پہنچے۔ بال بچوں سے
جدا ہوئے۔ گھر کو خیرباد کہا اور دنیا کی نعمتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم رہ گئے۔

مذہبی طور پر ہندوؤں اور مسلمانوں نے اسکو حرام قرار دیا ہے اور اس کا پینا
مہاپاپ بتایا ہے۔ کیونکہ اس کے پینے والے کی عقل ناقص ہو جاتی ہے۔ وہ
مدہوش ہو کر کئی ناقابل حرکتیں و جرم کر بیٹھتا ہے۔ چرک و سشرت میں بھی لکھا ہی
اس کے استعمال سے انسان متوالا ہو جاتا ہے۔ عقل یادداشت جاتی رہتی
ہے زبان میں لکنت آجاتی ہے اسکی نقل و حرکت پاگلوں و سوداؤں کی سی
ہو جاتی ہے اور اس سے متوالا ہو کر انسان اپنے گورو کی عورت یا دیگر ایسی ہی عورتوں
سے جن سے کہ مباشرت کرنا پاپ ہے کرنے لگ جاتا ہے۔ بڑوں کی بےعزتی کرتا ہی
اور خلاف دھرم اشیائ کو کھانے لگ جاتا ہے اور راز کی باتیں بتا دیتا ہے۔
شراب خور کا دھرم کرم دین و ایمان کچھ نہیں رہتا۔ جب شرابخوری کی مجلس
لگتی ہے تو ہندو مسلمان براہمن کھتری ویش شودر سب ایک ہی پیالے سے گذر
جاتے ہیں اور اپنے مذہب کے خلاف کھانے وغیرہ کھانے لگ جاتے ہیں۔
شراب خور کی حالت اسوقت قابل دید و عبرتناک ہے جبکہ شراب پیکر

بدمست ہوجاتا ہے اور گندی نالیوں میں گر پڑتا ہے۔ قے سے لباس خراب ہو
جاتا ہے اور کتے منہ چاٹتے ہیں۔ شریف آدمی پاس سے گذرتے بھی نہیں
اگر اس سے ذرا ہوش کی حالت ہو تو انڈ بنڈ بکواس کرنے لگ جاتا ہے جس سے
سننے والے تنگ آ کر خوب جوتیوں سے خاطر تواضع کرتے ہیں۔ شرابی کے اعتبار
کا تو کہنا ہی کیا ہے اگر کسی پرہیزگار کا کوئی رشتہ دار شراب پیکر اس کے گھر جائے
تو بجائے مہانداری کے حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں تک
کہ گھر میں داخل ہونے کی اجازت تک نہیں دی جاتی اس سے بڑھکر اور کیا ہو
ہوسکتی ہے۔ دنیا دار اگر شراب کا استعمال کرنے والا ہے تو اس کا اعتبار ایسا
اٹھ جاتا ہے کہ اسے کوئی سودا تک نہیں دیتا۔ جس سے روزگار بند اور مفلسی کا
دروازہ کھل جاتا ہے۔ اگر کوئی ملازم شراب پیکر کسی افسر کے سامنے جائے تو وہ
باہر نکالا جاتا ہے اور ملازمت سے موقوف کر دیا جاتا ہے۔

جو لوگ ہیضہ وغیرہ وبائی امراض میں اس کا استعمال اس غرض سے
کرتے ہیں کہ یہ ہمیں بیماری سے بچا دیگی وہ بھی سخت غلطی کرتے ہیں بلکہ اس سے
بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ شراب خور بے تحاشا کھا لیتا ہے
جس سے فتور ہاضمہ ہو کر امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں

اب اس سے ہونے والے امراض کا ذکر کرنا مناسب خیال کر کے درج
کئے جاتے ہیں کیونکہ شراب خور کی جسمانی صحت جلدی ہی بگڑ جاتی ہے غذا
اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی۔ سر میں درد۔ دل کا متلانا۔ چہرے کا زرد پڑ جانا
گردے و مثانہ کا کمزور ہو جانا یا مثانہ میں سنگ پڑ جانا۔ عقل و حواس کا قائم

رہنا۔ دل و دماغ اور جگر کا کمزور ہو جانا۔ پھیپھڑوں میں خرابی پیدا ہو کر سل وق
ہونا۔ استسقا اور یرقان ہونا۔ رعشہ جس سے ہاتھ پاؤں اور سر کانپنے لگ
جاتے ہیں۔ نقرس یعنی جوڑوں کا درد۔ ہچکی دمہ۔ پھوڑوں کی درد۔ بے خوابی۔
شدت پیاس۔ جلن۔ بخار۔ بیہوشی۔ اسہال قے۔ کھانے کی خواہش جاتی رہنا
چھالوں کا آنا۔ ان سب سے بڑھکر جو بیماری ہوتی ہے وہ ہے قوتِ باہ کا کم ہو جانا
جس سے انسان اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ جو امیر لوگ شراب کے
عادی ہو جاتے ہیں اُن کی منی آتش شراب سے جل جاتی ہے اور وہ نامرد ہو جاتے
ہیں اسی وجہ سے اُن کے اولاد پیدا نہیں ہوتی۔

اب ہماری التجا ہے کہ انسان کو کوئی بھی منشی اشیاء استعمال نہیں کرنی
چاہئے اور خاصکر شراب خانہ خراب سے ضرور بچنا چاہیئے کیونکہ یہ سب سے
بری بلا ہے۔ اگر آپ اپنی عزت اور دولت کی حفاظت چاہتے ہیں۔ اگر آپ اعلےٰ
دماغ بننا چاہتے ہیں اور زندگی کے دن اپنی بیوی بچوں میں عیش و آرام سے
گذارنا چاہتے ہیں۔ خوبصورت و نیک اور طاقتور اولاد پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اسکو
ہرگز منہ نہ لگائیں اور اپنے بچوں اور دوستوں کو اس سے بچائیں۔

جریان منی

یہ بڑا نامراد مرض ہے جس کسی کو لگ جاتا ہے گھن کے کیڑے کی طرح اندر
ہی اندر کھا جاتا ہے۔ جریان کا مریض بالکل نکمہ ہو جاتا ہے۔ کسی کام کاج کو اس کا
دل ہرگز نہیں چاہتا۔ طبیعت ہمیشہ پریشان و حیران رہتی ہے اور مرض کے بڑھ

جانے سے ضعف باہ کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ اور جریان منی کی سادے الفاظ میں
تعریف یہ ہے کہ منی کا بغیر مباشرت کئے ہی خارج ہو جانا۔ مجلوق شخص اس مرض
کے شکار زیادہ تر ہوتے ہیں کیونکہ ان کی منی کمزور ہو جاتی ہے اور دائمی قبض کے
ہونے سے رفع حاجت کے وقت اگر مقعد کی طرف زور دیا جائے تو منی نکل جاتی
ہے۔ اس کے علاوہ قضیب کو ہاتھ لگانے۔ گھوڑے کی سواری کرنے عورت کا
خیال دل میں کرنے عشقیہ قصے کہانیوں کے پڑھنے۔ خوبصورت عورتوں کے دیکھنے
سے منی خود بخود نکل جاتی ہے۔ کیونکہ منی مانند پانی کے پتلی پڑ جاتی ہے۔ ماہر طبیب یونانی
اس کے اسباب کثرت جماع۔ جلق۔ فوطوں کی خارش۔ بواسیر۔ پیٹ کے چھوٹے شقاق
المقعد اور تیلینی مکھی کا کھانا بیان کرتے ہیں۔

جریان کا مریض ہمیشہ فکر و رنج میں مبتلا رہتا ہے۔ بزدل و ڈرپوک ہوتا ہے
اُسکی طبیعت سست و بیکار رہتی ہے۔ بصارت کم ہو جاتی ہے۔ کانوں میں شائیں
شائیں کی آواز آنے لگتی ہے اور سر میں درد رہتا ہے اور زبان میں لکنت۔ دل
میں دھڑکن۔ کوتاہ دمی۔ نسیان۔ ہول دل۔ مرگی۔ فالج و جنون۔ دل و دماغ
و جگر کمزور۔ فتور ہاضمہ۔ دائمی قبض ضعف باہ اور نامردی ہو جاتی ہے

جریان کا علاج

(۱) استادر۔ سنگجراحت ہر دو برابر وزن لیکر سفوف بنا دیں اور دونوں کے برابر
شکر سفید ملا دیں ایک تولہ صبح نہار مُنہ ایک تولہ شام کو کھا دیں۔ بڑی مفید
دوائی ہے۔

(۴) کشتہ سہ دھاتا (قلعی۔ جست۔ سکہ) بقدر ۲ رتی مکھن میں ڈال کر ۲۱
روز تک متواتر کھائیں جریان کو مفید ہے

(۳) سفوف ۔تخم اوٹنگن ۔موچرس ۔تخم کونچ ۔تال مکھانا ۔موصلی سفید
بیج بند ۔موصلی سیاہ ۔کمرکس ۔ساٹھی کے چاول ۔ثعلب مصری ۔ستاور ہر ایک
ایک تولہ شکر سفید برابر ۔ وزن خوراک ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام گائے
کے دودھ کے ہمراہ کھائیں ۔

(۵) گوکھرو ۔موچرس ۔ بیج بند ستاور ۔تال مکھانا ۔صمغ عربی ۔بیخ اٹنگن
ہر ایک تولہ ۔اسگند ۔گوند چنیا ۔اردوسنگھاڑہ ۔شقاقل مصری ہر ایک ۸ ماشے
موصلی (سفید و سیاہ) ہر ایک ۶ ماشہ ۔شکر سفید برابر وزن سفوف بناکر
ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام ہمراہ دودھ گائے یا بکری استعمال کریں سر نا

(۶) کشتہ قلعی ۔سلاجیت ۔ست گلو ۔ پاکھان بید ۔ستاور ۔بنسلوچن ۔تال مکھانا
الائچی خورد ہر ایک مساوی وزن لیکر کوٹ چھان کر برابر کی مصری کوزہ شامل
کریں ۔ ۹ ماشہ صبح اور ۹ ماشہ شام کو ہمراہ دودھ استعمال کریں ۔

(۷) آنند بھیرو رس کشتہ قلعی کشتہ سونا ۔ رس سیندور ہر ایک برابر وزن
لیکر شہد میں ملاکر ۲ رتی کی ایک گولی بناویں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام
کو دودھ کے ہمراہ کھائیں اس سے پرانے سے پرانا جریان بھی رفع ہوجاتا ہے ۔

(۸) برہت بنگیشور رس ۔کشتہ قلعی ۔رس سیندور ۔گندھک سدھ ۔کشتہ
چاندی ۔کشتہ ابرک سیاہ ۔کافور ۔ہر ایک دوائی ایک تولہ ۔کشتہ سونا ۔کشتہ
موتی ہر ایک چار ماشہ ان سب ادویات کو کھرل کر کے بھنگرہ کے رس

میں سات دن کھرل کریں اور ہر روز نیا رس ڈالیں اور دو دو رتی کی گولیاں بنا دیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام دودھ کے ہمراہ استعمال کریں اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کا جریان (۲۰ قسم کے جریان) خواہ لاعلاج ہی کیوں نہ ہو گیا ہو دور ہو جاتا ہے بلکہ یہ دوائی امراض متعلقہ پیشاب یعنی پیشاب کا تکلیف سے آنا۔ جلن سے آنا۔ بار بار آنا اور بہت آنا اور مستورات کے سیلان الرحم (سفید و زرد رطوبت کا آنا) جسکو ویدک میں سوم روگ کہتے ہیں مفید ہے۔ یرقان فساد خون پرانے بخار سنگرہنی۔ بدہضمی کو دور کرتا ہے کمزور شخص کو طاقت دیتا ہے۔ چہرے کی چمک دمک کو پیدا کرتا ہے منی کو خوب پیدا کرتا ہے۔

(۹) کشتہ قلعی اکیلا ہی یا کشتہ ابرک سیاہ کے ساتھ ملا کر آملہ کے رس کے ساتھ مقدار ۲ رتی کے کھانا مفید ہے اس کے علاوہ اور ادویات جو قوت باہ کے بیان میں درج کی جاوینگی جریان کے واسطے مفید ہونگی اگر کوئی کشتہ یا دیگر بنی بنائی دوائی کی ضرورت ہو جو کہ آپ خود نہ بنا سکتے ہوں تو مصنف کتاب فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی سے منگوا سکتے ہیں۔

(۱۰) معجون۔ مربہ ہلیلہ ۵ تولہ مربہ سیب ۵ تولہ۔ عرق کیوڑہ ۲۰ تولہ۔ رب انار شیریں ۲۰ تولہ نبات سفید ۳ تولہ۔ بہمن سرخ ۱ تولہ۔ بہمن سفید ۱ تولہ۔ موصلی سفید ایک تولہ موصلی سیاہ ایکتولہ۔ تودری سفید تودری سرخ ایک ایک تولہ خستہ تمر ہندی ایکتولہ شقاقل مصری ۱ تولہ تعلب مصری ۱ تولہ مغز پنبہ ۱ تولہ مغز کدو ۱ تولہ تخم سرداری ایک تولہ مغز اخروٹ ۱ تولہ۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھانکر دو چند مصری کا قوام کر کے حسب دستور معجون تیار کریں خوراک ایکتولہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

(۱۱) مغز تخم تمر ہندی اتولہ۔ طباشیر سفید اتولہ۔ تال مکھانا اتولہ۔ موچرس اتولہ
نبات مصری اتولہ۔ آرد سنگھاڑہ ایک تولہ۔ گوند ببول ایک تولہ۔ گوند ڈھاک اتولہ۔ ان
دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں خوراک ۶ ماشہ ہمراہ دودھ۔

(۱۲) فلفل دراز ۶ ماشہ ناگر موتھا ۶ ماشہ لونگ ۶ ماشہ۔ سونف ۶ ماشہ پوست ہلیلہ ۶ ماشہ دم
چینی ۶ ماشہ مصطگی رومی ۶ ماشہ۔ تال مکھانا ۶ ماشہ۔ اندرجو شیریں ۶ ماشہ دانہ الائچی کلاں ۶ ماشہ آملہ
۶ ماشہ باجھر ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ مرچ سفید ۶ ماشہ کچلہ مصفی
ایک تولہ کنکول ۶ ماشہ سب ادویات کو باریک پیس کر سفوف تیار کریں اور اسقدر شہد ڈالیں کہ گولیاں
بنانے کے قابل ہو جائے پھر ایک ایک ماشہ کی گولیاں تیار کریں مقدار خوراک ایک گولی سے
دو گولی تک صبح و شام ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

(۱۳) اسگندنا گوری۔ موصلی سفید ہموزن شکر سفید دوچند ملا کر تیار کریں خوراک ایک تولہ ہمراہ
دودھ گائے استعمال کریں۔

احتلام

بوقت شب سونے کی حالت میں انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ
وہ عورت سے مباشرت کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے منی خارج ہو جاتی ہے
سنسکرت میں اسکو سوپن دوش کہتے ہیں۔ اگر تندرست آدمی کو جو کہ غذا بھی
اچھی کھاتا ہو مہینہ میں ایک آدھ بار ہو جاوے تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ ہاں خلاف
اس کے بغیر کسی قسم کا خیال آئے ویسے ہی انزال ہو جاوے ہفتہ میں یا ہر روز ہونا
شروع ہو جاوے یا رات میں دو تین بار ہو جاوے تو اسے مرض سمجھنا چاہیئے اس کا
نام ہے کثرت احتلام۔

احتلام کے اسباب - قبض کا ہونا - بھوک سے زیادہ غذا کھانا - ایسی غذاؤں کا کھانا جو منی کو بافراط پیدا کرتی ہیں - مجرد رہنا - دل میں ہر وقت خوبصورت عورتوں کا تصور باندھنا - مجامعت کی خواہش رکھنا - فحش کتب و قصے کہانیوں کا پڑھنا - جلق لگانا یا کسی دیگر سبب سے منی کا کمزور ہو جانا -

علاج - غذا اعتدال سے کھاویں قبض کا خیال رکھیں برے خیالوں کو دل میں جگہ نہ دیں - فحش قصے کہانیوں کو نہ پڑھیں جلق کے عادی نہ ہوویں اور اوندھے نہ سوئیں - گرم دودھ نہ پیویں - کھانے کے واسطے مغلظ منی ادویات کا استعمال کریں -

مغلظ منی دافع احتلام - تخم کشنیز خشک میدہ سک - آرد سنگھاڑا - چنیا گوند سمندر سوکھ ہر ایک دو تولہ - بیجبند - موچرس تال مکھانا - خار خسک - تخم کونچ ہر ایک ایک تولہ - گل دھاوا - اندر جو ہر ایک ۶ ماشہ سب کا سفوف بنا کر ہموزن کھانڈ ملا کر ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام استعمال میں لائیں -

دیگر - ہمرنج کشنیز ایک پاؤ - پوست خشخاش نصف چھٹانک خشخاس نصف چھٹانک کے برابر کی کھانڈ ملا کر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام دودھ کے ہمراہ کھائیں چند روز میں آرام ہوگا -

دیگر - کشتہ قلعی - کشتہ فولاد - ثعلب مصری - شقاقل مصری - موصلی سیاہ و سفید - بیج اٹنگن - دارچینی - مصطگی رومی - گوند کیکر - دانہ الائچی کلاں - تالمکھانا اندر جو - موچرس - زنجبیل ہر ایک ایک تولہ لیکر سوائے ہر دو کشتہ کے باقی سب کو خوب کوٹ کر سفوف بنالیں - ہر دو کشتہ شامل کر کے برابر کی کھانڈ ملادیں - ہر روز صبح و شام بقدر ۵ ماشہ کے کھاویں - اوپر سے دودھ پیویں آرام

گر رات کو سوتے وقت دودھ نہ پیا جاوے سونے سے کم از کم تین گھنٹہ
پہلے دودھ کا استعمال جائز ہے۔

دیگر۔ مغز شاخ آہو مغز تخم تمر ہندی۔ ہموزن۔ عرق پیاز بقدر ضرورت دونوں
دواؤں کو عرق مذکور میں تین یوم کھرل کریں اور حب بقدر نخود کنار دشتی تیار کریں۔
ہمراہ شیر گاؤ ایک حب استعمال کریں۔

دیگر کھدر کا ایک کپڑا لیکر چار میخوں میں اچھی طرح سے کس دیں اور مضبوط باندھ
دیں تاکہ اچھی طرح سے کپڑا کسا ہوا رہے ڈھیلا نہ ہونے پاوے۔ پھر ہر روز صبح و
شام لکڑی کی کچی پھلیاں لیکر اونکو خوب باریک پیسکر اس کھدر کے کپڑے پر ضماد
کریں۔ اس طرح سے ۱۲ یوم متواتر روزانہ کچی پھلیاں پیسکر ضماد لگایا کریں تاکہ
قریب قریب دو انگل کے کپڑا موٹا ہو جاوے تو اس کپڑے میں سے نو دس
ماشہ کا ٹکڑا لیکر ایک سیر گائے کے دودھ میں جوش دیکر اور مصری ملاکر
پی جائیں۔ اس سے شدت کا انتشار رہتا ہے جو شخص جلق کی خرابیوں کی
وجہ سے از کار رفتہ ہو گیا ہو وہ بھی اس سے طاقتور ہو جاتا ہے۔ قدرتی
امساک پیدا ہو جاتا ہے منی غلیظ ہو جاتی ہے۔ سرعت انزال کی خاص دوا
ہے اور جریان کے لیئے نہایت مفید ہو اور اگر عورتوں کو استعمال کرایا جاوے
تو سیلان الرحم کو نہایت مفید ہے...... میں از حد تنگی ہو جاتی ہے لذت
بدرجہ کمال حاصل ہوتی ہے گویا بڑی عمر کی عورت بھی مانند باکرہ ہو جاتی ہے۔
دیگر محرور المزاج کے لیئے نہایت مفید ہے اور اگر تنقیہ کے بعد استعمال کرایا جاوے
تو اور بھی مفید ہے۔ مغز نارجیل ۳ تولہ مغز بستہ ۳ تولہ مغز پنبہ دانہ ۳ تولہ۔

سبوس اسبغول ۲ تولہ۔ مغز تخم سرمن یعنی پیٹھہ۔ مغز مویز یعنی کیلہ ۴ تولہ مربا گذر ۴ تولہ۔ مربائے سیب ۴ تولہ۔ مربہ آملہ ۵ عدد مغز تخم کدو شیریں ۴ تولہ ثعلب مصری ۴ تولہ صندل سفید ا تولہ۔ گاؤزبان ۲ تولہ سمندر سوکھ ۲ تولہ گوکھرو خورد ۲ تولہ گوکھرو کلاں ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ۔ کباب چینی ا تولہ۔ تج ۲ تولہ نشاستہ گندم بریاں ۶ تولہ۔ موصلی سفید ۴ تولہ سنبلوچن ۳ تولہ کشتہ قلعی ۶ ماشہ مروارید محلول ا تولہ۔ قند سفید چہار چند بدستور معروف معجون بنائیں اور صبح و شام ۴ تولہ دودھ کے ہمراہ استعمال کریں کم از کم چالیس روز با پرہیز استعمال کریں نہایت مفید اور موثر ہے۔

حب کچلہ خاص - کچلہ عمدہ سفید موٹے موٹے ۱۰ تولہ اکیس یوم دودھ میں بھگوئیں دودھ روزانہ تبدیل کرتے رہیں۔ دودھ خام ہونا چاہئے۔ اکیس دن کے بعد بخوبی دھو کر چھلکا اور پتا کچلہ کا دُور کر کے یہاں تک کھرل کریں کہ مثل مسکہ کے ہو جاویں جب بخوبی کھرل ہو کر نہایت باریک مسکہ کے مطابق ہو کر لگدی بن جاوے تب اس میں مشک خالص ۶ ماشہ۔ زعفران ا تولہ عنبر ۳ ماشہ موصلی سفید ا تولہ بیج بند ۳ ماشہ۔ بیخ سنبل ا تولہ۔ موچرس ا تولہ۔ تخم ریحان ا تولہ۔ تال مکھانا ا تولہ۔ ثعلب مصری ا تولہ۔ پہلے بخوبی علیحدہ مثل سرمہ کے کھرل کر کے مذکورہ بالا لگدی میں ملا کر مکرر اس قدر کھرل کریں کہ ملائی کے مطابق ہو جاوے پھر گولیاں نخود سیاہ کے برابر بنا کر ایک گولی ہمراہ ملائی و مسکہ کے ایک ماہ تک جاری رکھیں۔

جام عشق - نہایت بہترین چیز ہے۔ زعفران ایک ماشہ۔ زنجبیل دو ماشہ

زرنبی قلمی ایک ماشہ۔ دارفلفل ایک ماشہ۔ جائفل ایک ماشہ۔ جاوتری ایک ماشہ
جوزبون خام ایک ماشہ۔ اسگند ناگوری چار ماشہ۔ مشک خالص تین ماشہ
مروارید ناسفتہ دو ماشہ۔ عاقرقرحا ایک ماشہ۔ عنبر اشہب دو ماشہ۔ شنگرف رومی
ایک ماشہ۔ شقاقل چھ ماشہ۔ قرنفل تین ماشہ۔ کچلہ مدبر ڈیڑھ ماشہ۔ زعفران

ترکیب: مروارید عنبر۔ افیون کو پہلے روح بید مشک میں بخوبی کھرل کرکے تمام اجزاء کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک کرکے ملاویں اور پھر کم از کم تین گھنٹے نہایت سخت ہاتھ سے کسی نہ گھسنے والی کھرل میں کھرل کرکے پختہ منہ کی شیشی میں حفاظت سے رکھیں۔ خوراک ایک رتی سے دو رتی تک ہمراہ اسکاٹ ایملشن یا ملائی وغیرہ کے استعمال کرائیں۔ ممسک اور مقوی باہ ہے۔

جو حضرات خود تیار نہ کر سکیں ہمارے کارخانہ سے تیار شدہ طلب فرما سکتے ہیں۔ پتہ: رفاہ طب حکیم راج نراین صاحب حوض قاضی دہلی۔

...گیر صمغ عربی بروغن زرد بریاں ۲۰ تولہ کات سفید ۱۱ تولہ۔ صمغ ڈھاک بروغن زرد بریاں ۱۰ تولہ ثعلب مصری ۲ تولہ شقاقل مصری ۲ تولہ موصلی سفید ولایتی ۵ تولہ ...رس ۳ تولہ بیج ستاور ۳ تولہ ست گلو ۳ تولہ۔ دانہ ہیل خورد ۶ ماشہ۔ کباب چینی ۳ تولہ تال مکھانا خورد ۳ تولہ۔ کتیرا بروغن زرد بریاں ۶ تولہ بہمن سرخ ۳ تولہ بہمن سفید ۳ تولہ سب کو کوٹ چھان کر نگاہ رکھیں۔ مغز تخم کدو شیریں ۳ تولہ۔ مغز تخم خیارین ۳ تولہ مغز چلغوزہ ۳ تولہ مغز بادام شیریں ۳ تولہ۔ پوست خرما ۳ تولہ کشمش ۳ تولہ ...پرہ ۳ تولہ ان سب کو شیر گاؤ کے ساتھ پیس کر الگ رکھیں لیکن دودھ پانی کی ... آمیزش نہ ہو۔ زعفران کشمیری ایک ماشہ ورق نقرہ ۵۰۰ عدد ورق طلاء ... عدد ان سب

عرق کیوڑہ میں حل کریں اور نبات سفید ڈیڑھ سیر کا سفوف کر کے شیر گاؤ میں قوام تیار کریں ازاں بعد اس میں تمام دوائیں اور کشتہ قلعی ۳ تولہ مروارید مغسول ایک تولہ ڈالکر حلوہ تیار کریں خوراک ۲ تولہ سے چار تولہ تک صبح وشام استعمال کریں

سرعت انزال

اس کو سنسکرت میں شیگھر پتن کہا جاتا ہے جس شخص کو یہ مرض ہوتا ہے اسکی منی بڑی پتلی پانی کی طرح ہو جاتی ہے اور مردوں کے لیئے باعث شرمندگی کا ہوتا ہے کیونکہ جب مرد عورت کے نزدیک جاتا ہی تو قبل از وقت یا بر وقت خاص فوراً ہی انزال ہو جاتا ہے بعض لوگوں کو تو عورت کی شکل دیکھنے یا مساس کرنے۔ بوس وکنار ہونے۔ پیار کی گفتگو کرنے سے ہی انتشار ہو کر انزال ہو جاتا ہے۔ بعضوں کو عشقیہ کتب کے پڑھنے یا سننے سے ہی یا جانوروں کی جفتی دیکھنے سے۔ طوبت بہ نکلتی ہے۔
کثرت احتلام۔ کثرت جماع۔ جلق۔ جریان۔ گرم ترش اشیاء کا استعمال اس کے اسباب ہوتے ہیں اور جو لوگ کہ امساک کی ادویات بلا ضرورت ہی کھانی شروع کر دیتے ہیں ان کو بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہی۔

علاج:- سپاری۔ گوکھرو۔ گوند ڈھاک۔ تخم سرس۔ بیج بند۔ شکر سفید ہر ایک ایک تولہ۔ برگد کا دودھ ۶ تولہ سب کو باریک کر کے ۱۶ عدد گولیاں بنا دیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام گائے کے تازہ دودھ کے ہمراہ استعمال میں لائیں۔

دیگر:- ببول کی پھلی جس میں کہ بیج نہ پڑا ہو اور سایہ میں خشک کی گئی ہو تالمکھانہ خود بریاں مقشر چنیا گوند ہموزن لیکر سفوف بنا دیں برابر کی کھانڈ ملا کر

یک تولہ شام کو ہمراہ دودھ کے کھلا دیں

دیگر تخم سرس۔ بیج بند۔ تخم کونچ۔ تخم اُٹنگن برابر وزن لیکر سفوف بنا کر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو دودھ کے ساتھ کھلا دیں یا بہت بنگیشفہ کا جریان کے بیان میں بتایا گیا ہے استعمال کریں۔ اسبغول کا سفوف رات کو دودھ میں بھگو چھوڑیں اور صبح مصری ڈال کر کھا دیں

دیگر برائے سرعت انزال تخم جامن ۵ تولہ۔ تج ۵ تولہ شکر سفید ۱۰ تولہ تخم جامن اور تج کو نہایت باریک پیسکر سفوف تیار کریں اور شکر سفید ملا کر احتیاط سے رکھیں خوراک ۲ تولہ ہمراہ دودھ گئے استعمال کریں دو ہفتہ میں صحت کلی ہوتی ہے۔

دیگر سفوف دافع سرعت انزال: برگد کا تازہ چھلکا لیکر سایہ میں خشک کر کے سفوف بنائیں اور اس میں سے چار چار ماشہ صبح و شام استعمال کریں لیکن گرم دودھ سے استعمال کرنا چاہیے۔ جن شخصوں کو امساک بالکل نہ رہا ہو ان کو امساک قدرتی طور پر پیدا ہوگا۔

دیگر سفوف ریش برگد صبح و شام چار چار ماشہ تازہ پانی سے کھلائیں تو مرض احتلام بھی دور ہوگا۔

دیگر معجون برائے سرعت انزال دافع جریان مقوی اعضار رئیسہ۔ مربہ آملہ مربائے بیٹھہ۔ مربائے گلقند مربائے انناس ہر ایک بارہ بارہ تولہ مغز تخم خربوزہ مغز تخم خیارین مغز تخم کدو شیریں ہر ایک دو دو تولہ مغز تخم بیٹھہ ا تولہ مغز تخم بادام شیریں ۲ تولہ مغز کشنیز خشک ۲ تولہ مغز کا ہو غشیر ۲ تولہ۔ چیرونجی ۲ تولہ کو تین پاؤ شیر گاؤ میں خوب اچھی طرح رگڑ کر بارچہ بیز کریں۔ اگر پارچہ بیز کرتے وقت دودھ کم ہو جائے

تو دودھ حسب ضرورت اور شامل کرلیں اور پانی ہرگز نہ ڈالیں اور ایک سیر شکر سفید
قوام کرکے اس میں موصلی سفید ۱ تولہ موصلی سیاہ ۱ تولہ تودری سفید ۲ تولہ تودری
سرخ ۲ تولہ۔ طباشیر کبود ۹ ماشہ۔ الائچی خورد ۹ ماشہ ثعلب مصری ۱ تولہ بہمن سرخ
ایک تولہ بہمن سفید ایک تولہ۔ شقاقل مصری ۲ تولہ سپستان اسپغول ۱ تولہ تخم زردک ۱ تولہ
تخم اوٹنگن ایکتولہ۔ سرداری ۹ ماشہ اسگند ناگوری ۱ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۹ ماشہ
دارچینی قلمی ۱ تولہ۔ زعفران کشمیری ۴ ماشہ ورق طلا ۲ ماشہ ورق نقرہ ۴ ماشہ ان سبکو
عرق کیوڑہ میں اسی طرح حل کرکے قوام میں داخل کرکے حلوہ تیار کریں اور پرہیز غذا
کے ساتھ دو تولہ سے تین تولہ تک صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں نہایت مفید ہے
دیگر۔ تخم تمر ہندی ۵ تولہ یا حسب ضرورت لیکر ایک ہفتہ پانی میں تر کرکے اور مغز نکالکر
اور باریک پیسکر ہموزن مصری ملاکر حبوب بقدر کنار صحرائی تیار کریں۔ ایک حب
ہمراہ شیر گاؤ علی الصباح استعمال کریں چند روز میں فائدہ ہوگا۔

سوزاک

سوزاک کے لفظی معنی اس طرح بھی کیئے جاتے ہیں۔ سوز۔ آگ۔ سوز بمعنی
جلن۔ آگ بمعنی آگ یعنی آگ کی جلن۔ اس مرض کے کئی اسباب ہیں مثلاً
حیض والی عورت سے مباشرت کرنا۔ نہایت گرم اشیاء کا استعمال کرنا۔ سوزاک
والی عورت سے ہمبستر ہونا۔ پیشاب کا روکنا۔ پیشاب کی حاجت ہونے پر جماع کرنا
بوقت انزال منی روک لینا۔ پیشاب میں ریت کا آنا۔ شراب کا پینا۔ گرمی کی شدت
سے گرم شدہ زمین یا لوہے پتھر پر پیشاب کرنا۔ احتلام کے وقت انزال کا روکنا۔ جماع

ے وقت منی کا اچھی طرح خارج نہ ہونا۔ سوزاک والے مریض ملکر کھانا دسونا اس کے علاوہ
وجع المفاصل و نقرس بھی اسکے اسباب بتائے گئے ہیں۔ اس مرض میں اعضای
تناسل پر سوزش ہو جاتی ہے اور اعضاء تناسل کے اندر ایک زخم ہو جاتا ہے
وجہ سے پیشاب چیر کر جلن سے آتا ہے۔ ہر وقت پیشاب کی حاجت معلوم ہوتی ہے
ب حاجت رفع کرنے کے واسطے بیٹھا جائے تو پیشاب اترتا ہی نہیں یا قطرہ قطرہ آتا ہے
بعض دفعہ تھوڑا پیشاب آکر پیچھے سخت جلن پڑتی ہے۔ یہ نہایت خطرناک مرض ہے
س سے پیشاب کے ہمراہ زرد و سرخ پیپ آنے لگ جاتی ہے۔ سوزش کی حالت سے
زخم والی حالت زیادہ خطرناک ہوتی ہے اسکو قرحہ بولتے ہیں لیکن یہ قرحہ دیرینہ
رض نہیں ہوتا۔ اگر شروع میں علاج کیا جاوے تو قرحہ تک نوبت نہیں پہنچتی۔ اس سے
ناسور و بھگندر بھی ہو جاتا ہے۔ اور خصیوں میں سوزش۔ جریان منی۔ ضعف باہ۔
بعض حالتوں میں آنکھوں کے بالائی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے ایک اور بد نتیجہ اس مرض کا یہ ہے کہ اگر اسکا
مواد کسی کی آنکھ میں لگ جائے تو اندھا ہو جاتا ہے سوزاک والی عورت کے اگر بچہ پیدا ہوتے وقت اسکی
آنکھوں کو کسی طرح سے مواد لگ جاوے تو ضرور اندھا ہو جاتا ہے جس طرح یہ مرض مردوں کو ہوتا ہے
اسی طرح عورتوں کو بھی ہو جاتا ہے زیادہ تر سوزاکی مرد سے مباشرت کرنے یا شرابی سے ہمبستر ہونے حیض
کے ایام میں جماع کرنے وغیرہ وغیرہ سے۔ اول فرج میں سوزش ہوتی ہے جس کا اثر
نزدیکی مقامات پر ہو جاتا ہے۔ پیشاب کرنے کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے اور جلن
پڑتی ہے جس طرح کہ مرد کا زخم مثانہ تک چلا جاتا ہے اسیطرح اگر عورتوں کا سوزاک
بگڑ جاوے تو رحم تک کو نقصان پہنچتا ہے۔

علاج سوزاک:۔ اگر شروع میں سوزش ہو تو اس کا علاج کرنا چاہیئے۔

بعد میں پچکاری دینی مناسب ہے اور اس کے بعد کھانے کی دوائی دینی چاہیے مستورات کو زیادہ تر پچکاری ہی مفید رہتی ہے ۔

سوزش اگر سوزش بہت ہو تو مریض کو چارپائی پر آرام کرنے کے واسطے ہدایت کریں اور سرس یعنی سرنج کی چھال کا جوشاندہ کرکے مقام سوزش پر گرم گرم کی ٹکور کریں۔ یا نیم کے پتے اور پھٹکری کو جوش دیکر اس پانی کی روئی یا کپڑے کی تہہ سے ٹکور کریں۔ پوست کے جوشاندہ سے ٹکور کرنا بھی مفید ہے

نسخہ جات پچکاری برائے سوزاک

(۱) رسوت کتھہ۔ کباب چینی۔ شورہ قلمی ہر ایک بقدر ۴ ماشہ لیکر خوب باریک پیس لیں پھر چھ چھٹانک پانی میں ڈالکر خوب ٹپکائیں اور روئی کے اندازہ سے نیلا تھوتھا ڈالکر دن میں چار بار پچکاری کریں۔

(۲) رسوت ایک تولہ کو عرق گلاب ایکپاؤ میں بھگو دیں اور اس کا آب زلال لیکر بقدر ایک رتی نیلا تھوتھا ملا کر دن میں دو تین بار پچکاری کریں۔

(۳) پھٹکڑی ۲ رتی پانی ایک چھٹانک میں ملا کر دو بار پچکاری کریں۔

(۴) برگ نیم آدھ پاؤ۔ برگ حنا آدھ پاؤ۔ ۲ سیر پانی میں ڈالکر جوش دیں جب آدھ سیر پانی رہ جائے تو رسوت ایکتولہ گل ارمنی ۶ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ کتھہ ۲ ماشہ نیلا تھوتھہ ۲ رتی ملا کر خوب صاف کرکے دن میں چار مرتبہ پچکاری کریں۔

(۵) رس کپور نصف رتی پانی ۵ تولہ ہر دو کو حل کرکے دو بار پچکاری کریں۔

اندرہی جلاب

(۱) سوزاک والے کو پہلے یہ دوائی دینی چاہیے تاکہ پیشاب کھل کر آجاوے۔ قلمی شورہ ۵ ماشہ۔ جوکھار ۴ ماشہ۔ سرد چینی ۳ ماشہ۔ الائچی خورد ۲ ماشہ سب کو باریک پیسکر سفوف بنادیں اور دودھ خام گائے یا بکری میں پانی ملا

...نی بنالیویں۔ یہ سفوف کھلا کر اوپر سے پیٹ بھر کر لسی پلادیں اس سے پیشاب کھل کر آئے گا اور سوزاک کو نفع پہنچیگا۔

کھانیکے لئے نسخے۔ طباشیر سمرو چینی۔ الائچی خورد۔ کافور۔ کتھ سفید پھٹکڑی ... ماشہ سفیدہ کاشغری ایک تولہ سکو کپڑ چھان کر کے گھیگوار کے رس میں ... کا ... کھرل کریں اور بقدر چنے کے گولی باندھیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام دودھ خام کی لسی کے ہمراہ کھاویں۔

روغن برائے سوزاک۔ روغن بیروزہ روغن صندل۔ روغن سمرو چینی۔ چندر بھا سکہ چاروں چیزوں کو ۳-۳ ماشہ لیکر ایک شیشی میں ملاویں تین بوند صبح و تین بوند شام کو بتاشے میں ڈال کر کھاویں اور سے تازہ پانی یا دودھ تازہ پی لیویں۔

سفوف۔ بروزہ ایک تولہ مغز کنول گٹہ ۸ ماشہ شورہ قلمی سنگجراحت۔ زیرہ سفید ... تال مکھانہ۔ کتھ سفید۔ الائچی خورد کباب چینی ہر ایک چھ ماشہ سب کا سفوف بنا کر بقدر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام ہمراہ کچی لسی کے استعمال کریں۔

سفوف۔ رال۔ سنگجراحت۔ تخم البود۔ کباب چینی۔ دانہ الائچی خورد۔ مصطگی رومی شورہ قلمی۔ زیرہ سفید۔ سمرو چینی۔ پھٹکری بریاں۔ ہر ایک دوائی ایک ایک تولہ لیکر سفوف بناویں اور ۵ تولہ مصری کوزہ شامل کریں۔ ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام کو ہمراہ دودھ گائے یا بکری کی جوکہ بادیہ ہو استعمال کریں

دیگر۔ سلاجیت ۶ رتی۔ ست گلو ۲۔ رتی دونوں کو ملاکر گوکھرو بقدر ۲ تولہ کا جوشاندہ بنا کر اسکے ہمراہ کھا دیں۔

دیگر۔ گوکہرو تخم خرفہ۔ تخم کاہو۔ کاسنی خشخاش۔ تخم ککڑی ہر ایک ۴ ماشہ مغز بادام ۱۰ عدد۔ ان کو گھوٹ کر قدرے مصری ملا کر پی لیویں۔

دیگر۔ کافور ایک تولہ۔ کشتہ سفیدہ ۶ ماشہ۔ افیون ۲ ماشہ۔ سب کو خوب حل کر کے ... رتی کی گولی بناویں اور رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ اس سے رات کی خیزش رفع ہوگی جس سے کہ سخت تکلیف ہوتی ہے۔

دیگر۔ رال۔ سنگجراحت۔ سمندر سوکھ۔ ہر ایک برابر وزن لیکر سفوف بناویں مساوی کھانڈ ملا کر ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو کچی لسی کے ہمراہ کھلا دیں۔

دونا دوی لوہ برائے سوزاک - برنے کی چھال ۴ تولہ ڈھاک کے پھول ۲ تولہ ہرڑ ایک تولہ بھرشٹ پرتی ۶ ماشہ کشتہ ابرک ۶ ماشہ۔ کشتہ فولاد ۶ ماشہ ان سب ادویات کو کھرل کر کے سفوف بنا ویں اور ہر روز ۶ ماشہ دوائی تازہ پانی کے ساتھ کھائی جائے تو بڑی مفید ہوتی ہے۔

سفوف سوزاک جو سوزاک اور ادرار بول کے لیئے مفید ہے۔ شورہ قلمی ۶ ماشہ۔ جواکھار ۶ ماشہ کباب چینی ۶ ماشہ۔ اصل السوس مقشر ۶ ماشہ برگ حنا ۶ ماشہ۔ رال سفید ۶ ماشہ۔ زیرہ سفید ۶ ماشہ کشنیز خشک ۶ ماشہ۔ گل ٹیسو ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی کلاں ۶ ماشہ۔ زردچوب ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ۔ ست سلاجیت ۶ ماشہ۔ خارخسک خورد ۶ ماشہ تالمکھانہ ۶ ماشہ۔ ریوند چینی ۶ ماشہ گیرو ۶ ماشہ تخم خربزہ ۶ ماشہ حب سکنج ۶ ماشہ تخم خیار خشخاش سفید ۶ ماشہ ان دواؤں کو کوٹ چھان کر شکر خام ہموزن ملا کر نو ماشہ کی مقدار میں دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔

دیگر دانہ الائچی خورد ایک تولہ۔ تج قلمی ایکتولہ رال سفید ایکتولہ۔ طباشیر ۲ ماشہ کوٹ چھانکر نبات سفید ہموزن ملاکر نو ماشہ کی مقدار میں دودھ کے ہمراہ کھلائیں ۔

دیگر جو سوزاک کی پیپ بند کرنیکے لیئے ہے۔ شورہ قلمی ۳ تولہ۔ دانہ ہیل ۲ تولہ دونوں کو باریک پیسکر بارہ پوڑیہ بنائیں اور ایک ایک پڑیہ صبح و شام سات روز تک سادہ پانی کے ساتھ کھلائیں اور تین روز اس پانی کی ساتھ جس میں ساٹھی کے چاول بھگوئے گیئے ہوں کھلائیں اور اس اثنا میں غذا پھیکی اور بے نمک دیں ۔

دیگر۔ مغز کر نخوہ ۱۲ ماشہ۔ نبات سفید ۱۲ ماشہ دونوں کو پیسکر تین حصہ کر لیں اور ایک حصہ روزانہ علی الصباح دودھ کی لسّی کے ہمراہ کھلائیں اور غذا میں دال کشکہ دیں ۔

دیگر۔ سوزاک کہنہ کے لیئے مفید ہے۔ بیخ کیلہ ۸ تولہ سایہ میں خشک کیا ہوا آملہ کھیا تولہ سرمہ سیاہ ۱ تولہ۔ زیرہ سفید ۳ تولہ خشخاش کھٹہ ایکتولہ شکر سفید ۱۰ تولہ سب کوٹ چھانکر ایک ہتھیلی بھر کر باسی پانی کے ہمراہ صبح کو کھلائیں ۔

دیگر۔ نہایت بہترین چیز ہے۔ گندھک آملہ سار ۱ تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ۔ زرنیخ سرخ تولہ۔ چونہ قلعی ۸ تولہ۔ صدف مردار ید ۱ تولہ۔ سم الفار سفید ۱ تولہ۔ سہاگہ چوکیہ ۱ تولہ۔ پھٹکری سفید ۲ تولہ۔ سب کو مثل غبار کر دو اور پھر لعاب گھیگوار میں بارہ گھنٹہ ٹکورل کر کے گل حکمت کر کے پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکالکر کھرل کر کے رکھیں خوراک ایک رتی ہمراہ ملائی کھائیں۔ غذا اس دوائی کے دوران میں مرغن دیجائے سوزاک کی آخری دوائی ہے ۔

پھٹکڑی بریاں نوشادر۔ سہاگا چوکیہ بریاں۔ ابرک محلول۔ شورہ قلمی کشتہ قلعی

ست بروزہ - رسوت زرد - دم الاخوین - گیرو سنگجراحت ہر ایک تین ماشہ سب
کو نہایت باریک کر کے روغن بلسان ایک تولہ اور روغن بروزہ ایک تولہ اضافہ کر کے حب
تیار کریں - خوراک دو گولی سے پانچ گولی تک ہے

دیگر سنگجراحت پاؤ بھر کو گل مدار یا کونپل مدار پاؤ بھر کے لگدے میں رکھ کر گل
حکمت کریں اور جگہ محفوظہ میں دس سیر اوپلوں کی آگ دیں - سرد ہونے پر نکال
اور پھٹکری مسی بریاں ایک پاؤ ملا کر کھرل کریں اور گیرو سیندور ہر ایک ۸ ماشہ ملا کر
سحق کریں - خوراک نصف ماشہ مکھن یا بالائی میں استعمال کریں - سوزاک ناسور
قرحہ ریہ میں از حد مفید ہے - جو چیز تیار نہ ہو سکے وہ
ہمارے کارخانہ فدائے طب حکیم راج نراین صاحب حوض قاضی دہلی سے تیار شدہ طلب کریں

دیگر - گیرو ۶ ماشہ کباب چینی ۶ ماشہ کتھہ سفید ۶ ماشہ نشاستہ ۶ ماشہ
ست بہروزہ ۶ ماشہ مغز کرنجوہ بریاں ۶ ماشہ شب یمانی بریاں ۶ ماشہ شورہ
قلمی ۶ ماشہ - ہڑتال گئودنتی ۶ ماشہ - طباشیر ۶ ماشہ - نبات سفید ۲ تولہ سب کو کوٹ چھان کر
سفوف بناویں اور چھ ماشہ کھلا کر اوپر سے بوٹی زخم حیات ۶ ماشہ پانی میں پیسکر پلاویں
مگر استعمال سے پیشتر تلیین دینا بہتر ہے -

دیگر لاکھ پیپل ایک تولہ - رال سفید ایک تولہ نبات سفید ایک تولہ ان سکو کوٹ
چھانکر اٹھارہ پڑیہ بنائیں اور ایک پڑیہ روزانہ ہمراہ دودھ کے کھلائیں -

دیگر دوب سفید ایک تولہ فلفل سیاہ پانچ عدد پانی میں پیسکر تین روز تک پلائیں
پرانا سوزاک دور ہوگا -

دیگر طباشیر نقرہ - زہر مہرہ خطائی - کاسنی - تخم کاہو - کاکنج - مغز تخم خیارین

...ن ۷ ماشہ۔ گل ارمنی ۳ ماشہ۔ اجوائن دیسی ۳ ماشہ مغز تربوز ۳ ماشہ تخم
...بن ۷ ماشہ۔ گل ملتانی ۳ ماشہ۔ کہربا ۳ ماشہ گوند کیکر ۳ ماشہ گوند کتیرا ۳ ماشہ
تخم کدو شیریں ۷ ماشہ۔ مغز تخم پیٹھا ۷ ماشہ۔ ان سبکو کوٹ پیسکر عرق بکو سنبھر (؟) اسکا
...بورہ میں کھرل کریں اور دو دو رتی کی گولیاں تیار کریں۔ ایک گولی صبح اور
...شام کو ہمراہ شربت بزوری یا ہمراہ دوائی سے استعمال کریں اگر مزاج بارد ہو تو
...پانی کی ہمراہ استعمال کریں اس سے جلن درد اور ٹیس پہلے ہی روز جاتی رہتی ہے
دیگر زرشک شیریں ۳ تولہ ۱۵ تولہ عرق گلاب خالص میں رات کو بھگو دیں صبح ملکر چھان
...اور اس میں ایکتولہ تخم خیارین کا شیرہ آمیز کرکے صرف تین روز کے استعمال سے
...اک کو آرام ہو جاتا ہے۔
دیگر سبز خالسہ کی جڑ کا چھلکا ۲ تولہ رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح بطور
...ردائی گھوٹ کر مصری ملاکر چھانیں اور استعمال کریں۔ یہ سوزاک کی نہایت مفید
...ہے صرف ایک ہفتہ میں استعمال کرنیسے فائدہ ہوگا۔
دیگر گل ببول ۲ تولہ نصف سیر سنجتہ (؟) پانی میں رات کو بھگو دیں لیکن ظرف گلی آب نارسیدہ
...صبح کو نصف حصہ چھان لیں اور اس میں ۲ تولہ مصری ڈالکر پیویں نقیہ (بقیہ) نصف حصہ
...شام کو پیویں اسکے چند روز کے استعمال کے بعد سوزاک بیخ و بن سے جاتا رہتا ہے۔
دیگر پچکاری شورہ قلمی ۳ ماشہ گل ارمنی ۳ ماشہ۔ کتھہ سفید ۶ ماشہ۔ سفیدہ ۴ ماشہ
...دار سنگ ۲ ماشہ۔ بھینگر (بھنگرہ) کی بریاں ۲ ماشہ زبان سگ سوختہ ۶ ماشہ موئے آدمی سوختہ
...انہ باریک پیسکر رکھلیں پس سرطان دو عدد کو گلاب میں ڈالکر اس قدر جوش دیں کہ تمام
...ان بخنی میں آجائے بعدہ صاف کرکے آب برگ نیم سبز ۳ تولہ برگ ببول سبز ۳ تولہ شہد خالص ۲ تولہ

سفیدی بیضہ مرغ ۲ عدد اضافہ کرکے اوپر کی پسی ہوئی دوا ملکر خوب مخلوط کر کے پچکاری کریں نہایت مجرب ہے۔

آتشک

یہ مرض زیادہ تر زناکاری و بدمعاشی کا نتیجہ ہے۔ حکماء اسے چھوت کی بیماری مانتے ہیں جو آتشک کے مریض سے دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ مثلاً مرد سے عورت کو اور عورت سے مرد کو اگر بحالت مرض آتشک مجامعت کیجاوے بلکہ یہاں تک بھی کہ اگر آتشک کے مریض کے ساتھ کھانا کھایا جاوے یا اُس کے کپڑے استعمال کیے جاویں یا ایسے مریض کا بوسہ لیا جاوے کہ جس کے ہونٹوں پر آتشک کی پھنسیاں ہوں یا اگر آتشک کا مواد کسی دوسرے شخص کے زخم پر لگ جاوے تو بھی یہ مرض لگ جاتی ہے۔

دیسی لوگ آتشک کو فرنگ روگ کہتے ہیں اور اسباب اس کے فرنگستان کی عورت سے جماع کرنے سے جس کو یہ مرض ہو یا مرد کی صحبت سے ہو جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مرض آتشک ایک نئی بیماری ہے جسے اکثر لوگ آبلہ فرنگ بھی کہتے ہیں۔

آتشک ایک متعدی مرض ہے یا یہ کہ ایک قسم کا زہر ہے جو بصورت زخم کے اعضاء تناسل پر ظاہر ہوتا ہے اور پھر تمام بدن پر اسکی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ نئے طریق تشخیص سے اسکے تین درجے اور دو اقسام مانی گئی ہیں۔ ایک مقامی اور دوسری جسمانی۔

اول مقامی - یعنی یہ صرف اعضاء تناسل پر ظاہر ہوتی ہے خاص کر
حشفہ کی اندرونی سطح اور حشفہ کے ارد گرد جب آتشک کا مواد لگتا ہے
اسی وقت یہ مرض پیدا ہو جاتی ہے - مرض کی علامات مندرجہ ذیل ہیں [illegible] کا
مقام مرض ۲۴ گھنٹے کے اندر سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے دوسرے
تیسرے روز ورم بن جاتا ہے اور اسپر ایک پھنسی نمودار ہوتی ہے جس میں تیسرے
روز پانی سا پیدا ہو جاتا ہے - پھنسی کے منہ کی رنگت سیاہی مائل ہوتی ہے
پھنسی پیدا ہونے سے چوتھے پانچویں روز اس میں مواد پیدا ہوتا ہے اور جھینے
سخت درد ہونے لگتا ہے - زخم کے چار و طرف ورم معلوم ہوتا ہے -
زخم کے کنارے سخت نہیں ہوتے - اس زخم کے رہنے کی میعاد اکیس
روز سے تین ماہ تک کی ہے - ان زخموں کے مواد میں سے بدبو بھی آتی ہے -
قسم دوم جسمانی ہے - اسمیں پہلے پہل علامت خفیف ہوتی ہے - اسکا
اثر اعضائے تناسل پر ظاہر ہوتا ہے اور ماسوائے اسکے انگلیوں وغیرہ پر بھی
ہو جاتا ہے - ۱۴ گھنٹے سے ۴۰ یوم تک اسکا زخم پیدا ہو جاتا ہے -
درجہ اول - زخم آتشک کئی قسم کے ہوتے ہیں - حشفہ پر پہلے ایک چھوٹی
سی پھنسی ہوتی ہے جب وہ پھوٹتی ہے تو چھیا سا زخم بن جاتا ہے - جس کا
رنگ مانند تانبے کے سرخ ہوتا ہے اور کبھی صرف جلد کے اوپر نشیب ہو جاتا ہے
ان زخموں کے کنارے بہت سخت ہوتے ہیں - بہت سوزش تو نہیں ہوتی مگر
گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں - زخم میں سے تھوڑا رسیلا مواد کا اخراج ہوتا ہے
اس زخم کی ہی دو قسمیں ہیں - انکا نزد و سرا دین - زخم کے آتشک میں

علامات سخت اور تکلیف دہ ہوتی ہیں یہ زخم حشفہ کے اوپر ہوتا ہے اور

آتشک حشفہ کے نیچے ہوتا ہے اسکی علامات بڑی ہی تیز نہیں ہوتیں بلکہ

مت ہوتی ہیں ویسی تکلیف بھی نہیں ہوتی - لیکن کچھ عرصہ کے بعد ایسی

کا ہم ہوتا ہے کہ مریض کی جان کا خطرہ پڑ جاتا ہے - درجہ اول کا زخم تقریباً

۶ ہفتے کے اندر اندر خود ہی اچھا ہو جاتا ہے لیکن پوری طرح سے آرام نہیں ہوتا

بلکہ تمام جسم میں آتشک کا زہر پھیل جاتا ہے -

درجہ دوم - اس درجہ میں مادہ آتشک تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے

میعاد عموماً ایک سال ہوتی ہے اسکا اثر سب سے پہلے احلیل کی آبدار جھلی پر

پھر قوتوں پر اس سے مریض کا چہرہ زرد و پھیکا اور طبیعت سست ہو جاتی ہے

سے ہونٹوں کے کناروں کی رنگت سرخ بدن کی کھال اور جھلیاں نرم ہو جاتی

ہیں اور بدن کے اوپر خاص کر ہتھیلی اور چھاتی پر سرخ رنگ کے گول گول دانے

یا دھبے ظاہر ہوتے ہیں جن میں سے شاذ و نادر رطوبت بہتی ہے - دل دماغ

و جگر میں فتور گردوں میں نقص ہو جاتا ہے - اس کے سرخ دانے یعنی پھنسیاں

کے خصیے اور مقعد کے درمیان اور عورتوں کی فرج اور حشفہ کے قریب اور کبھی حلق

تالو - ہونٹ و ناک کے نتھنوں کے قریب ہو جاتی ہیں -

درجہ سوم - اس حالت میں خون کم ہونے کے وجہ سے خون رقیق ہو جاتا

ہے جس کی وجہ سے سرخی کم ہو جاتی ہے تمام حلق و بدن و تالو پر زخم

ہو جاتے ہیں - اس درجہ میں یہ مرض ہڈیوں تک پہنچ کر انہیں بے دہ کر دیتا ہے

جسم کے بال گرنے لگ جاتے ہیں طاقت بالکل جاتی رہتی ہے - امراض دیگر

معدہ۔ فالج و مرگی بھی ہو جاتے ہیں۔

جس طرح کہ پہلے مردوں کو اعضائے تناسل پر اسکا اثر ہوتا ہے اسی طرح عورت کو جب یہ مرض ہوتا ہے تو پہلے اُسے فرج میں قدرے خارش ہو کر اسکی اندرونی جھلی میں یا سامنے ہی ایک چھوٹا سا زخم ہو جاتا ہے اور بڑھتا بڑھتا مندرجہ بالا صورتوں کو اختیار کر لیتا ہے۔

علاج

آتشک کے واسطے وہ ادویات جس میں پارہ کا جزو ہوتا ہے بہت مفید رہتی ہیں۔ اسی وجہ سے شنگرف۔ رس کپور۔ دار چکنا اس مرض کے لئے خاص مفید ہیں۔ سنکھیا۔ نیلا تھوتھہ۔ اور زنگار بھی اس مرض کے واسطے مخصوص ہیں۔ مگر ہم اس مرض کا بلا آمیزش پارہ کے مکمل علاج کرتے ہیں۔

سب سے پہلے مریض آتشک کو جلاب دینا چاہیے۔ اس سے مادہ آتشک بذریعہ دستوں کے خارج ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ تو جلاب سے آرام ہو جاتا ہے۔ اگر آرام نہ ہو تو کھانے کی ادویات یا پلانے کے کاڑھے دینے مناسب ہیں۔

جلاب مخصوص آتشک ۔ جمال گوٹہ مدبر ۲ تولہ۔ چوب لکڑی ۲ تولہ شنگرف رومی مدبر ۲ ماشہ۔ سہاگہ بریاں ۲ ماشہ۔ پیپل ۲ ماشہ۔ سونٹھ ۲ ماشہ۔ ان سب اشیاء کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈال آب پان سے کھرل کریں اور سفوف تیار کریں بوزن مریض کی طاقت کے لحاظ سے ۲ رتی سے بارہ رتی تک کھانڈ ملا کر کھلائیں اور اوپر سے ٹھنڈا پانی پلائیں۔ جب دست آنے شروع ہو جائیں تو ہر دست کے

بعد تازہ پانی یا شربت نیلوفر یا شربت مصری پلاویں۔ دست بدستور جاری رہیں
اگر دست بند کرنے ہوں تو گرم پانی پلاویں۔ اور گرم پانی سے ہاتھ منہ دھلاویں
چاول دیں اگر دست ضرورت یا طاقت سے زیادہ آجاویں اور ان کو
بند کرنا چاہیں۔ تو ترش دہی کا متھا بنا کر پلاویں یا لیمو چوسنے کے واسطے دیں یہ
مفید ہیں۔ چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ گرم ہو جاتا ہے اسی واسطے جلاب کے
دو تین دن غذا کیواسطے روٹی یا کوئی دیگر ثقیل چیز نہ دیں صرف مونگ کی دال کی کھچڑی
یا دال چاول دیں اسی طرح دو تین جلاب تین چار دن کا وقفہ دے دے کر دیں
مرض آتشک کو بہت فائدہ مند ہیں۔

دیگر جلاب۔ نسوت ۱½ تولہ۔ عشق پیچاں ۶ ماشہ۔ سونٹھ ۲ ماشہ۔ سیل ایک ماشہ
سب کا سفوف بنا کر ایک تولہ روغن بادام میں چرب کریں۔ ایکٹا تھوڑا سا گلقند
میں ملالیں بطور معجون کے ہو جاویگا۔ اس میں سے بقدر ۳ تولہ کے لیکر مریض کو کھلاویں
گرم پانی یا عرق گلاب گرم کرکے ہر دو میں سے جو ہو۔ اس میں کوری کھانڈ ملا کر
پلاویں خوب کھل کر دست آویں گے۔ اگر بند کرنے منظور ہوں تو شربت نیلوفر
یا شربت مصری پلاویں۔

دیگر جلاب۔ شنگرف سے نکلا ہوا پارہ ایک حصہ۔ شدہ گندھک ایک حصہ
گیرو نصف حصہ۔ شدہ جمال گوٹہ تین حصے پہلے پارہ اور گندھک کو کھرل
میں ڈال کر ایک دن برابر کھرل کریں جب اسکی کجلی تیار ہو جاوے تو دیگر دونوں
اشیاء شامل کرکے حسب ضرورت پانی ڈال کر خوب کھرل کریں اور چار چار رتی
کی گولیاں بنا دیں جسب برداشت طبیعت ایک دو گولی بوقت ضرورت کھا کر

اوپر سے گرم دودھ پلاویں۔

جوشاندہ دافع آتشک ۔ پتول پتھر۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ نیم کی چھال

چرائتہ کتھہ بیج سار ہر ایک ایک ماشہ لیکر جوکوب کرکے شام کو [illegible]

بھگودیں صبح نرم آگ پر جوشاندہ [illegible]

[illegible] ایک تولہ کی [illegible]

[illegible] ہو۔ [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کو ٹلا [illegible] پی لیں

بہت مفید ہے۔

[illegible]

اکسیر ۔ سنکھیا سفید ا تولہ رسکپور ا تولہ ہڑتال ورقیہ ۶ ماشہ شنگرف سے نکلا ہوا

پارہ ا تولہ نوشادر ۶ ماشہ سوہاگہ ۶ ماشہ شورہ قلمی ۶ ماشہ نیلا تھوتھہ ۲ ماشہ

ان اشیاء کو سفیدی بیضہ مرغ میں خوب کھرل کریں حتی کہ خشک ہو جاوے

پھر دو پیالے گلی آب نارسیدہ لاویں ایک پیالہ میں دوائی مذکور ڈال کر دوسرا

اوپر رکھکر دونوں کے لب اچھی طرح بند کردیں اور چولہے پر چڑھا کر نیچے بیری

کی لکڑی کی آگ جلاویں اوپر والے پیالے پر تر کپڑا رکھیں اور جوہر اڑائیں

پھر اس جوہر کو مع تمام اشیاء کے جو کہ نیچے رہ گئی ہیں سفیدی بیضہ مرغ میں کھرل

کر کے دوبارہ جوہر اڑاویں۔ تیسری بار بھی اسی طرح کریں تیسری بار جو جوہر اوپر لگ جاوے

اسکو شیشی میں محفوظ رکھیں۔ یہ جوہر ایک چاول مکھن یا بالائی میں رکھکر نگل لیویں

اوپر سے گھی کی چوری کھاویں۔ سات حد ۲۱ یوم میں بالکل آرام ہو جائیگا

[illegible] آتشک ۔ رسکپور ا تولہ شنگرف مصفے ۶ ماشہ سفوف مرچ سیاہ

ایک تولہ ان ہر سہ اشیا کو آب گھی گوار میں خوب کھرل کریں

جب خشک ہو جاوے تو دوسرے دن اور آب گھی گوار ڈالیں۔ اسی طرح تیسرے

...ن یک کھرل کرکے بقدر ایک رتی کے گولی بنادیں۔ ایک گولی ہر روز مکھن یا بالائی ...
...یا حلوہ میں رکھکر کھائیں آرام ہوگا۔

...[illegible] ۳ ماشہ جائفل ایک عدد۔ لونگ ۱۲ عدد مرچ سیاہ ۱۲ عدد سب کو پیس کرکے سات
عدد [illegible] گولی [illegible] بنا کر [illegible] حلوہ کھا دیں غذا گیہوں کا دلیہ
بکری کے [illegible] جلا [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]

دیگر۔ کوڑی [illegible] [illegible]
[illegible]
کلاں ایک تولہ ان سب اشیاء کو آب لیموں میں بارہ پہر کھرل کریں اور چنے
برابر گولیاں بنادیں ایک گولی ہر روز گھی کے گھونٹ کے ساتھ کھادیں۔

دیگر۔ بھلانوہ شدھ کیا ہوا ۱۰ ماشہ گوگل ۱۰ ماشہ پارہ سنگرف سے نکالا ہوا [illegible]
ماشہ۔ سب کو خوب کھرل کرکے جنگلی بیر کے برابر گولی بنادیں ایک گولی دودھ
کی بالائی کے ساتھ کھادیں یہ دوائی آتشک کے علاوہ گٹھیا کو بھی مفید ہے۔

دیگر۔ کتھ ایک تولہ نیلا تھوتھہ ۴ رتی۔ ارنڈ کا پانی ۸ تولہ بالائی دودھ ایک [illegible]
تمام اشیاء کو کھرل کرکے چار چار رتی کی ٹکیہ بنادیں اور سایہ میں خشک کریں
ٹکیہ۔ مٹی کے حقہ یا چلم میں بھر کر مریض کو بطور تمباکو کے پلا دیں دن میں صرف
ایک بار کافی ہے لیکن ایسے کمرے میں یہ عمل کریں جہاں زیادہ ہوا نہ ہو کیونکہ
اس سے پسینہ آتا ہے۔ دہواں اگر تمام اندر کی طرف کھینچا جائے تو اچھا ہے
ورنہ زخم کیطرف چھوڑنا چاہیئے۔

دیگر۔ زنگار ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ ارنڈ کے تازہ پتے [illegible]
کا پانی نکال کر اس پانی میں سیہر دو اشیاء خوب کھرل کرکے نخود کے [illegible]

...ہے کوئلہ برابر جلتے رہنے چاہئیں۔ جب دھواں نکلنا بند ہو جاوے تو شیشی کو
...لوں پر سے اُٹھالیں اور سرد ہونے پر برابر ایک تولہ وزن میں کشتہ ...
مقدار خوراک ایک چاول سے دو چاول تک ہے۔ حلوہ میں [illegible]
[illegible] ایک ایک تولہ کی ڈبیا [illegible] بنادیں۔ گوشت
زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ

جوہر خاص۔ سم الفار سفید دار چلنا [illegible] سیندور [illegible] گندھک رومی ہر ایک تولہ تولہ
سب کو نہایت عمدہ شراب میں ۲۴ گھنٹہ کھرل کرکے نہایت پتلی پتلی ٹکیاں بنا کر
سایہ میں خشک کرکے پیالہ میں علیحدہ علیحدہ رکھدیں اور دوسرا پیالہ اسکے اوپر
رکھ لب بند کرکے نیچے دو انگل موٹی لکڑی کی چار گھنٹہ تک آگ دیں اور ٹھنڈا
ہونیکے بعد جو جوہر اوپر لگا ہوا ہو لیکر اُن کے ہم وزن کافور ملا کر کھرل کرکے دوبارہ
جوہر اُڑائیں۔ مگر اب کی بار تین گھنٹہ ایک چراغ میں روغن ارنڈی ڈال کر اور
اسمیں موٹی بتی کپڑے کی مثل چھوٹی اُنگلی کے ڈال کر جوہر اڑائیں ...... خوراک
آدھا چاول سے چار چاول تک ہمراہ مکھن یا حلوے کے۔ غذا۔ صرف روٹی گندم یا
چنا بلا نمک و گھی کے۔

گولیاں۔ پارہ مصفی شنگرف سے نکلا ہوا ایک تولہ جو کہ گوموتر۔ نمک۔ رس لیموں
میں پکا ہوا ہو۔ پھر مردہ سنگ ۱ تولہ نیلا تھوتھہ دیسی ۱ تولہ اجوائن ۳ تولہ
قند سیاہ پرانہ کم از کم پانچ چھ سالہ۔ اگر زیادہ پرانہ ہو تو بہت ہی اچھا ہے
۳ تولہ۔ ترکیب۔ اول اجوائن کو خوب باریک کرکے رکھیں پھر پتھر کے

دن تک دس یوم استعمال کرو کافی ہے۔

...ا حلوہ میں رکھکر کھائیں ... سم الفار سفید ا تولہ سالم ڈلی لیکر سات یوم شیر ...

... سم الفار ...

... ور ۳ ماشہ ... ٹکڑے کر کے کاٹنے کے بعد سات ...

عدد ... کھاویں عدد ...

بکری کے د... چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے عضو ... کم ہو جاتا ہے اسی واسطے ...

و گھی ... سیلی پھٹکری یا کوئی دیگر نقصان ... ہوتا ہو گا تب بھی ...

عجیب اثر دکھائیں گی۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو ایک گولی صبح اور ایک شام ...

سے ۴۰ یوم تک دیجاویں۔ مگر شرط یہ ہے کہ مونگ کی دال ہمیشہ کو چھوڑ دو...

حب بلا آمیزش پارہ

بھلانوہ ایک تولہ اجوائن خراسانی ایک تولہ ...

لونگ۔ جاوتری۔ ہر ایک ۴ ماشہ اول بھلانوہ کو ...

گنجد میں بھونیں۔ اور خوب باریک کر کے جملہ اشیاء مثل سرمہ کر کے اسمیں ملاویں

بعدہ ۳ تولہ قند سیاہ ۲۰ سال کا پرانا لیکر ایک آہنی ہاون دستہ میں ڈال کر

متواتر تین یوم کوٹیں۔ پھر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی روزانہ ہمراہ ...

کے دہی کے مٹھے کے استعمال کریں پرہیز کوئی نہیں ہے۔

عجیب الصفت

پارہ مصفی ا تولہ تیزاب گندھک ۵ تولہ ایک عمدہ پختہ آتشی شیشی ...

اس کو نہایت احتیاط سے سات کپڑ مٹی کریں ایک کے خشک

ہونے پر دوسری کیجائے۔ جب مکمل طریقہ سے سات کپڑ مٹی ہو جائیں تب ...

پارہ اور تیزاب ڈال کر ایک انگیٹھی میں کوئلہ لگا کر کھلے میدان میں رکھکر ...

شیشی سیدھی رکھیں اس سے تھوڑی دیر بعد دھواں نکلنا شروع ہوگا۔ جب تک دھواں

کشتہ جات مفید آتشک - کشتہ سنکھیا - کشتہ رسکپور و کشتہ

...ہڑتال چکنا یہ عموماً بنے ہوئے آتشک کے واسطے مفید ہیں۔

مرہم برائے آتشک - پارہ ایک تولہ موم زرد ایک تولہ - کاٹھ سفیدہ [illegible] ایک ایک تولہ کی ڈلی - پھر کوزہ گلی [illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر [illegible] استعمال دوائی میں دودھ اور دودھی ڈالکر [illegible] ڈال کر خشک کر لیں [illegible] قطعی استعمال نہ ہونا چاہیئے ورنہ نقصان ہوگا۔

کشتہ رسکپور - ایک غوک کلاں لیکر اسکا پیٹ چاک کرکے تمام آلائش صاف کرکے اسمیں ایک تولہ رسکپور باریک پیس کر بھر دیں اور دو مٹی کے پیالہ لیکر باہم بند کرکے سات گھنٹہ آگ دیں اور سرد ہونے پر کھول کر جوہر اتار لیں۔ اگر جوہر ابھی رہا ہو تو دوبارہ بند کرکے ایک نیم گھنٹہ کی آگ دیں جوہر ضرور اڑ جائیگا - مگر یہ ضروری ہے کہ پیالوں کو بخوبی بند کیا جائے۔

مذکورہ جوہر ۹ ماشہ مغز تخم جمال گوٹہ ۹ ماشہ گوگل ۹ ماشہ تینوں ایک بیضہ مرغ میں جسکی سفیدی نکالدی گئی ہو اور صرف زردی رہی ہو ڈال کر بیضہ کا منہ دوسرے بیضہ کے چھلکے سے بند کرکے ایک انگل موٹا آٹے کا لیپ چڑھا کر [illegible] میں دباویں - جب آٹا سرخ ہو جاوے (جلے نہیں) سرد ہونے پر کھول کر دوائی نکال کر اس میں سفوف ۶ ماشہ دانہ الائچی خورد آمیز کرکے [illegible] ایک رتی کی گولیاں بنائی جاویں اور ایک گولی منقی میں لپیٹ کر نگل لی جاوے - کوئی پرہیز کسی قسم کا نہیں ہے - غذا کافی مرغن استعمال کرو صرف

ضعف باہ - جس طرح قوت باہ کے دو مقصد ہیں - لذت دنیاوی و بقاء نسل انسان - اسی طرح اس قوت میں ضعف یعنی کمزوری بھی دو ہی طرح سے [illegible] یہ کہ شہوت جماع کا ضعیف ہو جانا - دوسرے یہ کہ [illegible]

[illegible]

بکری کے [illegible] چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ نرم ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]

[illegible] یا کوئی دیگر نقصان [illegible] ہوگا تب بھی [illegible]

عجیب اثر دکھائیں گی - اگر زیادہ ضرورت ہو تو ایک گولی صبح اور ایک شام [illegible] سے ۴۰ یوم تک دیا جاویں - مگر شرط یہ ہے کہ مونگ کی دال ہمیشہ کو چھوڑ دو۔

حب بلا آمیزش پارہ

بھلانوہ ایک تولہ اجوائن خراسانی ایک تولہ [illegible] لونگ - جاوتری - ہر ایک ۴ ماشہ اول بھلانوہ کو [illegible] کنجد میں بھونیں - اور خوب باریک کرکے جملہ اشیاء مثل سرمہ کرکے اسمیں ملادیں بعدہ ۳ تولہ قند سیاہ ۲۰ سال کا پرانا لیکر ایک آہنی ہاون دستہ میں ڈال کر متواتر تین یوم کوٹیں - پھر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بناکر ایک گولی روزانہ ہمراہ [illegible] کے دہی کے مٹھے کے استعمال کریں پرہیز کوئی نہیں ہے -

عجیب الصفت

پارہ مصفی ۱ تولہ تیزاب گندھک ۵ تولہ ایک عمدہ پختہ آتشی شیشی [illegible] اس کو نہایت احتیاط سے سات کپڑمٹی کریں ایک کے خشک ہونے پر دوسری کیجائے - جب مکمل طریقہ سے سات کپڑمٹی ہو جائیں تب اسمیں پارہ اور تیزاب ڈال کر ایک انگیٹھی میں کوئلہ سلگا کر کھلے میدان میں رکھکر اسپر شیشی سیدھی رکھدیں اسمیں سے تھوڑی دیر بعد دھواں نکلنا شروع ہوگا - جب تک دھواں

ایور وید میں قسم اول کا نام سہج ہے یعنی جو جنم ہی سے نپنسک ہو (نامرد) ہو
جس کا سبب والدین کی منی کا خراب ہونا یا بحالت حمل کسی قسم کی بے اعتدالی کرنا (حمل
کے دنوں میں عورت کی کسی خواہش کا پورا نہ ہونا) [illegible] وغیرہ
[illegible] ایک ایک تولہ کی دی۔ بعدہ کوزہ گلی
[illegible] بادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر
[illegible] استعمال دوائی میں دودھ اور دودھی [illegible] ڈال کر خشک کریں
[illegible] قطعی استعمال نہ ہونا چاہیے ورنہ نقصان ہوگا۔

سکپور ایک غوک کلاں لیکر اسکا پیٹ چاک کر کے تمام آلائش صاف کر کے اسمیں
ایک تولہ سکپور باریک پیس کر بھر دیں اور دو مٹی کے پیالہ لیکر باہم
بند کر کے سات گھنٹہ آگ دیں اور سرد ہونے پر کھول کر جوہر اتار لیں۔ اگر جوہر ابھی
[illegible] ہو تو دوبارہ بند کر کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ کی آگ دیں جوہر ضرور اڑ جائیگا۔ مگر یہ ضروری
ہے کہ پیالوں کو بخوبی بند کیا جائے۔

مذکورہ جوہر ۹ ماشہ مغز تخم جمال گوٹہ ۹ ماشہ گوگل ۹ ماشہ تینوں ایک بیضۂ
مرغ میں جسکی سفیدی نکالدی گئی ہو اور صرف زردی رہی ہو ڈال کر بیضہ کا منہ
دوسرے بیضہ کے چھلکے سے بند کر کے ایک انگل موٹا آٹے کا لیپ چڑھا کر
بھوبل میں دبا دیں۔ جب آٹا سرخ ہو جاوے (جلے نہیں) سرد ہونے
پر کھول کر دوائی نکال کر اس میں سفوف ۶ ماشہ دانہ الائچی خورد آمیز کر کے
بقدر ایک رتی کی گولیاں بنائی جاویں اور ایک گولی منقی میں لپیٹ کر نگل لی
جاوے کوئی پرہیز کسی قسم کا نہیں ہے۔ غذا کافی مرغن استعمال کرو صرف

یہ آیورویدک طریقہ سے مختصر طور پر اسبابِ ضعفِ باہ درج کئے گئے ہیں

اب دیگر طریقہ سے اسبابِ مرض تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) کمیٔ غذا سے ۔ کیونکہ غذا کم ملنے سے بدن کمزور ہو [illegible]

[illegible] ورق ۳ ماشہ [illegible]

[illegible] عمدہ [illegible] کھاویں [illegible]

بکری کے د[illegible] چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اسی واسطے جلاب [illegible]

[illegible] یا کوئی دیگر [illegible]

ہونے پر [illegible] نہایت عمدہ کارک کی شیشی میں رکھیں۔ خوراک نصف

سے ایک چاول تک ہے۔ ہمراہ مکھن۔ یہ بھی باوزن بہ آمد ہوگا۔ غذا صرف

روغنی گندم۔ دس بارہ یوم دوائی دیجائے۔

مرہم ۔ سفیدہ کاشغری ۳ تولہ۔ مردہ سنگ ۳ تولہ کتھا ۶ ماشہ رسوت

۶ ماشہ۔ نیل ۶ ماشہ۔ کاغذ سوختہ ۳ ماشہ برگ نیب سوختہ [illegible]

افیون ڈیڑھ ماشہ۔ کافور ڈھائی ماشہ۔ موم ڈھائی تولہ۔ روغن گل [illegible]

جملہ ادویات نہایت باریک مثل سرمہ کرکے اور موم کو پگھلا کر اسمیں روغن گل [illegible]

اوپر سے تمام باریک شدہ خشک چیزیں ملاکر مرہم تیار کریں یہ مرہم زخموں

پر لگانے کے واسطے عمدہ چیز ہے

دھونی موم ایک تولہ۔ برگ نیب خشک ۱ تولہ۔ اجوائن خراسانی ایک تولہ

اجوائن دیسی ۱ تولہ۔ ہرمل ۲ تولہ۔ شنگرف ۱ تولہ۔ [illegible]

لیکر ۱۰ تولہ سب کو بخوبی کوٹکر ٹکیاں [illegible] حسبِ ضرورت زخموں پر دھونی دیں

ان میں جو نسخہ آپ تیار نہ کر سکیں اس کے واسطے فدائے طب حکیم راج [illegible]

صاحب حوض قاضی دہلی کو لکھیں

نہیں کرتی - تب انزال مشکل سے ہوتا ہے - اگر ہو تو بہی زیادہ مقدار

میں خارج ہوتی ہے -

(۴) سبب چہارم - ترک جماع مدت [illegible]

[illegible] ایک تولہ لی [illegible] گلی

[illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کو تلہ پر رکھ کر

[illegible] دہو دیا کریں یا کار [illegible] ڈال کر خشک کر لیں [illegible]

دیگر - سیندور ۶ ماشہ سنگجراحت ۶ ماشہ مردار سنگ ۶ ماشہ کافور

۷ ماشہ نیلا تھوتھہ بریاں ۴ ماشہ میٹھے تیل میں سب اشیاء ملا کر مرہم تیار

کریں اور ضرورت کے وقت لگا دیں - ان نسخہ جات میں سے جو تیار شدہ کی

ضرورت ہو تو وہ مصنف کتاب ہذا فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب

حوض قاضی دہلی سے طلب فرمائیں -

قوت باہ کا بیان

قوت باہ وہ طاقت ہے جس کے ذریعہ سے انسان لذت دنیاوی حاصل کر سکتا

اور قانون قدرت کے مطابق بقائے نسل انسان کا کام سرانجام دے سکتا

ہے - اور یہ وہ قوت ہے جسکی ہر ایک مرد کو ضرورت ہے - جنہیں یہ قوت ہے

وہی مرد ہے - سنسکرت میں اس قوت کے موجود ہونیکا نام پرشتو ہے

خلاف اسکے جنہیں یہ طاقت نہ ہو یا کم ہو جاوے اُسے نامرد یا نپنسک کہا جاتا ہے

جس حالت میں کہ یہ طاقت کم ہو جاوے تو کمی باہ یا ضعف باہ کہا جاتا ہے

کی حالت پیدا ہو جاتی ہے - اول جماع کو دل ہی نہیں چاہتا - اگر خواہش ہو بھی [illegible]
سو نہیں آتا - علاج کے واسطے ادویات مقوی دل کا استعمال کریں -
[illegible] قسم ہشتم - دماغ جگر معدے کی کمزوری سے - ان کے کمزور ہو [illegible]
[illegible] ۳ ماشہ [illegible]
[illegible] بنا کر [illegible] کھاویں [illegible]
بکری کے [illegible] - چونکہ جلاب ہونے کی وجہ سے معدہ مزم ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]
وغیرہ [illegible] کے واسطے رہنا یا کوئی دیگر نقصان ہو گیا - دل دماغ - جگر - [illegible]
تناسل - جب ان میں نقص واقع ہوتا ہے تو ضعف باہ ہوتا ہے - ان چاروں [illegible]
تین چیزیں کام کرتی ہیں - روح - خون - اور ریح - روح بسبب لطیف
ہونے کے لذت بخشتا ہے اور سختی بہ سبب خون کے - پھیلاؤ - ریح یعنی
ہوا سے - روح کی تین قسمیں ہیں - دل کا روح - دماغ کا روح - جگر
کا روح - قسم اول روح دل - اسی کے سبب بوقت جماع لذت حاصل ہوتی
قسم دوم روح دماغ اسکے سبب سے مرد کے قضیب اور عورت کی فرج کے
باہم ملنے اور حرکات سے لذت نصیب ہوتی ہے - قسم سوم روح جگر یہی
ہے جو مرد و عورت کو فعل مجامعت کی طرف رغبت دلاتی ہے -

دوسرے الفاظ میں ضعف باہ کی تعریف اسطرح ہے کہ جس شخص میں طاقت
جماع نہیں یا جو اس فعل پر قادر نہیں ہو سکتا اُسے ضعف باہ جانیے -

ضعف باہ کے اسباب - اسکے اسباب کئی ہیں ایورویدک
والوں نے اسکے چار اسباب مانے ہیں - طب یونانی میں اس کے بارے
اسباب مذکور ہیں - لیکن مدعا دونوں کا ایک ہی ہے -

بے فعل کو انجام نہیں دے سکتا- اس حالت میں اعضائے تناسل صحیح وسالم
ہے لیکن نفخ نہیں ہوتا نفاخ غذاؤں کے کھانے سے فائدہ معلوم ہوتا ہے
ی کا اخراج زیادہ ہوتا ہے- انتشار بالکل باطل نہیں ہوتا بلکہ [illegible]
سیف ہوتا ہے- کبھی [illegible] ٹھنڈہ سیب [illegible]
[illegible] ایک بوٹی [illegible] بعد گورہ گلی
زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کو ٹلہ پر رکھ کر
اور دوسرے وہ جس کے آلہ [illegible] ڈال کر خشک کریں پھر
علاج ہی نہیں ہو سکتا- لیکن اگر کسی کا اعضائے تناسل ٹھیک ہو اور بیرج
کا نقص ہو- ممکن ہے کہ کچھ علاج کرنے سے پرماتما کی کرپا ہو جائے-
(۲) مانسک- جو شرم یا نفرت کی وجہ سے ہو یعنی اپنے سے زبردست عمر میں
بڑی- بدچلن- دشمن- بدزبان- گندہ جسم بوڑھی یا باکرہ عورت سے مباشرت کرنے کی
یا خوف رعب افسوس شرم نفرت کے سبب خواہش جماع جاتی رہی ہو اور وہ اپنے آپ کو
اس کام کے لائق نہیں خیال کرتا- اس کا علاج دل کو تسلی دینا اور وہم کو دور کرنا ہے-
(۳) بیرج وکار- یعنی نقص منی- کڑوی تیکھی- ترش- نمکین اشیاء زیادہ
مقدار میں کھانے- زیادہ گرم خشک ادویات کے کھانے یا گرمی کے سبب سے منی خراب
ہو جاتی ہے- اس حالت میں منی رقیق مثل پانی کے ہو جاتی ہے- یا منی میں
چھیچھڑے سے ہو جاتے ہیں- یا منی خشک ہو جاتی ہے- ادویات سرد تر کا استعمال کریں
(۴) بیرج الپ- جن کی منی کم ہو یا پیدا ہی نہ ہو یا غذا کے نہ ملنے یا کثرت جماع سے یہ
بیماری ہو- یا ۶۰ برس کی عمر میں بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے- بوقت مجامعت منی دیر سے خارج
ہوتی ہے یا شہوت کم ہوتی ہے یا شہوت ہو کر فوراً رفع ہو جاتی ہے-

رکھیں کہ جن کو منی کے ساکن ہونے یعنی حرکت نہ کرنے کے سبب سے ہو یا یہ کہ ترک
جماع مدت طویل کے بعد ہو تو اُس کے لیئے ادویات کے علاوہ ایسے طریق [illegible]
[illegible] شہوت کو پیدا کرنے والے ہوں۔ مثلاً خوش گلو عورتوں [illegible]
[illegible] عشق کے قصے کہانیاں سنا [illegible]
[illegible] کھاویں [illegible]
بکری کے [illegible] چونکہ جلایت ہونیکی وجہ سے معدہ ہضم ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]
و گیہ [illegible] یا کوئی دیگر [illegible] اور غذاؤں
استعمال کرنا چاہیئے۔ جماع کو بالکل ترک کر دیں۔ اور جہاں تک [illegible]
نیند زیادہ لیں۔

(۲) سبب دوئم۔ قلت منی سے۔ جب اعضا میں منی کی کمی ہوگی تو [illegible]
کو تحریک کرے گی۔ اور منی بسبب برودت کے خام و سرد ہوگی اور
مشکل سے نکلے گی۔ گرم ادویات سے فائدہ ہوگا۔ اس کے یہ تین سبب [illegible]

(ا) قلت منی بسبب حرارت سے۔ اس میں منی غلیظ ہوگی اور آسانی
سے نکلے گی۔ منی کی رنگت زرد ہوگی۔ سرد ادویات سے فائدہ ہوگا۔

(ب) قلت منی رطوبت سے اس میں منی رقیق ہوتی ہے۔ پیشاب کی
رنگت سفید اور آلہ تناسل سست ہوتا ہے۔ تناسل پر روغن وغیرہ
کی مالش کریں اور قوت بخش ادویات کا استعمال کریں۔

(ج) قلت منی۔ بہ سبب گرمی و خشکی سے یا سردی و خشکی سے۔ علامات
منی کا غلیظ ہونا کبھی مشکل سے نکلنا۔ کبھی آسانی سے نکلنا۔

(۳) سبب سوئم۔ منی کا ساکن ہونا۔ جب منی ٹھہر جاتی ہے۔ اور حرکت

استعمال کریں۔

معجون مقوی باہ و مولد و مغلظ منی ۔موصلی سیاہ ۔موصلی سفید۔ تخم کونچ [illegible] ۔ [illegible] ستاری بھنگرہ سب [illegible]

[illegible] ثعلب مصری ۔مغز [illegible] ایک ایک تولہ لیکر [illegible] کوزہ گلی [illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کو ٹلہ پر رکھ کر [illegible] ڈال کر خشک کریں [illegible]

(۵) سبب پنجم ۔عورت سے خوف [illegible]

کے دل میں کسی عورت کی طرف سے نفرت ہو جاتی ہے ۔یا اسکا دبدبہ بیٹھ جاتا ہے اور اس کے قریب جانے سے قبل ہی اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اس پر قادر نہیں ہو سکوں گا ۔ایسی شرم کے سبب شہوت ساقط ہو جاتی ہے ۔باوجودیکہ منی بکثرت اور آلات تندرست ہوتے ہیں ۔یہ یاد رہے کہ بدن پر امور نفسانیہ کا اثر سب اثرات سے زیادہ اور جلد ہوتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض مردوں کو ایک ہی عورت کے ساتھ جماع کا شغل زیادہ رہتا ہے ۔جب ان کو دوسری سے اتفاق پڑتا ہے تو شہوت بالکل نہیں ہوتی خصوصاً اگر وہ عورت نئی اور باکرہ ہو ۔کیونکہ ازالہ بکر کی ہیبت ناآزمودہ کار نوجوانوں میں یہاں تک ہوتی ہے کہ اس خوف سے اُن کی اصلی شہوت بھی ساقط ہو جاتی ہے ۔ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ وہم باطل کو دل سے دُور کریں اور دل کو تسلی دیں اور دل دماغ کو طاقت دینے والی ادویات کا استعمال کریں۔

(۶) سبب ششم ۔کمزوری دل ہے ۔بہت مشقت کرنے یا زیادہ عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی [illegible] حالت میں بعد جماع کے غشی

دونوں کو خوب کھرل کریں کہ کجلی بن جائے پھر اِٹ سِٹ بوٹی کے رس میں اور
اس کے پھول کے رس میں کھرل کریں اور دھوپ میں خشک کریں۔ پھر کانچ کی آتشی
شیشی لیکر ملتانی مٹی اور کپڑے سے کپڑ مٹی کر کے دھوپ [illegible]
دوائی ڈال کر [illegible] ایک تولہ کی ڈلی۔ پھر کوزہ گلی
[illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کو ٹلہ پر رکھ کر
[illegible] ڈال کر خشک کریں پھر

(۵) سبب پنجم عورت سے نوف [illegible]
کے دل میں کسی عورت کی طرف سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یا اسکا دبدبہ بیٹھ جاتا ہی
اس کے قریب جانے سے قبل ہی اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہی کہ
میں اس پر قادر نہیں ہو سکوں گا۔ ایسی شرم کے سبب شہوت ساقط ہو جاتی
ہی۔ باوجودیکہ منی بکثرت اور آلات تندرست ہوتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ بدن
پر امور نفسانیہ کا اثر سب اثرات سے زیادہ اور جلد ہوتا ہی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہی
کہ بعض مردوں کو ایک ہی عورت کے ساتھ جماع کا شغل زیادہ رہتا ہے۔ جب ان
کو دوسری سے اتفاق پڑتا ہے تو شہوت بالکل نہیں ہوتی خصوصاً اگر وہ عورت نئی یا
باکرہ ہو۔ کیونکہ ازالہ بکر کی ہیبت ناآزمودہ کار نوجوانوں میں یہاں تک ہوتی ہے
کہ اس خوف سے اُن کی اصلی شہوت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج
یہی ہے کہ وہم باطل کو دل سے دُور کریں اور دل کو تسلی دیں اور دل دماغ کو طاقت
دینے والی ادویات کا استعمال کریں۔

(۶) سبب ششم۔ کمزوری دل سے۔ بہت مشقت کرنے یا زیادہ عرصہ تک بیمار
رہنے [illegible] اس حالت میں بعد جماع کے غشی

دودھ کے استعمال کریں۔ گھی بہت کھا دیں۔

کھچلہ [illegible] سردی و قوت باہ

جماع مدت طویل کے [illegible] کچلہ دس درم لیکر گائے [illegible]
دودھ میں جوش دیں کہ [illegible]
شہوت کو بیدار [illegible]

[illegible] کھاویں بعد انہوں [illegible] درم شامل کریں

بکری کے د[illegible]۔ چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ ہضم ہو جاتا ہے اسی واسطے جلاب
وغیرہ [illegible] یا کوئی دیگر نقصان [illegible] اور غذاؤں کا
استعمال کرنا چاہئیے۔ جماع کو بالکل ترک کردیں۔ اور جہاں تک ہو سکے
نیند زیادہ لیں۔

(۲) سبب دوئم۔ قلت منی سے۔ جب اعضا میں منی کی کمی ہوگی تو شہوت
کو تحریک کرے گی۔ اور منی بسبب برودت کے خام و سرد ہوگی اور
مشکل سے نکلے گی۔ گرم ادویات سے فائدہ ہوگا۔ اس کے یہ تین سبب ہیں

(ا) قلت منی بسبب حرارت سے۔ اس میں منی غلیظ ہوگی اور آسانی
سے نکلے گی۔ منی کی رنگت زرد ہوگی۔ سرد ادویات سے فائدہ ہوگا۔

(ب) قلت منی رطوبت سے اس میں منی رقیق ہوتی ہے۔ پیشاب کی
رنگت سفید اور آلۂ تناسل سست ہوتا ہے۔ تناسل پر روغن وغیرہ
کی مالش کریں اور قوت بخش ادویات کا استعمال کریں۔

(ج) قلت منی۔ بہ سبب گرمی و خشکی سے یا سردی و خشکی سے۔ علامات
منی کا غلیظ ہونا کبھی مشکل سے نکلنا۔ کبھی آسانی سے نکلنا۔

(۳) سبب سوئم۔ منی کا ساکن ہونا۔ جب منی ٹھہر جاتی ہے۔ اور حرکت

دو سیر روغن گاؤ ایک سیر شیر گاؤ دو مصری ہر ایک پانچ سیر ورق طلائی ورق
حسب توفیق ادویات کو باریک کر کے پہلے دودھ میں [illegible] اور پھر گھی
میں خوب بھونیں بعد ازاں مصری ڈال کر حلوہ تیار کریں [illegible] بھنگرہ سب [illegible]
صبح و شام [illegible] ایک ایک تولہ کی دی [illegible] بعد کوزہ گلی
[illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کو ٹلہ پر رکھ کر
[illegible] ڈال کر خشک کریں [illegible]

(۵) سبب پنجم - عورت سے خوف [illegible]
کے دل میں کسی عورت کی طرف سے نفرت ہو جاتی ہے - یا اسکا دبدبہ بیٹھ جاتا ہے
اور اس کے قریب جانے سے قبل ہی اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ -
میں اس پر قادر نہیں ہو سکوں گا - ایسی شرم کے سبب شہوت ساقط ہو جاتی
ہے - باوجودیکہ منی بکثرت اور آلات تندرست ہوتے ہیں - یہ یاد رہے کہ بدن
پر امور نفسانیہ کا اثر سب اثرات سے زیادہ اور جلد ہوتا ہے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ بعض مردوں کو ایک ہی عورت کے ساتھ جماع کا شغل زیادہ رہتا ہے - جب ان
کو دوسری سے اتفاق پڑتا ہے تو شہوت بالکل نہیں ہوتی - خصوصاً اگر وہ عورت نئی بیاہی
باکرہ ہو - کیونکہ ازالہ بکر کی ہیبت ناآزمودہ کار نوجوانوں میں یہاں تک ہوتی ہے
کہ اس خوف سے اُن کی اصلی شہوت بھی ساقط ہو جاتی ہے - ایسے مریضوں کا علاج
یہ ہے کہ وہم باطل کو دل سے دُور کریں اور دل کو تسلی دیں اور دل و دماغ کو طاقت
دینے والی ادویات کا استعمال کریں -

(۶) سبب ششم - کمزوری دل سے - بہت مشقت کرنے یا زیادہ عرصہ تک بیمار
رہنے یا بھوکا رہنے سے [illegible] ہو جاتا ہے - اس حالت میں بعد جماع کے غشی

کرکے ڈال دیں حلوہ بن جائیگا - پھر اسمیں میوہ الائچی چاندی کے ورق ڈال کر
لیں منی کو ... اور قوت باہ بڑھاتا ہے خوراک ایک چھٹانک سے
شہوت ... مقوی باہ - کیتلی اور گلو برا ایک ۱/۲ سیر کو شکر ...
عدد ... کھاویں عدا ...
بکری کے ... چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ نرم ہو جاتا ہے اسی واسطے
دیگر ... یا کوئی دیگر نقلیا ... اور غذاؤں کا
استعمال کرنا چاہیے - جماع کو بالکل ترک کردیں - اور جہاں تک ہو
نیند زیادہ لیں -

(۲) سبب دوئم - قلت منی سے - جب اعضا میں منی کی کمی ہوگی تو
کو تحریک کرے گی - اور منی بسبب برودت کے خام و سرد ہوگی اور
مشکل سے نکلے گی - گرم ادویات سے فائدہ ہوگا - اس کے یہ تین سبب ہیں

(ا) قلت منی بسبب حرارت سے - اس میں منی غلیظ ہوگی اور آسانی
سے نکلے گی - منی کی رنگت زرد ہوگی - سرد ادویات سے فائدہ ہوگا -

(ب) قلت منی رطوبت سے اس میں منی رقیق ہوتی ہے - پیشاب کی
رنگت سفید اور آلہ تناسل سست ہوتا ہے - تناسل پر روغن وغیرہ
کی مالش کریں اور قوت بخش ادویات کا استعمال کریں -

(ج) قلت منی - بہ سبب گرمی و خشکی سے یا سردی و خشکی سے - علامات
منی کا غلیظ ہونا کبھی مشکل سے نکلنا - کبھی آسانی سے نکلنا -

(۳) سبب سوئم - منی کا ساکن ہونا - جب منی ٹھہر جاتی ہے - اور حرکت

دیگر۔ جوان مرغ سیاہ رنگ جس نے جفتی نہ کی ہو اُسکو ذبح کرکے اُسکا گرم خون اور جونکیں جو جوان گدھے کی تندی کے وقت [illegible] کی اس [illegible] ہونے کے بعد چھوڑا ئی گئی ہوں باہم کھرل کرکے [illegible] بھنگرہ سیاہ [illegible] [illegible] ایک ایک تولہ نی دن [illegible] گلی [illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر [illegible] ڈال کر خشک کریں [illegible]

(۵) سبب پنجم۔ عورت سے خوف [illegible] کے دل میں کسی عورت کی طرف سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یا اسکا دبدبہ بیٹھ جاتا ہی (و اس کے قریب جانے سے قبل ہی اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہی کہ۔ میں اس پر قادر نہیں ہو سکوں گا۔ ایسی شرم کے سبب شہوت ساقط ہو جاتی ہے۔ باوجودیکہ منی بکثرت اور آلات تندرست ہوتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ بدن پر امور نفسانیہ کا اثر سب اثرات سے زیادہ اور جلد ہوتا ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بعض مردوں کو ایک ہی عورت کے ساتھ جماع کا شغل زیادہ رہتا ہے۔ جب انکو دوسری سے اتفاق پڑتا ہے تو شہوت بالکل نہیں رہتی خصوصاً اگر وہ عورت نئی یا باکرہ ہو۔ کیونکہ ازالہ بکر کی ہیبت ناآزمودہ کار نوجوانوں میں یہاں تک ہوتی ہے کہ اس خوف سے اُن کی اصلی شہوت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج یہی ہے کہ وہم باطل کو دل سے دُور کریں اور دل کو تسلی دیں اور دل دماغ کو طاقت دینے والی ادویات کا استعمال کریں۔

(۶) سبب ششم۔ کمزوری دل سے۔ بہت مشقت کرنے یا زیادہ عرصہ تک بیمار رہنے یا [illegible] کا [illegible] ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں بعد جماع کے غشی

قوت حاصل ہوگی۔

[illegible] ارکا دودھ آخر جاڑوں میں عمدہ ہوتا ہے اور [illegible]
جماع [illegible] شہوت کو پیدا [illegible] خیر [illegible] ہوئی اور جزو زبردست ہوا اور [illegible]
[illegible] زیادہ کیا اور [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہونیکی وجہ سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]
[illegible] یا کوئی دیگر نقصان جس کے باعث ہوت طبعی میں نقصان واقع [illegible]

سبب دہم - کثرت جماع۔ تعریف۔ اسکی پہلے کثرت جماع کے بیان میں [illegible] کر دی گئی ہے۔

(۱۱) سبب یازدہم۔ آلہ تناسل کے نقص سے یہ کئی قسم سے ہوتا ہے جو بہ تفصیل ذیل درج کیا جاتا ہے۔

(۱) بہ سبب کمزوری و لاغری بدن کے استرخا اور سستی ہو جاتی ہے

(۲) اگر عرصہ دراز تک مجامعت کا اتفاق نہ ہوا ہو تو قضیب ڈھیلا ہو کر سکڑ جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک اعضا اپنی مخصوص ریاضت و عمل کے سبب سے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے ترک کرنے سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں قضیب [illegible] گرم پانی ڈالنا اور بھیڑ کے دودھ کی لگاتار مالش کرنا مفید رہتا ہے

(۳) بہ سبب شدت سردی یا گرمی۔ یا خشکی۔ فوطے کے بدن میں نفخ و ریح بہت کم پیدا ہو تو آلہ تناسل سست رہتا ہے اور

پل مغز سر کنجشک نرخانگی ۔ زہرہ مرغ جوان کوڑیا لوبان ۔ لونگ مال کنگنی ۔ سیاہ
[illegible] ناریل کہنہ ۔ مغز پنبہ دانہ ۔ موم زرد ہیر ہینگ ۔ مساوی اس سب کو باریک
[illegible] کرکے پھر سب چربیاں ملا کے ایک بڑی [illegible] کھنگرہ سب [illegible]
[illegible] والمر [illegible] ایک ایک تولہ کی [illegible] بعد لوزہ گلی
[illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر
[illegible] کھڑا رہے یا برف [illegible] ڈال کر خشک کر لیں [illegible]
[illegible] سل میں قوت حرکت و احساس کا اثر نہیں ہوتا اس صورت میں منی رقیق اور
[illegible] ہوتی ہے بلا انتشار ہی نکل آتی ہے ۔ حس و حرکت جاتی رہتی ہے اور
[illegible] سبب دن بدن دبلا پتلا و کمزور ہو جاتا ہے اور سرد پانی کے لگنے سے سکڑتا
[illegible] اگر یہ مرض پورانا ہو اور آلہ تناسل میں کمزوری حد درجہ کی ہو تو لاعلاج
[illegible] جاتا ہے ۔ اکثر حکما ایسے شخص کو ہیجڑا کہتے ہیں ۔ اگر سرد پانی کے لگنے سے
[illegible] اور باریک یا حقیر نہ ہو تو علاج سے فائدہ ہوتا ہے
(۵) جلق ہے ۔ جلق کے نقصان و اسباب پہلے بیان کیے جا چکے
[illegible] نیچے علاج درج کیے جاتے ہیں ۔
سبب دوازدہم ۔ کثرت جماع ۔ سرعت انزال ۔ جریان ۔ احتلام ۔ آتشک
[illegible] سوزاک سے ضعف باہ ہو جاتا ہے ۔ جیسا ہم پہلے لکھ آئے ہیں ۔

ضعف باہ کا علاج

[illegible] ہم یہاں ضعف باہ کے نسخے تحریر کریں گے جو نہایت مفید ہیں ۔ تاہم یہ یاد

کر کے کچھوے صاف کئے ہوئے کھلائیں اور پانی بھی پلائیں چالیس دن کے بعد نکال کر
جلاع [illegible] جوش دیکے چربی لیں) یا پتال جنتر میں کھینچکر طلا لگائیں۔
شہوت کو پیدا [illegible] لیکر ذبح اور صاف کر کے اسکے پیٹ میں
[illegible] ہمراہ کھاویں عدالتی [illegible]
[illegible] جاتا ہے جو نکی وجہ سے معدہ نرم ہو جاتا ہے اسی واسطے
[illegible] یا کوئی دیگر نقصان [illegible] ضعف باہ میں
کام ہرگز نہ کریں [illegible] ہی تیز گرم ادویات کا استعمال کریں۔ بجائے
کے نقصان ہوگا قلت منی میں منی کو پیدا کرنیوالی ادویات کا استعمال مناسب
معجون مقوی باہ - یہ معجون جس طرح کہ مردوں کے واسطے مفید ہے
عورتوں کے غلبہ شہوت کو بھی پاتی ہے - عقرقرحا ۴ تولہ - تخم پیاز ۴ تولہ -
شلغم ۲ تولہ فلفل دراز ۲ تولہ مرچ سیاہ تونارجیل ۲ تولہ - زدل ۲ تولہ - تخم گندنا
تولہ - سیاہ دانہ ۱۲ ماشہ پستہ ۱۲ ماشہ ان اشیاء کو کوٹ چھان کر
سہ چند شہد ملاکر معجون تیار کریں ایک تولہ صبح و ایک تولہ شام کو کھائیں
اوپر سے دودھ گائے کا جوش دیا ہوا ٹھنڈا کر کے پی لیں۔

سفوف مقوی باہ و مفید مجلوق کے

اسگند ناگوری - شقاقل مصری
مصری - الائچی خورد و کلاں مصطگی نشاستہ - بھوپھلی - تال مکھانا
زنجبیل کشتہ قلعی - ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کر
اور برابر کی مصری ملاکر ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام ہمراہ دودھ

ڈالیں کہ چھپ جائیں۔ پھر منہ بند کر کے گلِ حکمت کر کے ایک مہینے تک بکری
مینگنیوں میں دفن رکھیں ضرورت کے وقت طلا کریں اس
دس سیر گوشت حلوان بکری کا خوب [illegible] بھنگرہ
[illegible] ایک ایک تولہ [illegible] گلی
[illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر
[illegible] کا پھول [illegible] ڈال کر خشک کریں
سپستان۔ گوند کتیرا ہر ایک پاؤ سیر کوٹ چھان کر گھی میں بریاں کر کے معہ دیگر
ادویات کے پھر ایک سیر کھانڈ کا قوام کر کے شہد خالص آدھ سیر روغن گاؤ پاؤ سیر
ملا دیں اور ۳ ماشہ زعفران حل کر کے ڈال دیں خوراک ۲ تولہ ہمراہ دودھ

معجون مقوی باہ یہ معجون بعد جماع کھانے سے پھر ویسی ہی طاقت عود کر آتی ہے۔ گوکھرو خورد۔ تخم لہسن تخود مساوی لیکر علیحدہ علیحدہ کوٹ لیں اور روغن گاؤ میں بریاں کر کے۔ شہد خالص سہ چند ادویہ آب پیاز ترنجبین ہر دو برابر جملہ ادویہ بدستور معمول شہد کا قوام کر کے آب پیاز ترنجبین میں حل کر کے معجون تیار کریں بعد از جماع ½ ۴ ماشہ ہر روز کھایا کریں اوپر سے گائے کا گرم دودھ پی لیا کریں۔

معجون مقوی باہ۔ یہ معجون باہ کو بڑھاتی اور قضیب میں سختی لاتی ہے سپند سوختنی جوز بوا سیاہ فلفل دارچینی ہر ایک پانچ درم کنجد سیاہ، مقشر ہر ایک سات درم کوٹ چھان کر شہد خالص میں معجون بنا دیں۔ خوراک ۳ درم

حلوا بیضہ (اس قسم کے جملہ امراض میں بہت مفید ہے۔ دماغ و دل کو
قوت دیتا ہے اور خون اور باہ کو زیادہ کرتا ہے
... زردی بیضہ کنجشک۔ زردی بیضہ کبوتر۔ ...

... چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ نرم ہو جاتا ہے اسی واسطے ...
... یا کوئی دوا نقصان ...

١٠۔ لکشمی ولاس رس (قوت باہ کے واسطے اکسیر) کشتہ ابرک ...
۴ تولہ۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ۔ شدھ گندھک۔ کافور۔ جاوتری۔ جائفل ...
بدھارے کے بیج۔ دھتورے کے بیج۔ بھنگ کے بیج۔ بداری قند۔ ...
گنگیرن۔ کنگھی۔ گوکھرو۔ سمندر پھل کے بیج۔ ان ہر ایک کا سفوف ایک
تولہ۔ ان سب ادویات کو پان کے رس میں کھرل کرکے ۲، ۳ رتی کی
گولی بنا دیں۔ ایک گولی صبح و ایک گولی شام کو ہمراہ دودھ کے کھلائیں
علاوہ قوت باہ کے یہ دوائی وات۔ پت۔ کف سے ہونے والی تمام
بیماریاں۔ اٹھارہ قسم کے جذام بتیس قسم کے جریان۔ ناسور بھگندر
فیل پا۔ گلے کی سوجن۔ اسہال۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام تپ دق ...
بدن کی بدبو۔ گٹھیا۔ سردرد اور مستورات کے امراض کو دور کرتی ہے

١١۔ کام دیو رس۔ یہ کام دیو رس کام یعنی قوت باہ کو بڑھانے والا ہے
اس کے استعمال سے لاثانی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور نامرد بھی مرد بن
جاتا ہے۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ ۴ تولہ۔ شدھ گندھک ۸ تولہ

گولی بنا دیں۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام کو آم کے اچار کے ہمراہ کھا دیں ایک ہفتہ میں آرام ہوگا۔

دیگر۔ اسکے استعمال سے ضرور فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی اس سے منہ آتا ہے

سنکھیا سفید۔ کتھہ سفید عاقر قرحا جکنی ساری ھنگرہ سب ہمراہ

[illegible] ایک ایک تولہ کی ڈلی بعد کوزہ گلی [illegible] آگ کو ٹلہ پر رکھ کر [illegible] ڈال کر خشک کر لیں

[illegible] میں ملا کر کھالیوے اور اوپر سے دودھ پی لیوے۔ اور ہی [illegible] سیاہ رنگ [illegible] مصری۔ داکھ کھجور۔ اور ملیٹھی وغیرہ کھاوے۔ اگر گرم دودھ کیساتھ عورت اسکا استعمال کرے تو خواہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو اُس کے گھر [illegible] کا پیدا ہو۔

مقوی باہ و معدہ و جگر۔

جدوار خطائی ۳ ½ ماشہ نارجیل دریائی ½ ۳ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ½ ۳ ماشہ [illegible] عنبر ½ ۳ ماشہ نبسلوچن ½ ۳ ماشہ عنبر اشہب ½ ۳ ماشہ دانہ الائچی [illegible] زہر مہرہ خطائی ½ ۳ ماشہ۔ مغز تخم لیمو کاغذی ½ ۳ ماشہ ورق [illegible] ۶ ماشہ۔ ورق طلا ½ ۳ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈال کر کھرل [illegible] اور بقدر نخود کے گولی بنا دیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ دودھ کے استعمال کریں۔

[illegible] کے لیئے مفید گولی

سنکھیا سفید۔ مشک ہو دن لیکر پیس کر مونگ کے برابر گولی بنا دیں ایک گولی ہر روز ہمراہ

کھرل میں پارہ۔ نیلا تھوتھہ خوب رگڑیں اور بعدہ مردہ سنگ باریک کرکے ان میں
ملادیں جب یہ چیزیں مثل غبار ہوجائیں یعنی یکذات ہوجائیں تو مذکورہ سفوف اجوائن
کھرل کریں۔ بعد ہو گڑ میں پانی ڈال کر گاڑھا شربت بنا کر اور کھرل
عدد ... ۳ ماشہ ... گولیاں ... کریں۔ کمزور مریض کو ایک گولی
بکری کے ... چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ ... ہوجاتا ہے اسی واسطے حا...
وگے۔ ... یاکوئی دگر تقنا ...

۱۰۔ للشمی ولاس رس (قوت باہ کے واسطے اکسیر) کشتہ ابرک
۴ تولہ۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ۔ شدھ گندھک۔ کافور۔ جاوتری۔ جائفل
بدھارے کے بیج۔ دھتورے کے بیج۔ بھنگ کے بیج۔ بداری قند۔ شتاور
گنگیرن۔ کنگھی۔ گوکھرو۔ سمندر پھل کے بیج۔ ان ہر ایک کا سفوف ایک ایک
تولہ۔ ان سب ادویات کو پان کے رس میں کھرل کرکے ۲، ۳ رتی کی
گولی بنادیں۔ ایک گولی صبح و ایک گولی شام کو ہمراہ دودھ کے کھائیں
علاوہ قوت باہ کے یہ دوائی وات۔ پت۔ کف سے ہونے والی تمام
بیماریاں۔ اٹھارہ ۱۸ قسم کے جذام بیس ۲۰ قسم کے جریان۔ ناسور۔ بھگندر
فیل پا گلے کی سوجن۔ اسہال۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام تپ دق بواسیر
بدن کی بدبو۔ گٹھیا۔ سر درد اور مستورات کے امراض کو دور کرتی ہے۔
۱۱۔ کام دیورس۔ یہ کام دیورس کام یعنی قوت باہ کو بڑھانے والا ہے
اس کے استعمال سے انسانی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور نامرد بھی مرد بن
جاتا ہے۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ ۴ تولہ۔ شدھ گندھک ۸ تولہ

پھانکیں اور دو گھڑی قبل مباشرت کے بھی دودھ سے پھانکیں شہوت زیادہ ہو۔

ایضاً۔ بیر بہوٹی گھی یا زیتون کے تیل میں خوب جوش دیکے ایک ہفتہ قبل تین بار طلا کرے خشک ہونیکے بعد مشغول ہو۔ [illegible]

ایضاً عاقرقرحا [illegible] ایک تولہ [illegible] زیادہ ہو۔ [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر شنگرف کے مانند [illegible] ڈال کر خشک کریں [illegible] شہد میں ملا کر کھالیوے اور اوپر سے دودھ پی لیوے۔ اور [illegible] سیاہ رنگ [illegible] مصری۔ داکھ کھجور۔ اور ملیٹھی وغیرہ کھاوے۔ اگر گرم دودھ کیساتھ عورت اسکا استعمال کرے تو خواہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو اُس کے گھر لڑکا پیدا ہو۔

مقوی باہ و معدہ و جگر۔ جدوار خطائی ۳½ ماشہ نارجیل دریائی ۳½ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۳½ ماشہ مشک عنبر ۳½ ماشہ بنسلوچن ۳½ ماشہ عنبر اشہب ۳½ ماشہ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ زہر مہرہ خطائی ۳½ ماشہ۔ مغز تخم لیمو کاغذی ۳½ ماشہ ورق نقرہ ۶ ماشہ۔ ورق طلا ۳½ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈال کر کھرل کریں اور بقدر نخود کے گولی بنادیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ دودھ کے استعمال کریں۔

نامردی کے لیئے مفید گولی — سنکھیا سفید۔ مشک ہم وزن لیکر پیس کر مونگ کے برابر گولی بناویں ایک گولی ہر روز ہمراہ

رہے جامن دیکے دہی جما کے تھوڑا پانی ملا کے گھی نکال کے پھر جا تفل کے
ٹکڑے کر کے بیدیں ... میں بھگو کے پھر اسی گھی میں بھگو کے سب گھی کھپا کے
جمع ... کھرل کریں۔ بعد ہ سے کھا کے اوپر سے جوش کیا ہوا دودھ پئیں۔
عدد ... ۳ ماشہ ...
بکری کے ... چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے معدہ نرم ہو جاتا ہے اسی واسطے
... یا کوئی ... تھا ...

۱۰۔ لکشمی ولاس رس (قوت باہ کے واسطے اکسیر) کشتہ ابرک
۴ تولہ۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ۔ شدھ گندھک۔ کافور۔ جاوتری۔ جائفل
بدھارے کے بیج۔ دھتورے کے بیج۔ بھنگ کے بیج۔ بداری قند۔ ستاور
گنگیرن۔ کنگھی۔ گوکھرو۔ سمندرپھل کے بیج۔ ان ہر ایک کا سفوف ایک ایک
تولہ۔ ان سب ادویات کو پان کے رس میں کھرل کر کے ۲، ۳ رتی کی
گولی بنا دیں۔ ایک گولی صبح و ایک گولی شام کو ہمراہ دودھ کے کھائیں
علاوہ قوت باہ کے یہ زوال وات پت۔ کف سے ہونے والی تمام
بیماریاں۔ اٹھارہ ۱۸ قسم کے جذام بتیس ۳۲ قسم کے جریان۔ ناسور بھگندر
فیل پا۔ گلے کی سوجن۔ اسہال۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام تپ دق ...
بدن کی بدبو۔ گٹھیا۔ سردرد اور مستورات کے امراض کو دور کرتا ہے

۱۱۔ کام دیورس۔ یہ کام دیورس کام یعنی قوت باہ کو بڑھانے والا ہے
اس کے استعمال سے لاثانی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اور نامرد بھی مرد بن
جاتا ہے۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ ۴ تولہ۔ شدھ گندھک ۸ تولہ

دور رہنا اُٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا - یادداشت کمزور پڑ جانا - اندپیر کا بنا - دانتوں کا بے وقت ڈھیلا ہوجانا کمر یا جسم کے کسی حصے میں درد رہنا طبیعت کا منتشر اور پراگندہ رہنا کسی کام پر جی نہ لگنا [illegible] - بے میرہ دورہ آنا - پیشاب کا بے ارادہ نکلجانا [illegible] ایک تولہ کی ڈلی بعد لوزہ گلی [illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر شنگرف کے مانند در [illegible] ڈال کر خشک کریں بکم شہد میں ملاکر کھالیوے اور اوپر سے دودھ پی لیوے - اور ہی لڑ سیاہ رنگ [illegible]گنا - مصری - داکھ کھجور - اور ملیٹھی وغیرہ کھاوے - اگر گرم دودھ کیساتھ عورت اسکا استعمال کرے تو خواہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو اُس کے گھر لڑکا پیدا ہو -

مقوی باہ و معدہ وجگر -

جدوار خطائی ۳ ½ ماشہ نارجیل دریائی ۳ ½ ماشہ - مروارید ناسفتہ ۳ ½ ماشہ مشک عنبر ۳ ½ ماشہ بنسلوچن ۳ ½ ماشہ عنبر اشہب ۳ ½ ماشہ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ ہر مہرہ خطائی ۳ ½ ماشہ - مغز تخم لیمو کاغذی ۳ ½ ماشہ ورق نقرہ ۶ ماشہ - ورق طلا ۳ ½ ماشہ - سب کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈال کر کھرل کریں اور بقدر نخود کے گولی بنادیں ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو ہمراہ دودھ کے استعمال کریں -

مردمی کے لیئے مفید گولی

سنکھیا سفید - مشک ہر دو ہم وزن لیکر پیس کر مونگ کے برابر گولی بنادیں ایک گولی ہر روز ہمراہ

رہے جامن دیکھے دہی جلکے تھوڑا پانی ملاکے گھی نکال کے پھر جائفل کے
ٹکڑے کرکے [illegible] میں بھگو کے پھر اُسی گھی میں بھگو کے سب گھی کھپاکے
جلب [illegible] کھرل کریں۔ بعد ہے کھاکے اوپر سے جوش کیا ہوا دودھ پیئیں۔ بجائے

[illegible]

دیگر۔ [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہضم ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]
[illegible] یا کوئی [illegible] ثقیل [illegible] پانی ورس کارڑے [illegible]
ہردو کو ملاکر گھی ڈال دیں اور نرم آگ پر پکاویں۔ جب صرف گھی ہی رہ جائے تو اُتار
اور ایک تولہ ہر روز کھاویں۔ جریان احتلام۔ سرعت انزال کو دور کرے اور
باہ بڑھاتا ہے۔

ان کے علاوہ کشتہ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ فولاد۔ قلعی۔ سنکھیا۔ عقیق
موتی وغیرہ مفید ہیں۔

طلاء مدار کا دودھ آدھ پاؤ شہد خالص ڈھائی پاؤ افیون چار ماشہ کڑاہی
میں ڈال کے لوہے کے دستے سے اسقدر حل کریں کہ قوام بندھ کر کڑاہی
کے ساتھ اُٹھنے لگے پھر حسب ضرورت گرم کرکے پیچ پر لگاکے یا طلا کی طرح حشفہ چھوڑ کر
لگائیں۔ اور اُوپر بنگلہ پان دیگر مضبوط کپڑے کی پٹی باندھیں۔

دیگر۔ مدار کا دودھ گھی دھویا ہوا اکیس بار دودھ کا نصف حصہ طلا بناکے لگائیں۔

دیگر۔ مدار کا دودھ گائے کا گھی ایک دام ملاکے آگ پر رکھیں اور مدار کی لکڑی سے
چلاتے جائیں جب دودھ جل کے روغن رہجائے شراب تیز دو آتشہ ملاکے
ایک پہر کھرل کرکے طلا کریں اوپر سے بنگلہ پان یا بھسوڑے کی کونپل باندھیں

[illegible] رہنا اُٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا۔ یادداشت کمزور پڑجانا۔ [illegible] پیر کا بنا۔ دانتوں کا بے وقت ڈھیلا ہوجانا۔ کمر یا جسم کے کسی حصہ میں درد رہنا [illegible] کا منتشر اور پراگندہ رہنا کسی کام پر جی نہ لگنا [illegible] بیمار کا [illegible] آنا۔ پیشاب کا بے ارادہ نکلجانا یا کثرت سے [illegible] ایک تولہ [illegible] لوزہ گلی [illegible] زیادہ ہو [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر [illegible] سفید اور سرخ [illegible] ڈال کر خشک کریں [illegible] تناسل کی طرفین میں لگائیں۔ جب وہ نیم سیر ہوجائیں چھوڑ کر عضو کی مالش کریں [illegible] خون منقطع ہوجائے شہد خالص اور مرغ جوان کی بیٹ یا اُسکا خون گرم گرم [illegible] تین روز تک ایک بار یہی طلا لگائیں او عضو کو ٹھیس سے بچائیں اور ہلیں نہیں۔

دیگر۔ نو عدد جونک حشفہ چھوڑ کے وسط اور بن آلہ تناسل پر لگا کے خون فاسد دفع [illegible] کے بعد پارہ ایک مثقال اور بکری کی ایک ساق کا مغز مخلوط کر کے مرہم کیطرح لگائیں۔

دیگر۔ جونکیں لگا کے یا باریک پچھنے لگا کے اُسپر مدار کا دودھ ٹپکائیں تین روز تک [illegible] پھرین نہیں اور بخار اور عضو ماؤف کی سوزش اور ورم کو برداشت کریں تیسرے [illegible] اسی پر اور تازہ دودھ ٹپکائیں جب دانے یا زخم پڑ کے زرد پانی یا خون [illegible] سے جاری ہو اور جس قدر مواد بلغمی لزج رگوں اور پٹھوں [illegible] میں محتبس مترشح ہو کے نکلے اور اُسکی جگہ خون صالح آجائے [illegible] جب تک پانی جاری رہے آرام سے بیٹھے رہیں اور کبھی کبھی اوس [illegible] ارنڈی کا تیل ٹپکایا کریں۔ کہ تسکین اور یبوست دفع ہو اور [illegible] اعصاب میں قوت پیدا ہو۔ دو ہفتہ میں صحت کامل اور ازالہ بکارت کی

رہے جامن دیکے دہی جمائے تھوڑا پانی ملاکے گھی نکال کے پھر چار قفل کے
ٹکڑے کرکے [illegible] ہیں بھگو کے پھر اسی گھی میں بھگو کے سب گھی کھپاکے
جماع [illegible] کریں۔ بعدہ اسے کھاکے اوپر سے جوش کیا ہوا دودھ پئیں۔

[illegible] کی وجہ سے نقطہ نرم ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]
اور سر [illegible] یا کوئی دیگر تقطیر [illegible] اور شربت قند اور گائے کے
دودھ اور شیرینی اور ترشی سے پرہیز کریں اور اعتدال کی حالت پر رہیں اور
روٹی اور گڑ تھوڑا سا کھایا کریں۔

علاج دیگر۔ نمک پانی میں چھوڑ کے حل کریں اور عضو تناسل کو اسمیں [illegible]
میلے اور سخت کپڑے سے خوب ملیں۔ جب سرخ ہو جائے تھوڑا لگائے گا
مکھن اوپر سے مل کے جستہ اور صیون چھوڑ کے مدار کا دودھ لگاکے
سے ایک کپڑا ارنڈی کے تیل میں ڈبوکے اس کپڑے کو پٹی کی طرح باندھیں
اسپر گرم پان باندھیں۔ اسی طرح تین روز برابر کریں۔

دیگر۔ ایک کچے برتن میں مدار کا دودھ لیکے سایہ میں خشک کرکے برتن توڑ ڈالیں
اور خشک دودھ اسمیں سے تھوڑا لیکے گائے کے مکھن یا گھی میں حل کرکے
ملاکے اوپر سے پان یا ارنڈ کے پتے باندھیں۔

دیگر۔ شیر کی چربی سوس کی چربی۔ مینڈک کی چربی ہاتھی کی بہتی ہوئی مستی
بچھوے دھوئے ہوئے سیاہ بچھو اور جوان گدھے کے فوطوں اور
عضو تناسل پر لگائی ہوئی جونکیں۔ عطر ناگیسر اگر کا جوہا۔ دہتورے کے

درد رہنا اُٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا - یادداشت کمزور پڑ جانا -
...ہد پیر کانپنا - دانتوں کا بے وقت ڈھیلا ہو جانا کمر یا جسم کے کسی حصہ میں درد رہنا
...بیعت کا منتشر اور پراگندہ رہنا کسی کام پر جی نہ لگنا ... جو ... بے ... یہ ...
... آنا - پیشاب کا بے ارادہ نکل جانا یا کثرت ... ایک ایک تولہ کی ڈلی ... لوزہ گلی
... زیادہ ہو ... کا ڈال کر نرم آگ کو ئلہ پر رکھ کر
... اور زور اور قوت اور ... ڈال کر خشک کریں ...

... کاں ہو -

طلا مفید جلق زدہ - (ص) گنجائی - جگنو - کیچوے دھوئے ہوئے اور صاف کئے ہوئے ابر تے کے ملیں تو بہت عمدہ ہیں - بیر بہوٹی - جونک - مدار کے لوٹ - ہر ایک دو تولہ بچھو سیاہ ایک عدد چیونٹے سیاہ بڑے بڑے سو عدد - مینڈک کی چربی - شیر کی چربی - جوزہ گوہ کی چربی - سانڈے کی چربی ایک ایک تولہ رنڈی کا تیل آدھ پاؤ نخبتہ ایک شیشی میں بھر کر ایک ہفتہ تک بجری کی مینگنیوں میں دفن کریں - بعدہ نکال کے طلا کریں اور اگر اس میں گھونگھی سفید بوست بیخ کنیر سفید - بہلا نوہ ٹوپی نکلا ہوا - آنبہ ہلدی ہر ایک یا دو تولہ - پانچ تولہ بیر بہوٹی اضافہ کر کے آتشی شیشی میں کشید کریں تو یہ طلا بہت ہی عمدہ ہے -

روغن غوک - سبطری اور تقویت آلہ تناسل کے لئے بے نظیر ہے - تین چار - مینڈک ایک بڑے ظرف ہوا دار میں بند

رہے جامن دیکے دہی جما کے تھوڑا پانی ملا کے گھی نکال کے پھر جائفل کے چار ٹکڑے کرکے بید [illegible] میں بھگو کے پھر اُسی گھی میں بھگو کے سب گھی کھپا کے ایک جلاج [illegible] گرل کریں۔ بعد [illegible] کھاکے اوپر سے جوش کیا ہوا دودھ پئیں۔ بنایت [illegible]

[illegible] کے [illegible] جب [illegible] ہونیکی وجہ سے [illegible] ہو جاتا ہے اسی واسطے [illegible]
دیگر۔ [illegible] یا کوہ دگنہ تقوبر [illegible] گھڑی بھر کے بعد اُسکو ہٹالیں۔ پھر گھی یا تیل میں خوب بھونیں جب جلجاے روغن کا طلا کریں اور سوختہ کو ٹکوٹ چھان کر پرانے گڑ میں ملاکر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا کے ایک گولی روز کھائیں۔

تکمید۔ رائی۔ اسپند کے بیج۔ مال کنگنی تل سیاہ ہر واحد ہ ماشہ باریک کوٹ کے تین پوٹلیاں بنا کے پاؤ سیر روغن کنجد کڑچھے میں گرم کرکے پوٹلیاں اُسمیں چھوڑ کے عضو مخصوص اور کش اور رانوں کی جڑ تک سنکیں۔

دیگر۔ ہاتھی دانت کا برادہ ۴ ماشہ۔ مال کنگنی ۲ ماشہ بکری کی چربی سیاہ تل پانچ پانچ ماشہ گائے کا دودھ خوب جوش کیا ہوا آدھ پاؤ میں پوٹلیاں بناکر اُسمیں ڈال کے اور گرم کرکے کشاہ اور اُسکے اطراف کو خوب سنکیں۔

دیگر۔ برادہ ہاتھی دانت ۱۱ تولہ۔ مال کنگنی ۲۔ ابہ ہلدی ایک ایک تولہ عاقرقرحا سات ماشہ کوٹ کے آدھ پاؤ رینڈی کے تیل میں قوام غلیظ کرکے پوٹلی میں رکھ کے نیم گرم سنکیں۔

دیگر۔ بیر بہوٹی ۳۰ عدد شیشی میں رکھ کر اوپر سے اسقدر رینڈی کا

رہنا اُٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا۔ یادداشت کمزور پڑ جانا۔
دیر کا بنا۔ دانتوں کا بے وقت ڈھیلا ہو جانا کمر یا جسم کے کسی حصہ میں درد رہنا
طبیعت کا منتشر اور پراگندہ رہنا کسی کام پر جی نہ لگنا۔ ... جز بدیہ۔ ... کا
آنا۔ پیشاب کا بے ارادہ نکل جانا یا کثرت ... ایک ایک تولہ کی ... لوزہ گلی
... زیادہ ہو۔ ... کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر
... ڈال کر خشک کر ... رکھ

عرق کیطرح کھینچ کے استعمال کریں۔ ...
مالم کے عرق لیں تو ایک سیر گوشت اور دسواں حصہ ان اجزا کا جو اُوپر مرقوم
ہیں لیکے ایک دیگچی کے اندر ایک پیالہ چینی کا رکھ کے دیگچی کے منہ پر کپڑا باندھ
کے اس کپڑے پر سب اجزاء مع گوشت کے رکھ کے اُسکے اُوپر ایک سرپوش
آٹے سے بند کر کے رکھیں۔ اُوپر سے خفیف کوئلوں کی آنچ دیں۔ اور دیگچی
ایک کونڈے میں ٹھنڈے پانی کے اندر رکھ کے جب پانی گرم ہو بدلتے جائیں
اور خیال رکھیں کہ گوشت جلنے نہ پائے۔

شربت خبث الحدید

خبث الحدید مدبر تین مثقال مازو سبز۔ گلاب کے
پھول سماق گلنار۔ کندر۔ ناگرموتھ۔ دھنیا۔ پودینہ
ہر واحد دس مثقال پھٹکری زعفران ہر دو تین مثقال کوٹ چھان کے پوٹلی
بنا کے چار رتل انگور کے عرق اور ایک رتل گلاب خالص میں جوش دیں اور
چمچہ سے پوٹلی کو دبا دبا کے عرق نکالتے جاویں جب چہارم رہ جاوے ادویہ
کو سہ چند شکر ملا کر شربت کا قوام کر کے دو تولہ شربت تازہ پانی دیڑھ چھٹانک
ملا کر صبح و شام پیا کریں۔

رہے جامن دیکے دہی جماکے تھوڑا پانی ملاکے گھی نکال کے پھر جائفل کے [illegible]
ٹکڑے کرکے [illegible] میں بھگو کے پھر اسی گھی میں بھگوکے سب گھی کھپکے [illegible]
جماع [illegible] کرل کریں۔ بعد [illegible] کھاکے اوپر سے جوش کیا ہوا دودھ پئیں۔ [illegible]

[illegible] سے بعد ہضم ہو جاتا ہے اہم اواسطے [illegible]
[illegible] یاکوئی [illegible] گا [illegible] بہر قوام قند سفید کا ایک [illegible]
ملائے بعد آدتار کے جاوتری جوز بوا۔ دارچینی۔ عاقرقرحا۔ الائچی سفید
لونگ۔ موصلی سفید۔ کامراج ہر واحد ایک تولہ کشمش چھوہارہ ہر واحد
پاؤ سیر ملاکے استعمال کریں۔

ملذذ۔ رومی مصطگی ایک درم مشک خالص ½ ادرم لونگ آدھا درم [illegible]
پانچ درم خوب باریک پیس کے ادرک کے عرق میں ملاکے چنے کے برابر گولیاں
بناکے وقت حاجت ایک گولی منہ میں رکھ کے آہستہ آہستہ چوسا
کریں۔ گردہ اور مثانہ کی قوت اور سختی اور نعوظ کے واسطے مجرب ہے۔

ایضاً۔ دارچینی۔ کبابہ۔ بسباسہ۔ عاقرقرحا۔ مویزج۔ ہر واحد ½ [illegible]
باریک پیس کے شہد اور سونٹھ اور تھوڑا مشک ملاکے مٹر کے برابر گولیاں بنا کے
ایک گولی تھوک میں رگڑ کر طلا کریں لذت حاصل ہو۔

ایضاً۔ جنگلی کوے کا پتہ چمبیلی کے تیل میں ملاکے دو گھڑی قبل [illegible]
بعد خشک ہونے ایک دوسرے کے طلا کریں۔

ایضاً ہدہد کا دل خشک کرکے شکر مساوی ملاکے تین روز تک برابر [illegible]

درد رہنا اُٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا۔ یادداشت کمزور پڑ جانا۔
اوپر کانپنا۔ دانتوں کا بے وقت ڈھیلا ہو جانا۔ کمر یا جسم کے کسی حصہ میں درد رہنا
طبیعت کا منتشر اور پراگندہ رہنا کسی کام پر جی نہ لگنا [illegible] بسیار
اور آنا۔ پیشاب کا بے ارادہ نکل جانا یا گرنا۔ ایک ایک تولہ [illegible] لوزہ گلی
لذت زیادہ ہو۔ [illegible] کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر
ایضاً کچھوے کی چربی تین بار طلا کریں عجیب [illegible] ڈال کر خشک کریں پھر
ایضاً۔ مغز گنجشک نر خانگی۔ مغز بدہ ہر نر آگ پر پگھلا کے تھوڑی دیر قبل صحبت کے
ہر کے انگوٹھے اور قضیب پر ملیں۔ امساک و لذت حاصل ہو۔
ایضاً۔ پارہ کافور سہاگہ ایک ایک درم شہد مساوی ملا کے تین بار طلا کریں امساک
اور لذت زیادہ ہو اور ...... کا مقام مضیق ہو۔
ایضاً۔ تھوڑا ہیرا ہینگ سوراخ میں رکھے امساک اور لذت زیادہ حاصل ہو
ممسکات۔ سر پستان کی طرح مینڈک کے سر پر دو غدود ہوتے ہیں اُن کے
دبانے سے جو کچھ نکلتا ہے اُسے چمچہ میں لے لیتے ہیں اُسے مینڈک مستی کہتے ہیں
مینڈک کی مستی۔ ہاتھی کی مستی۔ آدمی کے کان کی میل کے ساتھ دلت کر کے تین بار
طلا کرے امساک کے واسطے مجرب ہے۔
ممسک۔ پوست خشخاش۔ شہد نی۔ گل دھاوا تین تین درم پانچ سیر پانی
میں جوش کرکے جب آدھ سیر رہ جائے سہاگہ بباسہ۔ عاقر قرحا۔ ہر واحد چار درم
چھوڑ کے طلا کریں امساک ہو۔
ایضاً۔ پانچ تولہ تخم معقوره ۶۵ سیر گائے کے دودھ میں جوش کریں جب تین سیر

رہے جامن دیکے دہی جماکے تھوڑا پانی ملاکے گھی نکال کے پھر جائفل کے چار
ٹکڑے کرکے [illegible] میں بھگو کے پھر اسی گھی میں بھگو کے سب گھی کھپاکے ایک
[illegible] کرلیں۔ بعد [illegible] کے کھاکے اوپر سے جوش کیا ہوا دودھ پئیں۔ نہایت

[illegible]

[illegible] چونکہ جلاب ہو نیکی وجہ سے [illegible] میں بھرکے اور
دیگچی [illegible] یا کوئی [illegible] گیا تو دھتورے خالی کرکے اسمیں جوز بھر کے گل
حکمت کرکے بھوبھل میں پکاکے نکال کے جائفل اور دھتورہ باریک پیس کے پان
میں برداشت کے موافق کھائیں۔

ایضاً۔ تین پاؤ گائے کے دودھ میں پانچ چھوہارے زیرہ سیاہ بھرکے
جوش دیں۔ جب نصف رہے چار درم زیرہ سیاہ کھائے عمدہ چیز ہے۔

اکسیر بے بہا

یہ ایک نہایت ہی سریع التاثیر فوراً اثر دکھانیوالی دوا ہے اور اسی لیے
اسکا نام اکسیر بے بہا ہے۔ یہ ہرگز ممکن نہیں ہوسکتا کہ اسکو استعمال
کیا جائے اور اسکا حیرت انگیز اثر محسوس نہ ہو منی کی تنزلوں کی کمزوری سستی سردی کو
دور کرکے قوت ماسکہ کو بڑھانے اور سرعت انزال دکی قوت مردمی کو جڑسے کھوکر
اساکی لطف دکھانے کے لیئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا دنیا میں مشکل سے ہوسکتی
ہے۔ مادہ تولید کو مضبوط اور قایم الوجود بناکر اسکو بے ضرورت خودبخود خارج ہونے
سے روکنا اور دل و دماغ گردے و مثانہ کو اور اعصاب اور انثیین وغیرہ اعضا
رئیسہ و شریفہ کی جمعیت کو طاقت ور بناکر بے شمار بیماریوں مثلاً زکام نزلہ دائمی ضعف
بصارت آنکھوں سے پانی جانا، بیخوابی، بےچینی رہنا، سر کا گھومنا سر میں ہر وقت

...ورہا اُٹھتے بیٹھتے آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا - یادداشت کمزور پڑجانا -
...پیر کا بہنا - دانتوں کا بے وقت ڈھیلا ہوجانا کمر یا جسم کے کسی حصہ میں درد رہنا
...بیعت کا منتشر اور پراگندہ رہنا کسی کام پر جی نہ لگنا ... - بے ...
...آنا - پیشاب کا بے ارادہ نکلجانا یا گندہ ... ایک ایک تولہ ... گلی
...بعدار رطوبت بہنا - ذہن کا کند ہونا ... کا ڈال کر نرم آگ کو ئلہ پر رکھ کر
...وغیرہ کا نیست و نابود کرنا اکسیر بے بہا ... ڈال کر خشک کریں پھر

... خطا نہیں کرتا - جو لوگ اسکو کبھی کم از کم ایک سال میں ایک مرتبہ استعمال
...کرینگے وہ لقوہ، فالج، رعشہ، مالیخولیا، ضیق النفس، وغیرہ مہلک امراض کے
...سے محفوظ رہیں گے اور اُن کی تندرستی و طاقت تادم زیست قابل فخر رہیگی
...بڑی بھاری خوبی اسمیں یہ ہے کہ ہر موسم اور ہر عمر میں قابل استعمال ہے - اسکے استعمال
...کرنیوالے اس بات سے مطمئن رہیں کہ اسمیں جو افیون پڑتی ہے وہ کسی قسم کا نقصان
...نہیں پہنچاتی اور نہ اسکے استعمال سے طبیعت کے عادی ہوجانے کا اندیشہ ہے -
حکیم علی الاطلاق نے افیون مرضوں کے دفعیہ کے لیئے ہی پیدا کی ہے اور اسی سے
جب یہ مدبر کرکے دوا کے طور پر استعمال کیجاتی ہے تو آب حیات سے زیادہ فائدہ
...کس پہنچاتی ہے -

اکسیر بے بہا تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ اول مروارید ناسفتہ چھ ماشہ کہربا
...شمعی چھ ماشہ - بسد احمر چھ ماشہ، ورق نقرہ چھ ماشہ، ورق طلا چھ ماشہ - زعفران
...اصلی ساڑھے چار ماشہ - مشک خالص ایک ماشہ کو عرق کیوڑہ سہ آتشہ میں کھرل کرکے
...سرمہ سا باریک کرکے ... سا ... بنالیں اسکے بعد بابچھڑ چھ ماشہ عقرقرحا چھ ماشہ

زنجبیل چھ ماشہ خولنجان چھ ماشہ بہمن سفید چھ ماشہ - بہمن سرخ چھ ماشہ
[illegible] یات چھ ماشہ [illegible] خشک ۶ ماشہ - گل سرخ چار ماشہ - جوز بوا ساڑھے [illegible]
[illegible] کریں - بعد ہ [illegible] دار صینی چار ماشہ عود بلساں ۴ ماشہ جد وار [illegible]
[illegible] ۳ ماشہ [illegible] سانی سات ماشہ ماجوائن دیسی [illegible]
[illegible] - چونکہ جلاب ہونیکی وجہ سے مغز [illegible] دویات کو کوٹ کر کپڑے میں چھان
[illegible] یا کو [illegible] بادام مقشر دو تولہ مغز نارجیل دو تولہ مغز
گردگان ۲ تولہ کو علیحدہ کوٹ کے خوب باریک مثل آٹا بنالیں - جب یہ کام
کر چکیں تب افیون ایک پاؤ کو تھوڑے پانی میں پکا کر صاف اور قابل [illegible]
رقیق بنادیں اور شہد خالص دو سیر قلعی دار برتن میں آگ پر رکھ کر پکا [illegible]
جب اسکا قوام قابل انجماد ہو جاوے آگ سے نیچے اُتار کر افیون مصفی اور تمام
ادویات مسحوقہ کو معہ مغزیات کے ملا کر کسی چینی کے برتن میں بھر کر گیہوں یا
جو کے انبار میں دفن کر دیں - بعد چالیس یوم کے نکال کر - اسکو استعمال کرائیں
اور اسکا معجزہ مسیحائی دیکھیں - ترکیب استعمال اسکی یہ ہے - ایک ایک
ماشہ صبح اور رات کو سوتے وقت ایک پاؤ دودھ جوشیدہ کیساتھ استعمال
کریں - یا جماع سے دو گھنٹہ پیشتر ایک خوراک امساک حاصل کرنے
کے لئے کھا دیں -

نسخہ برائے قوت باہ

بداری کند ۲ تولہ - آرد نخود بریاں ۳ تولہ
کھجور تازہ ۱ تولہ شیرہ گاؤ تازہ ۳۰ تولہ
روغن گاؤ ۴ تولہ - شہد چار تولہ - مغز بادام ۱ تولہ - پستہ ۴ ماشہ

…ب کو یکجان کر کے اور خوب پکا کر اور حلوہ بنا کر رات کو روزانہ کھایا کریں
…ت عمدہ دوا ہے۔
… نامرد جواں مرد ہو جاتا ہے۔ پیر سن رسیدہ جز بویہ بسیار …
… دیتا ہے۔ شنگرف بقدر ۵ تولہ ایک تولہ کی ڈلی بطر توزہ گلی
… ڈال کر اسپر ۲۰ تولہ پانی دھتورہ کا ڈال کر نرم آگ کوئلہ پر رکھ کر
… خشک کر سویں بعدہ ۲۰ تولہ پانی بھنگ کا بدستور ڈال کر خشک کریں پھر
… برگ مدار کا خشک کریں۔ بعدازاں پانی بھنگرہ سیاہ خشک کر کے
… میں ڈال کر پانی بوٹی نوتڑی ۲۰ تولہ کے ہمراہ سحق کریں۔ جب قریب
… ہو تو دس تولہ پانی حرمل سبز سے کھرل کر کے اچھی طرح خشک کریں
… سفوف بنا کر رکھیں۔ بعدہ شیر گاؤ پندرہ سیر لیکر دیگ میں ڈال
… جوشدیں اور وقت جوش شنگرف مذکور شیر میں ڈال دیں اور نرم نرم
… جوشدیتے رہیں جب نصف سوختہ ہو تو نیچے اُتار کر برتن گلی میں ڈال
… اور قریب سرد ہونیکے ہو تو قدرے جغرات ڈال کر جما دیں تمام رات
… رہے۔ وقت صبح تمام دہی کو بدستور معروف بلوئیں۔ جسقدر مکھن
… وہ نکال کر کڑچھے آہنی میں ڈال کر نرم آگ پر رکھدیں مکھن کا روغن
… بنجاویگا وہ روغن صاف شیشی میں رکھیں برنگ سرخ ہوگا۔ لیکن یاد
… رکھیں کہ مکھن کو نرم آگ پر رکھ کر روغن بنانا ہوگا بس تیز آگ نہ ہو اب
… ہے قوت باہ کے لیئے بقدر دو یا تین قطرے مسکہ یا حلوہ میں رکھ
… صبح کھانا چاہیئے۔ اگر خشکی ہو تو روغن زرد اور شیر زیادہ

استعمال کرنا چاہیئے۔ پرہیز ترشی مچھلی وتیل کا ہونا چاہیئے۔

غ... کنیر سفید کی جڑ کا چھلکا گھونگچی سفید } کھانے ولگانے کے لیئے
ہر ایک آدھ پاؤ۔ کوٹ ملح ۲ تولہ ... کرل کریں۔ بعد ...
جمال گو... ...ت کا سفوف کرکے گائے کے پندرہ سیر دو...
میں ڈال کر جوش دیں پھر اُسکا دہی جمادیں صبحکو ۴ سیر پانی ڈال کر ...
او ممسکہ حاصل کریں اُس مسکہ کو آگ پر رکھ کر روغن بنالیویں اور محفوظ ...
قضیب پر طلا کریں اور ایک رتی پان میں رکھ کر کھادیں ۴۱ یوم استعمال
کرنے سے فائدہ ہوگا۔

روغن مجلوق ومفلوج اور سکڑ جانے قضیب کے لیئے مجرب

جوز ماثل۔ مال کنگنی۔ پوست بیخ کنیر سفید۔ ہر ایک چار درم گھونگچی سفید ...
ہینگ ایک درم کوٹ روغن تخم حرمل یا روغن کنجد میں گوندھ کر آتشی شیشی میں
رکھ کر تیل نکال لیں اور رات کو سوتے وقت قضیب پر مالش کریں اور
ارنڈ کا پتہ باندھ دیں۔ اگر ایک دو قطرہ پان میں کھایا جائے تو مقوی
و ممسک اثر کرتا ہے۔

احتیاط۔ ہر ایک روغن طلا یا لیپ جو آلہ تناسل پر لگایا جائے وہ اگلا حصہ
یعنی حشفہ اور نیچے کی سیون چھوڑ کر لگانا چاہیئے اور آب سرد سے ...
نہیں چاہیئے۔

روغن دافع سستی قضیب۔ حرمل ایک پاؤ۔ آگ کا دودھ ایک ...

...ن کو دودھ آک میں تر کر کے ایک ہفتہ تک سایہ میں رکھ کر خشک کر لیں۔
...آتشی شیشی کے ذریعہ سے روغن نکالیں اور قضیب پہ مالش کریں۔

روغن برائے کجی مجلوق - لوبان کوڑیہ ایک سیر۔ جدوار۔ بسباسہ
...زردہ - قرنفل ہر ایک دو درم - رال تین پاؤ - مُشک سات ماشہ بطریق روغن
آتشی شیشی سے تیل نکالیں اور قضیب پہ ملیں۔ یہ تیل کل زخموں کو مُفید ہے۔
اگر سو سال کا بوڑھا پیشانی پہ مالش کرے تو جوان ہو جاوے۔

روغن طلا برائے مجلوق - مدار کا دودھ ایک درم - تھوہر کا دودھ ایک
...شہد خالص دو درم روغن بھلاوہ ۳۰ درم گائے کا گھی ۴ درم سب اشیاء کو ایک
برابر کھرل کریں اور بوقت ضرورت حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگا دیں۔ اوپر پان
...باندھیں۔

روغن طلاء - تج - دار چینی - جائفل - لونگ جاوتری ہر ایک پانچ تولہ
سنکھیا سفید چھ ماشہ - چال گوٹہ آدھ پاؤ - مال کنگنی ایک پاؤ - چربی ریچھ ایک
...سب اشیاء کو آتشی شیشی میں بھر کر تیل نکالیں اور حسب دستور لگا کر اوپر پان کا
...باندھ دیں۔

نہایت مفید طلاء - سنکھیا سفید - میٹھا تیلیا - کچلہ - جال گوٹہ - تخم دھتورہ
جائفل - جاوتری - لونگ - دار چینی - مال کنگنی - رومی مصطگی - عقر قرحا - ہر ایک
ایک تولہ کیسر چار ماشہ مغز اڑنڈ چار تولہ سب اشیاء کو کوٹ کر پہلے زردی بیضہ مرغ
میں کھرل کریں بعد ازاں شراب عمدہ دیسی ڈیڑھ پاؤ یا شراب برانڈی ایک پاؤ
میں کھرل کر کے گولیاں بنا دیں اور آتشی شیشی میں بھر کے روغن نکالیں۔

قضیب پر حشفہ و سیون چھوڑ کر طلا کریں اوپر پان کا پتہ باندھ دیں۔

پوٹلی مفید برائے مجلوق ۔ برادہ وندان فیل ۲ تولہ مصطگی۔ دارچینی لونگ۔ عقرقرحا ہر ایک تین ماشہ۔ کنجد سیاہ۔ مالکنگنی ہر ایک نو ماشہ۔ ہلدی ایک تولہ تج پانچ ماشہ سب کو پیسکر دو پوٹلی بنا دیں اور روغن کنجد کو گرم کرکے اس میں سے تر کرکے قضیب کی جڑ پر ٹکور کریں۔

پٹی برائے مجلوق ۔ پارہ۔ گندک آملہ سار۔ گھونگچی سفید۔ سہاگہ تیلیہ ہر ایک نو ماشہ۔ سنکھیا سفید۔ ہڑتال طبقی ہر ایک ڈیڑھ ماشہ روغن زرد گاؤ ڈھائی تولہ کل اشیاء کو باریک کرکے روغن زرد میں حل کرکے پھر ایک باریک پارچہ لیکر دو دن مدار میں تر کرکے خشک کر لو۔ اس پر اس تیار شدہ دوائی میں سے تھوڑی سی لیکر پارچہ مذکور پر لیپ کرکے ذکر کے اوپر باندھ دو۔ اگر دانہ پھنسی نکلے تو اُن پر گھی جلا کر لگا دو۔

گولی امساک ۔ کشتہ ابرک۔ بھیم سینی کافور۔ کستوری۔ عاقرقرحہ۔ جائفل۔ جاوتری۔ لونگ۔ سونٹھ۔ مگھ۔ کیسر ہر ایک ایک ماشہ۔ افیون دس ماشہ سب اشیاء کو خوب کھرل کرکے ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں۔ شب کا کھانا مرغن کھا کر اس کے تین گھنٹہ بعد یہ گولی دودھ کے ہمراہ کھا دیں۔ اور ایک گھنٹہ بعد اثر دیکھیں۔

دیگر برائے امساک ۔ شنگرف۔ عقرقرحہ۔ جائفل۔ افیون ہر ایک ایک درم ان سب کو خوب کوٹ چھان کر شہد ملا کر بیس گولیاں تیار کریں۔ شام کو ایک گولی کھا کر اوپر سے پان کھا دیں۔

...ـ کبوتر صحرائی کی بیٹ ـ نمک لاہوری پارہ مساوی وزن لیکر آب پیاز
...کھرل کرکے گولیاں بنا دیں ـ قبل از وقت لعاب دہن کے ساتھ گھس کر لیپ

...ـ عقرقرحہ ـ مویزج ـ دار چینی ـ کبابہ برابر وزن لیکر شہد خالص میں چنے
...گولی بنا کر منہ میں رکھیں اور ذکر پر لیپ کریں ـ

...منزل ـ عاقرقرحہ ـ لونگ ـ دار چینی ـ کیسر مساوی وزن لیکر شہد میں
...یاں بنا دیں ـ حسب ضرورت ایک گولی قبل از وقت لعاب دہن میں گھس کر
...لیپ کریں ـ

...ـ پارہ ایک ماشہ ـ روغن زرد چھ ماشہ برگ پان چار عدد کھرل کرکے چنے کے
...گولیاں بنا دیں ـ قبل از وقت ایک گولی عورت کو کھلا دیں ـ

ضروری واقفیت

(عورتیں بدچلن کیوں کر ہوتی ہیں ؟)

...باتیں ہیں جو ہر خانہ دار کو یاد رکھنی چاہئیں ـ اور ان کا تدارک کرنا چاہئیے
(۱) کنواری لڑکیاں اکثر بدچلن عورتوں کی صحبت سے خراب ہو جاتی ہیں ـ
...اور ان لڑکیوں کے ذریعہ سے وہ پیغام رسانی کا کام لیتی ہیں ـ جن سے ان پر
...برا اثر پڑتا ہے ـ
...بھی وہ لڑکیاں خراب ہو جاتی ہیں ـ جن کے ماں باپ اُن کے سامنے یا ہم
...حرکتیں چھیڑ چھاڑ ہنسی مذاق کرتے اور خاص فعل کے وقت بھی اسباب

کا لحاظ نہیں رکھتے۔

(۳) لڑکیوں و عورتوں کو کمینہ ملازموں کے بھروسہ پر باہر اندر جانے کی اجازت نہ دیویں۔

(۴) عورتوں کو نیچ ذات کی عورتوں کی سنگت زیادہ نہ رکھنی چاہئے۔

(۵) زبان کے مزے سے بہت سی لڑکیاں و عورتیں خراب ہو جاتی ہیں بچپن سے ہی غذا کا مناسب انتظام ہونا چاہئے اور زبان کے مزہ میں پڑنے نہ دیں ورنہ کھانے پینے کے لالچ سے جب گھر سے کچھ بہتر نہیں ہوتا تو خراب ہو جاتی ہیں۔

(۶) بدمزاج خاوند کی عورت خراب اور باپ کی بیٹی خراب ہو جاتی ہے۔

(۷) بدمزاج ساس کی بدولت اس کے بیٹے کی بہو خراب ہو جاتی ہے۔

(۸) جس عورت کا خاوند ہمیشہ بیمار رہے یا جسے عارضہ ضعف باہ ہو وہ خراب ہو جاتی ہیں۔

(۹) جو ماں لڑکی یا عورت اگر اکیلے میں غیر مرد کے پاس نشست برخاست رکھے وہ خراب ہو جاتی ہے۔

(۱۰) نابالغ اور بوڑھے خاوند کی بیوی خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کی دلجوئی نہیں کر سکتے۔

(۱۱) جن کے خاوند زیادہ عرصہ گھر سے باہر رہتے ہیں اور عورتوں کیلئے کافی سامان رہائش و خوراک مہیا نہیں کر جاتے اور نہ ہی ان کے پیچھے ان پر کسی کا سایہ ہوتا ہے اسلئے وہ بگڑ کر خراب ہو جاتی ہیں۔

(۱۲) شادی شدہ عورت اگر زیادہ عرصہ اپنے باپ کے گھر رہے تو خراب ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ہر طرح سے آزاد ہوتی ہے۔ کسی کا شرم لحاظ نہیں ہوتا۔ جہاں چاہے آزادی سے چلی جاتی ہے۔ اسلئے خاص کر نئی شادی شدہ عورت کو باپ کے گھر زیادہ عرصہ تک نہیں رہنا چاہیئے۔ اسی طرح کنواری لڑکیاں جو سن بلوغ کو پہنچ چکی ہیں اپنے باپ کے گھر میں خراب ہو جاتی ہیں۔ اگر اُن کی شادی نہ کی جاوے۔

(۱۳) بیوہ عورتیں رشتہ داروں کی بد مزاجی و بے پرواہی سے خراب ہو جاتی ہیں کیونکہ اکثر لوگ بیوہ عورتوں کو کافی خوراک و کافی لباس نہیں دیتے اور ہر وقت جھڑک اور لعن طعن سے کام لیتے ہیں۔ اگر نیک سلوک کیا جاوے تو کبھی خراب نہ ہوں۔

عورتیں نیک چلن کیونکر رہ سکتی ہیں۔

(۱) کنواری لڑکیوں کو بدچلن عورتوں کی صحبت میں بیٹھنے نہ دیں اور عشقیہ قصہ کہانیوں کے پڑھنے سے باز رکھیں۔

(۲) اپنی لڑکیوں کے سامنے اپنی عورت سے ہنسی مذاق ہرگز نہ کرو۔

(۳) جوان لڑکی یا عورت کو کسی غیر شخص کے ساتھ باہر مت بھیجو اور نہ ہی ہنسی مذاق یا پوشیدہ گفتگو کا موقعہ دو۔

(۴) لڑکیوں و عورتوں کے ساتھ نیک سلوک سے برتاؤ کرو۔

(۵) نابالغ یا بوڑھے شخص کے ساتھ شادی مت کرو۔

(۶) جن کے خاوندوں کو زیادہ عرصہ باہر رہنے کا اتفاق ہو وہ اپنی عورت کے کھانے پینے کا کافی سامان مہیا کریں اور اپنے کسی معتبر رشتہ دار کی سپردگی میں رکھیں۔

(۷) جوان لڑکیوں کی شادی جلد کر دینی چاہیے۔

(۸) شادی شدہ لڑکی کو زیادہ عرصہ تک اپنے گھر میں نہیں رکھنا چاہیے۔

(۹) عورتوں کو بیکار نہ رکھنا چاہیے بلکہ چرخہ کاتنے و دیگر کاروبار خانگی میں مصروف رکھنا چاہیے۔

(۱۰) خوراک و رہائش کا خیال رکھنا چاہیے اور ہدایت کرنی چاہیے کہ لڑکی یا عورت بازار میں خود کوئی چیز خریدنے نہ جاوے۔

(۱۱) چھابڑی فروشوں سے زیادہ گفتگو نہ رکھنی چاہیے۔

(۱۲) رتوکال میں عورتوں کی خواہش کو پورا کرنا چاہیے حسب توفیق زیور کپڑا مہیا کرنا چاہیے۔

(۱۳) اپنی عورت کے ہوتے ہوئے کسی غیر عورت کے ہمراہ ہنسی مذاق یا دل لگی یا برا خیال نہ کرنا چاہیے۔

(۱۴) بیوہ عورتوں کا ہر طرح سے خیال رکھنا چاہیے کھانے پینے کا کافی انتظام ہونا چاہیے گھر میں اُنکی عزت کرنی چاہیے۔ اور کبھی طعنہ زنی نہ کرنی چاہیے اور نہ اُسے منحوس سمجھنا چاہیے۔ بلکہ گھر کا کاروبار اور بچوں کی پرورش اس کے سپرد کر دینی چاہیے۔ اور ہر طرح سے نیک سلوک کرنا چاہیے۔

جائے قیام کامدیو بحساب چاند

جہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ عورت کو اس وقت خواہش ہے یا نہیں وہاں بعض بزرگوں نے کامدیو کے مقام ارشاد فرمائے ہیں۔ جو چاند کی تواریخ سے معلوم کئے جاتے ہیں۔ جن کے معلوم کرنے کی غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ اس مقام کے احساس سے یا حرکت سے عورت متوالی ہو جاتی ہے اور اس حالت میں مباشرت کرنے سے نطفہ قرار پا سکتا ہے۔ چاند ایک سے لیکر پندرہ تاریخ تک بڑھتا اور پھر پندرہ دنوں میں کم ہوتا ہے۔ جن تواریخ میں چاند بڑھتا ہے۔ اُسے شکل پکش اور جن میں کم ہوتا ہے اُسے کرشن پکش کہا جاتا ہے اسی طرح سے کامدیو نیچے سے اوپر کو جاتا اور پھر اوپر سے نیچے کو آتا ہے۔ پس اس خیال سے ہمیں چاند کے بڑھنے کا خیال پہلے ہونا چاہئے۔ بڑھنا نیچے سے اوپر ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے نیچے سے اوپر کی طرف کامدیو کا جانا تسلیم کیا جاتا ہے۔ ایک بات اور بھی ہے کہ بعض کا خیال ہے کہ کام دیو دائیں اور بائیں طرف کے اعضاؤں میں گردش کرتا ہے۔ مگر میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ جس کیواسطے سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مرد کا دایاں حصہ اور عورت کا بایاں حصّہ طاقتور ہوتا ہے۔ ہر ایک حکیم یا وید بوقت تشخیص مرض مرد کے دائیں ہاتھ کے نبض اور عورت کے بائیں ہاتھ کی نبض دیکھتا ہے گویا کہ عورت کی صحت بیماری بائیں ہاتھ کی نبض سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ دوسرے وقت ہمبستری مرد بائیں کروٹ ہوتا ہے اور عورت دائیں کروٹ حکیم ہے کہ بعض لوگ خلاف اس کے کرتے ہوں

مگر ایسا ہونا چاہیئے کیونکہ گربھادان کے واسطے لکھا ہے کہ مرد پہلے دایاں پاؤں سیج پر رکھے اور عورت پہلے بایاں پاؤں رکھے۔) اس حالت میں پہلے دائیں ہاتھ سے ہی سانس کیا جاتا ہے جو بائیں طرف کو کیا جاسکتا ہے۔ اسواسطے چاند کی پہلی تاریخ سے پندرہ تک کام دیو عورت کے بائیں جانب کے مقاموں میں دورہ کرتا ہوا اوپر کو جاتا ہے اور پھر اسی طرح سے نیچے کو آجاتا ہے۔

شکل پکش نیچے سے اوپر کو (چاندنی)

(۱) تاریخ انگشت نر یعنی انگوٹھا
(۲) تلوہ پا
(۳) پنڈلی
(۴) گھٹنا
(۵) ران
(۶) جائے مخصوص
(۷) کمر
(۸) ناف
(۹) پستان
(۱۰) حلق یعنی گلے میں
(۱۱) زبان منہ ہونٹ
(۱۲) رخسار
(۱۳) لو گوش

کرشن پکش اوپر سے نیچے کو (اندھیری)

(۱) سر کے پچھلے حصہ میں
(۲) پیشانی
(۳) لو گوش
(۴) رخسار
(۵) زبان منہ ہونٹ
(۶) حلق یعنی گلے میں
(۷) پستان
(۸) ناف
(۹) کمر
(۱۰) جائے مخصوص
(۱۱) ران
(۱۲) گھٹنا
(۱۳) پنڈلی

(نوٹ) یہ آپکو بخوبی معلوم رہے کہ یہ حساب رنڈیوں۔ بدچلن اور کثرت جماع کی مرتکب عورتوں پر قطعی کام نہ دیگا۔ بلکہ صرف نیک۔ باعصمت۔ قوانین قدرت پر چلنے والی بیویاں ہی اس سے متاثر ہو سکتی ہیں مگر ہمیشہ اس سے کام نہ لو ورنہ دھوکہ کھاؤ گے

(١٤) پیشانی	(١٤) تلوہ پا
(١٥) سر کے اگلے حصہ میں	(١٥) انگشت پا یعنی انگوٹھا

بغیر حیض کے حمل کا ہونا

ہم نے قبل اس کے لکھا ہے کہ جب عورت حائضہ ہو اور حیض بھی درست ہو تو حمل قرار پا سکتا ہے ورنہ نہیں لیکن بعض دفعہ بغیر جاری ہوئے حیض کے بھی حمل قرار پا جاتا ہے۔ جیسے بچہ دودھ پیتا ہو اور وہ دودھ چھوڑ دے یا دودھ پیتا ہوا بچہ مر جاوے یا بچہ گود میں ہی ہو اور دودھ پیتا ہو مگر عورت کی خواہش بہت دنوں سے پتی سنگ (اپنے خاوند سے قربت) کی ہو اور ایسے موقعہ پر مباشرت کرنے سے حمل قرار پا جاتا ہے۔

جب کبھی ایسا موقعہ ہو تو عورت کو حائضہ سمجھنا چاہیے۔ سنسکرت میں ایسی حالت کا نام آدرشٹ آرشو رتومتی ہے معنی رتومتی (حائضہ) تو ہے مگر خون نہیں آتا۔ سشرت میں اس قسم کی حائضہ کی علامات اس طرح بیان کی ہیں کہ جس کا چہرہ کھلا ہوا ہو اور بڑی خواہش ہو۔ بدن منہ اور مسوڑے چکدار یعنی گلگلائے ہوئے سے ہوں اور مرد کی خواہش ہو اور میٹھی و پیاری پیاری باتیں کرے۔ کوکھ بال اور آنکھ ڈھیلے سے ہو جائیں اور ہاتھ۔ پستان۔ کمر۔ ناخن۔ رانیں اور پنڈلیاں و چوتڑ پھڑکنے لگ جاویں اور کام سے متوالے ہوا یسی عورت کو بغیر خون حیض ظاہر ہوئے بھی حائضہ جاننا چاہیے۔

حمل کی فوری پہچان۔ قرار حمل کے واسطے ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔

کہ جب تک مرد و عورت دونوں منزل نہوں حمل قرار نہیں پاسکتا لیکن جب حمل قرار پا جاوے تو اُس کی فوری پہچان اس طرح سے کی جاسکتی ہے۔ کہ اُس دن عورت کو تکان یا سستی سی معلوم ہوتی ہے اور جماع سے نفرت ہوجاتی ہے۔ پیاس کا لگنا۔ رانوں کی سانتھیں تھکی ہوئی معلوم ہونا یا بھاری معلوم ہونا۔ پیشانی پر پسینہ آنا۔ منی کا باہر خارج نہونا۔ اور اندام نہانی کا پھر انا یہ علامت ہوتی ہیں۔ دانا عورتیں فوراً سمجھ جاتی ہیں۔

شناخت حمل کے خاص راز۔ تصدیق حمل کے واسطے کہ آیا حمل ہے یا نہیں یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ خالص شہد چار تولہ لیکر بارش کا پانی یا سرد پانی چار تولہ لیکر اُس میں حل کرکے عورت کو پلا دو۔ اگر اس کے پینے سے اُس کے پیٹ یعنی ناف میں پیچش یا درد معلوم ہو تو خیال کرلو کہ حمل ضرور ہے اگر ایسا نہو تو حمل نہیں ہے۔

دیگر۔ زراوند مدرج جو کہ ایک لکڑی کی گانٹھ ہوتی ہے۔ تقریباً پانچ ماشہ کے لیکر خوب کوٹ لیں اور شہد جو کہ اسکا مصلح ہے اسمیں ملا دیں اور کسی سبز نیلے رنگ کے پارچہ صوف پر لگا کر وقت صبح جب کہ عورت نے ابھی کچھ کھایا نہو اسکا فرزجہ کریں جو تقریباً بارہ بجے تک رکھا رہے اور کھانیکو کچھ نہ دیا جاوے اگر مُنہ کا ذائقہ جوں کا توں رہے تو حمل کے نہونیکی علامت ہے۔ اگر ذائقہ میٹھا ہو جاوے تو حمل نرینہ ہے لڑکا ہوگا اگر تلخ یعنی کڑوا ہے تو حمل ہے لیکن لڑکی ہوگی۔

شناخت حمل بذریعہ قارورہ جائے عورت کے شروع میں پیشاب

ں رنگ زرد کچھ نیلگوں سی ہوا کرتی ہے اور بعد میں جب کہ قریب بچہ ہونیکے
ہو تو پیشاب کی رنگت سُرخی مائل ہو جاتی ہے۔ شروع شروع میں پیشاب کو
گرایا جاوے تو صاف ہی رہتا ہے اِس میں کسی قسم کی کدورت نہیں آتی۔
لیکن دو ماہ کے بعد سے چند ماہ تک پیشاب میں ایک قسم کا جالا سا دکھائی
دیتا ہے جیسے کہ دُھنی ہوئی روئی ہوتی ہے اور جب قریب بچہ پیدا ہونے کے
ہو یا یہ کہ حمل کی انتہائی دنوں میں پیشاب گاڑھا سا ہو جاتا ہے۔
راز۔ عورتوں کی اندام نہانی کے اندر ایک جھلی ہوتی ہے جس کی رنگت سُرخ
یا گلابی ہوا کرتی ہے۔ لیکن جب حمل قرار پاجاتا ہے تو اس جھلی کی رنگت نیلگوں
ہو جایا کرتی ہے۔

علامات حمل اور اُن کی تشریح

(۱) حیض کا بند ہو جانا۔ اعضاء کا بھاری ہونا۔ جماع سے نفرت۔ خوشبویات
وغیرہ کھانوں سے نفرت۔ بناؤ سنگار سے نفرت سُستی کا چھا جانا۔ کسی کام
کاج کو دل نہ چاہنا۔

(۲) مُنہ سے پانی کا جلنا۔ قے اور اُبکائیوں کا آنا۔

(۳) پستانوں کے مُنہ کا رنگ سیاہ ہو جانا۔ پستانوں کا بڑا ہونا۔ پستانوں میں
دودھ کا پیدا ہو جانا۔

(۴) پیٹ کا اونچا ہونا اور پیٹ پر سفید دھاریوں کا نمودار ہونا۔ ناف کی
گہرائی میں تغیر و تبدل۔

(۵) بچہ کا پیٹ میں حرکت کرنا۔

(۶) رحم کا تغیر و تبدل ہونا۔

(۷) پیٹ پر کان رکھ کر بچہ کے دل کی حرکت کا آواز سننا۔

شناخت حمل کیواسطے صرف ایک علامت کے معلوم ہونے پر ہی یقین نہیں کرنا چاہیئے کہ قرار حمل ہے۔ بہتر ہے کہ تین چار علامتیں مل جاویں تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے۔ اب ان سب علامات کی تشریح کی جاتی ہے۔ جس سے سب راز ظاہر ہو جاویں گے۔

حیض کا بند ہونا۔ یہ ایک علامت قرار حمل کی ہے لیکن یاد رہے کہ خون حیض بعض دیگر دقتوں سے بھی بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً فکر و رنج سے۔ سردی لگنے سے۔ جسمانی کمزوری سے۔ کمی خون سے۔ بعض دفعہ نئی شادی شدہ عورتوں کا خون حیض بعض باعث طبیعت کے جوش سے بند ہو جاتا ہے۔ جو کہ ان کو قربت شوہر کے سبب ہوتا ہے۔ اور بعض عورتوں کے قرار حمل کے بعد چار پانچ ماہ تک بھی حیض جاری رہتا ہے گو کم مقدار میں ہوتا ہے اور بعض کو زمانہ ولادت تک داغ لگتا رہتا ہے۔ کئی عورتوں کو صرف قرار حمل کے وقت ہی حیض آتا ہے آگے پیچھے بالکل نہیں آتا۔ اور بعض عورتوں کو حیض جاری ہونے کی نوبت ہی نہیں پہنچتی کہ قرار پا جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو پچاس برس کی عمر کے بعد جب کہ خون حیض کے بند ہونے کا موقعہ ہوتا ہے۔ حمل ٹھہر جاتا ہے۔ یہ سب پرماتما کی قدرت ہے۔

منہ سے پانی جانا قے اور ابکائیاں آنا۔ قرار حمل کے بعد دل کو

مُنہ سے پانی جانا یا قے کا ہونا شروع ہوجاتا ہے مگر قے اور اس کا کوئی
وقت مقرر نہیں۔ کسی کو تو جب حمل ٹھہر گیا اُسی وقت شروع ہوجاتا ہے
کسی کو دو تین ماہ بعد۔ کسی کو بچہ جننے تک رہتا ہے اور کسی کو نہیں بھی ہوتا۔ اور
کسی کو کم اور کسی کو زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر ڈیڑھ ماہ کے بعد یہ علامت
شروع ہوتی ہے اور چار ماہ سے قبل ہی رفع ہوجاتی ہے۔ ان ایام میں کھانے
کی رغبت جاتی رہتی ہے۔ عورت نڈھال ہوجاتی ہے۔ ہر وقت بستر سے
لگی رہتی ہے۔ جب کوئی چیز کھاتی ہے فوراً قے کے ذریعہ سے نکل جاتی
ہے۔ لیکن بعض اچھی طرح کھالیتی ہیں۔ کتنی عورتوں کی طبیعت میں بھی
تغیر واقع ہوتا ہے۔ قے کا آنا مفید بھی ہوتا ہے کیونکہ جن عورتوں کو قے
نہیں آتی اُن کا بدن بہت بھاری سا معلوم ہوتا ہے۔ سر کو چکّر اور غنودگی
سی طاری رہتی ہے لیکن قے عورتوں کو اور سبب سے بھی ہوا کرتی ہے۔
اس واسطے حاملہ کی قے کی تمیز اس سے ہوسکتی ہے کہ حاملہ عورت جب
علی الصباح نیند سے بیدار ہوتی ہے۔ قے آنے لگ جاتی ہے۔ جو کافی مقدار
میں ہوتی ہے۔ دوسرے فتور ہاضمہ کی قے کی طرح۔ اس میں بغیر ہضم ہوئے
کھانا نہیں نکلتا بلکہ رقیق رطوبت یا پانی سا نکلتا ہے۔ بعض کو قے نہیں آتی
صرف ابکائی آتی ہیں یا مُنہ سے پانی گرتا رہتا ہے اور وہ ہر وقت تھوکتی
رہتی ہے یہاں تک کہ تھوک تھوک کر ڈھیر لگا دیتی ہے اس حالت میں
سوائے تھوک بکثرت آنے کے اور کوئی علامت مثلاً مسوڑوں کا پھولنا یا
منہ سے بدبو آنا جو کہ خرابئ معدہ کے مرکبات کھانے سے ہوتی ہیں۔ ظاہر نہیں

ہوتا ۔

(۳) **پستانوں کے مُنہ کا رنگ سیاہ ہونا** ۔ پستانوں کا ہرا
ہونا اور اُن میں دودھ پیدا ہونا ۔ یہ کیفیت اس طرح ہے کہ پستانوں کے
مُنہ کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے اور پستانوں پر نیلی رگیں ظاہر ہو جاتی ہیں ۔
بحالت سیاہی کے اگر پستانوں کے مُنہ پر آہستہ سے اُنگلی پھرائی جاوے ۔ تو وہ
مقام نمناک اونچا اور نرم مانند مخمل معلوم ہوتا ہے ۔ اور پستانوں کی گھُنڈی
ذرا سخت معلوم ہوتی ہے ۔ اگر فربہی بدن کے سبب پستان بڑے ہو جاتے
ہیں اور جب اس کو دبایا جاوے تو ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ جیسے اس میں گرہ
سی ہے اور دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے ۔ اگر فربہی بدن کے سبب پستان
بڑے ہو جاویں تو وہ علامت حمل کی نہیں ہوتی ۔ کیونکہ اس کے دبانے سے
اس میں گرہ سی معلوم نہیں ہوتی ۔ بلکہ وہ ملائم معلوم ہوتے ہیں اور نہ ہی دبانے
سے درد وغیرہ ہوتا ہے ۔ ان علامات کا آغاز چوتھے ماہ سے زیادہ سے زیادہ
پانچویں ماہ سے ہو جاتا ہے ۔ چھٹے ماہ کے اخیر میں چند یوم قبل ہی جب پستان
خوب بڑھ جاتے ہیں ۔ تو اُوپر ایک قسم کی پھٹی ہوئی لکیریں نظر آنے لگتی ہیں ۔
یہ تمام علامات اکثر حمل اوّل میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور جن عورتوں کو تین چار
سال کے حمل کی عادت ہو اُن کے پستانوں پر بھی سیاہی آ جاتی ہے ۔ بوقت حمل
اوّل پستانوں میں دودھ کا پیدا ہونا بھی شناخت حمل کا ایک معتبر ذریعہ ہے
یہ علامت اکثر ڈیڑھ یا دو ماہ کے بعد ظاہر ہوتی ہے اس موقعہ پر اگر پستانوں کو
دبایا جاوے اور اُس میں سے خون یا پانی سیاہی نکل آوے تو بیشک سمجھ لو کہ حمل ضرور ہے

کیونکہ یہی پانی بعد میں دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ حمل اول کے علاوہ دوسری حالت میں پستان کی گھٹنی کو جس وقت دبایا جاوے پانی یا دودھ نمودار ہو جاتا ہے۔ لیکن جس کا بچہ ابھی دودھ پی رہا ہے۔ اگر اُسے حمل قرار پا گیا ہو تو جب اس کے پستانوں کا دودھ بند ہو جاوے تو سمجھ لو کہ ضرور حاملہ ہے۔

(۴) پیٹ کا اونچا ہونا اور اُس پر سفید دھاریوں کا نمودار ہونا۔

حمل قرار پانے سے دوسرے ماہ تک تو پیٹ یوں کا یوں ہی رہتا ہے خاص کر حمل اول میں معمول سے بھی کم اونچائی ہوتی ہے اور ناف کی گہرائی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تیسرے مہینہ میں پیٹ اونچا ہونے لگتا ہے اور چوتھے پانچویں مہینہ میں اس قدر اونچا ہو جاتا ہے کہ ناف کی گہرائی بھی معلوم ہونے لگ جاتی ہے چھٹے ماہ میں ناف برابر پیٹ کے ہو جاتی ہے اور ساتویں ماہ میں ناف پیٹ سے اونچی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جب پیٹ خاصہ اونچا ہو جاتا ہے۔ تو تمام پیڑو پر سفید رنگ کی دھاریاں سی پڑ جاتی ہیں اور پھر ہمیشہ کے لئے اُن کے نشانات قائم رہتے ہیں۔ زیادتی چربی یا استقا یا کسی دیگر وجہ سے بھی پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ جو حمل کی طرح نہیں ہوتا کیونکہ حمل کی حالت میں پیٹ آگے کو بڑھتا ہے۔ اور سانس لیتے وقت پسلیوں کے نیچے حرکت کم دکھائی دیتی ہے اور چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے یا کروٹ بدلتے وقت پیٹ کی حالت ایک سی رہتی ہے برعکس اس کے اگر کسی عارضہ کا سبب ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔

(۵) بچہ کا پیٹ میں حرکت کرنا۔ چوتھے پانچویں مہینہ میں پیٹ

میں بچہ حرکت کرنے لگ جاتا ہے اور اُس کے قلب (دل) کی ضربات محسوس ہونے لگ جاتی ہیں جو بحساب ایک منٹ میں ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ڈاکٹری اصول ہے ہمارے یہاں اس کو بچہ کے دل کی دھڑکن ہی کہا جاتا ہے۔ بچہ کی حرکت پہلے پہل عورت کو اس طرح محسوس ہوتی ہے جیسے کوئی چیز اندر کانپ رہی ہے۔ لیکن شروع شروع میں یہ لرزہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ لیکن جب رحم بڑھتا ہے تو بچہ کی حرکت زیادہ محسوس ہوتی ہے اور اس طرح معلوم ہوتا ہے جس طرح بچہ کبھی ہاتھ کبھی پیر پیٹ میں ہلاتا ہے دوسرا آدمی بچہ کی اس حرکت کو آنکھ سے بھی دیکھ سکتا ہے ورنہ ہاتھ رکھ کر دیکھئے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ بچہ کا زیادہ ہلنا باعث تکلیف حاملہ اور اپنی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ بچہ کی یہ زیادہ حرکت اُس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ حاملہ کو بھوک لگ رہی ہو یا بیمار ہو یا فکر و غم کرتی ہو۔ کیونکہ ان اسباب سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے اور کمزوری کی حالت میں زیادہ حرکت کرتا ہے۔ بعض دفعہ بچہ دس دس پندرہ پندرہ دن تک بھی حرکت نہیں کرتا۔ جس سے مستورات اکثر ہراساں ہو جاتی ہیں کہ کہیں بچہ نہ مر گیا ہو مگر اتنے عرصہ کے بعد پھر حرکت کرنے لگ جاتا ہے۔

(٦) **رحم کا تغیّر و تبدّل**۔ قرار حمل سے پہلے عورت کے رحم کا طول معمولاً ۲½ انچہ اور وزن سوا تولہ کے قریب ہوتا ہے لیکن حمل کے اخیری دنوں میں طول ۱۲ انچہ اور وزن ڈیڑھ پونڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ جب حمل قرار پا جائے تو رحم بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور تا ولادت بڑھتا رہتا ہے اور مندرجہ بالا اوسط تک پہنچتا ہے۔ حمل قرار پانے کے اول تین

ابن رحم پیڑو میں رہتا ہے لیکن بعد میں آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔
ھے ماہ میں ٹٹولنے سے پیڑو کے اوپر معلوم ہوتا ہے۔ چھٹے ماہ میں رحم ناف
پہونچ جاتا ہے۔ ساتویں ماہ میں رحم ناف سے اوپر ہوتا ہے اور نویں ماہ
فلکم کی محراب تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر پیٹ کے اوپر سے ہاتھ کے ساتھ رحم
کچھ عرصہ کے لیئے پکڑ رکھا جاوے اور کسی قسم کا دباؤ نہ دیا جاوے تو عرصہ
پانچ یا دس منٹ میں رحم سکڑنے لگ جاتا ہے یعنی اُس میں سختی آجاتی ہے۔
بھی کئی طریقہ رحم کے گردن کی لمبائی نرمی سے حمل کا دریافت کرنا اور رحم کو چھو
بچہ کا معلوم کرنا وغیرہ ہیں جو طوالت مضمون کے خوف سے درج نہیں
کیے جاتے۔

حاملہ کے پیٹ پر کان رکھ کر بچہ کے دل کی حرکت کی آواز سُننا

حاملہ کے پیٹ پر کان رکھ کر سُننا چاہیے
ہو سکتے یا پانچویں مہینہ کے اخیر میں اگر حاملہ کے پیٹ پر کان رکھ کر سُننا چاہو
تو بچہ کے دلی دھڑکن کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ جیسا کہ اکثر آدمیوں کے دل
کی دھڑکن کی آواز ہوا کرتی ہے۔ حاملہ کے پیٹ کے بائیں طرف ناف کے
قریب کان لگا کر سُننے سے آواز سُنائی دیتی ہے۔ اگر اس مقام پر آواز سُنائی
نہ دے تو پیٹ پر ادھر اُدھر کان دھر کر سُننا چاہیے۔ کیونکہ یہ آواز بعض
حالتوں میں دیگر مقامات پر بھی سُنائی دیتی ہے۔ اگر بچے کا سر نیچے کی طرف ہو
تو حاملہ کے دائیں یا بائیں چڈوں کے اوپر کان دھر کے سُننا چاہیئے
اگر بچہ کے پاؤں نیچے کی طرف ہوں تو قریب ناف کے آواز سُنائی دیتی ہے
بعض دفعہ اگر بچہ کے اوپر کی جھلی میں پانی زیادہ ہو تو کبھی آواز کم سُنائی دیتی ہے

آواز کے سننے سے ۲ دو فائدے مطلوب ہیں۔ ایک تو یہ کہ حمل ضرور ہے دوسرے یہ کہ بچہ پیٹ میں زندہ ہے۔ کیونکہ اگر بچہ پیٹ میں مرجاوے تو پھر آواز آنا ناممکن ہوتا ہے۔

نسخہ جات مانع حمل

آپ اس سرخی کو پڑھ کر حیران ہوں گے کہ مانع حمل نسخہ جات کی کیا ضرورت ہے جب کہ اولاد کے خواہش مند مرد اور عورت اولاد کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں کوئی کسی دیوتا کی پوجا کرتا ہے تو کوئی پیر و پیغمبر کا سجدہ دیتا ہے۔ اور فقیروں کی طرح جھولی پسار کر بھیک مانگتا ہے۔ بعضے ویدوں اور حکیموں کے پاس جا کر عرض و منت کرتے ہیں کہ خواہ ہماری تمام دولت خرچ ہو جاوے مگر آپ کوئی ایسی دوائی دیں جس سے ہمارے گھر کا چراغ روشن ہو۔ بیشک آپ کا خیال درست ہے۔ لیکن بعض حالتوں میں ایسے نسخہ جات کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے۔ مثلاً جب کہ ہر سال بچہ پیدا ہو جاتا ہو۔ اس سے ۲ دو طرح کا نقصان ہوتا ہے ایک تو عورت کمزور ہو جاتی ہے۔ دوسرے ایسے حمل اکثر ابھی پہلا بچہ دودھ ہی پیتا ہو تو قرار پا جاتے ہیں۔ جس سے سابقہ بچہ کی پرورش کی بجائے خراب دودھ پینے سے بیمار ہو کر مرجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اکثر ایسے بچے ضائع بھی ہو جاتے ہیں۔ اور ہونے والا بچہ بھی کمزور ہی پیدا ہوتا ہے یا تو مر جاتا ہے اگر زندہ رہے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا رہتا ہے۔ ان صورتوں میں مانع حمل نسخہ جات کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۱) پہلا نسخہ تو یہ ہے کہ جس عورت کے ہر سال بچہ ہوتا ہو اور بچے مرجاتے ہوں یا اگر زندہ بھی رہیں تو کمزور رہتے ہیں تو وہ بچہ پیدا ہونے سے پورے سال تک اپنے پتی کا سنگ (خاوند سے ہمبستری) نہ کرے اگر اس نسخہ پر عمل کیا جاوے تو کسی دیگر دوائی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(۲) یہ نسخہ بھی بغیر کھانے کی دوائی کے ہے مباشرت کے وقت بعد انزال عورت کو چاہیے کہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو جاوے اور کوئی تنکا یا کپڑے کی بتی بنا کر ناک میں پھرا دے تاکہ خوب چھینکیں آویں۔ اس طریقہ سے حمل قائم نہیں ہوتا۔

(۳) بعد پاکی حیض اگر عورت گھونگچی سرخ کھا لیوے تو حمل نہیں ہوتا بلکہ جس قدر گھونگچیاں کھائی جاوینگی اُتنے ہی سال حمل نہ ہوگا۔

(۴) بیدانجیر کا ایک دانہ کھانا بھی مانع حمل ہے۔

(۵) کا کنج کہ مشابہ بھکو کے ہوتا ہے اُس کے دو تین دانے شہد میں گھس کر عورت بعد حیض و بعد جماع کھاوے تو حمل ہرگز نہ ہو۔

(۶) بعد جماع اگر مرچ سیاہ کا سفوف اندام نہانی میں رکھا جاوے تو حمل نہ ہوگا۔

(۷) بعد جماع اندام نہانی میں گوگل کی دھونی دینے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔

(۸) عقرقرحہ کا سفوف بعد جماع فوراً ہی اندام نہانی میں رکھا جاوے تو حمل نہیں ہوتا۔

(۹) اگر مرد سیاہ مرچ و عقر قرحہ کا لیپ قبل از وقت کرلیوے تو حمل نہو۔

(۱۰) عرق پودینہ یا عرق پیاز کا لیپ مرد قبل از وقت کرلیوے تو حمل نہو۔
حمل کبھی نہو۔ ہاتھی کا گوبر (الید) ایک تولہ۔ سُرمہ سیاہ ایکتولہ۔ پارہ چھ ماشہ
ادویہ کو کھرل کرکے حیض شروع ہونے سے تین روز تک بقدر ۳ ماشہ کی پوٹلی
کرکے فرجہ کرے اور تین ماشہ پانی کے ساتھ تین روز تک کھاوے تو حمل کبھی
ہاتھی کا پیشاب پلانے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔

حمل کاذب

سنسکرت میں اسکو انستھی گربھ کہا جاتا ہے۔ طب یونانی میں اس کا نام علیہ الرحم
ہے۔ جب کبھی کسی عورت کو حمل کاذب یعنی جھوٹا حمل ہوجاوے تو عین حمل کی
علامتیں ظاہر ہوجاتی ہیں۔ مثلاً خون حیض کا بند ہوجانا۔ خواہش جماع کا
چہرہ کی رنگت کا بدل جانا۔ بھوک کا کم لگنا۔ پستانوں کا بڑھ جانا۔ رحم کا منہ
ہوجانا۔ پیٹ کا بڑا ہونا۔ مگر یہ اصلی حمل نہیں ہوتا ایک گوشت کا لوتھڑا
ہوتا ہے بعض حالتوں میں حیوانی صورت اختیار کرلیتا ہے اور دردزہ کی
درد اُٹھکر خارج ہوجاتا ہے۔ بعضوں کے مدت تک اندر ہی لکا رہتا ہے۔
حمل اور حمل کاذب کی امتیاز اس طرح پر ہوتی ہے کہ اس حالت میں پیٹ
ہوتا ہے اور دبانے سے حمل کاذب اِدھر اُدھر ہوجاتا ہے اور پیٹ میں
نفخ سا معلوم ہوتا ہے جوکہ اصل حمل نہیں ہوتا۔ سشرت سگھتا میں اسطرح لکھا
کہ اگر کبھی ناعاقبت اندیش دو عورتیں باہم فعل مجامعت انجام دیں تو ایک

...یعنی سفید بیرج اور دوسری کا سونت یعنی خون باہم ملکر ان میں سے
...کے رحم میں داخل ہو کر حمل کا ذب ہو جاتا ہے۔ جسکو انستھی گربھ کہتے ہیں
...اس میں بتا کا ویریہ نہیں ہوتا اس واسطے یہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ڈلن
...کا مت ہے کہ نرم ہڈی والا ہوتا ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ اگر حائضہ عورت حیض کے بعد کا غسل کرنے کے بعد
...اب میں مجامعت کرے تو وایو (باد) اُسکے آرتو (خون حیض) کو لیکر رحم میں
...سا بنا دیتی ہے۔ وہ حاملہ کے حل میں حمل کی سی علامات کے ساتھ ماہ بماہ
...ہے اور بغیر ہڈی سی بالوں کے جو کہ بغیر منی مرد کے بن نہیں سکتے۔ ایک
...نت کا ٹکڑا سا پیدا ہوتا ہے۔ اس کے سوائے کسی کسی عورت کے سانپ
...شکل بچھو کی شکل کسی کے کچھوے کی شکل کا ٹکڑا سا اور کسی کسی کے بگڑی ہوئی
...شکلوں میں مثلاً بغیر سر کے یا دو سرے پیدا ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب
ان عورتوں کے مہا پاپ (بھاری گناہ) کا نتیجہ بتایا جاتا ہے۔ ماہر طب
...یونان والوں نے ایسا بھی بتایا ہے۔ مادہ رجا بہ سبب حرارت غریزی کے
...منعقد ہو جاتا ہے جو باعث قبول کرنے نفس حیوانی کا ہوتا ہے۔ دوسری
...رحم میں ورم ہو جانے سے حیض کے بند ہو جانے پر یہ مرض ہوتا ہے۔

علاج۔ اس موقعہ پر وہ علاج جو مردہ بچہ کو خارج کرنے کے واسطے مفید
...کرنا چاہیئے۔

(۱) اہل یعنی ہاڈ بیر بقدر دو درم سفوف کر کے ہمراہ آب تازہ آدھ سیر کے کھاویں
(۲) پھٹکری اور مجیٹھ دونوں کو آب حنظل میں کھرل کریں اور بتی بنا کر رحم

میں رکھیں وغیرہ وغیرہ ۔

اسقاط حمل کی تشریح

عام لفظوں میں، اسقاط حمل کو حمل کا گر جانا کہا جاتا ہے اور ماہر طب فرماتے ہیں کہ ساتواں مہینہ شروع ہونے سے پہلے اور عموماً تیسرے ماہ لیکر عورت کو خون جاری ہو جاوے اور درد زہ کی طرح پیڑیں شروع ہو کر جنین رحم سے خارج ہو جاتا ہے اس کا نام اسقاط حمل ہے۔

آیورویدک میں اسقاط حمل کے ۲ دو درجہ ملنے گئے ہیں ایک وہ جو چوتھے ماہ تک ہو اور دوسرا وہ جو پانچویں چھٹے ماہ میں ہو۔ پہلے کو گربھ سراب دوسرے کو گربھ پات کہتے ہیں۔ گربھ سراب سے مطلب حمل کا بہہ جانا ہے چوتھے ماہ تک آیورویدک میں جنین کے اعضاء ناکمل پائے گئے ہیں۔ اس سے سراب یعنی بہنا مانا گیا ہے اور اسکے بعد چونکہ اعضاء سب مکمل ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے پات یعنی حمل کا گرنا مانا گیا ہے ساتویں اور آٹھویں ماہ میں جو بچہ پیدا ہو اسے قبل از وقت جانا گیا انمیں سے اگر ساتویں ماہ میں بچہ ہو تو وہ زندہ رہتا ہے مگر دائم المریض رہتا ہے اور جو آٹھویں ماہ میں ہو وہ ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے واسطے ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں اور نویں مہینہ میں جو بچہ پیدا ہو وہ ٹھیک وقت پر پیدا ہوتا ہے ایسی نویں دسویں گیارھویں میں پیدا ہونا کوئی نقص کی بات نہیں ان باتوں کو اب یہیں چھوڑ کر اصلی مضمون اسقاط حمل پر آپ کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ گربھ سراب اور گربھ پات کی علامات و علاجات ایک ہی ہیں۔
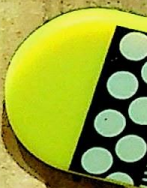
لئے آئندہ اسقاط حمل کے نام پر ہی تشریح کی جاویگی۔

اسقاط حمل کے اسباب

اسکے اسباب کئی ہیں۔ جن کی تقسیم تین طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ حمل کا خود گرانا
دوسرے یہ کہ حمل کا خود بخود گرنا۔ تیسرے کسی بیماری کے سبب سے حمل کا گرنا۔
قسم اول۔ حمل کا خود گرانا۔ حمل کا خود گرانا ایک نہایت قبیح اور ناجائز
کام ہے۔ اخلاقاً و قانوناً ایسا کرنا منع ہے بلکہ خود گرانا جرم ہے۔ جو بدچلن
عورتیں اپنی اس کرتوت پر پردہ پوشی کرنے کے لئے حمل کو گرا دینا ہی ٹھیک
یہ خیال کرتی ہیں وہ جرم کرتی ہیں۔ اور بعض عورتیں اپنے حسن و جوانی کو
قائم کرنے کے لئے اسقاط حمل کرتی ہیں وہ بھی ویسی ہی گنہگار ہیں۔ ان ہر دو
کو قانوناً سزا ملتی ہے۔ اور عاقبت میں اُن کی سیہ کاری کسی طرح بھی قابل
معافی نہیں ہوتی۔ ایسی عورتوں کے واسطے کوئی علاج بھی تجویز کرنا گناہ
ہے۔ بعض لوگ اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں کہ آگے اولاد کافی ہے۔ اب جو
حمل ہوا ہے اُسے گرا دینا چاہیئے تاکہ اولاد بڑھ نہ جاوے وہ مندرجہ بالا دونو
قسم کی عورتوں کی طرح گنہگار ہیں۔ اور مجرم ہیں۔ اُن کی ناعاقبت اندیشیوں کو
یہ خیال نہیں آتا کہ ہم پرماتما کے اصول اور قانون کیخلاف کام کر رہے ہیں یا گروہ
تنگ ہیں اُن کو اپنی عورت سے محبت ہے۔ بار بار بچہ جننے کی تکلیف سے
بچانا چاہتے ہیں۔ کثرت اولاد کا بوجھ برداشت کرنے سے قاصر ہیں تو بجائے
اس کے کہ قانون و اصول کی خلاف ورزی کریں صرف اپنے نفس کو قابو

میں رکھیں اور کچھ عرصہ کے لئے اس کام سے پرہیز کریں ورنہ اسقاط حمل
ایک ایسی بلائے بد ہے کہ عورت کی صحت و تندرستی حسن و جمال سب کو خاک
میں ملا دیتی ہے۔ ایک پنجابی مثل مشہور ہے کہ سنوا سووا اور ایک تروا یعنی
قدرتی طور پر اگر عورت سو بچہ پیدا کرے تو اتنی تکلیف و نقصان نہیں ہوتا
جتنا کہ ایک بار کے اسقاط سے۔ البتہ اُس حالت میں جبکہ ماں اور بچہ
دونوں کی زندگی خطرہ میں ہو تو بغیر اسقاط کے سوائے مایوسی کے کچھ نظر نہ آتا ہو
تو کسی لائق ڈاکٹر یا وید کے مشورہ سے اس کام کو سرانجام دینا چاہیئے۔ خود
بخود کوئی ایسی دوائی اندھا دھند استعمال نہ کرنی چاہیئے۔

قسم دوم۔ **حمل کا خود بخود گر جانا**۔ اگر حاملہ عورت کے چوٹ لگ جاوے
پاؤں پھسل کر گر جاوے۔ سخت محنت کرے۔ زیادہ رنج و غم و غصہ کرے پیٹ
پر لات یا مُکا مارا جاوے زیادہ ہنسی حد سے زیادہ خوشی ہو قہقہہ مار کر ہنسے
زیادہ کھانا کھاوے یا بھوکی رہے۔ ایسی سواری کرے جس پر ہچکولے لگتے
ہوں یا تیز رفتار گھوڑے کی سواری کرے۔ کوئی وحشتناک چیخ یا خبر سُنے
زور سے اُچھلے یا کودے دوڑے۔ کسی بڑے عزیز کی موت کو سُن کر زیادہ رنج
کرے۔ ایام حمل میں خاوند سے زیادہ مجامعت کرے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

قسم سوم۔ **کسی بیماری کی وجہ سے حمل کا گر جانا**۔ سخت دست
یا پیچش کی بیماری سے۔ ہیضہ کی بیماری سے چیچک یا خسرہ کی بیماری سے۔
تیز بخار اور سل کی بیماری سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔

(نوٹ) گرم یا تیز اور ثقیل غذا کے کھانے سے۔ فصد کھلوانے سے اور جلاب

دینے سے یا کوئی مسقط حمل دوائی کھانے سے حمل گر جاتا ہے۔

ان تمام اسباب سے یا ان میں سے کسی کے ہونے سے حمل میں بچہ مر جاتا ہے یا رحم کے اندر سوزش ہو کر حمل اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے یا رگوں کا منہ کھل جاتا ہے یا کوئی پردہ یا جھلی پھٹ جاتی ہے اور خون جاری ہو جاتا ہے۔ اور رحم میں ایک قسم کا گسا ؤ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے حمل گر جاتا ہے۔

یہ اکثر شاذ و نادر ہی موقعہ آتا ہے کہ عورت کی بے احتیاطی سے یا کسی دیگر سبب کے لاحق ہونے سے اسقاط حمل ہو جاوے لیکن بعض عورتوں کو اسقاط حمل کی عادت ہو جاتی ہے ادھر حمل ہوا ادھر تیسرے مہینہ گر گیا پھر ہوا پھر گر گیا۔

اسقاط حمل کی علامات

جس عورت کا حمل گر جاتا ہو اسے حمل کے گرنے سے پہلے مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

حاملہ کی طبیعت ناساز ہو جاتی ہے اور دل بے قرار ہو جاتا ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے اور جسم اس طرح بھاری ہو جاتا ہے جس طرح کسی سخت محنت کا کام کرنے سے ہو جاتا ہے اور کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ کمر میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ اندام نہانی کے منہ میں خون دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔ کمر پیٹ و رانوں میں درد زہ کی طرح درد اٹھتا ہے جو کبھی کم ہو جاتا ہے اور کبھی زیادہ اور کبھی بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ حمل گر جاتا ہے۔ بعض عورتوں

کو اس موقعہ پر قے آنی شروع ہو جاتی ہے اور نبض کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور معمولی سا بخار ہو جاتا ہے۔

یہ تکلیف ہر ایک کو ایک سی نہیں ہوتی۔ کسی کو تو معمولی تکلیف ہوتی ہے اور کسی کو از حد تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر دفعہ تو حاملہ اسقاط حمل کے سبب سے مر بھی جاتی ہے۔ کسی کو خون زیادہ جاتا ہے اور کسی کو کم۔ لیکن خون کی کمی بیشی کی ایک اور بھی وجہ ہے اگر حمل خام گر جاوے یعنی تیسرے یا چوتھے ماہ میں گرے تو خون زیادہ آتا ہے اور پانچویں یا چھٹے ماہ میں گرے تو کم آتا ہے۔ جو اسقاط حمل کی عادی عورتیں ہیں اُن کو بہ نسبت دوسری عورتوں کے تکلیف کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اسقاط حمل کی تمام علامات ظاہر ہو کر پھر خود ہی رُک جاتی ہیں۔ لیکن یہ تب ہوتا ہے جب کہ کسی حاملہ کے حمل میں توام (جوڑے) بچے ہوں ایک بچہ مر جاتا ہے دوسرا زندہ رہتا ہے جو اپنے وقت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی وہ مرا ہوا بچہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس مرے ہوئے بچہ کے اندر رہنے کے جو کہ توام ہوں اور ایک زندہ رہے عورت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے بلکہ اُسے مردہ بچہ کے پیٹ میں ہونے کا خیال تک بھی نہیں ہوتا۔

اسقاط حمل کے رُکنے کی تدبیریں و علاج

اگر عورت اسقاط حمل کی عادی نہ ہو اور خون کم ہو جاتا ہو اور درد بھی

معمولی ہو تو اس صورت میں اگر جلدی مناسب تدابیر اور علاج کیا جاوے تو حمل گرنا بند ہو جاتا ہے۔

(۱) جس وقت یہ معلوم ہو جاوے کہ کسی حاملہ کو خون کا داغ لگنا شروع ہو گیا ہے اور درد بھی اُٹھنے لگا ہے تو فوراً اُسے کسی صاف ستھرے ہوادار کمرے میں جہاں کسی قسم کا شور غل نہ ہو لٹا دینا چاہئے۔ اور اُسے کسی چارپائی یا چٹائی پر آرام سے لٹا دیں۔ نرم و گرم بسترے کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ حاملہ کو ہدایت کر دیں کہ آرام سے لیٹی رہے تا ہلے جُلے نہیں۔ کیونکہ حرکت کرنے سے اسقاط حمل کا رُکنا دشوار ہو جاتا ہے۔ غذا زود ہضم و سرد دیں۔ گرم دوائی۔ گرم کھانا یا گرم پانی ہرگز نہ دیں۔

(۲) گِل مُلتانی کو پانی میں حل کر کے پیڑو پر لیپ کر دینا چاہئے۔ سرد پانی یا برف کا ملا ہوا پانی لیکر اس میں سے کپڑا تر کر کے پیڑو پر رکھوا دیں۔ اور اندام نہانی پر بھی رکھوا دیں۔ اگر تین تولہ پھٹکری کو تین پاؤ پانی میں حل کر کے اُس سے کپڑا تر کر کے اندام نہانی کے منہ میں رکھا جاوے تو بہت مفید ہے۔ مگر اس میں احتیاط اس بات کی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خون جم کر باعث موت کا ہو۔ چونکہ بعض طبیعتوں میں اسقاط لازمی ہے۔ اس واسطے اندام نہانی کے اندر کپڑا رکھنے کا طریقہ اور جانچ آگے اسقاط حمل میں درج کیا جاوے گا۔ اُس کا ضرور ملاحظہ فرماویں۔

اسقاط حمل ہونے سے پہلے جو درد ہوتا ہے۔ اس کو روکنے کے واسطے ہوں
افیون جس کا نام انگریزی میں لاڈی نم ہے اور انگریزی دواخانوں میں ملتا ہے
آدھی چھٹانک پانی میں پندرہ بوند ڈال کر پلادیں۔ جب تک درد بند نہ ہو
تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد دیں درد بند ہوجاوے گا تو اسقاط حمل کا اندیشہ
مٹ جاوے گا۔

(۲) فرنیون جس کا دوسرا نام حافظ الاطفال لبنی ہے لیکر خوب پیس لیں اور
تھوڑا شہد ملا کر بطور فرزجہ استعمال کیا جاوے تو حمل نہیں گرتا۔

(۳) یاقوت۔ مروارید۔ کہربا۔ مرجان اور ہہدیوی ان سب میں سے اگر کوئی چیز
گلے یا کمر میں باندھی جاوے حمل کے گرنے کا اندیشہ دور ہوجاتا ہے۔

(۴) کنول کی جڑ۔ نیلوفر کی جڑ اور نیلوفر و ملہٹی یہ چیزیں نو نو ماشہ لیکر دودھ میں
ملا کر اسے ٹھنڈا کر کے پینے سے گرتا ہوا حمل بھی رک جاتا ہے۔

(۵) ملہٹی۔ پٹھانی لودھ و آملہ برابر وزن لیکر کوٹ چھان کر سفوف بنا دیں
اور بقدر نیم درم لیکر بکری کے دودھ میں تھوڑا سا شہد ملا کر اس کو دیں تو اسقاط
ہرگز نہ ہوگا۔

(۶) سنگھاڑہ کسیرو۔ ناگر موتھا۔ کنول کی جڑ۔ ملہٹی ان سب اشیاء کو نو نو ماشہ
لے کر جو کوب کریں اور دودھ میں ڈال کر جوش دیں۔ پھر دودھ کو چھان کر ٹھنڈا
کر کے تھوڑا شہد ملا کر پلادیں تو گرتا ہوا حمل رک جاوے۔

(۷) کمہار کے چک یعنی چاک کی مٹی۔ گیرو۔ چنبیلی۔ مجیٹھ۔ گل دھاوا۔ رسوت
اور رال ان سب کا چورن بنا کر پانچ درم شہد سے عورت کھاوے تو خون بند

ہو اور گرتا ہوا حمل رُک جاوے۔

(۸) بھرنگی (کھگرپتی) جانور کے گھر کی مٹی۔ مجیٹھ۔ بجالو۔ کیلا۔ کنول کی جڑ۔ ان سب اشیاء کو بقدر چھ چھ ماشہ یا زیادہ سے زیادہ ہر ایک ۹ ماشہ لے کر دودھ میں جوش دیکر دودھ کو ٹھنڈا کر کے پلادیں گرتا ہوا حمل رُک جاویگا۔

(۹) جن عورتوں کو اسقاط حمل کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور ہر تیسرے چوتھے ماہ حمل کے بعد ان کا حمل گر جاتا ہے۔ ان کو جب علامات اسقاط حمل کی ظاہر ہو جاویں تو حمل کا روکنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس واسطے ان کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے تو یہ احتیاط کریں کہ اسقاط حمل کے بعد سال ڈیڑھ سال تک خاوند کے نزدیک نہ جاویں۔ تاکہ جلدی حمل قرار ہی نہ ہو۔ اور اگر رحم میں کوئی بیماری ہے تو اس کا علاج کرادیں۔ جلدی حمل نہ ہونے سے رحم میں تقویت آجائے گی اور پھر جو حمل قائم ہوگا وہ گریگا نہیں۔ دوسرے جب حمل کے گرنے کا موقع نزدیک آوے یعنی جس ماہ میں پہلے حمل گرا ہو اُس موقع پر یا ان دنوں میں آرام سے لیٹی رہا کرے سخت محنت یا رنج و غم نہ کرے۔ گرم اشیاء کا استعمال نہ کرے اور سرد پانی سے غسل کیا کرے زود ہضم اور سرد غذا کا استعمال کیا کرے۔ تیسرے یہ کہ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ حمل ہو گیا ہے یا حرکت کرنے لگ جاوے تو خاوند کے پاس بالکل نہ جاوے اس سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو اسقاط حمل نہیں ہوتا۔ دوسرے بچوں کو جو چیچک کی بیماری ہوتی ہے زیادہ تر اس سبب سے ہوتی ہے۔ کیونکہ جب حمل کی حالت میں مجامعت کی جاتی ہے تو مرد کی منی اور عورت کا خون بچہ کی غذا میں جا ملتی ہے اور جو کہ بچہ کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جو وقت

پر بچوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ گویا مرد کو حمل قرار پانے سے چوتھے ماہ تک ہرگز عورت کے نزدیک نہ جانا چاہئے اگر اسقاط حمل کا خطرہ نہ ہو تو پانچویں چھٹے ماہ میں چنداں حرج نہیں۔ ساتویں اور آٹھویں ماہ بھی منع ہے۔ اگر شروع حمل سے بچے کی ولادت تک پرہیز رکھا جاوے تو اس سے بڑھکر تو فائدہ مند کوئی بات ہے ہی نہیں۔

اسقاط حمل

جب اسقاط حمل کی علامات ظاہر ہوں تو جو عورت اسقاط حمل کی عادی ہو یا جس کے خون بہت جاری ہو جاوے اور درد درجہ بدرجہ بڑھتا جاوے تو سمجھ لو کہ اب ضرور اسقاط حمل ہوگا۔ ایسی صورت میں اس کے روکنے کی تدبیر کرنا فضول ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک مضغہ گوشت یا حمل گر نہ جاوے آرام آنا مشکل ہو جاتا ہے البتہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ خون جو جاری ہے وہ کثرت سے نہ بہہ جاوے اگر خون کثرت سے بہیگا تو مریضہ کی جان کا خطرہ ہوگا۔

اس لئے جس وقت اسقاط حمل کا وقت قریب ہو اور علامات ظاہر ہو جاویں خون بہت جاری ہو تو اس کے روکنے کے واسطے عورت کو فوراً کسی چٹائی یا چارپائی پر لٹا کر سرد پانی یا برف کا ملا ہوا پانی لیکر اس میں کپڑا تر کر کے اندام نہانی پر اور پیڑو پر بار بار رکھیں۔ اور پہلے جو پھٹکری کا پانی بتایا جا چکا ہے۔ اس میں کپڑا تر کر کے اندام نہانی کے منہ میں ڈاٹ لگا دیں۔ مگر احتیاط اس بات کی لازم ہے کہ کہیں رحم میں زیادہ خون جمع ہونے سے مریضہ مر نہ جاوے۔ اس واسطے مریضہ

کے پاس بیٹھ کر دیکھتے رہیں۔ اگر مریضہ کی نبض کمزور ہو جاوے۔ چہرے اور آنکھوں کا رنگ زرد پڑ جاوے پیٹ بھاری معلوم ہو تو سمجھو کہ اندر خون زیادہ جمع ہو گیا۔ اور ڈاٹ نکال دو۔ اور سرد پانی سے پیڑو اور اندام نہانی پر کپڑا تر کر کے ٹکور کرو۔

خون بند کرنے کے واسطے پھٹکری ۳ رتی کھلا کر اوپر سے تھوڑا سا سرد پانی پلا دینا چاہیے یا اس مقدار پھٹکری کو آدھی چھٹانک پانی میں حل کر کے پلانا چاہیے اگر ایک بار کے پلانے یا کھلانے سے آرام نہ ہو تو چار گھنٹہ کے بعد پھر اسی طرح دیں۔

اگر خون جاری رہے اور حمل ساقط نہ ہو مریضہ کو بہت تکلیف ہو تو بیج مولی ۱ تولہ، بیج گاجر ا تولہ۔ بیج شبت ا تولہ۔ بیج میتھی ا۔ تولہ ان سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیکر جب ڈھائی تین چھٹانک باقی رہے۔ اتار کر چھان کر اس میں قند سیاہ ملا کر عورت کو پلا دیں۔ مضغہ گوشت خارج ہو جاویگا۔

گنجرا ۴ تولہ لیکر ۲ سیر پانی میں جوش دے کر جب آدھ سیر رہ جاوے تو آبزن کرانا چاہیے۔ تاکہ جلدی مضغہ خارج ہو جاوے۔ اس موقعہ پر مریضہ کو کمزوری زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس واسطے طاقت بحال رکھنے کے واسطے ایک تولہ شراب برانڈی آدھی چھٹانک پانی میں ملا کر پلا دینا چاہیے تاکہ طاقت آجاوے۔ اسی طرح جب اس کا اثر کم ہونے سے پھر کمزوری معلوم ہو تو دو تین گھنٹے کے بعد پھر اسی طرح پلا دیں۔

چائے میں لونگ دارچینی تھوڑی مقدار میں ڈال کر پکا دیں اور تھوڑے

تھوڑے عرصہ کے بعد بقدر ۶ ماشہ کے پلاتے جاویں۔ اگر اس موقعہ پر کشتہ سونا بقدر ½ رتی شہد میں ملا کر چٹایا جاوے تو طاقت بحال ہو جاتی ہے۔

لونگ ۲ تولہ۔ پیپل ۲ تولہ۔ جائفل ۲ ماشہ۔ کیسر ۶ رتی ان سب اشیا کو کوٹ کر شہد میں ملا کر بقدر ۶ رتی کے تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد کھلا دیں۔ طاقت ہو گی۔

دودھ میں پانی ملا کر اس کو جوش دے کر تھوڑا تھوڑا پلانا بھی مفید رہتا ہے پانی کسی حالت میں بند نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اگر جار میسر نہ آسکے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے تو سادہ پانی میں منقیٰ اور دار چینی و لونگ معمولی مقدار میں جوش دے کر پیاس کے موقع پر تھوڑا تھوڑا پلا دیں۔

اس کے بعد زچہ کی طرح مریضہ کی احتیاط کرنی چاہیئے۔ غذا نرم اور زود ہضم دی جاوے۔ اُٹھنے۔ بیٹھنے یا چلنے پھرنے کا بھی پرہیز لازمی ہے۔ اور چند یوم کے بعد جو تھوڑا تھوڑا خون آتا ہے اُسے بند نہ کرنا چاہیئے اور یہ بھی خیال رہے کہ مریضہ کو قبض نہ ہو جاوے۔

بچوں کے امراض

بچوں کے امراض کا ذکر کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ بچے اپنی تکلیف کا زبانی تو اظہار نہیں کر سکتے۔ اس لئے جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اُن کے چہرے۔ زبان۔ پاخانہ اور پیشاب وغیرہ پر نظر کرنے سے اُن کی تکالیف کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

(۱) صحت کی حالت میں بچّہ کا چہرہ بشاش اور صاف رہتا ہے۔ اور اُس
کی جگہ بل نہیں پڑتا۔ بچّہ خوب چین سے سوتا ہے لیکن مرض کی حالت
میں بچہ بے چین رہتا اور اکثر روتا رہتا ہے۔ خواب میں چونک پڑتا ہے۔
(۲) اگر بچّہ روتا رہے اور دُبلا ہونے لگے تو یہ سمجھیں کہ وہ کسی نہ کسی مرض
میں مبتلا ہے۔ اگر اُس کی پیشانی پر بل پڑ جائیں وہ سوتے سوتے چونک
اُٹھے اور رونے لگے یا کبھی اتفاقاً سِسکی لے تو یہ سمجھیں کہ اُسے کوئی نہ کوئی
مرض سینے کا ہے۔ کھانسی اور درد پسلی میں بچہ کھانستے وقت بہت روتا ہے۔
جلد جلد سانس لینا مُنہ کھول کر دم لینا اور سانس لیتے وقت ناک کے نتھنوں
کا پھولنا مرض نیمونیا کی علامات ہیں۔
(۳) اگر بچّہ روتا رہے اور اُس کا مزاج چڑ چڑا اور وہ ضدّی ہو جائے اور
اُس کی آنکھوں کے نیچے بل پڑ جائیں تو یہ سمجھیں کہ اس کو کوئی سر کی بیماری ہے،
کان وغیرہ کے درد میں بچہ اپنی انگلی کان کی طرف لے جایا کرتا ہے۔
(۴) اگر بچّے کی زبان میلی ہو یا اُس کا پاخانہ بدبودار سیاہی مائل اور خشک
ہو یا اُس کے مُنہ کے قریب بل پڑ جائیں تو یہ سمجھیں کہ اُس کے پیٹ میں
خلل ہے۔ پیٹ کے درد میں بچہ گھٹنے اور بھویں چڑھا لیتا ہے۔
(۵) اگر بچّہ کے پیشاب میں سفید تلچھٹ بیٹھ جائے تو یہ سمجھیں کہ اس کا
ہاضمہ خراب ہے۔ اگر پیشاب کا رنگ سُرخ ہو تو یہ سمجھیں کہ اُسے بخار آنے
والا ہے۔
(۶) اگر بچہ نیند میں دانت پیسے اور ناک کھجائے یا پاخانہ یا پیشاب کی

جگہ کو بہت ملتا ہے تو یہ سمجھیں کہ اُس کے پیٹ میں چرنے یا چھونے ہیں،
چھوٹے بچوں کو ذرا ذرا سی شکایت پر دوا دینی مُناسب نہیں بلکہ دایہ
اور بچے کی غذا کا مُناسب انتظام کرنا چاہیئے۔ اگر پھر بھی شکایت رفع نہ ہو
تو معمولی علاج کریں۔

بچوں کو دوا دینے کے بارے میں اس بات کو یاد رکھیں کہ دوا خوش ذائقہ
اور خوش رنگ ہو اور اُس کی مقدار بچّہ کی عمر کی مناسبت سے ہو۔ بچّہ کو
تیز مسہل یا کوئی زہریلی یا خواب آور دوا نہایت احتیاط سے دینی چاہیئے۔
دوا اگر سیال ہو اور بہ شکل شربت دی جائے تو بہتر ہے۔

(نوٹ) شیر خوار بچوں کے علاج میں اس بات کو یاد رکھیں کہ مرضعہ یا دایہ
کو بھی ضرور دوا پلانا اور پرہیز کرانا چاہیئے۔ کیونکہ بذریعہ دودھ بچہ کو غذا اور
دوا کی تاثیر ہوا کرتی ہے۔

نال کا ورم۔ چند روز میں بچے کی نال خشک ہو کر جھڑ جایا کرتی ہے
لیکن کبھی اُس میں ورم وغیرہ ہو کر رطوبت خارج ہونے لگتی ہے ایسی
صورت میں اُسے دن میں دو تین بار کانڈی لوشن وغیرہ سے دھوئیں
اور اگر پیپ وغیرہ پڑ جائے تو اینٹی سیپٹک ڈریس کریں۔ مُردار سنگ سفید
رسوت اور کمیلہ آب مکو میں پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں اگر پیپ پڑ جائے
تو برگ نیم کو پانی میں جوش کر کے اُس سے زخم کو دھوئیں اور پھر مردار سنگ
سیندور اور سنگ جراحت ہر سہ مساوی تینوں کو نہایت باریک پیس کر
رُوئی سے مقام زخم پر چھڑکیں قبض ہو تو کیسٹر آئل ۴ ماشہ میں دو ماشہ

شہد ملا کر یا تین چار گرین گریگرس پوڈر والدہ کے دودھ میں ملا کر یا جنٹو ٹو
سیڈ لڈز نصف چمچہ چائے قدرے دودھ میں ملا کر پلا دیں۔
چھاتیوں کا ورم۔ بعض نوزائیدہ بچوں کی چھاتیاں متورم ہو جاتی
ہیں چنانچہ چھاتیوں کو ہاتھ لگانے سے بچہ بہت روتا ہے اور انکو دبانے
سے سفید پانی سا نکلتا ہے۔
علاج۔ اگر گرمی کا موسم ہو تو صاف سرد پانی میں صاف کپڑے کی گدیاں
بھگو کر رکھیں لیکن اگر سردی کا موسم ہو تو مقام ماؤف کو سینکیں اور بعد
میں گل روغن یا بادام روغن گرم کر کے چپڑ دیں۔ اگر درد شدید ہو تو ٹنکچر بیلاڈونا
ملا کریں قبض ہو تو اس کو رفع کریں۔
ناف کا پھولنا۔ پیدائش کے بعد تین ماہ کے اندر اندر بعض بچوں کی ناف
پھول جاتی یا موٹی ہو جاتی ہے۔ یعنی باہر کو ابھر آتی ہے۔ ایسی صورت میں
اس پر ایک گدی سی رکھ کر پٹی سے باندھ دیں یا یہ کریں کہ لکڑی کا ایک چوڑا
اور گول سا بٹن بنا کر ابھری ہوئی ناف پر رکھ کر اوپر سے کپڑے یا باریک ربڑ
کی پٹی لپیٹ دیں تین چار ماہ تک اس عمل کو جاری رکھنے سے مرض ندکور
رفع ہوتا ہے۔
بدہضمی دودھ ڈالنا۔ اس کو بچہ کئی طرح سے ڈالتا ہے۔ (۱) اپنے
پیٹ کے درد سے۔ (۲) ماں کے دودھ میں خرابی پیدا ہونے سے۔ یعنی جب
ماں کا دودھ بہت گرم ہوتا ہے تو بچہ اس کو پیتے ہی ڈال دیتا ہے۔ جو
عورت کھانا پکا کر یا چکی پیس کر اٹھی ہو یا کہیں سے جلدی میں آئی ہو۔ پسینے

میں نہار ہی ہو یا ایسی ہی کوئی اور وجہ ہو تو اُس وقت کا دودھ گرم ہو جاتا ہے۔ جو اُس کو نہیں پلانا چاہیئے۔ اور ماں سے یہ کام چھُڑا دینے چاہئیں ماں کو ایسا کھانا دینا چاہیئے جو بہت جلدی ہضم ہو جاوے۔ اور کوئی ہاضمہ کی چیز دینی چاہیئے۔ پیٹ بھر کر کھانا نہ دینا چاہیئے۔ آدھا کھانا کھلانا ہی مُناسب ہے (ا) کاکڑا سینگی۔ انیس۔ سونٹھ اور پیپل پیس کر شہد میں چٹاؤ (ب) آم کی گٹھلی اور دھان کی کھیل۔ سیندھا نمک پیس کر شہد میں چٹاؤ۔ (ج) کیتکی کے پھل کا رس۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ چترک سونٹھ اور ان سب کو پیس کر گھی اور شہد میں چٹاؤ۔

دودھ نہ پینا۔ اس کی وجہ پہلے ہی سوچ لینی چاہیئے کہ کون سی تکلیف سے بچہ دودھ نہیں پیتا۔ علاج۔ (ا) جہاں اُس کا ہاتھ جلدی جلدی بڑے اُس جگہ پر درد جانو۔ وجہ معلوم کر کے کوئی ذریعہ کرنا چاہیئے۔ (ب) حاملہ عورت کا دودھ پینے سے مندا گنی ہو گئی ہو اُس کا جو بھی ذریعہ ہو عمل میں لاوے۔ یعنی نیم کے پتے۔ پٹول کے پتے۔ گلوئے کے پتے اور اڑوسے کے پتے۔ ان سب کے پانی میں نہلاوے۔

ڈھڈی کا جانا۔ اس کی پہچان ہے کہ بچہ دست آتے وقت رویا کرتا ہے اور دست پتلا آتا ہے۔ دست آتے وقت فٹ فٹ کی آواز آیا کرتی ہے۔ گدا کے نیچے ایک نس ہوتی ہے جو اُس وقت اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے اس لئے اُس کو کسی دانشمند یا بوڑھی عورت سے جو اس کام سے اچھی طرح واقف ہو اُٹھوا دینا چاہیئے۔ اس کا نام "ڈھڈی اٹھنا" ہے۔

ہنسلی کا جانا۔ یہ گردن کی ہنسلی کی ایک ہڈی ہے۔ جو ہنسلی کی طرح دونوں
کندھوں سے لگی ہوئی ہوتی ہے اور گردن کے آگے ہوتی ہے۔ بچہ کی گردن
پر ہاتھ رکھ کر نہ لینے سے جھٹکا لگتا ہے اور اُسی سے تکلیف ہونے لگتی ہے
علاج (ا) اس کے روکنے کا ذریعہ یہ ہے کہ بچے کی گردن میں چاندی کی
ایک ہنسلی ڈال دے۔ (ب) اس کے ٹھکانے بیٹھانے کا ذریعہ کسی ہوشیار
دائی سے سُتوا دینا ہے۔ (ج) نیم کے پتّوں کی دھونی دے۔ (د) گھونگچی کی
مالا پہنا دے۔

کاگ کا لٹک جانا۔ یہ گرمی سے ہو جاتا ہے۔ بچہ دودھ پینا چھوڑ دیتا
ہے یا پی کر اُسیوقت ڈال دیتا ہے۔ روتا بہت ہے مگر رو یا نہیں جاتا۔
علاج (ا) اس میں چولھے کی راکھ اور کالی مرچ پیسکر اُنگلی پر لگا کر انگلی سے
ہوشیاری کے ساتھ اوپر کو اُٹھا دے۔ بچہ اور اُس کی ماں کو گرم
چیزوں سے پرہیز کرانا چاہیئے۔ (۲) مُلتانی مٹّی کو سرکہ میں پیسکر تالوے پر لگا دو
یا مازو پھل کو سرکہ میں پیس کر اُنگلی سے لگا کر کاگ کو اٹھوا دیوے۔

آشوب چشم۔ آنکھ دکھنے کی کئی وجوہات ہیں کبھی گرمی سے کبھی دانتوں کے
نکلنے سے کبھی دودھ پلانیوالی کی آنکھیں دُکھنے سے کبھی قبض کی وجہ سے۔
علاج (ا) چھوٹے بچوں کے کان میں تو کڑوا تیل ڈال دے۔ اور تالوے
پر پتی سل دے اگر ہو سکے تو ایک ایک بوند اُس کی دونوں آنکھوں میں بھی ڈالدے
(۲) دودھ پلانے والی کو کھانے پینے میں احتیاط رکھنی چاہیئے۔ نمکین کھٹّا
نہ کھانا چاہیئے جنہ باہر سے بنی ہوئی کوئی چیز بھی نہ کھا دے۔ (۳)

رسوت کا پانی آنکھ میں ڈال دینا چاہیئے۔ (۴) نیم کی کونپل پیس کر ٹکیہ بنا کر کورے گھڑے پر لگا کر ٹھنڈی کر لے پھر رات کو اور دوپہر کو باندھ دے (۵) گیرو پانی میں گھس کر روئی کو اُس میں اچھی طرح بھگو کر باندھ دینا چاہیئے۔ (۶) گھی کو گرم کر کے اور روئی کے پھوہے بنا کر نمک کے پانی میں بھگو کر اس گھی میں چھوڑ دے جب گھی کی چھن چھن کی آواز بند ہو جاوے تو اُتار کر ٹھنڈے کر کے آنکھوں پر باندھ دے۔ (۷) جو آنکھ دانت نکلنے کی وجہ سے دُکھتی ہیں اُن کا اچھا ہونا ذرا مشکل بات ہے۔ کیونکہ جب تک دانت نہیں نکل چکتے۔ تب تک آنکھ دُکھتی ہی رہتی ہیں۔ (۸) گھیکوار کا رس آنکھ میں ٹپکانا چاہیئے۔ (۹) آنولے اور لودھ کو گئو کے گھی میں بھون اور پانی میں پیس کر لگا دیں۔ (۱۰) انجبار کو لوہے پر گھس کر آنکھوں پر لیپ کریں۔ (۱۱) اُسی بچے کے پیشاب میں روئی بھگو کر پھاہے باندھیں۔ (۱۲) بکری کے دودھ کے پھاہے باندھیں (۱۳) بانسے کی پتّی کی ٹکیہ بنا کر باندھیں۔ (۱۴) عرق گلاب ایک تولہ میں چار رتی پھٹکری باریک پیس کر ملا دیں اور دو تین دفعہ چار چار بوند دونوں آنکھوں میں ڈال دیا کریں۔ (۱۵) رسوت اور پھٹکری برابر افیم آدھی لیکر پانی میں پیس کر آنکھوں کے اوپر نیچے پلکوں پر ہلکا سا لیپ کر دے لیکن آنکھ کے اندر نہ جانے پاوے۔

یرقان۔ بعض نوزائیدہ بچوں میں پیدائش کے دوسرے سے پانچویں دن یرقان ہو جاتا ہے۔ جو قریب ایک ہفتہ تک رہا کرتا ہے۔ اگر خفیف ہو تو خود بخود رفع ہو جایا کرتا ہے۔ اور اگر شدید ہو تو خطرناک ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر قبض ہو تو ۶ ماشہ ارنڈی کا تیل ذرا سے ماں کے دودھ میں ملا کر
پلا دیں۔ بچے کو سردی سے محفوظ رکھیں اور سوائے شیر مادر کے اور کچھ نہ دیں۔
بچے کی والدہ کو عرق مکوہ و کاسنی ہر ایک پانچ تولہ اور شربت دینار ۲ تولہ ملا کر
صبح و شام پلا دیں۔ اور ذرا سا شربت انار و شربت دینار بچہ کو چٹائیں۔

کھانسی۔ چھوٹے بچوں میں کھانسی نہایت خطرناک مرض ہے۔ کیونکہ بچوں
کے پھیپھڑے نازک ہوتے ہیں وہ بلغم کو خارج نہیں کر سکتے۔ اس لئے بلغم
پھیپھڑوں میں جمع ہو کر دم کشی پیدا کر دیتا ہے۔ کھانستے وقت جو بلغم گلے
میں آتا ہے۔ بچہ اس کو تھوکتا نہیں بلکہ کھا جاتا ہے۔ خفیف قسم کی کھانسی
میں تو آرام ہو جایا کرتا ہے لیکن شدید قسم کی کھانسی میں بچے اکثر تلف ہو جاتے
ہیں اس لئے ننھے بچہ کو جب کھانسی ہو تو اس کے علاج میں ہرگز تغافل نہ
کرنا چاہئے۔ بلکہ فوراً مناسب علاج کرنا چاہئے۔

علاج۔ بچے کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ فلالین وغیرہ کے گرم کپڑے پہنا دیں
دن میں تین چار بار گرم پانی کی بھاپ پہنچا دیں۔ کھولتے ہوئے پانی میں ذرا
سا نوشادر ملا دیں تو اور مفید ہے۔ بچہ چھوٹا ہو تو کھولتے ہوئے پانی کی دیگچی
چارپائی کے قریب رکھ دیں۔ اگر بڑا ہو تو بذریعہ سانس بھاپ لینے کو کہیں
سانس لینے میں تکلیف ہو تو سینہ اور شکم کو گرم فلالین سے سینکیں۔ قبض ہو
تو گلیسرائن سے رفع کریں۔ جب بچہ کی چھاتی میں بلغم بولتا ہو یعنی خرخر کی آواز
آتی ہو تو قے کرانا بہترین علاج ہے۔ کیونکہ قے کی حرکت کے ساتھ جما ہوا
بلغم خارج ہو کر دم کشی دور ہو جاتی ہے اور درد کو تخفیف ہو جاتی ہے پس

جب بچے کا سانس کھچکر آتا ہو اور وہ بیہوش سا پڑا ہو تو فوراً بچہ کو سردی
سے محفوظ رکھیں۔ موم روغن بادام میں ملا کر گرم گرم سینے پر ملیں اور فلالین
سے سینکیں یا گل بابونہ۔ گل خطمی اور مکوہ ہر ایک ۳ ماشہ نصف سیر پانی میں
جوشاکر سینہ پر تریڑے سے دیں۔ حب ایارج شہد میں گھس کر چٹائیں یا تھوڑا
تھوڑا نیم گرم ماءالعسل یعنی شہد کا پانی پلائیں یا قدرے لسی اور زیرہ سیاہ
پیسکر شہد میں ملاکر چٹائیں تاکہ قے ہو کر سینہ ہلکا ہو جائے اور پھر شربت انجار
یا یہ لعوق چٹائیں۔ **نسخہ لعوق**۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ رب السوس۔ مغز بادام
شیریں۔ شکر تیغال۔ تخم خشخاش سفید ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر ۲
تولہ شربت زوفہ میں ملائیں۔ اس میں سے دو تین انگلیاں دن میں تین چار
بار چٹایا کریں یا یہ نسخہ پلاویں۔ نسخہ۔ گل بنفشہ۔ ملیہٹی۔ گاؤزباں۔ پرسیاؤشان
زوفہ۔ بادام۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ مویز دو دانہ۔ انجیر ایک دانہ۔ سب کو آدھ
پاؤ پانی میں جوش دیکر جب نصف رہ جاوے تو صاف کر کے ایک تولہ شربت
بنفشہ ملاکر اس کے چار حصے کر کے ایک ایک حصہ چھ چھ گھنٹے بعد دیں اگر
قبض ہو تو نسخہ بالا میں املتاس یا شیرخشت ملادیں۔ جب کھانسی پرانی ہو اور
بچہ کمزور ہو جاوے تو وائن آف کاڈلیور آئل یا سکاٹس امکشن بمقدار مناسب
دیں۔

(۱) پوھکر مول۔ اتیس۔ پیپل۔ کاکڑاسنگی کو پیس کر شہد میں چٹاؤ۔ (۲)
بنسلوچن پیسکر شہد میں چٹاؤ۔ (۳) مدار کی منہ بند کلیاں اور اتنی
ہی کالی مرچ ... ڈال کر ... رکھ کر ... کر

ں میں بھونک لے۔ اس راکھ کو تھوڑی کرکے کھانسی والے بچے
کو چٹاوے۔ (۴) ایک ٹھلیا کو گرم کرکے اس میں سانبھر نمک بھون لے۔ اور
بچے کو دن میں چار یا پانچ دفعہ چٹا دیا کرے (۵) انار کا چھلکا اور نمک پیس کر
چٹا دیا کرو۔ (۶) بہیڑے کو بھوبل میں بھون نمک ملا کر چٹا دیا کرے۔ (۷)
ہلدی کی جڑ کو آکھ کے رس میں تین چار دفعہ بھگو کر سکھائے پھر اس کا دھواں
لیوے۔ جب ٹھنڈک سے کھانسی ہووے (۸) یا آکھ کے پتوں کو توے
پر بھون کر جلا لیوے۔ اس میں کھاری نمک ڈال کر پیس لیوے۔ بنگلے
پان میں رکھ کر چوس لیوے۔ (۹) پان کے رس میں ایک یا دو رتی جائفل
گھس کر دیوے۔ (۱۰) اگر خشک کھانسی ہووے تو ملہٹی کا ست منہ میں
ڈالے رکھے۔ (۱۱) گرم پانی کی بھاپ ٹونٹی دار لوٹے یا جھاری سے گلے
میں لیوے تو کھانسی دور ہووے۔ (۱۲) کیکر کا گوند منہ میں ڈالے رکھے۔
میں چوسنے دیوے۔ کھانسی بخار اور مرض ساتھ میں ہووے تو کاکڑا سینگی
پیپل۔ اتیس اور موتھا کو پیس کر شہد میں چٹا دے۔

کھانسی اور بخار (۱) کاکڑا سینگی۔ اتیس پیپل پیس کر شہد میں چٹا دے
(۲) کٹیلی کے پھولوں کی کیسر کو شہد میں ملا کر چٹا دیوے۔ (۳) سہاگہ آدھا
بھنا ہوا اور برابر کی کالی مرچ پیس کر گھیکوار کے رس میں چنے کی برابر گولی
باندھے اور کھلا دیا کرے۔ (۴) بادام کی مینگی پانی میں گھس کر چٹا دے۔
(۵) سرسوں کو پیس کر شہد میں چٹا دے۔ اگر ان کے ساتھ دست بھی ہوں تو
کاکڑا سینگی پیپل اتیس اور موتھے کو پیس کر شہد میں چٹا دے۔

کالی کھانسی۔ یہ ایک قسم کی متعدی کھانسی ہے۔ جو عموماً ۲ سے ۸ برس کے بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ ایک تیز "ہُو" کی آواز نکلتی ہے۔ جس سبب سے اس کو ڈاکٹری میں ہوپنگ کف کہتے ہیں۔ اس مرض کی چھوت جو بذریعہ ہوا۔ لباس۔ ظروف و کتب وغیرہ کے تندرست بچوں میں سرایت کر کے باعث ظہور مرض ہوتی ہے۔ اور یہ مرض وبائی پھیل جاتا ہے۔ اس کا زہر اعضائے تنفس میں پہنچکر جلد ترقی کرتا ہے۔ اور ابتدائے مرض سے سات آٹھ ہفتہ تک متعدی رہتا ہے۔ چنانچہ زکام ہوتا ہے۔ خفیف سا بخار ہو جاتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ بار بار تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی اُٹھتی ہے۔ ہفتہ عشرہ ایسی حالت رہ کر کھانسی شدت سے ہونے لگتی ہے۔ کھانستے کھانستے بچہ بیدم ہو جاتا ہے۔ چہرہ سُرخ یا نیلگوں۔ آنکھیں اُبھر آتی ہیں۔ دم بند ہونے لگتا ہے۔ جب زور سے دم اندر کیطرف کھینچتا ہے تو سیٹی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ کھانسی میں غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے۔ اور اکثر کھانستے کھانستے قے ہو جاتی ہے۔ جوں ہی کھانسی کی نوبت رفع ہوتی ہے۔ بچہ بھلا چنگا معلوم ہوتا ہے۔ کھانے کو مانگتا ہے۔ دن کی نسبت کھانسی رات کو زیادہ آتی ہے۔ کبھی تو دن بھر میں صرف دو تین بار کھانسی اُٹھتی ہے۔ پر کبھی چالیس پچاس بار یا اس سے بھی زیادہ ہوا کرتی ہے۔ چوتھے ہفتہ مرض میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور پانچ چھ ہفتہ تک صحت بحال ہونے لگتی ہے۔ یہ مرض خود تو مہلک نہیں پر جب اس کے ضمن میں دیگر امراض مثلاً نمونیا وغیرہ وغیرہ ہو جاتے ہیں

نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے ۔

علاج - پانچ سات روز تک بطور منضج یہ نسخہ پلا دیں ۔ **نسخہ**
گاؤزبان ایک ماشہ ۔ بادرنجبویہ ۱۰ ماشہ ۔ بیخ کرفس ایک ماشہ ۔ اصل السوس ۱ ماشہ
بیخ کاسنی ۲ ماشہ ۔ مویز منقےٰ ایک دانہ ۔ سپستان ۲ دو دانہ ۔ آلو بخارا ایک دانہ ۔ سب
ادویات کو پانچ تولہ پانی میں جوش دے کر مل چھان کر تھوڑا تھوڑا نکال کر ایک
ایک دو دو چمچی بچہ کو دو ۔ دو تین ۳ گھنٹے بعد ذرا سا خمیرہ بنفشہ ملا کر نیم گرم پلاتے
رہیں ۔ یہ وزن چھ ماہ کے بچے کے واسطے ہے ۔ ایک سال کے بچے کے واسطے
اس سے دونا اور دو سال کے بچے کے واسطے اس سے دونا ہونا چاہیئے ۔ ساتویں
آٹھویں روز نسخہ مذکور میں شیر خشت ۔ ترنجبین ۔ مغز فلوس ہر ایک ۳ ماشہ اضافہ کریں
بعد از مسہل چند روز تک یہ گولیاں استعمال کرائیں ۔ نسخہ حبوب ۔ جواکھار
جدوار ۔ زعفران ۔ فلفل سیاہ ۔ فلفل سفید ۔ بسباسہ ہر ایک سات ماشہ ۔ انار دانہ
ترش ۱½ تولہ ۔ صمغ ۔ آلو بالو ایک تولہ ۔ مرکی ۴ ماشہ ۔ سب ادویہ کو باریک پیس کر اور
سات عدد خوبانی کو پانی میں تر کر کے اس پانی سے ادویہ کو باہم مخلوط کر کے باجرے
کے برابر گولیاں بنا دیں ۔ ایک گولی بچے کے منہ میں ڈال دیں تاکہ اس کا لعاب
جاتا رہے ۔ شبانہ روز میں چار پانچ گولیاں استعمال کر سکتے ہیں ۔

اسہال ۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں بچوں کو اکثر دست آیا کرتے ہیں ۔ جن کا
مناسب علاج نہایت ضروری ہے ۔ بعض صورتوں میں دستوں کا فوراً بند کرنا
نہایت ضروری ہے ۔ لیکن بعض حالتوں میں ان کا دفعتہً بند کر دینا بہت مضر
بلکہ خطرناک ہوتا ہے ۔ پس یاد رکھیں کہ دانت نکلنے کے دنوں میں جب بچے کو

دست آویں تو جب تک اُن میں فضلہ خارج ہو تب تک کوئی اندیشہ نہ کریں۔ اور انہیں یک لخت بند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ لیکن جب فضلہ کم آوے اور دستوں میں پانی زیادہ آوے تب انہیں جلد بند کرنا مناسب ہوتا ہے۔

(نوٹ) بچوں کو سبز رنگ کے دست اکثر دودھ وغیرہ کی خرابی سے آیا کرتے ہیں جس حالت میں بچے کو نفخ اور درد شکم کے علاوہ کبھی قے بھی ہوا کرتی ہے۔

علاج - اگر دانت نکلتے ہوں اور کوئی مسوڑا سوجا ہوا ہو تو اُسے شگاف دلوا دیں۔ دودھ پلانے والی کو کسی میٹھی اور ثقیل چیزوں مثلاً اچار۔ چٹنی مٹھائی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر بچہ کو بازار کا دودھ پلاتے ہوں تو شیشی وغیرہ نہایت صاف ہو اور دودھ میں لائم واٹر ملا کر پلانا چاہیئے۔ نیز دودھ یا غذا وقت معینہ پر دینی چاہیئے بچے کو سردی سے محفوظ رکھنا خصوصاً اس کے پیٹ پر سینک دینا یا فلالین کی پٹی لپیٹنا مفید ہے۔ ۲ یا ۳ بوند کیسٹر آئل دیں۔ تاکہ پیٹ بخوبی صاف ہو جائے اگر ان تدابیر سے دست بند ہو گئے تو خوب ورنہ ہدایت مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھیں اور زیرہ سیاہ۔ تخم مورد۔ عود ہندی ہر سہ کو باریک پیس کر اور قدرے سرکہ وگلاب میں مخلوط کر کے پیٹ پر لیپ کریں یا نسخہ زرد دو۔ کشنیز۔ پوست انار ہر ایک ۳ ماشہ سب کو آب بارتنگ یا مورد میں پیس کر اور قدرے سرکہ وگلاب میں مخلوط کر کے پیٹ پر لیپ کریں اور یہ نسخہ پلا دیں۔ **نسخہ** زیرہ سفید۔ دانہ الائچی خورد۔ بیلگری (تینوں کو بھون کر) شیرہ غنچہ انار ہر ایک ایک ماشہ سب کو قدرے پانی میں پیس کر اور شیرہ نکال کر اور قدرے رب ملا کر چار حصہ کر کے ایک ایک حصہ دو دو گھنٹے دیں یا نسخہ کتیرا۔ مصطگی۔

مورد - گل ارمنی ہر ایک دو ماشہ - زرورد ایک ماشہ - سب کو باریک پیس کر اور
ے شکر ملا کر بمقدار ایک ماشہ دن میں تین چار مرتبہ دیں -
بیلگری - کتھ - گل دھاوا - بڑی پیپل - لودھان سب کو پیس کر شہد میں
جاوے - ہلدی - کاکڑا سنگی - بڑی ہڑ پانی میں بھگو کر اس پانی کو پلا وے -
ونٹھ - اتیس - ناگرموتھ - نیتر بالا - اندرجو - ان کا پانی پلاوے - اگر پیٹ چلنے
کے ساتھ ساتھ بخار بھی ہو تو ناگرموتھ - پیپل - اتیس - کاکڑا سنگی - ان کا چورن کر
ہد میں ملا کر چٹا دے - اس دوائی سے بخار اور دودھ کا ڈالنا بھی بند ہو جاتا
ہے - اور اگر ساتھ ہی پیاس بھی ہو تو موتھا - سونٹھ - اتیس اور اندرجو کا پانی
یں -

ربہ - یعنی پسلی کی بیماری جس کو طب میں ذات الریہ اور ڈاکٹری میں نمونیا
تے ہیں - بچوں میں پسلی کا عارضہ جس سے مراد نمونیا ہے بہت مہلک ہوتا ہے
موسم سرما میں اس مرض سے بہت بچے ضائع ہو جاتے ہیں - اگرچہ سردی لگنے
سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے لیکن زکام - وبائی کھانسی - کالی کھانسی اور خناق
وبائی وغیرہ امراض کے سبب سے عموماً ہو جایا کرتا ہے - اگرچہ موٹے تازے بچوں
کو بھی اس مرض کا حملہ ہوتا ہے لیکن کمزور اور ضعیف بچے اس مرض میں زیادہ
مبتلا ہوا کرتے ہیں - شروع میں بخار ہو جاتا ہے - جو شام کو زیادہ ہوتا ہے - بخار
کی حرارت عموماً ١٠٣ یا ١٠٤ درجہ فارن ہائٹ ہوتی ہے - بچہ بے چین رہتا ہے
خواب میں چونک پڑتا ہے - تھوڑی تھوڑی کھانسی اٹھتی ہے - نبض اور سانس
تیز چلتے ہیں مثلاً نبض ١٣٠ سے ١٥٠ مرتبہ فی منٹ اور سانس ٥٠ سے ٥٥ مرتبہ

فی منٹ۔ قبض ہوتا ہے۔ شدت کی پیاس لگتی ہے۔ ہونٹ سرخ۔ زبان میلی۔ ناک کے نتھنے باربار پھولتے ہیں۔ بچہ مُنہ کھول کر سانس لیتا ہے۔ شدت مرض میں بے ہوشی۔ ہذیان یا تشنج ہونے لگتا ہے لیکن اکثر بچہ بیہوش سا پڑا رہتا ہے وغیرہ۔

علاج۔ سینے پر سینک دیں۔ روغن بابونہ کی مالش کریں اور یہ نسخہ دیں۔ نسخہ بنفشہ۔ گاؤزباں۔ ملیٹھی۔ زوفہ ہر ایک ایک ماشہ۔ انجیر ایک دانہ سب کو ڈیڑھ چھٹانک پانی میں جوشائیں۔ جب پانی نصف رہ جائے تو صاف کر کے اور قدرے شہد ملا کر چار حصے کر کے ایک ایک حصہ ہر چھٹے گھنٹے دیں۔ اگر قبض ہو تو روغن بید انجیر سے رفع کریں۔

پیچش۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں بچوں کو اکثر پیچش کی شکایت بھی ہو جایا کرتی ہے جس سے پیٹ میں درد اور پیچ ہو کر بار بار اجابت کی حاجت ہوتی۔ اور ذرا ذرا سا بلغم اور خون آمیز براز خارج ہوا کرتا ہے۔ بچہ بے چین اور اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ رفع حاجت کے وقت بچہ روتا ہے۔ پیٹ کو ملتا ہے اور کونتھتا ہے۔ پیٹ کو دبانے سے درد ہوتا ہے اور بعض بچوں میں تشنج وغیرہ ہونے لگتا ہے۔ جب یہ مرض پرانا ہو جائے تو کم مقدار میں پتلے سبز رنگ کے خون و پیپ آمیز دست آتے ہیں۔ بچہ نہایت کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے وغیرہ۔

علاج۔ بچہ کے پیٹ کو سینکیں اور فلالین کی پٹی باندھیں۔ اگر دانت نکلتے ہوں اور کوئی مسوڑا متورم ہو تو اُسے شگاف دلوائیں۔ دودھ یا غذا کی خرابی

ہو تو اس کی مناسب اصلاح کریں۔ بطور دوا یہ نسخہ دیں۔ بسمتھ کارب، سوڈا
کارب ہر ایک ایک گرین۔ پلوریپی کاک ½ گرین۔ ایسی ایک ایک خوراک ذرا
سے شربت میں ملا کر دن میں تین بار چٹائیں (چھ ماہ کے بچے کے واسطے نسخہ بالا
موزوں ہے۔) جب خون وغیرہ آنا بند ہو جائے تو چاک مکسچر کا استعمال کریں
لعاب بہدانہ۔ ریشہ خطمی ہر ایک ایک یا دو ماشہ دن میں دو تین بار دیں یا تین
ماشہ شربت حب الآس یا شربت انجبار چٹائیں۔

(۱) باؤبڑنگ۔ اجموذ۔ بیل باریک پیسکر چاولوں کے پانی میں دے۔ (۲)
سونٹھ۔ اتیس۔ بھنی ہینگ۔ موتھ۔ گڑا۔ چیتا۔ ان کا چورن کر گرم پانی سے
دے۔

خونی دست۔ اسے کہتے ہیں کہ جب دستوں میں خون نکلتا ہے علاج
(۱) پاکھان بید اور سونٹھ پانی میں گھس کر پلادے (۲) سفید زیرہ۔ گڑے کے
رس پانی میں پیسکر مصری ملا کر دے۔ (۳) موچرس۔ مجیٹھ۔ گل دھاوا۔ کنول کے
پھول ان کو پیسکر سانٹھی چاولوں کے مانڈ میں دیں۔ (۴) انار کے پھل کا چھلکا
ایک چھٹانک۔ لونگ اور دار چینی کا چورا آٹھ آٹھ ماشہ لیکر مٹی کی ہانڈی میں
آدھ پاؤ پانی میں ۵ منٹ تک مندی آگ سے اُبال لے مگر ہانڈی کا منہ بند
رکھے۔ جب اُبل جاویں تب اُتار کر چھان لیں اور ٹھنڈا کر کے بچے کو چھ چھ ماشہ
اور جوان آدمی کو چار چار تولہ دن بھر میں تین چار دفعہ دیں۔ (۵) آکھ کی جڑ کا
چورن جو اس طرح بنتا ہے کہ آکھ کی جڑ کو کھود کر مٹی کو دھو پونچھ کر چھایا میں
سکھاویں۔ جب سوکھ جاوے تو چھال کو الگ کر کے دوسری دفعہ پھر سکھاویں

که ذرا بھی دودھ نہ رہنے پاوے - جب بالکل سوکھ جائے تب کوٹ کر چورن
کر کے بچہ جتنے سال کا ہووے اُتنی ہی رتّی دن میں تین چار دفعہ ٹھنڈے
پانی کے ساتھ پھنکا دیں - جوان آدمیوں کو ١٠ سے ٣٠ رتّی تک دن بھر میں
تین چار بار پھنکا دیں - (٢) سونف اور زیرہ سفید دو دو ماشے چھوٹی الائچی
کے دانے ۴ رتی - سونف اور زیرہ کو آگ پر کسی برتن میں تھوڑا رکھ لے - پھر
تینوں کو پیس کر اس میں چھ ماشے انار دانے کا لعاب نکال کر ایک تولہ مصری
ملا کر پہلے پھانک کر پھر اوپر سے اس لعاب کو پلا دیں - (٢) سونف کو ادھ بھنی
کر کوٹ لیوے - اور بورا ملا کر کھاوے - (٣) مروڑ پھلی کو سیندھے نمک کے ساتھ
گھوٹ کر پلا دیں - (۴) سونٹھ و ادرک کا مربہ کھلا دیں - (۵) سونٹھ - پوست
کا چھلکا - آنولہ - چھوٹی ہڑ - سفید زیرہ یہ سب چار چار ماشے - مصری دو تولے
پوست کے ڈوڈے - سونف اور زیرہ کو بھون کر آگ رکھ کر پھر باقی تینوں کو
بھون کر یہ تھوڑی سی دیر میں بھنتی ہے - پھر ان سب دوائیوں کو تھوڑے
گھی میں بھون کر پیس لے - اور مصری ملا کر رکھ چھوڑے - دن میں تین دفعہ
ٹھنڈے پانی سے کھلاوے - مگر کھانا ہلکا کرے - انار کا پانی دے -

چُنّے - ہر ایک کرم ١/١٢ سے ١/٢ انچہ تک لمبا ہوتا ہے - جس کے سر میں تین
لبوں والا دہنہ ہوتا ہے - یہ کرم نہایت چھوٹے چھوٹے اور دونوں سروں پر
گاؤ دُم ہوتے ہیں - یہ کرم عموماً اندھی آنت میں رہا کرتے ہیں - لیکن کبھی
دیگر آنتوں میں مقعد - اندام نہانی یا معدے میں بھی چلے جاتے ہیں - ان
کی تعداد ہزاروں تک ہوتی ہے - کیچوے اور چُنّے بھی براز کے ساتھ خارج

...ڑ انڈے دیتے ہیں۔ جو بذریعہ پانی ساگ پات میوہ وغیرہ کے انسان کے
پیٹ میں جا کر اور پھٹ کر باعث تولید کرم ہوتے ہیں۔ پانی۔ گوشت میوہ
...ت۔ سبزی ترکاریوں اور ساگ پات کے ذریعہ کرموں کے انڈے شکم
انسان میں پہنچ کر اور پھٹ کر کرم بن جاتے ہیں۔ نیز بچوں میں
بچہ کو اچھی طرح نہ رہنے اور دودھ یا کھانے کے نہ ہضم ہونے سے
...ر جاتے ہیں۔ اور اکثر دانت نکلنے کے دنوں میں۔ اس میں بچہ کی آنکھوں
...ں خرابی ہو جاتی ہے اور منہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ سوتے وقت بچہ کھُجاتا ہے اور
...ناک کو مسلتا ہے۔ دانتوں کو کرکراتا ہے۔ یہ ہی پہچان جان لینی چاہیئے کہ
...ن بچے کے پیٹ میں جمع ہیں اور ان کا تریاسہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر
...دفعہ بچے کے پیٹ سے کیڑے نکل کر رینگنے لگتے ہیں۔

علاج (۱) سب سے پہلے ہاضمے کا علاج کرنا چاہیئے۔ (۲) کانجی کا پانی
...دے۔ جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ اُرد کے دال کے بڑے یا بیسن کی
پکوڑی کر کے ان کو پانی میں ڈال دے۔ اور اس پانی میں رائی۔ نمک پیس کر
ڈال دے اور چار یا پانچ دن تک رکھا رہنے دے۔ جب کھٹا ہو جاوے تب
اس پانی کو پلا دیں۔ (۳) بہت جلدی کا علاج یہ ہے کہ رائی کو پیس کر دہی میں
ملا کر پلا دے۔ (۴) منقّی میں باؤ بڑنگ رکھ کر پانچ دانے سے۔ ۱۰ دانے تک
کھلا دیا کرے۔ (۵) نمک کے پانی میں کپڑا بھگو کر اور کڑوے تیل اور ہینگ میں
بھگو کر مقعد کی جگہ پر رکھیں۔ (۶) اندرجو پیس کر پلا دیں۔ (۷) آم کی گٹھلی کا چورن
آٹھ رتی دے۔ (۸) ارنڈی کے تیل سے دست کرا دیا کریں۔ (۹) ۴ ماشہ

کھلانے کا نمک۔ ایک رتی ہیرا کسیس آدھی چھٹانک ٹھنڈے پانی میں پیس کر
گدا میں پچکاری دینے سے چیونٹے مر جاتے ہیں۔ (۱۰) انار کی جڑ کے بکل کا
پانی بھی اس کی دوا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ انار کی جڑ کا تازہ چھلکا ایک
چھٹانک کتر کر تین پاؤ پانی میں اُبالیں۔ جب آدھا جل جاوے تو اُتار لیں
چھان کر بوتل میں رکھ چھوڑے۔ سویرے ایک چھٹانک اس کے بعد آدھ گھنٹہ
کے فرق سے پیتا رہے۔ اس طرح سے چار دفعہ کھانے میں اور دو تولے
انڈی کے تیل کا دست لینے سے ۱۲ گھنٹے میں سب کیڑے نکل جاویں گے
اس میں بچہ کو میٹھا نہ کھانے دے۔ اور نہ ہی دودھ پلانے والی کو کھانے
دے۔ ایسا کھانا جو مضر صحت ہو بچے کو اور دودھ پلانے والی کو نہ دے
کھانا نمک والا بہت کھانا چاہیے مگر یہ ضروری ہے کہ پہلے دو تین روز
ہر شب ½ گرین کیلومل اور ۵ گرین جلیپ کمپونڈ ملا کر دیتے رہیں۔ تاکہ چند
اسہال آکر کرم آنتوں کے نیچے کے حصے میں آ جمع ہوں۔ بعدہٗ چند روز
تک ہر روز دو بار مندرجہ ذیل حقنوں میں سے کسی ایک کا استعمال کریں۔
ٹنکچر کوائشیا ۴ ماشہ۔ پانی ۵ تولہ۔ روغن تارپین ۴ ماشہ۔
پانی ایک چھٹانک۔

آب برگ شفتالو یا شوفیرو ترس یا شحم حنظل سے حقنہ کریں اور درمنہ
ترکی تین ماشہ اور صبر ۱½ ماشہ۔ آب برگ شفتالو میں حل کر کے ناف کے
نیچے ضماد کریں اور یہ گولیاں کھلا دیں۔ نسخہ (۳) رسوت۔ چاکسو۔ مقشر۔
حلتیت ہر ایک ۲ ماشہ۔ صبر ایک ماشہ۔ فلفل سیاہ نصف ماشہ۔ برگ نیم

بعدہ سب کو پیس کر بقدر دانہ جوار گولیاں بنا دیں۔ خوراک چھوٹے بچے کو ایک گولی اور بڑے بچے کو دو یا تین ہر شب کھلا دیں۔

نسخہ جنم گھٹی۔ گل گلاب ۱۱ ماشہ۔ بادیان ۹ ماشہ۔ مغز املتاس ۶ ماشہ۔ اجوائن ۶ ماشہ۔ نمک سیاہ ۴ ماشہ۔ بائبڑنگ ۴ ماشہ۔ نوشادر ۲ ماشہ۔ کچور ماشہ۔ ایلوہ ڈیڑھ ماشہ۔ زنجبیل ۴ ماشہ۔ ہلیلہ زرد ۴ ماشہ۔ پیپل ۴ ماشہ۔ بسبار ۶ ماشہ۔ کاکڑا سینگی ۴ ماشہ۔ انیس ۴ ماشہ۔ گلو ۴ ماشہ۔ جاکسو ۴ ماشہ۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ۔ ملنگ ۴ ماشہ۔ زوفہ ۴ ماشہ۔ ملہٹی ۶ ماشہ۔ تخم ارنڈ ۹ ماشہ۔ ان سب کو کوٹ کر رکھیں اور وقت ضرورت حسب عمر بچہ کم از کم چار ماشہ دوا ایک چھٹانک پانی میں جوش دیکر جب ڈیڑھ چھٹانک رہ جاوے تو بچہ کو ذرا سا شہد یا مصری ڈالکر پلا دیں یہ نہایت بہترین گھٹی ہے۔ اور بہت سے امراض میں کام دیتی ہے۔

کانچ نکلنا۔ بچوں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ پہلے پہلے تو اجابت کے وقت ہی کانچ نکلتی ہے مگر کچھ عرصہ بعد کھانسنے۔ زور سے ہنسنے۔ لگا ہے گاہے ڈیڑھ دو انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ اس پر زخم ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچہ کو از حد تکلیف ہوا کرتی ہے۔

علاج۔ اصل سبب کو رفع کریں۔ مازو ۶ ماشہ و پھٹکری ۶ ماشہ کو پاؤ بھر پانی میں حل کر کے اسے بذریعہ روئی وغیرہ کانچ پر لگا کر پھر آہستہ کانچ کو اندر داخل کریں۔ رفع ضعف کے لئے غذا اور دوا مقوی دیں اور قبض ہونے دیں۔ رفع درد کے لئے ضماد مذکورہ اور آب زن استعمال کریں۔ آب گرم میں

قدرے بنفشہ خطمی خبازی دمکوہ جوش کر اس میں مریض کو بٹھا دیں۔ اور ایک
ساسے کی کٹوری وغیرہ میں انڈے کی سفیدی ڈال کر اس میں قدرے گل روغن
اور آب کشنیز ملا دیں اور اس میں ایک رتی افیون کو خوب گھس کر مقعد کے
ارد گرد ضماد کریں یا مرہم سفیدہ کا استعمال کریں۔ بچے کے پیشاب سے ہی
دھوئیں اسی وقت پرانی جوتی کا چمڑہ جلا کر چھڑک دیں۔ کڑوا تیل لگا کر اوپر
سے جلا ہوا مسوڑہ پیس کر چھڑک دیں۔ پوست آم اور جامن معہ برگ ہر دو کے
پانی میں اوٹا کر اس پانی سے دھوئیں۔

قے آنا۔ زیادہ دودھ پینے یا دودھ یا غذا کی خرابی سے بچوں کو قے ہوا
کرتی ہے۔

علاج۔ دو تین گھنٹے تک بچہ کو دودھ نہ پلاویں۔ دودھ اور غذا کی اصلاح
کریں۔ اگر بازار کا دودھ پلاتے ہوں تو دودھ کی شیشی وغیرہ کو خوب دھو کر
صاف کریں اور دودھ میں لائم واٹر ملا کر پلا دیں۔ بطور دوا شربت لائم واٹر
ایک ایک ڈرام کی مقدار میں دن میں تین چار بار دیں۔ قبض ہو تو ایک گرین
کیلومل بچہ کی زبان پر ڈال دیں۔ ہدایات مذکورہ بالا کو ملحوظ رکھیں اور ذرا سی
طباشیر و نارجیل دریائی سونف کے عرق میں گھس کر پلا دیں۔

ہچکی۔ بچوں میں نفخ یا بدہضمی سے اکثر ہچکیاں آیا کرتی ہیں۔

علاج۔ دودھ یا غذا کی اصلاح کریں۔ تین چار منٹ تک بچہ کو ناف تک
آب گرم میں بٹھائیں اور ذرا سی سونف یا سویہ کا عرق پلا دیں۔ نارجیل پیس کر
اور شکر ملا کر چٹائیں۔ گیلا کپڑا ناف پر رکھیں۔ ریٹھے کو دودھ میں

میں بہا دیں ۔

قبض ۔ چھوٹے بچوں میں قبض کے ہونے سے بہت سے امراض کا اندیشہ رہتا ہے ۔ اس لئے جب قبض ہو تو اُسے فوراً رفع کرنا چاہئے ۔ پس چار ماشہ کسٹرائل میں تھوڑے سے شہد یا شکر ملا کر بچہ کو چٹا دیں ۔ کیسٹرائل یا روغن زیتون روغن بادام یا مسکہ بچے کے پیٹ پر مل دینے سے بھی قبض رفع ہو جاتا ہے گلیسرین یا صابن کا شافہ کر دینا کافی ہے ۔ ۶ ماشہ شربت بنفشہ یا شربت دو شربت انار چٹا دینا بھی کافی ہے ۔

اپھارہ ۔ اُسے کہتے ہیں کہ جب پیٹ پھول جاوے یہ اکثر اجیرن سے ہوتا ہے ۔ (۱) سیندھا نمک ۔ سونٹھ ۔ الائچی ۔ بھُنی ہینگ اور بھارنگی کو پیس کر گرم پانی کے ساتھ پلا دے ۔ (۲) ہینگ کو بھون کر اور پانی میں گھس کر ٹونڈی کے چاروں طرف لیپ کر دے ۔ (۳) سوکھا پودینہ ۔ چھوٹی الائچی ۔ پیپل ۔ کالی مرچ اور کالا نمک برابر برابر پیس کر تین چار دن دیں ۔

رال گرنا ۔ جوارش مصطگی تھوڑی سی کھلا دیں جس کے بنانے کی ترکیب ہے کہ دو تولہ مصطگی ۔ دو تولہ بڑی الائچی کے بیج کوٹ پیس کر پاؤ بھر کی چاشنی کر کے اس میں حسب دستور بنا لیں ۔ ایک یا دو ماشے کھلا دیا

کان بہنا ۔ لودھ کو باریک پیس کر کان میں ڈالدیں بند ہو جاویگا ۔ اور بھی جاتا رہے گا ۔ (۱) سمندر جھاگ سپاری کی راکھ ۔ کتھا ان سب کو

باریک پیس کر کاغذ کی بتی بنا کر کان میں پھونک دے۔ (۲) مور کے پنجے کو
جلا کر ڈالے۔ (۳) موتی سیپ کو کڑوے تیل میں جلا کر ڈالے۔ (۴) جو کان
میں درد ہوتا ہو تو لڑکے والی عورت کے دودھ کی چار بوند ڈلوا دیں۔
(۵) نیم کی کونپل کا رس شہد میں ملا کر ہلکے سے ڈالیں۔ (۶) سدرشن کے پتے
کا رس نکال کر ہلکے سے کان میں ڈال دے۔ (۷) روئی کو گرم کر کے سینک
دو۔ (۸) بابونہ کو پانی میں اوٹا کر کسی ٹونٹی دار لوٹے میں بھر کر اُس کا منہ
تو بند کر دیں تاکہ بھاپ نہ نکلے اور ٹونٹی کی طرف سے کان میں بھاپ
جانے دیں۔ اس طرح سینکنے سے آرام ہو جائیگا۔ (۹) آک کی جڑ کو میٹھے تیل
میں خوب اوٹا دے۔ جب تیل رہ جاوے اور جڑ جل جاوے۔ اُس کو چھان
کر کان میں ڈالیں تو درد رفع ہو جائے گا۔

دانت نکلنا۔ یہ آگے جا کر جتنا دکھ والے ہوتے ہیں۔ اتنے ہی بچہ کو
نکلنے کی حالت میں تکلیف دہ ہوتے ہیں! اور جسم کو عرضوں سے بھر دیتے ہیں
دانت کا نکلنا اکثر سات ہی ماہ کے بعد ہوتا ہے۔ پہلے آگے کے دانت
نکلتے ہیں نیچے کے۔ مگر کسی کے اوپر کے بھی نکلتے ہیں۔ (اُن کو اچھا نہیں
سمجھا جاتا) نویں ماہ آگے کے دانتوں سے اِدھر اُدھر کے دانت۔ بارھویں
ماہ دو اگلی داڑھ نکلتی ہیں۔ اٹھارویں ماہ میں دو کیلے اور چوبیسویں ماہ میں
دو داڑھ۔ نیچے اوپر کے دانت داڑھ کے ساتھ ہی نکلتے ہیں۔ یہ ہی دانت
دانتوں کے نکلنے کا ہے۔ مگر کسی کسی کے اس وقت میں فرق بھی پڑ جاتا ہے
یہ دانت دودھ کے کہلاتے ہیں۔ چھٹے یا ساتویں برس سے سچے دانت

شروع ہوتے ہیں۔ جو "تاج کے دانت" کہلاتے ہیں۔ اور پھر اس وقت
دودھ کے دانت گرنے لگ جاتے ہیں۔ ۱۲ برس کی عمر تک سب دانت اور
ہیں نکل چکتی ہیں۔ پھر پیچھے نہیں نکلتیں۔ ہاں ایک عقل داڑھ جو سب
وں سے پیچھے ہوتی ہے۔ ۲۱ برس کی عمر کے بعد کسی ہی کو نکلتی ہے۔
کوئی آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کے جنم بھر دانت داڑھ نکلتے ہی نہیں
کسی کے ماں کے پیٹ سے ہی دانت نکلے ہوئے ہی آتے ہیں۔ سو یہ
کم حالت ہے۔ میں نے صرف دوسری حالتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جو سب
تی ہیں۔ بچے کے دانت نکلنے کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے رال گرتی ہے
ڑھے گرم اور لال رہتے ہیں۔ بچہ اپنی انگلیوں کو چباتا ہے۔ بہت
لگتی ہے اور اسی وجہ سے جلدی جلدی دودھ پینے کو جی کرتا ہے۔
پیتا نہیں ہے۔ بچے کے گالوں کا رنگ رونے سے لال ہو جاتا ہے جب
پہچان ہو تو جان لو کہ دانت نکلتے ہیں۔ اور بچہ کے دانت نکلنے کے لئے
ان ذریعہ یہ ہے کہ کسی ہوشیار ڈاکٹر سے مسوڑھوں کو چروا دیں۔ یا شہد
سہاگہ۔ نمک اور شورہ پیس کر ملا دیں اور مسوڑھوں پر دن میں کئی مرتبہ
ملا کریں۔ ملہٹی کی ڈنڈی کو چھیل کر بچے کے گلے میں ڈورے سے باندھ کر
لٹکا دیں اور اسے چوسنے دیں۔ اور ربڑ کے بنے ہوئے کھلونے دیں جن کو وہ
منہ سے دباتا رہے جس سے بچہ کو بہت ہی آرام ہوتا ہے۔ جب بچے کے
دانت نکلتے ہیں تو اس بات کا دھیان ضرور رکھیں کہ کھٹائی کی کوئی چیز
کو کھانے کو نہ دیا جاوے۔ کیونکہ کھٹائی کھانے سے دانت دیر میں نکلتے

ہیں۔ گرمی کے دنوں میں بچے کے سر کو گرم پانی سے دھو دیا کریں۔ اگر گرم ٹوپی
نہ پہنا دیں۔ کوئی چھوٹی سی چیز بچے کے کھیلنے کے لئے نہ دیدیں۔ جس کو وہ
نگل جاوے۔ کیونکہ بچہ ان دنوں میں ہر ایک چیز کو منہ میں رکھ کر مسوڑھوں سے
چچوڑنے لگتا ہے۔ چھوٹی چیز کا گلے میں چلے جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جو حلق
میں اٹک کر بچے کے کبھی کبھی پران لے لیتی ہے۔ نہیں تو تکلیف تو بہت ہی
دیتی ہے۔ جب بالک کے دانت نکلتے ہوں تو اس کی ماں کو چاہیے کہ اب
دودھ نہ پلائے۔ اور بچہ کی یہ عادت چھڑا دے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ دو چار
دن اپنا کھانا کم کرے۔ جس سے دودھ نہ اترے اور چھ ماشہ کھریا مٹی اور ۲
رتی کافور پانی میں پیس کر پستان پر لگائے۔ دس پانچ دن ایسا کرنے سے
بچہ خود دودھ پینا چھوڑ دے گا۔ لیکن اوپر کا دودھ بچہ کو خوب پلا دے اور
اناج کھانے کو کم دے۔ بچے کو دانت نکلنے میں جو دست آتے رہیں تو بہت
اچھا ہے۔ قبض ہو تو کبھی کبھی انڈی کا تیل دیدیا کرے۔ لیکن اگر خود ہی دست
آتے ہوں تو بیلگری اور رومی مصطگی ملا کر تھوڑی تھوڑی کھلا دیں۔ کبھی کبھی
بچے کو اس میں بہت ہی تکلیف ہوتی ہے۔ مسوڑھے پھول جاتے ہیں۔ اور
لال ہو جاتے ہیں۔ گرم رہتے ہیں بہت دکھتے ہیں اور دودھ پیا نہیں جاتا
حلق سوکھ جاتا ہے۔ اور چہرہ لال۔ جسم پر بخار چڑھ آتا ہے۔ ماتھا گرم رہتا
سوتے سوتے بچہ رو پڑتا ہے۔ کبھی اٹھ کر بیٹھا ہو جاتا ہے۔ کبھی اینٹھنے لگتا
ہے۔ پیٹ چل جاتا ہے۔ دکھتا اور اپھر جاتا ہے اور کبھی کبھی دانتی بھی بندھ
جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو تو اسی وقت مسوڑھوں کو چیر دو۔ اس سے

بچہ کا دکھ بہت ہی کم ہو جائیگا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دانتی بندھ کر
بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے ہیں اور بچہ کو گردن میں دکھ محسوس ہوتا ہے۔
(۱) ایسی حالت میں بچے کے منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ جب تک کہ
بچہ آنکھ نہ کھول دے۔ (۲) ہلکے گرم پانی کو کسی ناند یا کھلے منہ کے برتن میں
ڈال کر بچے کو اس میں ۵ یا ۱۰ منٹ بٹھاؤ زیادہ نہیں بٹھانا چاہیئے۔ نکال کر
ذرا سوکھے انگوچھے سے جسم کو صاف کر کے کپڑے پہنا دو۔ تاکہ ہوا بھی نہ لگنے
پاوے۔ پھر ڈاکٹر سے مسوڑھے چروا کر ارنڈی کے تیل کا جلاب دیں۔ ان
ہی دنوں میں بچہ کے کان کے پیچھے پھنسیاں ہو جاتی ہیں اور گلٹیاں بھی ہو
جاتی ہیں۔ سو ان کو گرم پانی میں دودھ یا شراب ڈال کر دھویا کرے اور بچے
کی خوراک گھٹا دیں اور مناسب علاج کریں۔

گلا آجانا۔ شہتوت کا شربت چٹا دیں۔ یہ جتنی دیر چٹایا جاویگا۔ اتنی ہی جلدی
آرام ہوگا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جتنی دیر گلے میں ہو کر یہ شربت اترتا ہی
اتنا ہی زیادہ اور جلدی آرام ہوتا ہے۔ اس لئے بہت تھوڑا تھوڑا چٹا دیں
کہ بہت دیر چٹایا جاوے۔

کوئے آنا۔ اس کو کہتے ہیں کہ آنکھوں کی بیرونی کور لال پڑ جاویں۔ اور
جو پلکوں کے ملنے کی جگہ ہو وہ چڑ جاوے اور اس میں تکلیف ہو کھجلی ہو۔

زخم پڑ جاویں۔ اس کا آسان ذریعہ یہ ہے کہ کپڑے کی پوٹلی بنا کر ہاتھ پر رگڑے اور مُنہ سے اس میں پھونک بھر کر آنکھوں کے اُس حصہ کو سینک دیں۔ (۱) کاجل میں سفید اڑ گڑا اور انگلیوں میں بھر کر دیئے کی لو پر انگلیوں کو ذرا سینکے اور گرم گرم ہی آنکھوں میں ڈال دے۔ دو تین دن ایسا کرنے سے آرام ہو جاوے گا۔ (۲) اگر روہے ہو گئے ہوں یعنی آنکھ بہت سوج گئی ہوں اور پلک کے اندرونی حصے پر پھنسیاں ہو گئی ہوں تو چاکسو کے بیج اُبال کر اُن کے چھلکے چھیل ڈالے۔ اندر کی منگی کو پانی میں گھس کر دن میں دو تین دفعہ آنکھوں میں ڈالو۔ اس سے پھنسیاں پھوٹ کر پانی یا خون نکل جاویگا۔ (۳) روہو مچھلی کے ۲۵.۲ دانت ڈورے میں باندھکر بچے کی گردن میں پہنا دو۔ چاکسو آنکھ کا بہتر علاج ہے۔ سب سے بہترین چیز سرمہ اکسیر چشم ہے۔

تالو کا پک جانا یا بیٹھ جانا۔ مُلتانی مٹی گھس کر دن میں کئی مرتبہ تالوے پر رکھیں۔

برساتی پھنسیاں۔ یہ وہ پھنسیاں ہیں جو کہ برسات میں چھوٹی چھوٹی لال سی اور چمکتے کے جیسے جسم پر اور اکثر دفعہ ہاتھ۔ پاؤں۔ پیٹھ اور چھاتی میں نکل آتی ہیں کسی کسی کا مُنہ سفید سا ہوتا ہے۔ ان کا علاج یہ ہے کہ مٹر کے چھلکے اور آنولے جلا کر اُن کی برابر مہندی اور کمیلا پیس کر گھی میں ملا کر جسم کے اُس حصہ پر مل دیں۔ اور برگ مہندی پانی میں اُبال کر اُس پانی سے نہلایا کریں۔

ماتا کی طرح پھنسیاں۔ وہ پھنسیاں ہیں کہ جو سیتلا جیسے پھپھولے بچے کے جسم پر سفید سفید ہو جاتے ہیں۔ آج کے ہوئے پھپھولے کل پھوٹ گئے

ل اور نکل آئے - ان کی جھلی بہت ہی پتلی ہوتی ہے - پھپھولوں کی کھال
سفید ہوتی ہے مگر ان کے چاروں طرف لالی رہتی ہے - دس بیس پھپھولے
ن نئے نکلتے ہیں اور پھوٹ جاتے ہیں یہ اڑتا مرض ہے یعنی چھوت سے
بھی ہو جاتا ہے - (۱) اسی اپھوہ نام کا ایک پیڑ ہوتا ہے - اس کی شاخ منگا
کر ہر روز صبح جب تارے نظر آتے ہوں اس ٹہنی کو چھلنی میں رکھ کر بچے کو
اس کے نیچے بٹھا کر چھلنی میں پانی ڈال کر بچے کو دو تین دن خوب نہلاوے
(۲) اپھوہ کو پانی میں اوٹا کر اس پانی سے نہلا دیں مرض جاتا رہیگا -

زیادتی پیاس - یعنی بچے کو اتنی پیاس لگے کہ پانی پیتے پیتے اطمینان
نہ ہو - پل پل میں پانی مانگے پائے - اس کا یہ علاج ہے کہ (۱) منقی داکھ
کو دھو پونچھ بیج نکال کر سفید ہا نمک کے ساتھ گھوٹ پیسکر علی الصباح بچہ
کو چٹا دیا کریں - (۲) چنے کی دال بھگو کر کھلا دیں - (۳) زہر مہرہ خطائی کو
پانی کے ساتھ پیسکر پلا دیں - (۴) کنول گٹے کی ہری پنگی کو نیم کے ساتھ گھوٹ
کر پانی میں پلا دو - دودھ میں سوڈا یا آس جو قدرے ملا کر پلائیں - یا طباشیر
۶ ماشہ - کنول گٹہ نیم کوب ۱ - تولہ ایک کورے سکورہ میں بھگو کر رکھیں اور
اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی پلائیں -

بخار - یا تو خود ہوتا ہے یا کسی کی وجہ سے ہوتا ہے - جب کسی وجہ سے ہو تو
پہلے اس کی دوا ہی کریں اور جو صرف بخار ہی ہو اور وجہ سے نہ ہو تو بخار
کا علاج کریں - لیکن اس بخار کی کئی قسمیں ہیں - ان کا معلوم کرنا آسان
بات نہیں کسی پورے معالج کا ہی یہ کام ہے لیکن معمولی بخار دو قسم کا ہے

(۱) یہ کہ جو ہر وقت بخار رہتا ہے - اُترتا نہیں ہے چاہے گھٹ جاتا ہے (۲)
جو کسی وجہ سے آتا ہے - (۳) جس کو تیئیا، چوتھیا کہتے ہیں - بخار کی حرارت جب
تک جسم میں رہے دوائی بخار ہٹانے کی نہیں دیتے اور خاص کر دوسرے والے
بخار میں - ہاں جب بخار نہیں ہوتا اُس وقت دیتے ہیں جس سے دوسرا رک
جاوے - اگر بخار کی تھوڑی سی حرارت بھی ہو تو پھر نہیں دینی چاہئے اور برابر
رہنے والے بخار میں پسینہ دلا کر بخار کو نکالتے ہیں - جہاں جسم پر پسینہ آیا وہاں
بخار کم ہوا اور ارنڈی کے تیل سے دست کرا دیتے ہیں - بچوں کے واسطے
روغن انڈی (کیسٹر آئل) بہترین جلاب ہے -

(۱) مغز کرنجوا ایک ماشہ اور پلہ ماشہ کالی مرچ دونوں کو پیس کر پلاؤ - (۲)
اتیس ڈیڑھ ماشہ اور کالی مرچ لہ ماشہ یہ ایک دفعہ کی خوراک ہے - جب جسم
ٹھنڈا ہوا اور بخار نہ ہو تب سرد پانی کے ساتھ پھنکا دیں، صبح شام - مگر پہلے
کیسٹر آئل سے جلاب کرا دیں - دوسرے دن دوائی دیں جو شام کو جسم گرم
محسوس ہوتا ہو تو پانی میں چار رتی شورہ اور نو ماشہ بورا گھول کر پلا دیں - اس
سے پسینہ آویگا - اُس وقت کمبل سے جسم کو ڈھانپ دیں جو بخار کے ساتھ
آنوں کے دست آتے ہوں تو یہ گولی بنا کر دینی چاہئے - ہینگ ایک رتی -
افیم لہ رتی - کالی مرچ لہ رتی - یہ ایک گولی کا اندازہ ہے - اس حساب سے
گولی بنا کر رکھ لیں - صبح و شام کھلا دیں - ان دستوں میں روٹی و پوری
نہیں کھانی چاہئے - دہی سے و میٹھے سے چانول کھاویں - کھچڑی و دلیا
کھاویں - اوپر کا وزن پورے آدمی کے لئے ہے - بچے کا اس طرح سے

۱۴ برس کے بچے کو	اس میں سے	۱/۲	حصہ	
۸	"	"	۱/۳	"
۴	"	"	۱/۴	"
۲	"	"	۱/۸	"
۱	"	"	۱/۱۲	"

۱ ماہ کے بچے کو بھی اس میں سے ۱/۲۴ حصہ دیا جاتا ہے۔

نیم کی ہری ہری سینکیں لے کر ان کے پتے اور چھلکا چھیل ڈالے۔ ۲۵ سینکھ اور ۷ کالی مرچ پانی میں ڈال کر پیس لیوے اور پی جاوے۔ دو تین دن پینے سے بخار جاتا رہیگا۔ ایسی پیسکر رکھ دے۔ جب بخار اتر گیا ہو اور جسم ٹھنڈا ہو گیا ہو تو ایک رتی کی پڑیا ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلا دیویں۔ تین چار دن تک دن میں تین تین چار چار دفعہ کھلا دیں۔ بخار میں جلاب کرنا بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس سے بخار پرانا ہو جاتا ہے۔ پھر سوائے موت کے اس دکھ سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا یہ کمزور حالت میں اکثر اور خاص طور سے ہو ہی جایا کرتا ہے۔ اس لئے اس سے بہت ہی ہوشیار رہنا چاہیئے۔

کھانا پچنا۔ (۱) ۱/۲ چھٹانک کھانے کا عمدہ چونا لو۔ پرات میں رکھ کر ۲ سیر پانی آہستہ آہستہ پتلی دھار سے ڈالو تاکہ وہ گھل گھل کر پانی میں مل جاوے۔ پھر تھوڑی دیر بعد یہ پانی کو نتھار لو اور چونا چھوڑ دو۔ اب اس پانی کو ۱/۲ ۱ گھنٹے

تک پھر نتھرنے دو۔ اور پھر نیچے کے چونے کو پھینک دو۔ اور اس پانی کو بوتل میں بھر کر بچے کے دودھ میں تھوڑا تھوڑا ملا کر پلاؤ۔ اس سے بچے کی قے اور پھٹے دستوں کو بھی آرام ہوجاتا ہے۔

منہ سے آنا۔ (۱) سیتل چینی اور پپڑیا کتھا پیسکر شہد میں چٹا دے۔ (۲) کیلے کی اوس چٹادے۔ (۳) کافور اور شیتل چینی پیسکر لگا دے جو منہ میں سفید چھالے ہو گئے ہوں منہ کا رنگ لال ہو گیا ہو۔ رال بہت گرتی ہو۔ تو بچے کو گھونٹی دینا چاہئے۔ (۴) چھوٹی الائچی کے بیج پپڑیا کتھا اور بنسلوچن پیسکر منہ میں چھڑکو۔ اگر پھپھولے پڑ گئے ہوں تو ۲ رتی سہاگہ۔ ۷ رتی گیہوں کا ست پیس چھان کر منہ میں چھڑکو۔

گنج۔ (۱) پہلے نیم کے پتوں کو پانی میں اونٹا کر سر کو خوب دھو ڈالو۔ پھر اس دوائی کو لگاؤ۔ گندھک اور چونا (آدھی آدھی چھٹانک) کو تین پاؤ پانی میں ڈال کر مٹی کی ہانڈی میں اونٹاؤ اور چھان کر بوتل میں بھر دو کبوتر کے پنکھ کو اس میں بھگو بھگو کر گنج یا کھجلی پر لگاؤ۔ (۲) گیہوں کا گند جو چھپروں کے چھجوں پر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس کو تھالی میں پانی بھر کر دھولے اور کپڑا بھگو بھگو کر سر پر رکھو۔ (۳) گائے کے مکھن کو اس میں کمیلا۔ طوطیا۔ مرداسنگ ایک ایک تولہ پیسکر ملالو اور گنج پر لگاؤ۔

جل جانا۔ املی کی چھال کو جلا کر گائے کے گھی میں ملا کر لگاؤ۔ (۲) جلے ہوئے بدن کو اسی وقت آگ پر سینکدیں۔ اور بورا مل دو تو پھپھولا نہیں پڑتا۔ (۳) اگر گھاؤ ہو گیا ہووے تو کڑوے تیل کو چھڑ چھڑ کر پتھر کے کوئلے کو

رنگ پیکر مُہر کا جاوے اور چونیکا پانی جس کی ترکیب کھجلی کے مرض میں ہی
لگاؤ۔

خارش ۔ چونے کے پانی میں کڑوا تیل ڈال کر خوب ہلاؤ۔ جب ہلاتے ہلاتے
خوب گاڑھا ہو جاوے ۔ تب اس میں روئی کے پھوہے بھگو کر کھجلی کی جگہ
پر لگاؤ۔

پیٹ بڑھ آنا ۔ پانی ملا ہوا شہد تھوڑا تھوڑا دیا کرو۔ تھوڑے دن ایسا
کرنے سے پیٹ چھنٹ کر ٹھیک ہو جاویگا۔

جلن پیشاب ۔ جب دیکھو کہ بچہ پیشاب کے وقت روتا ہے۔ اور اندری
پکڑ پکڑ کر کھینچتا ہے تو جان لینا چاہئے کہ اس کو یہ مرض ہے ۔ (۱) چار
پانچ ڈلی ببول کے گوند کی کپڑے میں باندھکر پانی میں بھگو دو۔ پھر اس
پانی میں مصری ملا کر دن میں تین چار یا پانچ دفعہ پلا دیں۔ (۲) پتھر کے بیر کو
پانی میں گھس کر پلاؤ ۔ (یہ بیر پنساری اور عطاروں کے ہاں بکتا ہے) اور
دوسرا نام اس کا "حجر الیہود" ہے۔ ٹھیک بیر کی شکل کا ہوتا ہے۔

مرگی ۔ یہ وہ مرض ہے کہ انسان یا حیوان اس سے بالکل بے ہوش ہو کر
دھڑام سے گر پڑتا ہے۔ چاہے آگ ہو یا پانی مگر اُسے اپنے بدن کا خیال
نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ آگ میں جل کر مر تک جاتا ہے مگر اُٹھتا نہیں ہے۔
پانی میں دم گھٹ کر جان گنوا دیتا ہے۔ مگر اپنے جسم کا خیال بالکل نہیں رہتا۔
اس کی وجہ ماتھے کا بالکل بے سُدھ ہو جانا ہے۔ اس لئے اس کی ترکیب
یہ ہے کہ ماتھے کو شست نہ پڑنے دیں۔ اس کا دورہ ہوا کرتا ہے۔ جس کو

مرگی ہو۔ اُس کو آگ پانی کے پاس نہ جانے دیں۔ پانی کو دیکھ کر تو اکثر مرگی
آجاتی ہے۔ جب اس کا دورہ ہو وے۔ تو جوتے کے تلے سے مریض کی ناک
کو برابر رگڑتا رہے۔ تاکہ ماتھا حرکت کرتا رہے۔ جب تک وہ اُٹھکر بیٹھا نہ ہو۔
رگڑتا ہی رہے۔ اور دونوں کانوں کو سینکنا چاہئے اس سے ماتھا حرکت
کرتا رہتا ہے۔ (۲) جب دورہ ہو وے تو گھیری کا خون مریض کی ناک میں
ٹپکا دیں۔

نکسیر۔ ناک سے خون بہنا۔ انار کے پھول کا رس اور سفید دوب کا رس ملا
دونوں کے دن میں دو تین دفعہ کے استعمال سے خون رُک جاوے گا۔
(۲) پھٹکری کے پانی کو ناک میں سونگھے۔ (۳) پوتا مٹی پر پانی ڈال کر سونگھے
(۴) اگر ناک میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو یہ ترکیب بہت ہی اچھی ہے کہ نیندول
مٹی کرے کر ڈھیلے کوٹ ڈالے منہ اور ناک پر بہت باریک کپڑا ڈھیلا
کرکے ڈال دیویں۔ اور پھر مریض کو اُلٹا لٹا کر اُس کی ناک کے نیچے خوب مٹی
رکھ دیں۔ اور سینکھ چھوا کر اُن کے ماتھے کو مٹی سے ڈھک کر اوپر سے مٹی پر
پانی آہستہ آہستہ ڈالیں۔ جب سب مٹی تر ہو جاوے تو پانی ڈالنا بند کر دیویں۔
لیکن مریض کو اُسی طرح تھوڑی دیر تک مُنہ کے بل لیٹا رہنے دو۔ جوں جوں اس
مٹی کی سگندھ ناک میں جاوے گی توں توں کیڑے باہر نکل آوینگے۔ تین چار
دن ایسا کرنے سے سب کیڑے نکل جائیں گے۔

ہیضہ۔ (۱) افیم۔ ہینگ۔ کالی مرچ اور کافور برابر لے کر ڈیڑھ ڈیڑھ
رتی کی گولی بنا کر گھنٹہ گھنٹہ بعد ایک ایک کھلاویں۔ (۲) عرق کافور پلا دیں

(۲) ایک تانبے کا پیسہ ڈورے میں باندھ کر کوڑی کے اوپر لٹکائے رکھے۔
کافور کو سدا اپنے ساتھ رکھے اور سونگھتی رہے اور تھوڑا تھوڑا سا کھا بھی
لیا کرے۔

لو لگنا۔ کچے آم کے بھرتے کا پانی بنا کر پلا دیں۔ (۲) پرانے پیڑ ملی کا شربت
پلا دیں اور ہاتھ پاؤں پر بھی ملے۔ (۳) پیاز کا عرق پیوے۔

پھولا۔ جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے۔ چرچٹے کی جڑ کا رس شدھ شہد میں ملا کر آنکھ
میں ڈالے۔ پھولا کٹ جاویگا۔

قبض۔ اس کی پہچان معمولی ہے کہ جب بچے کو دست کھل کر نہ آدیں۔ بڑے
کے سینے دیکھنے سے بچہ سوتے سوتے روئے تو پہلے گھٹی وغیرہ سے دست
لائیں۔ (۲) اور کالا نمک۔ سہاگہ بھنی ہینگ پانی میں گھس کر اور ہلکا گرم
کر کے پلا دیویں۔ (۳) مرداسنگ کو پانی میں گھس کر اور شکر ملا کر اونٹا دے۔
اور تھوڑا تھوڑا گرم پلا دے۔ (۴) ارنڈی کا تیل پلا دے۔ ایسے بچوں کو کبھی
اکیلا نہ چھوڑے نہ اندھیرے مکان میں سلا دے۔ روشنی جلائے رکھے۔

مکڑی کا پھیلنا۔ جب بچہ کے کسی حصہ سے مکڑی رگڑ جاوے تو اس کے
زہر سے پھنسی ہو جاتی ہے۔ جن میں جلن اور کھجلی ہوتی ہے۔ اس کی دوا یہ ہے
(۱) لیموں کے رس میں چونا پیس کر لگا دیں۔ (۲) اجوائن پیس کر لگا دیں۔

مکھی کا کاٹنا۔ لوہے سے گھی گھس کر لیپ کر دے۔ اور مکھی کی بیٹ
ہی پانی میں گھول کر لگا دے۔ اور یہ بھی یاد رکھے کہ جو جانور کاٹے اسی کی
بیٹ وہاں لگانے سے تو زہر دور ہو جاویگا۔

زنبور کا کاٹنا۔ سن کے کاغذ کو پانی میں بھگو کر کاٹنے کی جگہ پر رکھ دے۔ (۲) نوسادر اور چونہ مل دے۔ (۳) پانچ دیا سلائی پانی میں بھگو کر اس جگہ پر خوب رگڑ دے۔ (۴) گیندے کے پتے مل دے۔

سگ گزیدہ۔ (۱) کالی مرچ پیس کر گھاؤ میں بھر دے۔ (۲) کتے کی بیٹ جلا کر بھر دے۔ (۳) کچلہ پیس کر لگا دے۔ اور ایک ایک رتی سات دن تک کھا لیا کرے۔ (۴) چرچٹے کی جڑ کو پیس کر شہد میں چٹا دے۔ (۵) گھیکوار کے موٹے موٹے پتے کو لے کر ایک طرف سے چھیل کر سیندھا نمک پیس کر بُرکا دے۔ اور کاٹنے کی جگہ پر باندھ دے۔ دو تین دن میں آرام ہو جائے گا۔

سگ دیوانہ کا کاٹنا۔ ایک پکے کیلے کی پھلی کو لے کر برابر کے تین ٹکڑے کر دے۔ اس میں شیر کی کھال (لیکن بال خوب اکھاڑ کر) ایک ایک رتی لیکر ایک ایک گھنٹہ بعد کھلا دے۔ آرام ہو جاویگا۔

ہزار پایہ کا چمٹنا (۱) جہاں پنجے کھال میں گڑے ہوئے ہوں۔ وہاں سینک سے کڑوے تیل کی لکیر کھینچی جاوے۔ پنجے الگ ہوتے ہوئے چلے جاوینگے۔ (۲) مولی کے پتے کا رس اسی طرح لگا دے۔ (۳) یہ بہت ہی اچھا ہے کہ ہزار پایہ کے منہ میں تھوڑی سی بورا بھر دے تو اسی وقت چھوٹ کر گر پڑے گا۔

عقرب گزیدہ۔ (۱) مولی کے پتوں کا رس لگا دے۔ (۲) کاشی پھل کے اور سکے ٹونڈے کو پانی میں گھس کر لگا دیوے۔ (۳) چال گوٹہ پانی میں گھس

دے۔ (۴) اونگھا کی لکڑی کو ہاتھ میں رکھ لے یا پتوں کو پیس کر لگا دے
دیا سلائی کے مصالحہ کو پانی میں گھس کر لگا دے۔ (۶) فاسفورس یا
سنکھیا لگا دے۔ (۷) پرانی کھال کو گھس کر لگا دے۔ (۸) ایک ماشہ
پانی میں ملا کر سنگھا دے۔ اسی وقت آرام ہو جاویگا۔

چیچک۔ یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے جس سے پہلے دفعتہ لرزے
کے ساتھ شدید بخار ہو جاتا ہے۔ اور بخار کے عموماً ۴۸ گھنٹے بعد جسم میں سرخ
سرخ دانے نکل آتے ہیں۔
اس مرض کی سمیت جو مریض کے جسم یا لباس وغیرہ سے بذریعہ چھوت
یا بذریعہ ہوا کے تندرست اشخاص میں سرایت کر جاتی ہے۔ بچوں اور
سیاہ فام اشخاص کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے اور سرد ممالک کی نسبت گرم
ممالک میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ عموماً تو یہ مرض مدت العمر میں ایک ہی بار
ہوتا ہے۔ مگر شاذ و نادر دوبارہ بھی ہو جاتا ہے۔
بلحاظ علامات کے چیچک کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) چیچک متفرقہ۔
(۲) چیچک مجتمعہ۔ (۳) چیچک دمویہ۔ (۴) چیچک مہلکہ۔ (۵) چیچک متغیرہ۔
علامات مرض۔ (۱) چیچک متفرقہ میں پہلے اعضاء شکنی ہوتی ہے
لرزے سے بخار چڑھ آتا ہے۔ سر اور خصوصاً کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔
معدہ پر درد ہوتا ہے۔ اور ابکائیاں آتی ہیں۔ طبیعت کمزور ہو جاتی
ہے۔ بچوں کو تشنج ہونے لگتا ہے۔ لرزے کے عموماً ۴۸ گھنٹے بعد اول سر
چہرہ اور کلائی پر پھر ہاتھ پاؤں پر اور پھر سارے جسم پر دانے نکل آتے

ہیں۔ اب بخار کو تخفیف ہوجاتی ہے۔ تیسرے چوتھے روز دانوں میں شفاف
رطوبت بھرجاتی ہے۔ پانچویں روز ہر ایک دانے کے گرد ایک سرخ سا حلقہ
پیدا ہوجاتا ہے۔ اور اُس کی نوک دب جاتی ہے۔ چھٹے دن ناک۔ منہ۔
حلق اور سپوٹوں کے اندر دانے نکل آتے ہیں۔ آٹھویں دن دانوں کی رطوبت
پیپ میں بدل جاتی ہے۔ اور اُن کی نوکیں اُبھر آتی ہیں۔ اس دن پھر شدت
کا بخار ہوجاتا ہے۔ حرارت جسم ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک بڑھ جاتی ہے۔ دم لینے
اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ چہرہ اور آنکھیں سوج جاتی ہیں اور اکثر ہذیان
بھی ہوتا ہے۔ دسویں۔ گیارھویں دن دانے مُرجھانے لگتے ہیں۔ گیارھویں
سے چودھویں دن تک اُن پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ اکیسویں دن یہ کھرنڈ جھڑ
جاتے ہیں۔ اور پھر جلد پر سے قشر یا بورسا جھڑتا ہے۔

(۲) چیچک مجتمعہ یا متصلہ میں دانے بہت قریب قریب اور ملے ہوئے
ہیں۔ اور علامات شدید تر ہوتی ہیں۔ چنانچہ چہرہ سخت متورم ہوکے سوج
آنکھیں بند ہوجاتی ہیں۔ ہذیان ہوجاتا ہے۔ گیارھویں دن یا تو مریض انتقال
کرجاتا ہے یا بخار اور دیگر علامات کو تخفیف ہوکر صحت ہونے لگتی ہے۔
چودھویں دن بخار وغیرہ رفع ہوجاتا ہے۔

(۳) چیچک دمویہ میں دانوں میں شفاف رطوبت اور اُس کے بعد پیپ بن
پڑنے کے بجائے اُن کے نیچے خون جاری ہوجاتا ہے۔ بخار اور دیگر علامات
بہت شدید ہوتی ہیں۔ جس سے مریض عموماً جانبر نہیں ہوسکتا۔

(۴) چیچک [illegible] میں دانے بہت کم اور بے قاعدہ یعنی بڑے بڑے

ہوتے ہیں۔ اُن میں بھی پیپ کے بجائے خونی رطوبت ہوتی ہے۔ جلد کے بعض مقامات پر جریان خون ہوجاتا ہے اور دیگر علامات ردیّہ پیدا ہوجاتی ہیں۔ موت اس سے تیسرے عموماً پانچویں اور کبھی ساتویں دن واقع ہوا کرتی ہے۔

(۵) چیچک متغیرہ میں بخار اور دیگر علامات بہت خفیف ہوتی ہیں۔ تیسرے روز بر چند ایک دانے نکل کر دو تین دن بعد خشک ہوجاتے ہیں۔ یہ چیچک کی ایک خفیف قسم ہے جو ایسے اشخاص کو ہوا کرتی ہے۔ جنہیں ایک بار چیچک نکل چکی ہو۔ یا جنھیں ٹیکا درست نہ لگا ہو۔ شاذونادر ایسے اشخاص میں بھی جن کو درست ٹیکا لگا ہوا ہو یہ مرض ہوجاتا ہے۔

انجام مرض۔ پانچ برس سے کم عمر کے بچے اور ۳۰ برس سے زیادہ عمر کے لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر پچاس فیصدی مرجاتے ہیں۔ مگر پانچ سے دس سال کی عمر والے دس یا پندرہ فیصدی مرتے ہیں۔ ایک سال اور ایک سال سے کم عمر کے بچے اس مرض سے جانبر نہیں ہوسکتے۔ چیچک متصلہ میں بھی اوسط اموات ۵۰ فیصدی ہی ہوتی ہیں۔ اور چیچک دمویہ اور جھلکہ میں تو کوئی قسمت والا ہی بچتا ہے۔

چونکہ یہ ایک سخت متعدّی مرض ہے۔ اس کا زہر اُن تمام اشیاء مستعملہ کے ذریعہ جو تھوڑی دیر بھی مریض کے کمرے میں رہی ہوں تندرست اشخاص کو لگ جاتا ہے۔ مریض کے کپڑوں وغیرہ میں اس کی چھوت لگی رہ کر کئی سال بعد بھی بہت اطفال میں باعث ظہور مرض مذکور ہوجاتی ہے۔ نیز تیماردار اور

معالج بھی اس کی سمیت کو اپنے جسم اور لباس وغیرہ کے ذریعے تندرست اشخاص میں پہونچا دینے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ پس اس مرض موذی کے انسداد کے لیئے تدابیر حفظ ما تقدم امراض وبائی کو عمل میں لانا اشد ضروری ہے۔

مریض کو ایک علیحدہ ہوادار اور فراخ کمرے میں رکھیں۔ کمرے کی حرارت معتدل ہو اور باہر کی سرد ہوا کے جھونکے اُس میں نہ آتے ہوں۔ بخار کی شدت کم کرنے کے لیئے مریض کے جسم کو آب سرد یا آب شیر گرم سے سپنج کریں۔

علاج۔ علاج حفظ ما تقدم یا چیچک نکلنے کو روکنے کے لئے اگرچہ اطبائے متقدمین نے کئی ایک تدابیر و ادویات کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً جونکیں لگوانا یا فصد لیں یا چھوٹے چھوٹے پانچ سات دانے سیپے موتی ثابت نگلوا دینا یا رود کو گھس کر پلانا یا اساروں کا کھلانا وغیرہ وغیرہ۔ مگر ایک علاج البتہ قابل ذکر ہے۔ وہ یہ کہ گھوڑی (خصوصاً جس نے پہلا بچہ دیا ہو) کا دودھ اطفال کو پلانا اُن کو چیچک کے نکلنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

(نوٹ) تحقیقات جدیدہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گائے اور گھوڑی کے تھنوں پر چیچک نکلا کرتی ہے اس لئے اگر ایسی گائے یا گھوڑی کا دودھ پیا جائے تو وہ البتہ مانع مرض ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر ڈبلیو جینیر صاحب ایک گوالن لڑکی کی اس بات سے کہ چونکہ میرے ہاتھ پر گائے کی چیچک کے دانے لگ کر دانے نکل آئے ہیں پس اب میں مرض چیچک سے محفوظ رہوں گی اس مرحلہ کی تحقیق کی طرف رجوع کیا۔ چنانچہ اس اصول پر تلقیح یا تطعیم یعنی چیچک مادہ گاؤ کا ٹیکا ایجاد کیا گیا

معمولی بخار چیچک میں یہ نسخہ دیں۔ (۱) گل نیلوفر۔ گل بنفشہ۔ بادیان شاہترہ
ہر ایک پانچ ماشہ۔ عناب سات دانے سب کو نصف سیر پانی میں بھگو کر صبح
آب زلال لیکر اور شام کو مل چھان کر اس میں خاکسی ۵ ماشہ (دھوئی ہوئی) اور
شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلا دیں۔ اگر موسم سرما ہو تو نسخہ بالا دیں۔ اصل السوس
۵ ماشہ۔ گل شقائق ۲ ماشہ۔ کرفس ۵ ماشہ۔ عدس ۶ ماشہ اضافہ کر کے سب ادویہ
جوش دیکر پلا دیں تو زیادہ مفید ہوگا۔

موسم گرما میں جوان آدمی کو تپ چیچک ہو تو اس کو ایک ہوادار اور سرد کمرے
میں رکھیں۔ اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔ (۲) گل نیلوفر ۵ ماشہ شاہترہ ۵ ماشہ عناب
۵ دانے عنب الثعلب ۵ ماشہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ سب ادویہ کو بطریق معمول نصف
سیر پانی میں بھگو کر چھان کر اس میں خاکسی ۵ ماشہ اور شربت نیلوفر ۳ تولہ ملا کر پلا دیں
شدت تپ اور غشیان میں زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ۔ عرق بید مشک ۳ تولہ میں
گھس کر اس میں شربت نیلوفر ۲ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولے۔ عرق کیوڑہ ۴ تولہ
عرق گاؤزبان ۵ تولہ ملا کر پلا دیں۔

رفع تشنگی کے لئے آب سرد یا عرق گاؤزبان یا عرق کاسنی یا عرق بید مشک
وغیرہ پلاتے رہیں۔

تپش قلب ہو تو گلاب یا عرق بید مشک میں صندل گھس کر اس میں پارچہ تر کر کے
مقام قلب پر رکھیں۔

رفع ہذیان کیلئے ساقین پر حجامت کریں (یعنی خشک سنگیاں لگائیں) اور گل
روغن و سرکہ و گلاب میں پارچہ تر کر کے سر پر رکھیں۔

اگر چیچک کے دانے بخوبی نہ نکلیں تو مریض کو پہلے جرعہ جرعہ آب گرم پلا دیں۔ چارپائی کے نیچے گرم پانی کی بھاپ دیں اور یہ نسخہ پینے کو دیں۔ (۳) کرفس بادیان عنب الثعلب۔ کتیرا۔ لک خام ہر ایک ۳ ماشہ۔ انجیر زرد ۳ دانے۔ عناب ۷ دانے سب کو اڑھائی پاؤ پانی میں جوش دیکر جب نصف رہ جاوے تب مل چھان کر اُس میں خاکسی ۵ ماشہ دھوئی ہوئی اور شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر دیں۔

اگر دانوں میں خارش ہو تو بھوج پتر یا برگ جھاؤ کی دھونی دیں۔ اور مرہم رال یا مرہم کافور لگا دیں۔

اگر علامات ردیہ پیدا ہو جائیں اور مریض نہایت ضعیف ہو جائے تو یہ مقوی نسخہ دیں۔ (۴) زہر مہرہ خطائی۔ مروارید ناسفتہ۔ یاقوت رمانی۔ رب السوس ہر ایک ایک ماشہ۔ دانہ ہیل۔ کہربائے شمعی ہر ایک چار رتی برگ گل شقائق ۱½ ماشہ سب کو باریک پیسکر اُس میں شربت سیب ۲ تولہ اور قدرے کیوڑہ ملا کر اور ورق نقرہ۔ ورق طلاء ہر ایک ایک عدد باہم ممزوج کر کے لعوق (چٹنی) درست کرلیں خوراک ایک یا دو ماشہ دن میں ایک بار دیں۔

حفاظت چشم کے لئے سرمہ صفہانی اور قدرے کافور آب کشنیز سبز میں گھس کر دن میں دو تین بار آنکھ میں ڈالیں۔ کان اور ناک کی حفاظت کے لئے آن کو گل روغن یا گل مرو سے چرب کرتے رہیں۔ منہ اور حلق کی حفاظت کے لئے گل سرخ۔ گلنار۔ سماق۔ عدس مقشر ہر ایک چھ ماشہ نصف سیر پانی میں جوش دیکر اُس سے غرغرہ کرا دیں۔

اگر آخر مرض میں دست آنے لگیں تو انہیں قرص طباشیر قابض وغیرہ دیکر

ورنہ بند کریں۔ باقی عوارضات کا مناسب حسب موقعہ علاج کریں۔
(نوٹ) نسخہ جات میں ادویات کا جو وزن لکھا گیا ہے وہ پوری خوراک ہے۔
بچوں کے واسطے مطابق عمر کم کر لیا کریں۔

چیچک کے دانوں کے نشانات کو خفیف کرنے کے لیے یہ نسخہ کام میں لاویں۔
آرد باقلہ ایک تولہ۔ تخم کنکرہ ۹ ماشہ۔ مردار سنگ سفید کیا ہوا ۹ ماشہ۔ قسط شیریں
ماشہ۔ برادہ عاج ۶ ماشہ۔ ترمس ۷ ماشہ۔ مغز بادام تلخ ۵ عدد سب کو باریک
کر لعاب تخم کتاں یعنی تخم السی کے لعاب میں مخلوط کر کے رات کو دانوں کے نشانات
پر اس کا لیپ کر دیں۔ اور صبح قدرے بنفشہ اور بابونہ پانی میں جوش دیکر اس سے
منہ وغیرہ دھو ڈالیں۔

مسان۔ یہ مرض بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی جن۔
بھوت پریت نہیں ہے۔ جیسا کہ مانا گیا ہے۔ یہ صرف ایک مرض ہے جو میلا کچیلا
رہنے سے ہوتا ہے اس میں بچے کی پسلی چلنے لگتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے پسلیوں
میں کف جم جاتا ہے کبھی دست ہو جاتے ہیں اور کبھی نہیں بھی ہوتے بچہ بیخبر
رہتا ہے۔ یہ سردی اور گرمی دو قسم کا ہوتا ہے اس مرض میں دست کرا دینے سے
فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ جو گرمی سے ہوتا ہے اس کا تو کچھ ڈر نہیں ہوتا۔ اس کے
ہونے کی اتنی وجوہات ہیں۔ (۱) جس گھر میں بچہ رہتا ہے وہ تنگ اور اندھیرا
ہو۔ (۲) پہننے کے کپڑے اور پوتڑے ناپاک اور غلیظ رکھنے سے۔ (۳) دودھ
پلانے والی کی لاپرواہی سے۔ (۴) تھوڑی تھوڑی دیر میں دودھ پلا دینے سے
(۵) ہضم نہ ہونے والا کھانا بچے کو کھلانے اور دودھ پلانیوالی کو کھلانے سے۔

(۶) سردی میں پورے کپڑے نہ پہننے سے ۔ (۷) جماع کرنے کے بعد ہی دودھ
پلانے سے کہ دودھ میں سے اُس وقت گرمی نکل جاتی ہے ۔ (۸) دودھ پلانے
والی کا بہت زیادہ جماع کرنے سے ۔ سردی میں بہت ڈر رہتا ہے ۔ جس کی دوا
یہ ہے (۱) کیلہ چونا ۔ نیلا تھوتھا ۔ بڑی ہڑ اور بہیڑے کا چھلکا ۔ پیپر یا کتھا ۔ ان
سب کو برابر لے کر کوٹ چھان کر گولی بنا دے ۔ جب دیکھے کہ بچہ کو مرض ہے
گھی میں ملا کر پسلی پر لیپ کر دے ۔ (۲) کینچوا پیلو کا بیج اور لونگ برابر لے کر باجرہ
کے دانے کے برابر گولی بنا لے ایک گولی روز کھلا دے ۔ (۳) ایک کنج کا بیج
اور ایک رتی نیلا تھوتھا ۔ ان دونوں کو پیسکر سرسوں کی برابر گولی بنا لے ۔ اور
ایک روزمرّہ کھلا دے ۔ (۴) ایلوا اور جمال گوٹہ بچھیا کے پیشاب میں لوہے
سے پیسکر مونگ برابر گولی بنا لے اور ایک روزمرّہ کھلا دے ۔ (۵) گھسو کھا کینچوا
پانی میں پیسکر ایک بوند بچے کے مُنہ میں ٹپکا دے ۔ (۶) ارنڈی کا تیل بچے کے
پیٹ پر مل کر بکائن کے پتّے گرم کر کے باندھ دے ۔ (۷) تیلیا سنکھیا جمال
گوٹہ کی مینگی تھوہر کے دودھ میں پیسکر ٹونڈی پر لیپ کر دے ۔ (۸) بچے کا نال
جس وقت کاٹا جاوے ۔ اُس وقت کستوری ایک چاول ۔ تھوڑے سے
کوئلے میں باریک پیسکر اُس کٹے ہوئے نال پر لگا دے تو یہ مرض پھر نہ ہوگا ۔
(۹) شراب کو تھوڑے سے تیل میں ملا کر نخون اور پیٹ پر لیپ کرے ۔ (۱۰)
تھوڑی سی شراب یعنی چار پانچ بوند یا کچھ زیادہ بھی بچے کی عمر کے مطابق گلے
میں ڈال دے اور گھنٹے گھنٹے دو دو گھنٹہ بعد تین چار دفعہ پھر ڈال دے ۔
اگر گلے میں کف بھی ہوگا سو بھی دور ہو جاویگا ۔ (۱۱) اگر بچے کے جسم پر لال لال

پھپھولے ہو گئے ہوں اور بخار ہو اور پھپھولے اس طرح سے نہ ہوں کہ ایک ہی
دفعہ پر) مثلاً آج پیٹ پر ہیں تو کل جانگوں پر ہو گئے۔ کل جانگوں پر ہوئے تو
پرسوں منہ پر ہو گئے۔ اس حالت میں کپڑے بہت اچھے اور صاف رہنے چاہئیں
رہنے کا گھر پاک صاف رہنا چاہئے۔ (١٢) سردی ہو کر گلے میں کف گھر گھر آتا
ہو اور پیٹ کی تکلیف سے بچہ روتا ہو۔ اور سست پڑا ہو تو (سونٹھی ماترا) دے
یعنی بہترا سونٹھ کا چورن پاؤ بھر۔ دہی چکنا آدھ پاؤ۔ پیپل چھوٹی آدھ پاؤ۔
ان سب کو ایک مٹی کی ہانڈی میں بھرے۔ منہ بند کر کے اس پر تین کپڑ مٹی
چڑھا دے۔ پھر ایک گہرا گڑھا۔ ہاتھ بھر لمبا ہاتھ بھر چوڑا۔ اور اتنا ہی نیچا
کھود کر اپلے وغیرہ بھر دے۔ بیچ میں اس ہانڈی کو رکھ کر آگ لگا دے جب
اپلے جل جاویں تو راکھ نکال کر پھر بھرے اور آگ لگا دے اسی طرح تین
دفعہ کرے۔ اب ہانڈی کو نکال کر اس میں سے ساری دوائی رتی رتی بھر
نکال لے اس کو شیشی میں بھر کے کس کر ڈاٹ لگا دے۔ یہ معمولی کی بات
ہے۔ ماں کے دودھ میں ایک چاول دے۔ جو مرض بہت زیادہ ہو تو ایک
پلی ادرک کا رس اور رتی شہد ملا کر تین دن تک دونو دفعہ دے۔ اگر پسلی
چلے تو تلسی دل کے چار رتی رس میں یا چاول بھر سونٹھی ماترا اور ایک ماشہ شہد
ملا کر دے اور اسی تیل کو پیٹ پر لیپ کر کے سہاتا سہاتا سینک دے۔ تیل۔
ادرک اور لہسن کا دو دو تولہ رس لے کر آدھی چھٹانک میٹھے تیل میں آگ پر
اوٹا دے جب رس جل جاوے تب اتار کر چھان لیوے اور شیشی میں بھر
لیوے۔ جن کے بچوں کو اکثر مسان کا مرض ہو جاتا ہے۔ ان کو یہ کرنا چاہئے

کہ وہ اپنے گھر میں کبوتر پالے۔ بچوں کو صبح و شام کبوتروں کے پروں کی ہوا لگنے دے۔ اسی وجہ سے بچوں کے ہاتھ سے کبوتروں کو اور چڑیوں کو چُگّا چُگواتے ہیں۔ (۱) جب تک بچہ دودھ پیتا رہے۔ تب تک کبھی جماع نہ کرے کیونکہ اس سے دودھ کا مادہ نکل کر ٹھنڈک آجاتی ہے۔ سو وہی ٹھنڈا دودھ کا کف بنا دیتی ہے۔ جو انتوں میں آجاتا ہے اور مرض بڑھا دیتا ہے۔ (۲) اگر کبھی ایسا (جماع) ہو ہی جاوے تو اس وقت سے ایک پہر پیچھے اپنی ستنوں کا دودھ بچے کو پلاوے۔ مگر اس میں بھی پہلے تھوڑا سا دودھ نکال کر زمین پر ڈالدے۔ کیونکہ یہی دودھ اکثر دوش والا ہوتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے وہ دوشی دودھ نکل جاتا ہے۔ (۳) آپ جائفل کھاوے۔ اور بچے کو بھی کبھی کبھی اپنے دودھ میں گھِس کر پلادیا کرے۔

بچوں کے متعلق والدین کے فرائض

بچے کی تعلیم ابتدا ہی سے شروع ہوجاتی ہے۔ اسپنسر لکھتا ہے کہ جس شخص نے ذرا بھی غور و فکر سے شیرخوار بچہ کو دیکھا ہے جو کھلی آنکھوں سے گھور گھور کر گرد و پیش کی چیزوں پر نظر ڈالتا ہے۔ وہ اس امر کو بخوبی جانتا ہے کہ ہم خواہ قصد کریں یا نہ کریں، تعلیم ابتدائی عمر میں بالضرور شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ جو بچہ ہر شے کو جو اس کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ ٹٹولتا، چھوتا اور چوستا ہے ہر ایک آواز کو منہ کھول کر سنتا ہے یہ اس سلسلے میں ابتدائی مدارج ہیں۔

جو آخر سیاروں کی تحقیقات۔ کلوں کی ایجاد۔ اور دیگر علمی اور ادبی کمالات پر جاکر ختم ہوتی ہیں بچے کی طبیعت نہایت اثر پذیر ہوا کرتی ہے جس طرح عکسی تصاویر اتارنے کا شیشہ روشنی کی شعاعوں کا فوراً جذب کر لیتا ہے۔ اسی طرح بچے کی طبیعت ارد گرد کے حالات سے متاثر ہوتی ہے۔ ہر بچہ کی زندگی کو ہٹانے والے تین اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) وراثت یعنی والدین سے بچے کو اچھے یا برے جسم کا اور ذہن کا ملنا۔ (۲) ارد گرد کے حالات۔ (۳) تاثیر صحبت۔

بچے کو جو کچھ والدین سے وراثت میں ملتا ہے۔ وہی ارد گرد کے حالات کے سانچے میں ڈھلتا ہے۔ اس کی وراثت کتنے ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ اگر غیر موافق حالات میں رکھا جائے تو وراثتی خوشیاں زائل ہو سکتی ہیں۔ اس کے برخلاف اگر اعلیٰ وراثت نہ پائی ہو۔ اور بچے کو موافق اور ترقی بخش حالات میں رکھا جاوے تو اس کے نہ صرف وراثتی عیب اور نقص دور ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس کی خوبیاں حیرت انگیز درجہ تک نشو و نما پا سکتی ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھنا بہت مفید ہے۔

محبت کے بغیر کبھی اصلی تربیت نہیں ہو سکتی۔ محبت سے بچے کی تمام اندرونی خوبیاں ظاہر ہوتی اور ترقی پاتی ہیں۔ اس کی صحت اور زندگی پر نہایت مفید اثر پڑتا ہے۔ اسکے برخلاف غصہ کے ساتھ بچوں سے برتاؤ ان کی جان کو سکھا دیتا ہے امنگیں ماری جاتی ہیں۔ اس کے دل میں ادب اور فرمانبرداری کے جذبات ترقی نہیں کرتے۔

ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ بچے نہایت اثر پذیر ہوتے ہیں۔ جیسے حالات میں

ان کو رکھا جائے ویسے ہی بن جاتے ہیں۔ اس لئے بچہ کو ایسی حالت میں رکھا
جائے جو اس کے اندر اعلیٰ خیال پیدا کریں۔ دل پُر امید بنا دیں۔ چیزوں کا روشن
پہلو دیکھنے کی طرف مائل کریں۔ خود غرضی سے بچا کر نیکی اور فیاضی کی طرف
لے جاویں۔

ایسے حالات میں رہنے سے بچے کو بدی کے خیالات سوجھنے کا موقعہ ہی نہیں
ملیگا۔ بدی کوئی اصلی حقیقت نہیں۔ صرف سایہ کے مانند منفی شے ہے۔ جب
دل میں اعلیٰ مثبت روشن اور غیر خود غرضانہ خیالات کا سوجھنا ممکن ہو جاویگا۔

بعض والدین بچوں کو ہر وقت ان کے نقص، عیب، قصور اور کمزوریاں تبلاتے
رہتے ہیں۔ بچہ کے ساتھ ایسا برتاؤ ان کے لئے زہر قاتل ہے۔ بچوں کو بار بار عیوب
اور کمزوریوں کا اشارہ کرنا نہ صرف بچے کی اُمنگوں اور اُمیدوں پر پانی پھر جائیگا
بلکہ وہ عیب اور کمزوریاں جاگزیں ہو جاتی ہیں۔ ان کے عیب اور نقص جتلانے
کی بجائے اُن کی دلداری کرنی چاہئے۔ انہیں پیار سے پاکیزگی اور شرافت کے
اشارے دئیے جائیں۔ جس طرح سردی میں پودے کا بڑھنا رُک جاتا ہے۔ اسی طرح
نُکتہ چینی اور عیب جوئی سے بچوں کی طبیعت مُرجھا جاتی ہے اور ان کی نشوونما
رُک جاتی ہے جس طرح دھوپ میں پودے بڑھتے اور پھولتے پھلتے ہیں۔ اسی
طرح حوصلہ افزائی اور دلداری سے بچوں کی پرورش میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس
لئے یہ کوشش ہو کہ بچے اپنے عیب بھول جاویں۔ ان کا دل عمدہ خیالات سے
بھرا رہے۔ بچہ کے اندر اتنی طاقت ہے کہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کی عالیشان
ممکنات کا شمار نہیں ہو سکتا بقول ایمرسن

"انسانی روح کی بے اندازہ ممکنات کے سامنے تمام تاریخ انسانی
ہیچ دکھائی دیتی ہیں"۔
بعض لوگ بچوں کی دل شکنی کرتے اور بعض اوقات ان کی ہنسی اڑاتے ہیں۔
ایسا کرنا نہ صرف غلطی ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔
ہر ایک بچہ کو شہنشاہ کائنات اور ذات چشمہ فیض کمالات کا بچہ سمجھکر اس کی
عزت اور قدر شناسی کرنی چاہیئے۔ جو آدمی بچوں میں کمزور جسم اور نامکمل ذہن کے
سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ وہ روحانی بصیرت سے محروم ہے۔ گارفیلڈ پریسیڈنٹ
امریکہ کہا کرتا تھا۔ کہ جب میں بازار میں پھٹے پرانے کوٹ والے بچے کو دیکھتا
ہوں تو سلام کے لئے جھک جاتا ہوں۔ کون جانتا ہے کہ اس کے اندر کیا
ممکنات بھری ہیں۔ بچہ اگرچہ ننھی اور بھولی بھالی جان ہے لیکن اس کے اندر
غیر محدود ذات موجود ہے۔ بڑ کے بیج کے چھوٹائی پر جانا غلطی ہے۔
ہمیشہ ان کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی سے پیش آؤ۔ اس طرح بچوں کے دل
میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ بدمزاجی چڑچڑے پن سے بچوں کے دل بھی بگڑ جاتے
ہیں۔ اور اس طرح بچوں اور والدین کے درمیان ایک ایسی رکاوٹ پیدا
ہوجاتی ہے کہ بچے والدین کی تربیت کو قبول ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اس بڑی مثال
کو دیکھ کر وہ بھی بدمزاج ہو جاتے ہیں۔
بعض ماں باپ یہ خواہش کیا کرتے ہیں کہ بچے ابھی سے بڑے آدمیوں کی
طرح بات چیت کریں۔ بڑے اور پختہ سال لوگوں کی طرح نشست و برخاست
کریں۔ مگر ایسا کرنا نہ صرف خلاف قدرت ہے بلکہ بچے کے حق میں سخت مضر

ہے۔ اسی طرح بچہ مشین کی طرح بڑوں کی حرکات کو نقل تو کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی اصلی زندگی ماری جاتی ہے۔ انہیں کھلم کھلا شور کرنے اچھلنے۔ کودنے۔ ناچنے کودنے کی آزادی دینی چاہیئے۔

بچوں میں اکثر ضد اور خودسری کا مادہ دیکھا جاتا ہے اس پر ناراض ہونے کی بجائے اس ضد اور خودسری کا زور معلوم کرنا چاہیئے۔ بچے وافر اور زائد طاقت سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ زائد طاقت قدرتاً خودسری اور ضد کے روپ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اسے دیکھکر گھبرانے کی بجائے انہیں کام دینا چاہیئے۔ تاکہ طاقت خرچ ہوتی رہے اور زائد طاقت کو غصہ سے دبانے کی بجائے محبت سے مطیع کرنا واجب ہے۔

یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیئے کہ بچوں کے دماغ کے کئی حصے تو بہت جلدی بڑھ جاتے ہیں لیکن خود ضبطی اور پرہیزگاری سے تعلق رکھنے والے دماغی مرکز اعصاب پیچھے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے بچوں سے ایسی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جو مدت پا کر خود بخود ہی دور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ان غلطیوں پر جھنجھلانے کی ضرورت نہیں۔

بچے بڑے ہی خوش اعتقاد ہوتے ہیں۔ والدین اور استاد کی ہر بات کو وہ بغیر چون و چرا مان لیتے ہیں۔ اس لئے ان کی اس زود اعتقادی کا جائز استعمال کرنا۔ انہیں کبھی دھوکا نہیں دینا چاہیئے۔ بچوں کی خوش اعتقادی کو متبرک سمجھنا چاہیئے۔ اکثر ماں باپ ذرا سی تکلیف سے بچنے کے لئے بچوں کے ساتھ جھوٹ اور دھوکہ سے برتاؤ کرتے ہیں جو کہ سخت مضر ہے۔

بچے جو کچھ دیکھتے ہیں بے سمجھے اس کی نقل کرنے لگتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ ان میں

ے ہو جاتے ہیں۔ بچوں کی مثال ٹھیک ان کپڑوں کی ہے جو جس رنگ کے
تنوں پر رہتے ہیں اسی روپ کے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بچپن میں تعلیم کا
رہ ہونا نہایت ضروری ہے۔

اسکول میں کیسی ہی عمدہ تعلیم کیوں نہ ہوتی ہو لیکن انسان جو کچھ گھر میں سیکھتا
ہے۔ اس کا اثر اس سے کہیں قوی ہوتا ہے اور اکثر ایسی بیرونی تعلیموں پر
ب آجاتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ قوم کی قوم اپنے گھوارہ
بنتی اور سنورتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ بعض
ات صرف اشاروں کا اثر نقش کالحجر ہو جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے نتائج
اعث ہوتا ہے۔ "ولیسٹ لکھتا ہے" کہ میں نے لڑکپن میں ایک بار خوب
نت کر کے ایک تصویر بنائی۔ یہ تصویر میری نظروں میں بہت پیاری اور بھلی
وم ہوئی۔ میں دوڑا ہوا اسے اپنی ماں کے پاس لے گیا۔ میری ماں اسے
کر مسکرانے لگی اور خوش ہو کر مجھے پیار کیا۔ اور خوب تعریف کی۔ اس پیار کا
ثر ہوا کہ آخر میں ایک بڑا مصور ہو گیا۔

فی الحقیقت اگر مائیں پڑھی لکھی اور ہوشیار ہوں اور موقع محل پر اسی طور سے
ں کا حوصلہ بڑھایا کریں اور بے موقع لاڈ اور پیار سے لڑکوں کو خراب نہ کریں
لک میں بڑی ترقی ہو۔ بچپن کی ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں جوانی میں بہت بڑے
سا نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ اور جوانی میں خوش رہنا ایسی ہی لونی سی باتوں پر
ہت کچھ منحصر ہوا کرتا ہے۔

پورے سو سال زندہ رہنے کے مختصر راز

(۱) ہر مرد عورت کو بالغ ہونے تک اپنی منی کی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرنی چاہیئے اور بالغ ہونے پر کامل احتیاط سے اس نادر خزانہ کو نہایت ہوشیاری سے ہی قدرت کے منشاء کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔

چونکہ منی جسم کا بادشاہ ہے تمام قوا جسمانی دماغی روحانی کے فرائض منصبی کو پورا کرنا منی پر ہی منحصر ہے۔ آنکھوں کی روشنی۔ چہرہ کی رونق۔ بدن کی چستی۔ رفتار کی سرعت۔ زندہ دلی وغیرہ وغیرہ سب اسی بے بہا جوہر کی بدولت ہیں۔ یہ جسمانی انجن کے چلانے کی سٹیم اور چراغ زندگی کا تیل اور تندرستی کے بکس کی چابی ہے۔ جسم ایک شجر ہے اور منی اس کا ثمر۔ یہ وہ جوہر ہے جو ہماری جسمانی مشین کے کل افعال کا آخری نتیجہ ہے۔ ہمارے تمام اعضاء رئیسہ۔ انہدام تنفس کی لگاتار حرکت اسی بے بہا رتن کے پیدا کرنے میں خرچ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ تمام اعضاء خوراک کو ہضم کر کے خون صالح پیدا کرتے ہیں اور اسی خون کا عطر منی کی شکل میں تبدیل ہوتا ہے۔ اور یہی خون کی روح ہے۔ جس سے دنیا کی پیدائش ظہور میں آتی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو بہت سی غذا سے صرف قطروں کی مقدار میں پیدا ہوتی ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ ۴۰ قطرہ خون سے ایک قطرہ منی بنتی ہے۔ جو چالیس سال کی عمر تک بڑھتی رہتی ہے۔

یہ ہی وہ نایاب جوہر ہے جس سے انسان شجاع۔ بہادر۔ عالم اور مشہور

بن سکتا ہے۔ آج کل کے نوجوان کوتہ قد۔ دُبلے پتلے۔ ڈرپوک بُزدل
گوہر نایاب کو برباد کر کے بن رہے ہیں۔ آج بھی۔ ارجن۔ بھیشم پتامہ۔
بھیم پیدا ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اسی انمول منی کی حفاظت کی جاوے۔

(۲) روزانہ صبح کو دس۱۰ بیس منٹ ورزش بلاناغہ کرنے سے عمر بڑھتی ہے
تندرستی قائم رہتی ہے اور انسان چست چالاک بنا رہتا ہے۔

(۳) روزانہ سورج نکلنے سے پہلے بستر چھوڑ دو اور حاجات ضروری سے فارغ
ہو ورزش کے بعد تیل کی مالش کر کے غسل کر لیا کرو۔

(۴) ہر دو وقت کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ منہ۔ پیر دھو لیا کرو۔

(۵) زیادہ مرغن مصالحہ دار۔ دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کرو اور خالص
دودھ گھی و پھلوں کا استعمال زیادہ رکھو۔ شام کو پیدل چہل قدمی بھی ضرور
کرو۔ اور زیادہ رات تک مت جاگو بلکہ جلد سو جاؤ اور کھانا خوب چبا کر کھاؤ۔
قبض نہ ہونے دو۔ پانی ہمیشہ چھان کر پیو۔

(۶) سورج دیوتا سے پردہ مت کرو بلکہ موسم کے لحاظ سے دھوپ ضرور
لیا کرو۔

(۷) ہمیشہ خوش و خرم رہو۔ فکر۔ مایوسی کو پاس مت آنے دو۔

(۸) ہر مکان کی صفائی رکھو اور خود بھی صاف رہو۔ منہ کھول کر نہیں سونا چاہیئے
آٹھ گھنٹہ سے زائد بھی نہ سونا چاہیئے۔

(۹) مقررہ وقت پر کھانا کھاؤ۔

(۱۰) غسل سے قبل پاؤں کی انگلیوں میں اور منہ کی مالش کرنا

ایک اعلیٰ راز ہے جس سے بینائی تاحیات قائم رہتی ہے۔

(۲) روزانہ ۷۔۸ منٹ تک پاؤں اور تلووں میں اچھی طرح تیل کی مالش کرنے سے علاوہ درستگی بینائی کے دماغ ٹھنڈا رہتا ہے نیند خوب آتی ہے۔ اور دائمی نزلہ کا بہترین علاج ہے۔

(۳) کھانا کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوؤ تو منہ۔ آنکھ اور پیشانی پر بھی ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو۔

دانت۔ رفع حاجت کے وقت نیچے اور اوپر کے دانتوں کو آپس میں ملاکر خوب دبائیں جب تک پاخانہ میں رہیں اسی ترکیب سے دانت ہمیشہ مضبوط رہتے ہیں اور ہلتے ہوئے دانت بھی درست ہو جایا کرتے ہیں۔

(۲) روزانہ سونٹھ اور نمک ہموزن کا منجن کرنا نہایت بہترین عمل ہے۔ ہمیشہ دانتوں پر منجن درمیانی انگلی سے لگانا چاہیئے۔ اور یہی انگلی دانتوں پر پھیرنی چاہیئے۔

(۳) اگر حقہ کے پانی سے گاہے گاہے غرارہ کر لیا جاوے تو دانتوں کے بہت سے امراض سے نجات مل جاتی ہے۔ جن اصحاب کو روزانہ دانتوں کی تکلیف رہتی ہے وہ اس سے ضرور فائدہ اٹھادیں۔

بال۔ روزانہ کھانا کھانے کے بعد آہستہ آہستہ پانچ منٹ تک سر پر کنگھی پھیرنے سے بال قبل از وقت سفید نہیں ہوتے اور درد سر اور دیگر بالوں کے بہت سے امراض دور رہتے ہیں مگر کنگھی کی نوکیں سر پر ضرور لگیں۔

(۲) آم کی گٹھلی کو آنولے کے پانی میں پیسکر روزانہ تھوڑی مدت لیپ

سے نہایت گھنے اور گھونگر والے بال پیدا ہوں گے۔ اور بال گرنے سے
محفوظ رہیں گے۔

بیوی کے فرائض

(عورت اپنی سسرال میں کس طرح سے ہر دل عزیز بن سکتی ہے۔)

عورت کی زندگی بھی کس قدر عجیب اور معمہ ہے۔ ابھی بیچاری نے مشکل
سے شباب میں قدم ہی رکھا ہے اور ماں باپ کے لاڈ پیار سے دنیا کے
نشیب وفراز سے قطعی نابلد ہوتی ہے کہ ہمیشہ کے واسطے دوسرے کے پلہ
بندھ جاتی ہے۔ نہ صرف پلہ سے ہی بندھتی ہے۔ بلکہ لاڈ پیار کے آغوش
کو یکدم چھوڑ کر دوسرے خاندان کی حکم برداری اور شرم حیا کی پابندی
بلا چیل حجت پابند ہونا پڑتا ہے۔ اور بیچاری کا اس قدر بھی اختیار
نہیں ہوتا کہ اپنی مرضی سے آزادی کے ساتھ اٹھ بیٹھ بھی سکے۔ تمام دنیا کی
ذمہ داریاں اس کے سر پر سوار ہوتی ہیں۔ اور سب سے بڑا غضب یہ ہوتا
ہے کہ کبھی اس کو یہ بھی نہیں بتایا جاتا کہ دوسری دنیا میں جاکر تم نے کیا
کام کرنا ہے۔ بیچاری اپنی چھوٹی سی عقل اور ناتجربہ کاری سے بہت
سے ایسے کام کر بیٹھتی ہے جن سے ساس۔ نند۔ جیٹھانی کے ناواجب
طعنے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور بہت سے حالات میں زندگی وبال
جان بن جاتی ہے۔ لہذا عورت کے واسطے یہ زمانہ نہایت نازک اور تمام
آئندہ راحتوں کا پیش خیمہ ہے

ہماری گھریلو زندگی کے مشاغل بڑی سے بڑی گورنمنٹ سے بھی زیادہ پیچیدہ اور اہم ہیں۔ جن کی بنیاد شادی کے روز اول سے پڑتی ہے۔ یاد رکھو اگر عورت نیک۔ سمجھدار۔ گنوان ہوگی تو خواہ گھر کی حالت کیسی ہی بگڑی ہو۔ اُس کو تمام گھر کے اور اپنے واسطے بہشت بنا دیگی۔ اور اگر برخلاف اس کے بد دماغ۔ اڑیل۔ غیر مہذب ہے تو رشک گلستان کو خار بیابان سے زیادہ تکلیف دہ بنا کر کبھی دم نہ لے گی۔ بلکہ اینٹ سے اینٹ بجا کرتا زندگی جلتی رہے گی۔

دراصل دنیا میں اگر کوئی بہشت ہے تو وہ۔ وہ مبارک گھر ہے۔ جس میں عورت واقعی عورت ہو ورنہ دوزخ سے بدتر ہے۔ اصلی معنوں میں عورت گھر کی لکشمی ہے۔ عورت کے بہت سے اہم فرائض ہیں۔ جن میں سے چند ضروری کا ذکر ہم مختصر کریں گے۔

(۱) خوش مزاجی۔ نیک چلنی۔ ہر ایک کے فرائض کا پورا پورا خیال رکھنا

(۲) ساس سسر کی عزت انتہائی طریقہ سے کرنا اور ہر وقت ان کے دل کو اپنے ہاتھ میں رکھے رہنا۔ گو بڑھاپے میں اکثر ساس سسر بد مزاج ہو جایا کرتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر چیں بہ جبیں رہتے ہیں مگر خدمت اطاعت ثابت قدمی اور خوش انتظامی ایسے جوہر ہیں جن سے ایک جنگلی شیر بھی رام ہو جاتا ہے۔ یہ ہی وہ گُر ہے جس سے دیگر رشتہ داران جیٹھ جیٹھانی دیور نند بے دام غلام بن سکتے ہیں۔

(۳) دیگر گاہے گاہے اپنے ایسے رشتہ داران کی خاطر۔ جہاں نوازی

اور شیریں کلامی سے آؤ بھگت کرنی ضروری ہے اور وقت پڑے پر اپنی
حسب توفیق اُن کی مالی امداد سے بھی گریز نہ کیا جاوے اِس طرح یہ لوگ
بھی اعلیٰ خیر خواہ ثابت ہوں گے۔ ضرورت سب کو نہیں پڑتی اور نہ ہی روز
امداد کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے سب سے مقدم بات پیار۔ عمدہ سلوک
اور خوش کلامی کی ہے۔

(۴) ہمسایوں سے ہمیشہ نیک اور محبت کا سلوک رکھو۔ بڑوں کو بڑا۔ اور
چھوٹوں کو چھوٹا جانو۔ کبھی کسی بزرگ کی شان میں گستاخی سے پیش نہ آؤ۔
ان سے بھی اپنے رشتہ داروں جیسا برتاؤ رکھو ہرگز ہرگز جھگڑا فساد نہ رکھو اگر
تمہارا خاوند روپیہ والا ہے یا عہدہ دار ہے تو اس کا غرور نہ کرو۔ بلکہ نہایت
انکساری سے پیش آؤ تاکہ یہ خیال نہ ہو کہ تم مغرور ہو۔

(۵) یوں تو عورت کے واسطے سب کچھ خاوند ہی ہے اور اسی وجہ سے
تمام فرائض عائد ہوتے ہیں۔ بلکہ مذہبی کتب میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ
شادی شدہ عورت کو ایشور کی بھی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس
کے واسطے اس کا پتی ہی ایشور ہے اور یہ ہے بھی سچ مگر جہاں روحانی
عظمت کی ضرورت ہے وہاں دیگر امورات دنیاوی کا پورا کرنا بھی ضروری
ہے۔ مثلاً خاوند کس بات سے خوش رہتا ہے اور جن میں اس کی خوشی
ہو وہی کام کرنا۔ پوشاک۔ خوراک۔ آرام و آسائش اور صحت و صفائی کا
نہایتی انتظام رکھیں۔ اس کی خوشی اور ترقی اقبال میں اپنی خوشی جاننا۔
اس کے حکم کا بجا لانا مصیبت اور تکلیف میں نہایت عقلمندی سے [illegible] اطاعت

کے ساتھ اس پر اپنی جان قربان کرنا اور اپنی محبت اور خون کا آخری قطرہ تک اس پر نثار کر دینا۔ ایک نیک با عصمت شریف بیوی کا فرض خاص ضروری اور مقدم ہے۔ مگر ساتھ ہی حسب ذیل امورات کا خیال نہایت ضروری اور مقدم ہے ورنہ تباہی کا باعث ہوا کرتا ہے۔

اول۔ ایام شادی میں عیش و آرام میں پڑ کر عموماً کثرت جماع کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جو نہایت خطرناک چیز ہے۔ لہذا کثرت جماع سے ہمیشہ روکنا

دوم۔ تھیٹر سینما کا زیادہ شائق نہ ہونے دینا۔ خواہ وہاں کیسے ہی کھیل کیوں نہ ہوں۔ یہ چیز کیرکٹر اور صحت کی جانی دشمن ہے۔ جس کی وجہ سے آج کل کے ہزاروں نوجوان تباہ ہو رہے ہیں۔ یہ شغل ناچ مجرہ اور بلوری شیشے کی پری سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔

سوم۔ غیر مستورات کی زیادہ صحبت ہنسی مذاق اور وقت بے وقت کی ملاقات مرات کو زیادہ دیر تک بغیر حاضری کی کڑی نگرانی ضروری ہے۔

چہارم سُست پڑے رہنے۔ منشیات کی عادت۔ زبان درازی فضول خرچی اور چٹورا پن پر کامل کنٹرول رکھنا ایک نہایت ہوشیار عقلمند اور فرماں بردار بیوی کا ہی کام ہے۔

عبادت۔ اگر دین دنیا صحت، عزت، دولت۔ بیوی کو نیک خاوند اور خاوند کو نیک بیوی اور لائق اولاد کی ضرورت ہے تو بچپن سے ہی ایشور کی یاد میں لگے رہو۔ اُس مالک کل کا شکریہ ہم بھلا کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ جس نے ایک نجس قطرہ کو اشرف المخلوقات کا درجہ عطا کر کے نہ صرف اتھ پیر

زبان۔ دانت۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ منہ۔ گوشت۔ پوست ہی دیا ہے۔ بلکہ
ایک سب سے بڑا جوہر روشن دماغ عطا فرمایا ہے۔ جو ہر چیز کے پرکھنے کی
کسوٹی ہے اور اس کی وجہ سے اشرف المخلوقات کہلانے کا حقدار انسان
ہوا ہے۔

اس رحیم و کریم کی ذمہ داری بس یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ پیدا
ہونے ہی ماں کی شفقت بھری گود اور دودھ کی ڈھیریں جو بلا امتیاز وہاں
ہیں۔ پرورش کی فکر سے سبکدوش کرتی ہیں۔ اس سے آگے زمین و آسمان
دریا ہوا۔ بارش۔ پہاڑ۔ چاند۔ سورج۔ دودھ۔ گھی۔ پھل پھول۔ ہر قسم کے اناج
اور آرام و کام کے واسطے دن رات بنا دئے ہیں مگر ہم آرام و چین کے زمانہ
میں بھی بھول کر بھی اس کا نام نہیں لیتے ہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اپنی
غلطیوں سے جب کسی تکلیف اور مصیبت کا شکار بن جاتے ہیں تو الٹا چور
کوتوال کو ڈانٹے کے مقولے کے مطابق یہ ہی زبان پر ہوتا ہے کہ ایشور نے ایسا
کیا ویسا کیا یہ ظلم کیا وہ ظلم کیا۔

یہ نہیں جانتے کہ ایشور جو کرتے ہیں اچھا ہی کرتے ہیں اور اس میں ضرور
کوئی نہ کوئی بہتری پنہاں ہوتی ہے۔ کون سا باپ ہے جو اپنی اولاد کو دکھ
دیتا ہے اگر بچہ کوئی خراب کام کرتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے۔ جو دراصل
سزا نہیں ہوتی بلکہ آخر میں اسی میں اس کی بھلائی ہوتی ہے۔ ہمارا کم از کم
پانچ چھ بار کا ذاتی تجربہ ہے کہ جس امر کو ہم نے ایشور کی طرف سے سختی خیال
کیا تھا وہی بعد میں بہتری ثابت ہوئی۔ لہذا جو مالک کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے

جو ہو چکا اچھا ہی تھا اور جو آیندہ ہوگا اچھا ہی ہوگا۔

پس جس حال میں ہو اس وحدہٗ لاشریک کو مت بھولو۔ اگر ہمارے تمام جسم کے روم روم میں ایک ایک ارب زبانیں ہو جاویں اور پھر ایک ایک زبان میں ایک ایک ارب منہ لگ جائیں اور ان سب سے بھی ہم اس کی بخشش، مہربانی، دیالتا اور رحم کا شکریہ ادا کریں تو کروڑ من میں سے ایک رائی کے ہزارویں حصہ کی برابری بھی ادا نہ ہوگا۔ پس ہم سب کو اس کی عبادت میں لگے رہنا چاہیئے۔ وہ ہماری عبادت کا خواہاں نہیں ہے بلکہ ایسا کرنے میں ہم اپنا ایک فرض ادا کرتے ہیں۔ ورنہ اس کی رحمت کا سمندر تو ہم سب پر ہمیشہ ابر رحمت کی طرح کھُلا ہوا ہے۔

ساتھ ہی ہم کو ہمیشہ بوڑھے۔ بچہ۔ عورت۔ غریب۔ ضرورتمند۔ بیوہ۔ یتیم لنگڑا۔ لولہا۔ اندھا۔ گیڑا۔ جذامی مصیبت زدہ۔ محتاج کی خدمت کرنی لازمی سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنی طاقت بھر خیرات بھی ضروری ہے۔ مگر خیرات کرتے وقت مستحق اور غیر مستحق کا امتیاز کر لینا چاہیئے۔ تاکہ آپ کی خیرات بجائے ثواب کے اُلٹا عذاب نہ بن جائے۔

معذرت

معزز ناظرین یہ کتاب نہایت جلدی اور بالکل بے تیاری اور عدیم الفرصتی میں لکھی گئی ہے۔ لہذا جو جو نقص یا کمیاں آپ کو اس میں نظر آدیں اُن کو معاف فرماتے ہوئے اطلاع ضرور دیں۔ تاکہ مناسب تغیر و تبدل دوسرے اڈیشن

ہیں کر دیا جاوے۔ اب وقت کم تھا اس وجہ سے تصاویر بھی نہیں لگ سکیں۔ آیندہ اڈیشن میں یہ کمی بھی پوری کی جاوے گی۔

آخر میں ہم اُس دین دیال رحیم کریم سرب شکتیمان ایشور کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کر کے اس پبلک خدمت کے لائق بنایا۔ اگر اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو فائدہ پہنچے تو اس خادم کے واسطے بھی دُعائے خیر کریں۔

خادم فدائے طب

طب ناچیز حکیم راج نرائن

بہترین عطریات

یہ عطریات خاص اہتمام کے ساتھ قنوج، آگرہ، جے پور، بیانہ وغیرہ وغیرہ سے تیار کرائے جاتے ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ ایکبار ضرور تجربہ فرماکر دیکھیں طبیعت باغ باغ ہو جائیگی محصولڈاک اور پیکنگ بہر صورت ذمہ خریدار رہے، آرڈر میں وزن اور قیمت ضرور لکھیں تاکہ غلطی نہو۔

نام عطر	قیمت فی تولہ چہارم	سوم	دوم	اول
گلاب	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
کیوڑہ	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
حنا مشکی	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
خس	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
حنا عنبری	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
چنبیلی	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
موتیا	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/
اگر	عہ/	للعہ/	سے/	ﷲ/

قسم تمباکو خوردنی	[illegible]
گولی تمباکو طلائی	عہ/
" " نقرئی	عہ/
قوام تمباکو مشکی	عہ/
" " زعفرانی	عہ/

سینٹ فلاور

سینٹ نہایت عمدہ دیسی پھولوں سے تیار کیا گیا ہے جو رومال پر چھڑکنے سے فوراً تمام گھر کو معطر کردینے کا ذمہ دار ہے اگر آپکی طبیعت باغ باغ نہو جائے تو جرمانہ ہم سے وصول کیجئے گا اور ایک خاص صفت یہ ہے کہ ہر وقت بعد نہانے خوشبو کا لطف دیگا۔ قیمت بڑی شیشی تین روپے چھوٹی شیشی عہ

(نوٹ) ان کے علاوہ اور ہر قسم کے عطریات بہترین اور اعلیٰ درجہ کے موجود ہیں جن کی تفصیل بوجہ عدم گنجائش نہیں دی گئی۔ آپ حسب ضرورت طلب فرما سکتے ہیں۔ نیز آٹھ روپے فی تولہ سے زائد قیمت کے بھی موجود ہیں۔

ملنے کا پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی (رجسٹرڈ)

خزانہ مجربات

مطب فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

تین صد صفحہ سے زائد کی کتاب

یہ بیش بہا کتاب سُنے سُنائے یا دیگر انا شناپ کتب سے نقل شدہ نسخہ جات کا فضول مجموعہ نہیں ہے بلکہ ان ٹھوس مجربات کا ذخیرہ ہے جو ہمارے مطب کے مایہ ناز خاندانی ذاتی پوشیدہ سینہ بسینہ رازوں کا سچا خزانہ ہے۔ جن کی بدولت ہمارے مطب کی آج ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دھوم مچی ہوئی ہے۔ اور ہم کو صرف ایشور پرماتما نے نہ صرف دہلی میں بلکہ ہندوستان میں ایک امتیازی درجہ عطا کیا ہے جس کا جہاں تک بھی شکریہ ادا کیا جاوے کم ہے ورنہ ہم تو اپنے آپ کو واقعی ایک ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ سے بھی کہیں زیادہ گرا ہوا جانتے ہیں۔

پس ہمنے مناسب خیال کیا ہے کہ اس کتاب خزانہ مجربات میں اپنے پوشیدہ سے پوشیدہ راز بلا کم و کاست بغیر کسی بخل کے ظاہر کردیں۔

معزز ناظرین! اس کا ایک ایک نسخہ جواہرات سے زیادہ قیمتی اور بیش بہا ہے۔ سر سے لیکر پاؤں تک کے امراض کیواسطے ایک نہیں دو نہیں بلکہ ایک ایک مرض کے بہت سے نسخہ جات لکھے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک با موقعہ استعمال کرنے پر جادو کا کام دیگا۔ خاص پوشیدہ مردانہ و زنانہ امراض کے بھی ایک سے ایک مجرب سہل نسخے لکھے گئے ہیں جو ہاتھوں پر سرسوں جمانیوالے ہیں۔ ساتھ ہی یہ لطف ہے کہ تمام نسخہ جات نہایت آسان کم قیمت معمولی ادویات سے تیار ہوتے ہیں۔

حکیم ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ اس نایاب کتاب سے عام اصحاب تعلیم، نوجوان، بوڑھے مرد، عورت بال بچے دار یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ وقت ضرورت آپ اپنا اور اپنے بچوں کا نہایت آسانی سے علاج کر کے پریشانی اور بھاری اخراجات کے بار سے بچ سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں خاص طور سے روزمرہ کی ہونیوالی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے اور آرام و راحت سے زندگی بسر کرنے کے خاص راز بھی درج ہیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ نہایت بہترین ہے۔ قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ محصولڈاک ۸ ر کل ۲ دو روپے۔

ملنے کا پتہ: منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن جی صاحب دہلی (رجسٹرڈ)

لی صابون سازی معہ رنگ سازی

کتاب میں صابون بنانے و رنگ سازی کے تمام چھپے ہوئے راز جو کہ ہزاروں روپیہ خرچ کرنے
ستیاب نہیں ہوسکتے رفاہ عام کیخاطر نہایت ہی عمدہ اور سہل طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں
ھکر ایک معمولی لیاقت و پونجی کا آدمی بغیر استاد کے ہزاروں روپیہ گھر بیٹھے ہی کما سکتا ہے
کے انگریزی دیسی کپڑا دھونیکا میلدار، رنگدار، خوشبودار، نہانے ہاتھ منہ دھونیکے علاوہ
بلک، نیم، گلیسرین، پالمصفا کیل، چھاسہ خارش کے ایک سے ایک عجیب و غریب صابن بنانے
شیدہ راز جو سینکڑوں روپیہ فیس لیکر بھی پورے طور سے پیشہ ور اصحاب نہیں بتاتے۔ ہمنے اس
ی کو دیکھکر ظاہر کر دیتے ہیں۔ ایک خاص راز کولڈ کریم کے بنانے کا بھی لکھا گیا ہے۔ جو آجکل
میں نہایت کثرت سے خرچ ہوتا ہے۔ اگر آپ صرف دو چار روپیہ سے کام شروع کرینگے تو روزانہ
رہ روپیہ کما سکینگے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں قسم کے رنگ بنانے جو کہ کپڑا رنگنے میں کام آتے ہیں
آسمانی، نافرمانی، اودی، چاھنی، کشمشی، سبز کاہی۔ انگوری، فالسئی، بادامی، ہلاگیری،
غرضکہ تمام ہی قسم کے رنگوں کے بنانے و رنگنے کی ترکیب نہایت آسان طریقہ سے بیان
ہیں۔ جو کہ گھر بیٹھنے والی عورتیں بھی نہایت آسانی سے تیار کر سکتی ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے
تاب مکمل ان فنونمیں ذاتی تجربات پر مبنی ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو آپ
ریعہ خط و کتابت دریافت فرما سکتے ہیں۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی اعلیٰ ہے۔ قیمت اس وجہ
رکھی گئی ہے کہ ہر فرد و بشر فائدہ اٹھا سکے۔ یعنی معہ محصولڈاک صرف ۱۲ عہ

ملنے کا پتہ: مینیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی رجسٹرڈ

توجہ

نہایت ادب سے ہم ان چیدہ معزز اعلیٰ طبقہ کے
روساؤ اور امراء کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول
کرانا چاہتے ہیں جو ہمیشہ اس قسم کی نادر الوجود ادویات کی تلاش
میں سرگرداں رہتے ہیں ہمارے پاس چند ایسی بیش بہا قوت
افزا اور پوشیدہ امراض کی نادر مخصوص لاجواب چیزیں ہیں۔ جو
اپنے برق اثر میں معجزہ سے کسی حالت میں کم نہیں۔
ان عجوبہ نادرات کے متعلق صرف وہی قدر شناس شائقین اصحاب
خط وکتابت کی تکلیف گوارا فرمائیں جو بہترین معاوضہ پیش
کرنے میں پیش از پیش ہوں۔

پتہ

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

(رجسٹرڈ)

خزانہ مجرّبات

ب فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی

تین ۳۰۰ صد صفحے سے زائد کی کتاب

اب سُنے سنائے یا دیگر اباپ شناپ کتب سے نقل شدہ نسخہ جات کا فضول مجموعہ نہیں ہے
مجربات کا ذخیرہ ہے جو ہمارے مطب کے مایۂ ناز خاندانی ذاتی پوشیدہ سینہ بسینہ رازوں کا سچا مجموعہ
ہمارے مطب کی آج ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دھوم مچی ہوئی ہے اور ہم کو
انہوں نے نہ صرف دہلی میں بلکہ ہندوستان میں ایک امتیازی درجہ عطا کیا ہے۔ جس کا جہاں تک بھی
ہے کم ہے۔ ورنہ ہم تو اپنے آپکو واقعی ایک ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ سے بھی کہیں زیادہ گرا ہوا سمجھتے ہیں
مناسب خیال کیا ہے کہ اس کتاب خزانہ مجربات میں اپنے پوشیدہ سے پوشیدہ راز بالکل
روشنی کی طرح ظاہر کر دیں۔
ین! اسکا ایک ایک نسخہ جواہرات سے زیادہ قیمتی اور بیجا ہے۔ سر سے لیکر پاؤں تک کے امراض کیواسطے
ہیں بلکہ ایک ایک مرض کے بہت سے نسخہ جات لکھے گئے ہیں جنمیں سے ہر ایک با موقعہ استعمال کرنے
م دیگا۔ خاص پوشیدہ مردانہ و زنانہ امراض کے بھی ایک سے ایک مجرب سہل نسخے لکھے گئے ہیں
ل جمانیوالے ہیں۔ ساتھ ہی یہ لطف ہے کہ تمام نسخہ جات نہایت آسان کم قیمت معمولی ادویات سے
صاحبان کے علاوہ اس نایاب کتاب سے عام اصحاب طالبعلم، نوجوان، بوڑھے، مرد، عورت
لکیاں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ وقت ضرورت آپ اپنا اور اپنے بچوں کا نہایت آسانی سے
پریشانی اور بھاری اخراجات کے بار سے بچ سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں خاص طور سے روزمرہ کے
بیماریوں سے نجات حاصل کرنے اور آرام و راحت سے زندگی بسر کرنے کے عامل بھی درج
چھپائی کاغذ نہایت بہترین ہے۔ قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ محصولڈاک ۸ ر کل دو روپے۔

پتہ:- منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی (رجسٹرڈ)

خوشی کا گھر کہاں
کیا وہاں جہاں دولت ہے ! نہیں
کیا وہاں جہاں حسن ہے ! نہیں
کیا وہاں جہاں طاقت ہے ! نہیں
کیا سر بلند محلوں میں ہے ! نہیں
تو پھر ہے کہاں ؟
خوشی وہاں رہتی ہے
جہاں خاوند بیوی اور اُن کی اولاد اپنے اپنے فرائض
پابندی کا پورا پورا خیال رکھیں اور اس میں کسی طرح کی
نہ کریں ۔ اور ایک دوسرے کا کامل طور پر احترام کریں
خادم طب
راج نرائن حکیم دھلی

حمل کو روکنا

یا

برتھ کنٹرول

جسمیں

یورپ اور امریکہ کے مشہور ڈاکٹروں کے نہایت مستند اور قابل اعتبار
طریقے حمل کو روکنے کے متعلق بیان کئے گئے ہیں اور حمل قائم ہونے کا
فلسفہ نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

تالیف

پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب

کتاب ملنے کا پتہ
منیجر کتبخانہ پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب باڑہ ہندوراؤ کچا باغ دہلی

مطبوعہ جامعہ ملیہ پریس دہلی   قیمت عمر

استقصاء البول

یعنی قارورہ کے امتحان پر ایک جامع اور مفصل کتاب جس میں قارورہ کے امتحان کے متعلق وہ تمام جدید وسائل وذرائع بیان کئے گئے ہیں، جن کو اگر کوئی طبیب یا وید قارورہ کے امتحان میں استعمال کرے تو اس کو ان امراض کی تشخیص میں کچھ بھی دقت نہ ہوگی۔ جن میں قارورہ کے امتحان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جس کو طلبا جماعت چہارم طبیہ کالج دہلی کے لئے پروفیسر فضل الرحمن صاحب (پروفیسر طبیہ کالج دہلی) نے تالیف کیا۔ قیمت عمہ

ملنے کا پتہ

منیجر کتبخانہ پروفیسر فضل الرحمن صاحب باڑہ ہندوراؤ کچا باغ دہلی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

حمل کو روکنا

برتھ کنٹرول

جسمیں

یوروپ اور امریکہ کے مشہور ڈاکٹروں کے نہایت مستند اور قابل اعتبار طریقے حمل کو روکنے کے متعلق بیان کئے گئے ہیں اور حمل قایم ہونیکا فلسفہ نہایت تفصیل اور وضاحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے

تالیف

پروفیسر فضل الرحمن صاحب

کتاب ملنے کا پتہ

منیجر کتبخانہ پروفیسر فضل الرحمن صاحب بارہ ہندو راؤ کیمپ باغ دہلی

تمہید

حمل کو روکنا یا برتھ کنٹرول

یورپ اور امریکہ میں کچھ عرصہ سے خیال بہت زیادہ اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے ہے کہ حمل کو روکنا اور سوزاک اور آتشک کی ترقی کو محدود کر دینا اپنے اختیار میں کر لیا جائے ہندوستان میں بھی ان دو سوالوں کی اہمیت اب محسوس کی جانے لگی ہے کیونکہ عورتوں کی تعداد اموات اور امراض روبہ ترقی ہیں۔ سب سے پہلے یہ سوال قابل حل ہے کہ آیا حمل کا روکنا مناسب بھی یا نہیں؟ اس کے متعلق ایک قدامت پسند اور ہندوستانی رسم و رواج کا پابند تو یہی کہے گا کہ حمل کو روکنا چاہیئے لیکن جب اس کے سامنے ایسے واقعات پیش کئے جائیں جن میں عورتیں بار بار اور جلد جلد بچے جننے کی وجہ سے زندہ در گور ہیں اور انکو انتہائی ضعف اور کمزوری کے سبب سے مختلف قسم کی بیماریاں لاحق ہو گئی ہیں اسی وجہ سے سل اور دق کا شکار ہو کر مر رہی ہیں تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ ضرورت کے موقع پر حمل کو روکنا ایسا ہی اہم ہے جیسا کہ حفظان صحت کے اصول کی پابندی یا کسی مرض کا علاج کرنا۔ حمل کے روکنے کے متعلق صحیح رائے یہی ہے کہ اگر عورت اتنی کمزور ہو کہ حمل قایم ہونے سے جان کا خطرہ ہو یا میاں بیوی میں سے کسی کو ایسی بیماری ہو جس سے اولاد عیب دار اور کمزور پیدا ہو یا کثیر الاولاد ہوں اور ذرائع معاش بہت ہی محدود ہوں تو ان صورتوں میں حمل کا روکنا نہ صرف مناسب بلکہ فرض ہے۔ یہ کتاب صرف ایسے ہی ضروری مواقع کی ضرورت پوری کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے صرف ان ہی ضروری صورتوں میں اسکے ذریعہ سے حمل روکنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

پروفیسر فضل الرحمٰن ۱۴ مارچ ۱۹۲۵ء

۷۸۶

حمل کو روکنا (برتھ کنٹرول)

قبل اس کے کہ ہم حمل کے روکنے کی تدابیر بیان کریں یہ بتلانا مناسب سمجھتے ہیں کہ حمل کس طرح ہوتا ہے اور بچہ کس طرح نشو و نما پاتا ہے۔

فلسفہ حمل

حمل قایم ہونا اور جنین کا نشو و نما

اس امر کے یقین کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ طبعی حالت میں حیوان منوی بیضہ سے قاذف نالی کے اس جانب ملتا ہے جو خصیۃ الرحم کے قریب ہے حیوان منوی ایک چھوٹا سا خلیہ ہے جس کی لمبائی $\frac{1}{۴۰۰}$ انچ ہوتی ہے اس کا سر چپٹا اور بیضوی شکل کا ہوتا ہے سر کے پیچھے ایک ڈنڈے کی

شکل کا جسم ہوتا ہے جو ایک لمبی دم میں ختم ہوتا ہے۔ دم
اتنی لمبی ہوتی ہے کہ پورے حیوان منوی کا ۴/۵ حصہ ہوتی
ہے حیوان منوی کا سر نوک دار ہوتا ہے جس کے
ذریعہ سے وہ بیضہ کے غلاف کو پھاڑ کر اندر داخل
ہو جاتا ہے۔ حیوان منوی گھوم کر اور اپنی دم کو پھٹکار کر
حرکت کرتا ہے اور ایک منٹ میں ۱/۸ انچہ مسافت
طے کر لیتا ہے۔ نیز کھاری چیزوں یا تیزابوں کے
اثر سے مر جاتا ہے۔ اور زیادہ گرمی سے بھی مر جاتا ہے
انسان کے جسم کی معمولی حرارت کے اندر اور ہلکی
کھاری رطوبت کے اندر جو رحم یا قاذف میں ہوتی ہے
اس میں کم از کم دو ہفتہ تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن
یہ بات کہ دو ہفتے کی مدت میں اس کے اندر بیضہ کو
حاملہ کرنے کی قوت باقی رہتی ہے مشکوک ہے بیضہ
ایک بیضوی شکل کا خلیہ ہے جس کا قطر تقریباً ۱/۱۲۰ انچہ
ہوتا ہے۔ جب یہ خصیۃ الرحم سے خارج ہو کر تجویف صفاقی

میں پہنچتا ہے تو قاذف نالی کی جھالر اپنے اندر اسکو لے لیتی ہے۔ اور یا ہدبی لمفاوی لہر کے ذریعہ سے قاذف کے منہ میں پہنچ جاتا ہے وہ اہداب یا روان جو رحم یا قاذف نالی کی تجویفوں کے اندر استر کئے ہوئے ہیں وہ سب کے سب ایک ہی طرف حرکت کرتے یا دھکیلتے ہیں یعنی خصیۃ الرحم کی جانب سے بیرونی فم رحم کی طرف دھکیلتے ہیں۔ اس لئے ان اہداب کی مسلسل اور لگاتار لہر بیضہ کو رحم میں پہنچا دیتی ہے اور رحم سے نہل ہیں۔ حیوان منوی کو قاذف نالی کے خصیۃ الرحم والے سرے تک پہنچنے میں اہداب کی اس مخالف حرکت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حیوان منوی قاذف کے خصیۃ الرحم والے سرے میں پہنچتا ہے اور اہداب کی حرکت اس کو رحم اور عنق رحم کی طرف دھکیلتی ہے۔ لیکن باوجود اہداب

۱۔ سلیری لمف کرنٹ ۱۲

کی اس مخالف حرکت کے حیوان منوی قاذف کے
خصیۃ الرحم والے سرے میں پہنچ جاتا ہے۔
جب حیوان منوی بیضہ سے ملتا ہے تو وہ بیضہ کے
دونوں خولوں یا غلافوں کو اپنی سر کی نوک یا دھار
سے پھاڑ کر اس میں گھس جاتا ہے۔ دم تو تحلیل ہو کر جذب
ہو جاتی ہے لیکن اس کا سر اور جسم بیضہ کے اندر
چلے جاتے ہیں۔ اور پھر بیضہ کی نواۃ[1] سے مل کر ایک نواۃ مشترکہ[2]
بن جاتے ہیں۔

جنین کے طبقوں (پرتوں) کا بننا

اب بیضۂ حاملہ تقسیم ہونا شروع ہوتا ہے یعنی اس
کے دو خلیہ بنتے ہیں۔ پھر دو کے چار، چار کے آٹھ، آٹھ
کے سولہ۔ اسی طرح بنتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک

---

[1] نیوکلیس ۱۲ [2] سگمن ٹیشن نیوکلیس ۱۲

کہ سب کی ایک چھوٹی سی گولی جیسے شہتوت کا دانہ بن جاتا ہے۔ اس کو دانہ شہتوت کہتے ہیں۔ اس چھوٹے سے دانہ میں سے چند خلیے خالی ہو کر ہٹ جاتے ہیں جسکے سبب سے اس جگہ پر ایک رطوبت بھر جاتی ہے۔ اس طرح سے دانہ شہتوت جو ٹھوس تھا اب ٹھوس نہیں رہتا ہے بلکہ اس کے ایک حصہ میں رطوبت بھری رہتی ہے اور ایک حصہ میں خلیے جمع رہتے ہیں۔ اسکو کیسہ نما پرت کہتے ہیں اس کے اندر جو خلیے ہوتے ہیں وہ ایک گھنڈی کی طرح اس کی رطوبت بھری تھیلی یا کیسہ کے اندر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ گھنڈی حقیقت میں اس کے خلیات کا اندرونی ڈھیر ہوتا ہے۔ اور جو بیرونی پرت ہوتا ہے اور کیسہ نما پرت کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتا ہے وہ اس جھلی کا جسکو سلی[1] کہتے ہیں

---

[1] کورین ۱۲

بسترہ بناتا ہے لیکن اس پرت کو جنین کا جسم بنانے میں
کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو طبقہ مغذیہ۔ غذا
دینے والا پرت کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا تعلق صرف بیضہ
کے تغذیہ اور اس کے نشو و نما کے ساتھ ہے۔ اب گھنڈی
نما گولی کے نیچے کے خلیے چپٹے ہو کر ایک اور طبقہ یا پرت
بنا لیتے ہیں جس کو طبقہ اندرونی یا اندر کا پرت کہتے ہیں۔
یہ پرت اس طرح چاروں طرف بڑھتا ہے کہ اس کیسہ
نما حصہ کے اندر ایک بند تھیلی بنا لیتا ہے۔ اس تھیلی کو
کیسہ محیہ[۱] کہتے ہیں۔ اب اس گھنڈی نما گولی کے اندر ذرا
سی جگہ خالی ہو کر رطوبت سے بھر جاتی ہے۔ بالکل اسی
طرح جس طرح کیسہ محیہ بنا تھا۔ اسی رطوبت بھری جگہ کو
تجویف[۲] امینوسی کہتے ہیں اس تجویف امینوسی کے اندر
جو خلیے استر کئے ہوئے ہوتے ہیں وہ بھی چپٹے ہو کر تجویف

---

[۱] یوک سیک ۱۲ [۲] ایمنیاٹک کیویٹی ۱۲

پرت بنا لیتے ہیں۔ یہ پرت تجویف امنیوسی کے صحن میں خاص طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ اور اسکو طبقہ بیرونی یا باہر والا پرت کہتے ہیں۔ کیسہ محیہ کے ان دونوں اندرونی اور بیرونی پرتوں سے جنین پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس مقام کو جہاں یہ دونوں پرت ملے ہوتے ہیں مقام جنین کہتے ہیں۔ اب جنین کا تیسرا پرت ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مقام جنین کے اندرونی اور بیرونی پرتوں کے درمیان سے خلیے بڑھ کر درمیانی پرت بنا لیتے ہیں۔ اس پرت کی دو تہ ہوتی ہیں۔ ایک تہ تو کیسہ محیہ کے اندرونی پرت پر پھیلتی ہے۔ اور دوسری تہ طبقہ مغذیہ کے اندرونی جانب پھیلتی ہے۔ پہلی تہ کو طبقہ[۱] احشائی کہتے ہیں اور دوسرے پرت کو طبقہ[۲] جسمانی کہتے ہیں۔ بیرونی تہ طبقہ مغذیہ کے ساتھ جڑ کر ابتدائی سلی

---

[۱] سپلینکنو پلیورل ۱۲ [۲] سامی ٹو پلیورل ۱۲

بناتا ہے۔ درمیانی پرت کے دونوں تہوں کے درمیان
ہیں جو جگہ ہوتی ہے اس سے جسم کی تجویف بنتی ہے۔

درمیانی پرت مقام جنین کے پچھلے سرے اور ابتدائی
سلی کے درمیان ہیں ایک دبیز ساخت بناتا ہے۔ جو بعد
ہیں قمع بطنی[۱] یا پیٹ کا ڈنٹھل کہلاتا ہے۔ یہ دبیر ساخت یعنی
قمع بطنی حبل سری (نال) کے بنانے ہیں بہت اہم حصہ
لیتی ہے۔ کیونکہ جنین کی رگیں جو بعد میں نال بن جاتی ہیں
اسی ساخت میں نشو ونما پاتی ہیں اور یہ ساخت وارٹس
جیلی بناتی ہے۔

چونکہ سلی امنیوس اور جنین کی جھلیاں بہت اہم اور
ضروری چیزیں ہیں۔ اس لئے ہم دوبارہ ان کو مختصراً ذیل
ہیں بیان کرتے ہیں تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آسکیں۔

سلی یہ دو پرت سے بنتی ہے۔ بیرونی پرت طبقہ مغذیہ کا

---

[۱] بلی اسٹاک ۱۲ [۲] کورین ۱۲

ہوتا ہے اور طبقہ جسمانی اندرونی پرت بناتا ہے۔ طبقہ مغذیہ
حقیقت میں کیسہ نما کا سب سے اوپر کا پرت ہوتا ہے۔ اور
دو تہوں سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ ایک کو طبقہ لانگن کہتے ہیں
اور دوسری تہ کو سن سی سیم کہتے ہیں۔ ان دونوں
تہوں کی تفصیل آگے آئے گی طبقہ جسمانی (سامیٹوپلیور)
جنین کے درمیانی پرت کی اوپر کی تہ ہے۔ جب جنین
کی جھلیاں پورے طور پر نشو و نما پا جاتی ہیں تو ان میں یہ تہ نسیج
واصل کی صورت میں ہوتی ہے۔

امنیوس اس میں بھی طبقہ مغذیہ ہوتا ہے۔ اور درمیانی
طبقہ کا پرت ہوتا ہے لیکن اس میں یہ دو
پرت اس طرح ہوتے ہیں کہ درمیانی طبقہ اس کے اوپر کا
پرت بناتا ہے اور طبقہ مغذیہ اس کے اندر کا پرت بناتا
ہے۔ جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو و نما پا جاتی ہیں
تو ان میں امنیوس کا اوپر والا پرت یعنی نسیج واصل کی صورت
میں ہوتا ہے۔ جنین کی بیرونی جھلی حقیقت میں طبقہ مغذیہ ہوتا

ہے اور مقام جنین کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے اور پوری نشو و نما یافتہ جھلیوں میں بشرہ (۳۷) کبھی کی صورت میں ہوتا ہے۔

سلی:
- طبقہ لانگن ۔۔۔ جنین کا بیرونی طبقہ
- طبقہ مغذیہ ۔۔۔ سن سی سیم
- طبقہ جسمانی (سائیٹو بلیو) نسیج واصل ۔۔۔ جنین کا درمیانی طبقہ

امنیوس:
- نسیج واصل .... جنین کا درمیانی طبقہ
- بشرہ .... جنین کا بیرونی طبقہ

۳۷ کیو بائڈ اپی تھیلیم ۱۲

جنین کا ابتدائی نشوونما

اب اس حالت میں اگر بیضہ حاملہ کو اوپر سے دیکھا جائے تو مقام جنین ایک چھوٹا سا انڈے کی شکل کا معلوم ہوگا جس کے اندر کہیں پر تو گہرا رنگ ہوتا ہے اور کہیں پر ہلکا۔ رنگ کا گہرا ہونا خلیات کے زیادہ بڑھ جانے کے سبب سے ہوتا ہے کیونکہ اس گہرے رنگ کے مقام پر تینوں پرت یعنی بیرونی درمیانی اور اندرونی سب کے سب ملجاتے ہیں۔ اس کے ایک حصہ میں اور زیادہ گہرا رنگ ہوتا ہے جو زیادہ خلیات کے بڑھ جانے اور نشوونما کو ظاہر کرتا ہے۔ اس زیادہ گہرے حصہ سے ایک دھاری نکل کر آگے بڑھتی ہے اسی ابتدائی دھاری[1] کہتے ہیں۔ اس ابتدائی دھاری کے بیچ میں ایک زیادہ گہرے رنگ کی لکیر ہوتی ہے

[1] پریمی ٹیو اسٹریک ۱۲

جس کو ابتدائی خط[۱] کہتے ہیں۔ اس ابتدائی لکیر کے سرے پر (سامنے کی طرف) ایک اور زیادہ گہری جگہ یا نقطہ ہوتا ہے جس کو نقطۂ ہین سن[۲] کہتے ہیں اس سے ایک اور دھاری آگے نکلتی ہے۔ جس کو سر کا نکال[۳] کہتے ہیں اس کے بعد ابتدائی دھاری کے سامنے کی طرف جنین کی بیرونی جھلی کا دبیز حصہ ظاہر ہوتا ہے۔ جو پیچھے کی طرف چوڑا ہو جاتا ہے اور اس کے کنارے اوپر چڑھ کر دو تہ بناتے ہیں۔ یہ دونوں تہیں سامنے کی مل جاتی ہیں ان ان دونوں تہوں کے درمیان میں جو نالی ہوتی ہے اسکو نخاعی نالی[۴] کہتے ہیں۔ آخر میں یہ تہیں ملکر عصبی نالی[۵] بناتی ہیں

ابتدائی دھاری کے اندر جنین کے تینوں پرت یعنی بیرونی اندرونی اور درمیانی سب کے سب ملے رہتے ہیں۔ اسکے اوپر ابنوس ہوتی ہے۔ اور اس کے نیچے کیسہ محیہ ہوتی ہے۔ صرف مقام جنین سے مضیہ کا وہ حصہ لگا ہوتا ہے جس سے آئندہ

---

[۱] ہین سنس نوڈ سٹ[۲] پریمی ٹیو گروو[۳] ہیڈ پراسس[۴] میڈلری گروو[۵] نیورل کینال

جنین نشو و نما پاتا ہے اور پتلا ہے۔ اس کے علاوہ اور حصوں کا تعلق جنین سے صرف یہ ہوتا ہے کہ یہ غذا پہونچانے کا اور اسکو سہارا دینے کا کام کرتے ہیں۔

جنین اس درجہ میں اور پہلے تین ہفتے تک ایک چپٹی ٹکیہ کی شکل کا ہوتا ہے جو کیسہ محیہ کی سطح پر تیرتا رہتا ہے۔ اس کے بعد اس کا مڑنا شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ تجویف امینوس بڑھنے لگتی ہے اور جنین کے دونوں سروں پر گھوم کر آجاتی ہے۔ جس سے اس کا ایک حصہ سر پر آجاتا ہے اور دوسرا حصہ دم پر۔ جنین کے اوپر چاروں طرف سے یہ اس طرح آجاتی ہے کہ جنین ایک نالی جیسی شکل کا ہو جاتا ہے جو سب طرف سے بند ہوتی ہے لیکن نیچے کی طرف کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس نالی کا اندرونی حصہ حقیقت میں کیسہ محیہ کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ جو اس کے باقی حصے سے مڑ کر علیحدہ ہو گیا ہے جیسے جیسے مڑنے کا عمل ہوتا جاتا ہے ویسے ہی جنین کا پیٹ کی طرف کا سطح بالکل بند ہوتا جاتا ہے سوائے اس طرف کے جہاں پر کہ جنین

کی نالی کا اندرونی حصہ کیسہ محیہ سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس طرح سے کیسہ محیہ کا وہ حصہ جو جنین کے اندر جاتا ہے وہ آئندہ جنین کی غذا کی نالی بناتا ہے۔ اس درجہ میں کیسہ محیہ کو حویصلہ سریہ[۱] کہتے ہیں۔ اور جو نالی اس کو جنین کی غذا کی نالی سے ملاتی ہے۔ اس کو قناۃ صفاری[۲] کہتے ہیں۔

چونکہ قناۃ صفاری کیسہ محیہ کی گردن کے سکڑنے سے بنتی ہے۔ اس لئے ایک چھوٹی سی نالی جنین کی غذا کی نالی کے پچھلے حصہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو کیسہ بول[۳] کہتے ہیں۔ یہ ایک نالی ہوتی ہے جو اندرونی پرت سے بنتی ہے اور قمع لطنی کے درمیانی پرت کے اندر گھستی چلی جاتی ہے لیکن سلی تک نہیں پہونچتی ہے۔

پرندوں اور رینگنے والے جانوروں میں کیسہ بول بہت اہم چیز ہے۔ کیونکہ اس سے ان کی مشیمہ بنتی ہے اور اس کے

---

[۱] امبلائیکل ویسی کل [۲] ویٹیلائن ڈکٹ [۳] الینٹائس ۱۲

ذریعہ سے جنین کے تنفس کا فعل ہوتا ہے۔ لیکن انسان میں
یہ کوئی اہم چیز نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی زیادہ نشوونما ہوتا
ہے۔ بلکہ ایک بند نالی کی صورت میں قمع لبطنی کے اندر پڑی
رہتی ہے۔ اس کا وہ حصہ جو جنین کے اندر ہوتا ہے اس کا
جنین کا مثانہ بنتا ہے اور دیوریکس، ناف کے ساتھ
اس کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

امنیوس کا تیزی کے ساتھ مستقل طور پر جنین کے سامنے
اور اس کے چاروں طرف بڑھنا قناۃ صفاری اور کیسہ محیہ
کو ملا کر قمع لبطنی کے ساتھ لگا دیتا ہے۔ اور پھر آخر میں یہ دونوں
اس کے ساتھ مل کر نال یعنی حبل سری بناتے ہیں اس
لئے نال کے اندر یہ چیزیں ہوتی ہیں۔

(۱) جنین کے درمیانی پرت کا قمع لبطنی (۲) اس کے
اندر نال کی رگیں پیدا ہو جاتی ہیں (۳) اصل کیسہ بول (۴)
کیسہ محیہ کا باقی ماندہ حصہ (۵) اور قناۃ صفاری یہ سب
چیزیں امنیوس کے بڑھنے سے جنین کی بیرونی غشا یا

غلاف کے اندر بند ہو جاتی ہیں۔ رگیں حقیقت میں دو تو
شریانیں ہوتی ہیں اور دو وریدیں لیکن دونوں وریدیں ملکر
ایک ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ بچے کے پیدا ہونے پر ہم کو نل کے
اندر دو شریانیں اور ایک ورید ملتی ہیں۔ شروع
میں تو نال جنین کے پچھلے سرے میں لگی ہوتی ہے لیکن بعد
میں جنین کی دم کی طرف والا سرا ذرا تیزی سے بڑھتا
ہے۔ اس لئے جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت تک
ناف تقریباً بچہ کے جسم کے بیچ میں ہو جاتی ہے۔

جنین کے تمام طرف بند ہو جانے کے سبب سے
ایک خالی جگہ جو بند ہوتی ہے طبقۂ احشائی اور طبقۂ
جسمانی کے درمیان میں بن جاتی ہے۔ یہ جگہ آئندہ صفاق[1]
اور غشاء الریہ والی تجویف بناتی ہے اور جو باقی جگہ امنیوس
اور سلی کے درمیان میں ہوتی ہے وہ امنیوس کے بڑھنے

[1] پلیورو پریٹونیل کیویٹی ۱۲

کے سبب سے بہت جلد بند ہو جاتی ہے۔ اور یہ دونوں جھلیاں یعنی امینوس اور سلی بلکہ ایک جھلی بنی رہتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ان دونوں جھلیوں کو ایک کو ایک سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔

امینوس کے بڑھنے کی وجہ ایک تو یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر رطوبت بھر جاتی ہے جس کو سیال[۱] امینوسی کہتے ہیں۔ یہ رطوبت تجویف امینوسی کے بننے کے بعد فوراً اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور حمل کے دوسرے مہینے سے مقدار میں خوب بڑھنے لگتی ہے اور تجویف امینوسی کو بھر دیتی ہے۔ اس وقت میں یہ رطوبت جنین کے حجم اور جسم کے لحاظ سے بہ نسبت حمل کے آخری مہینوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی اس وقت میں جنین کا جتنا جسم ہوتا ہے اس کی نسبت سے یہ رطوبت زیادہ مقدار میں

---

[۱] لائیکر ایمنائی ۱۲

ہوتی ہے اور حمل کے آخری مہینوں میں جنین کا جتنا جسم ہوتا ہے اس کے لحاظ سے جتنی زیادہ رطوبت ہونی چاہیئے اتنی نہیں ہوتی ہے۔ اگرچہ اس وقت کی رطوبت سے حمل کے آخری مہینوں کی رطوبت مقدار میں زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جنین کے جسم کے لحاظ سے زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ آخری مہینوں میں جنین کا جسم بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ یہ رطوبت اپنی انتہائی زیادتی کو حمل کے آٹھویں مہینے میں پہونچ جاتی ہے۔ حمل کے پورے دنوں میں اس کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ یعنی ڈھائی پاؤ سے لیکر ایک سیر نو چھٹانک تک ہوا کرتی ہے یعنی کسی عورت میں کم اور کسی میں زیادہ۔ اگر یہ رطوبت حمل کے آخری دنوں میں ڈھائی پاؤ سے کم رہ جائے یا ایک سیر چودہ چھٹانک سے زیادہ ہو جاوے تو یہ غیر طبعی حالت یعنی مرض میں شمار کی جائے گی۔

یہ رطوبت عموماً صاف اور ہلکے پیلے رنگ (دہنی) کی

ہوتی ہے ۔ اس کا وزن مخصوص تقریباً ۱۰۱ ہوتا ہے ۔
پانی کا وزن مخصوص ۱۰۰۰ ہے ۔ اپنے اثر کے لحاظ سے
ہلکی سی کھاری ہوتی ہے اور اس کے اندر کلورائیڈ اور فاسفیٹ
کی قسم کے نمک ہوتے ہیں ۔ اور کچھ نام کو رطوبت لالیہ (البیومن
بھی اس میں ہوتی ہے اور تھوڑا سا بولین (یوریا) اور کچھ
جلد کے چھلکے یا بھوسی اور باریک رواں جلد میں سے جھڑا ہوا
اور بچہ کی جلد کی چکنائی کی گلٹیوں میں سے کچھ چکنا مادہ اور
کبھی کبھی سیاہ[1] رطوبت بچہ کی غذا کی نالی میں سے نکلکر اس
میں شامل ہو جاتے ہیں ۔ طبعی حالت میں اس کے اندر
جراثیم بالکل نہیں ہوتے ہیں ۔
یہ بات ابھی تک یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہوئی کہ
یہ رطوبت کہاں سے آتی ہے ۔ لیکن یہ خیال ہے کہ غالباً
یہ امینوس سے آتی ہے ۔ یعنی مشیمہ میں جو ان کی رگیں

[1] میکونیم ۱۲

آئی ہوئی ہیں ان میں سے یہ رطوبت رس کر امنیوس کے ذریعہ
سے تجویف امینوسی میں آئی رہتی ہے۔ لیکن یہ سوال ابھی تک
حل نہیں ہوا ہے کہ حمل کے آخری مہینوں میں کیا یہ رطوبت
جنین کے گردوں کے ذریعہ تو نہیں آتی ہے؟ کبھی ایسا ہوتا
ہے کہ جنین اس رطوبت میں سے تھوڑی سی نگل لیتا ہے اور پھر
جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے معدہ میں لے نیو گو کیفیت
میں پائی جاتی ہے اس رطوبت کا کام یہ ہے کہ جنین کو بیرونی
صدمات چوٹ پھینٹ کے اثر سے بچائے اور اس کو یکساں
حرارت میں رکھے۔ وضع حمل کے وقت اس کا کام یہ ہے
کہ جھلی کے اندر ایک تھیلی سی بنائے اور تھیلی اس رطوبت
کے زور اور دباؤ سے عنق رحم کو پھیلائے۔

اس باب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ
آسانی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اب بفیہ کے اوپر رسلی جھلی آجاتی ہے۔ اور رسلی
جھلی کے اندر امنیوس جھلی ہوتی ہے جو رسلی سے جڑی ہوئی

ہوتی ہے۔ امینوس کے اندر جنین ہوتا ہے جو اس رطوبت
میں تیرتا ہوتا ہے۔ جس کو سیال امینوسی کہتے ہیں۔ جنین
کی شکل ایک مڑی ہوئی نلکی کی طرح ہوتی ہے۔ جو دم والے
سرے کے قریب بذریعہ نال کے سلی جھلی سے جڑا ہوتا ہے
ذیل میں وہ اعضاء بیان کئے جاتے ہیں جو جنین کے
مختلف پرتوں سے بنتے ہیں۔

بیرونی پرت سے یہ اعضا بنتے ہیں

جلد۔ بال۔ ناخن۔ جلد کی گلٹیں۔ دانتوں
کا بیرونی حصہ۔ تمام نظام اعصاب۔ حواس کے اعضاء
کے عصبی حصے۔ آنکھ کا طبقہ جلیدیہ۔ یعنی آنکھ کا موتی۔ منہ
ناک۔ اور معاء مستقیم کے نیچے کے حصہ کے اندر استر
کرنے والی جھلی۔ (غشاء مخاطی)

درمیانی پرت سے یہ اعضاء بنتے ہیں

نسیج واصل۔ ہڈیاں۔
دانت (سوائے
دانت کے بیرونی حصہ کے) عضلات لکیردار اور بے لکیر

کے۔ نظام دوران خون۔ نظام عروق جاذبہ۔ لعابی جھلیاں۔ گردے اور حالبین۔ اندرونی اعضاء تناسل۔

اندرونی پرت سے یہ اعضاء بنتے ہیں

غذا کی نالی کے اندر استر کرنے والی جھلیاں سوائے ان حصوں کے جن کا ذکر بیرونی پرت میں ہو چکا ہے۔ غذا کی نالی کے متعلق جو گلٹیاں ہیں ان کا بشرہ۔ دائی تھیلیم۔ مثلاً جگر بانقراس وغیرہ حنجرہ قصبۃ الریہ۔ اور پھیپھڑوں کا بشرہ۔ مثانہ اور تائرہ کا بشرہ۔

بیضہ کا رحم میں پوشیدہ ہونا اور مشیمہ کا بننا

اب ہم پھر بیضہ کو اس حالت میں لیتے ہیں۔ جب کہ یہ قاذف نالی کے خصیۃ الرحم والے سرے میں ہوتا ہے اور حیوان منوی سے حاملہ ہو جاتا ہے۔ بیضہ کا قاذف نالی کے اس سرے سے رحم تک پہنچنے میں

سات روز لگتے ہیں۔ رحم میں پہونچنے تک اس میں تغیرات ہو کر یہ کیسہ نما ہو جاتا ہے اس کیسہ نما کا اوپر کا خول۔ طبقہ مغذیہ کہلاتا ہے۔ طبقہ مغذیہ اس کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس سے یہ ظاہر ہو کہ اس کو جنین کے تغذیہ اور نشو و نما سے تعلق ہے۔ جنین کے جسم بنانے میں یہ کوئی حصہ نہیں لیتا ہے۔ اب ہم طبقہ مغذیہ کی زیادہ تشریح کریں گے۔

کم سے کم دنوں کا انسانی بیضہ جواب تک معلوم ہو چکا ہے اور تقریباً سات روز کا تھا۔ اس میں بھی طبقہ مغذیہ کے دو پرت تھے۔ اندرونی پرت تو ایسے خلیات سے بنا ہوا تھا۔ جن کی نواۃ بڑی اور پھیکے رنگ کی تھیں۔ اور کم و بیش ترتیب اور باقاعدگی کے ساتھ ملی ہوئی تھیں۔ اس پرت کو طبقہ لانگن کہتے ہیں اس پرت کے اوپر والے پرت کو سن سی سیم کہتے ہیں اس پرت میں بہت سی چھوٹی چھوٹی خلائیں ہوا کرتی ہیں۔ جن کے سبب سے

یہ پرت اسفنج کی طرح ہو جاتا ہے اس پرت کے اندر یہ خاصیت ہوتی ہے کہ یہ دوسری ساختوں کو تحلیل کرتا ہے یا تباہ کر دیتا ہے۔ یہ خاصیت غالباً اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اس پرت میں سے ایک قسم کا خمیر سا نکلتا ہے جو دوسری ساختوں کو گھلا دیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب بیضہ رحم میں اگر کسی جگہ ٹھہرتا ہے تو فوراً اس جگہ کے بشرہ کو گلا کر رحم میں گھس جاتا ہے۔ اور رحم کے اندر استر کرنے والی جھلی میں پہنچ جاتا ہے چونکہ بیضہ کا اوپر والا پرت صرف اس ساخت کو گھلاتا اور تحلیل کرتا ہے جو اس کے بالکل قریب ہوتی ہے۔ اس لئے بیضہ اپنے قریب کی ساختوں کو کھاتا ہوا اور گھلاتا ہوا رحم کی اندرونی جھلی کی ساخت میں گھستا ہوا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر کو یہ بیضہ سب کا سب رحم کی جھلی میں غائب ہو جاتا ہے اور اس کے گھسنے کا سوراخ خون کے جمے ہوئے ٹکڑے سے بند ہو جاتا ہے۔ یہ خون کا ٹکڑا پھر ساخت میں تبدیل

ہو جاتا ہے۔

جب بیضہ رحم کی جھلی میں غائب ہو جاتا ہے تو یہ وہاں ایک چھوٹی سی خلا یا گڑھا اپنے لئے بنا لیتا ہے۔ جس کے اندر ماں کی باریک باریک رگوں (عروق شعریہ) میں سے خون آکر بھر جاتا ہے۔ کیونکہ بیضہ کی اوپر کی پرت کی گھلانے والی خاصیت کے سبب سے رگیں پھٹ جاتی ہیں اور ان میں سے خون نکل آتا ہے۔ اب بیضہ رحم کی جھلی کے اندر اس چھوٹے سے گڑھے میں جو خون سے بھرا ہوتا ہے پڑا ہوتا ہے اور خون میں سے اپنی بیرونی جھلی کے ذریعہ سے اپنی غذا جذب کرتا رہتا ہے۔

غشاء ساقط (ڈیسیڈوا)

حمل قرار پانے کے سبب سے رحم کی اندرونی جھلی میں کچھ تغیرات ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کو غشاء ساقط کہتے ہیں، حال کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا

ہے کہ بیضہ حائلہ حیض کے زمانہ کے ہر حصہ میں رحم کے
اندر جا سکتا ہے۔ اور ایسا ہو سکتا ہے کہ رحم کی سطح
چکنی نہ ہو بلکہ اس کے اندر جھریاں اور چنٹیں ہوں اور یہیں اس
کسی جھری یا چنٹ کے اندر بیضہ کر رہ جائے اور پھر وہاں
پر جھلی کے اندر داخل ہونا شروع کر دے۔ بیضہ کی
اوپر کی جھلی کا بیرونی پرت جب رحم کی جھلی کو تحلیل کر کے
اس کے اندر گھسنا شروع کر دیتا ہے تو رحم کی جھلی اس
کے مقابلہ کے لئے کوشش کرتی ہے۔ یہ کوشش اس
طرح ظاہر ہوتی ہے کہ رحم کی جھلی کے ڈھانچ کی نسیج وا
کے چھوٹے چھوٹے خلیات بہت جلد بڑے بڑے خلیات
میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کو رحم کی
جھلی کے خلیات کہتے ہیں جو غالباً بیضہ کے بیرونی پرت
کے فعل تحلیل کے مقابلہ کے لئے وہاں پر آجاتے ہیں
کی اندرونی جھلی کی گلٹیاں بھی بڑی ہو جاتی ہیں اور
جاتی ہیں اور باریک رگیں خون سے بھر جاتی ہیں یہ

ب جھلی دبیز ہو جاتی ہے اور پھول جاتی ہے۔
معمولی حالت میں اس جھلی کی دبازت ۱/۸ انچہ ہوتی ہے۔
اور میں اس حالت میں ۱/۴ انچہ ہو جاتی ہے۔ جھلی کو موٹا کرنے
پھر وہاں گلٹیاں بہت مدد دیتی ہیں اور اتنی لمبی ہو جاتی ہیں کہ اپنی
رطوبت نکالنے کے لئے ان کو آگے سے اور پیچھے سے مڑنا پڑتا ہے
کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم کی جھلی کا درمیانی حصہ بھری
جھلی اس گلٹیوں سے پر ہو جاتا ہے۔ اور اس جھلی کے اوپر کے
حصہ میں ان گلٹیوں کے صرف منہ اور گردنیں ہوتی ہیں۔
و اصل جھلی کے خلیات سے بھرے ہوئے ڈھانچہ کا سہارا
ہوا ہوتا ہے اگر رحم کی جھلی کو اس کی دبازت یا گہرائی میں
جائے تو اس کے تین پرت معلوم ہوں گے۔ سب سے
والا پرت تو ٹھوس ہو گا۔ اس لئے اس کو ٹھوس پرت
ہیں اور اس سے گہرے پرت کو اسفنجی پرت کہتے ہیں اور
سب سے گہرے پرت کو جو عضلی دیوار سے ملا ہوا ہوتا ہے اور
کے اندر صرف گلٹیوں کے بند سرے ہوتے ہیں گہرا

ٹھوس پرت کہتے ہیں اس کی اندرونی جھلی ایک اور طرح تین حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ حصہ جس پر اندر گھسا ہوا بیضہ ٹھہرتا ہے اس کو غشاء ساقط بیضی[1] کہتے ہیں اور رحم کی جھلی کا وہ حصہ جو بیضہ کے اوپر آئے ہوئے ہوتا ہے اس کو غشاء ساقط منعطف[2] کہتے ہیں۔ اور رحم کی جھلی کا وہ حصہ جو اس کی تجویف کے باقی حصہ کے اندر استر کئے ہوئے ہوتا ہے اس کو غشاء ساقط رحمی[3] کہتے ہیں۔

بیضہ رحم کی جھلی کی موٹائی کے تقریباً درمیان تک گھستا ہوا چلا جاتا ہے۔ ٹھیک وہاں تک پہنچتا ہے جہاں تک اس جھلی کا ٹھوس بیرونی پرت اس کے اسفنجی پرت سے ملتا ہے۔ اس لئے جب غشاء ساقط منعطف کو دبازہ میں کاٹا جاتا ہے تو اس میں صرف بیرونی ٹھوس پرت کی ساخت پائی جاتی ہے۔ اور غشاء ساقط بیضی کو

---

[1] ڈیسیڈوا بیسلس ۱۲ [2] ڈیسیڈوا ریفلکسا ۱۲ [3] ڈیسیڈوا ویرا ۱۲

ر کاٹا جاتا ہے تو اس کے اندر اسفنجی پرت اور گہرا اٹھوس
ن دونوں کی ساختیں موجود ہوتی ہیں۔ اور غشار ساقط
ں کو کاٹا جائے تو اس کے اندر تینوں پرت موجود ہوتے ہیں۔
حمل کے بالکل شروع میں یہ گلٹیاں فاسد ہو جاتی
ا اور غائب ہو جاتی ہیں لیکن صرف ان کے بند
ے باقی رہ جاتے ہیں اس لئے یہ گلٹیاں مشیمہ
ل) کے بنانے میں کوئی حصہ نہیں لیتی ہیں۔ اب
ہے جیسے بیضہ بڑھتا جاتا ہے ویسے ہی رحم کی تجویف
ا بھرتا آتا ہے۔ اور غشار ساقط منعطف اس وجہ
باریک ہوتی جاتی ہے اور آخر میں جب بیضہ رحم
تجویف بھر دیتا ہے۔ تقریباً حمل کے تین مہینے ختم
نے پر۔ تو اس وقت غشاء ساقط منعطف اور
ار ساقط رحمی دونوں ملکر ایک جھلی بن جاتی ہیں۔
ں کے بعد جب بیضہ اور بڑھتا جاتا ہے تو اس کے
ر سے یہ دونوں ملی ہوئی جھلیاں اور پتلی ہو جاتی

ہیں۔ یہاں تک کہ وضع حمل کے وقت تک باریک ہو جاتی ہیں۔

مشیمہ (آنول) کا نشو و نما (بننا)

مشیمہ بننے کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے پہل سلی میں باریک باریک چھونسڑے یا خمل پیدا ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے بیضہ اس گڑھے کی دیواروں سے جس میں یہ رہتا ہے اپنے آپ کو چسپاں کر لیتا ہے۔ اور شروع میں تو اس گڑھے کے اندر ماں کا خون۔ بیضہ کے خول کے اوپر کے پرت کے بے قاعدہ چھونسڑے اور رحم کی جھلی کا وہ حصہ جس کو بیضہ کے خول کا اوپر کا پرت گھلا دیتا ہے۔ یہ سب چیزیں بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن جیسے ہی رحم کی جھلی کا گھلا ہوا حصہ غائب ہو جاتا ہے ویسے ہی ہم بیضہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کم

دبیش اپنے باقاعدہ پھونسڑوں کے ذریعہ سے اس خونسے
بھری ہوئی تجویف یا دیواروں سے اپنے آپ کو چسپاں
کر لیتا ہے اور طبقہ لانجن میں سے چھوٹی چھوٹی گھنڈیاں
نکلکر سن ٔسی سیم کے اندر ہوکر آگے کو نکلتے ہیں تو ان پر سن
سی سیم کا ایک غلاف سا چڑھ جاتا ہے - اس لئے ان
گھنڈیوں میں طبقہ مغذیہ کے دونوں پرت ہوتے ہیں -
اب یہ گھنڈیاں بیضیہ کے ہر طرف سے نکلکر اس تجویف
کے ہر ہر حصہ میں کھنچ جاتی ہیں اور غشاء ساقطہ کی سطح
تک بھی پہونچتی ہیں - جب یہ اس طرح بڑھتی ہیں تو ساتھ
ساتھ ان میں بہت سی شاخیں نکلتی رہتی ہیں - یہ شاخیں
اس قدر زیادہ اور پیچیدہ ہوتی ہیں کہ ان کی شکل بالکل
درخت کی شاخوں کی سی معلوم ہوتی ہے - اس کے
بعد جنین کا درمیانی پرت جو طبقہ مغذیہ کے شاخوں کے
اندرونی جانب ہوتا ہے ان شاخوں کے ساتھ ساتھ
بڑھتا چلا جاتا ہے - ان پہلی شاخوں کو گودا یا مغز کہتے ہیں

اس مغز میں جنین کی رگیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ رگیں نال کی رگوں کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں اور نال کے ذریعہ سے جنین کے دوران خون سے انکا تعلق رہتا ہے۔

ان دونوں شاخوں کے مجموعہ کو جن کے اندر جنین کی رگیں بچی ہوتی ہیں خمل سلائی[1] کہتے ہیں۔ جیسے جیسے یہ خمل سلائی بڑھتی جاتی ہیں ویسے ہی یہ رحم کی جھلی کو کھاتی جاتی ہیں اور باریک رگوں کو پھاڑ کر ان میں سے خون نکالتی ہیں۔ یہ خون ان خمل سلائی کی درمیانی جگھوں اور طبقہ اسفنجیہ کے اسفنجی پرت کے خانوں میں اکٹھا ہوتا ہے۔ اس طرح سے وہ جگہ جو رحم کی جھلی اور سلی کے درمیان میں ہوتی ہے خمل کے بڑھنے سے بے شمار چھوٹی چھوٹی خلاؤں میں تقسیم ہو جاتی ہے جن کو خلا مابین الخمل[2] کہتے ہیں۔ ان مابین الخمل خلاؤں میں ماں کا خون بہت آہستہ آہستہ

---

[1] کوریانک ویلائی ۱۲ [2] انٹرویلیس اسپیس ۱۲

دورہ کرتا ہے۔ ان میں سن سی سیم کا استر ہوتا ہے اور
جھلی یعنی سن سی سیم وہ نہیں ہوتی ہے جو رگوں کے اندر
استر کیا کرتی ہے لیکن پھر بھی خون اسکے اندر رہ کر منجمد نہیں
ہوتا ہے۔
پہلے پہل تو خمل بیضہ کی پوری سطح پر پیدا ہوتے ہیں
اور بڑھتے ہیں۔ اور بیضہ کو غشاء ساقط منعطف اور غشاء
ساقط بیضی دونوں سے جوڑ دیتے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے
بیضہ بڑھتا جاتا ہے غشاء ساقط منعطف پتلی اور باریک
پڑتی چلی جاتی ہے اور اسکو خون کم مقدار میں پہونچنے لگتا
ہے۔ اس لئے اسکی طرف کے خمل بھی اپنے زیادہ
کام کے نہیں ہوتے ہیں اور آخر میں سکڑ کر کھلجاتے ہیں
اور بالکل غائب ہو جاتے ہیں۔ اب سلی کی سطح دو قسم
کی ہو جاتی ہے، ایک تو چکنا حصہ جو غشاء ساقط منعطف
سے ملا ہوا ہوتا ہے اور دوسرا کھردرا حصہ جو غشاء
ساقط بیضی سے ملا ہوا ہوتا ہے اس کھردرے حصہ میں

حمل خوب بڑھتے اور نشوونما پلتے ہیں - کیونکہ غشاء ساقط بیضی میں خون خوب پہنچتا رہتا ہے -

اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ مشیمہ میں یہ چیزیں ہوتی ہیں - سلی کا کھردرا حصہ غشاء ساقط بیضی اور ان دونوں کے درمیان میں خلائیں ماں کے خون سے بھری ہوئی - اوپر کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشیمہ ابتدا میں بیضہ کی پوری سطح پر ہوتا ہے - لیکن وہ بعد میں سمٹکر ایک خاص محدود حصہ میں رہ جاتا ہے - یعنی غشاء ساقط بیضی پر مشیمہ کا اسطرح سے سمٹنے کا فعل آہستہ آہستہ ہوتا ہے چنانچہ اسکا سمٹنا پہلے پہل حمل کے دوسرے مہینے کے درمیان میں ظاہر ہوتا ہے اور تیسرے مہینے کے ختم پر اس کے سمٹنے کا فعل پورے طور ہو جاتا ہے مشیمہ اس وقت میں قرص نما یعنی ٹکیہ کی شکل کا ہوتا ہے اور پورا بن جاتا ہے - اور جس مقام پر مشیمہ لگا ہوا ہوتا ہے وہ مقام رحم کے اندرونی سطح کا ایک تہائی

حصہ ہوتا ہے۔ پھر جیسے جیسے رحم بڑھتا جاتا ہے ویسے
ویسے مشیمہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اور مشیمہ کے مقام میں
اور رحم کی اندرونی سطح میں حمل کی آخری مدت تک
یہی نسبت قایم رہتی ہے۔ یعنی مشیمہ کی جگہ رحم کی
اندرونی سطح کی ایک تہائی ہوتی ہے۔

خمل خمل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ ہوتے
ہیں جو بیضہ کو رحم کی دیوار سے جوڑے رکھتے
ہیں اور دوسرے وہ ہوتے ہیں جو غذا پہونچانے کا کام
کرتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر دوسرے ہی قسم کے خمل ہوا
کرتے ہیں۔ خمل کی جڑ موٹی ہوتی ہے اور ان کے
سرے بہت نازک اور باریک ہوتے ہیں اور ہر ایک
جڑ سے لیکر سرے تک بہت زیادہ رگیں ہوتی ہیں
جو نہایت ہی نازک اور باریک ہوتی ہیں جو سلی کی
سطح پر ہوتی ہیں اور سلی کی سطح والی رگیں نال کی رگوں
سے ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس طرح ان کا تعلق نال

کی رگوں سے ہوتا ہے۔

جب مشیمہ پورا بن چکتا ہے اسوقت تک غشار ساقط بعض بہت پتلی ہو کر خراب اور ابتر ہو جاتی ہے ماں کا خون مشیمہ کے اندر رحم کی جھلی کی باریک شریان کے ذریعہ سے داخل ہوتا ہے یہ باریک شریانیں رحم کی دیواروں کی پیچدار شریانوں کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ مشیمہ سے بذریعہ وریدوں کے جو رحم کے عضلہ کے اندر والی وریدوں سے ملی ہوئی ہیں خون واپس جاتا ہے۔ مشیمہ کے بڑھنے کی حالت میں یہ رگیں بھی پھیل جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جب وضع حمل کے وقت مشیمہ رحم کی دیوار سے علیحدہ ہوتا ہے تو وہ جگہ جس پر مشیمہ لگا ہوا ہوتا ہے وہاں پر پھیلی ہوئی رگوں کے ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی خون زیادہ عرصہ تک خارج ہوتا رہتا ہے۔ مشیمہ کے کنارے پر رحم کی جھلی کچھ ابھر کر جھلی کی سطح کے نیچے تک آ جاتی ہے۔

رحم کی جھلی کا یہ حصہ مشیمہ کو رحم کی دیوار سے خوب
مضبوطی کے ساتھ جوڑے رکھتا ہے۔ اور مشیمہ کی جگہ
کو محدود کئے رہتا ہے۔

طبعی حالتمیں جنین کا خون ماں کے خون سے نہیں ملتا ہے

جنین کا خون جنین کی رگوں میں پیدا ہوتا ہے اور
تغذیہ اور تنفس کے فعل کے ذریعہ سے ضروری چیزوں
کو ماں کے خون سے بذریعہ (۱) اپنی عروق شعریہ کی
باریک دیواروں (۲) اور اپنے درمیانی پرت کے
نازک مغز (۳) اور طبقہ لانگن (۴) اور سن سی سیم
کے حاصل کرتا ہے۔
مشیمہ رحم کی دیوار سے وضع حمل کے وقت
عشاء ساقط بطنی کے اسفنجی حصہ کے مقام پر علیحدہ
ہوتا ہے۔ یہ مقام اسفنجی ہونے کی وجہ سے۔ یعنی
اس مقام کی گلٹیوں کے پھیلنے کی وجہ سے خلائیں

پیدا ہو جانے سے کم زور ہو جاتا ہے۔ اس لئے مشیمہ
وہاں سے بہت آسانی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔
مشیمہ حمل کے پورے دنوں میں گول سا اور چپٹا
عضو ہوتا ہے اس کا قطرہ تقریباً ۹ انچ اور اس کی دبازت
بیچ میں سے تقریباً ۱/۲ انچ ہوتی ہے لیکن یہ اپنے
کناروں کی طرف پتلا ہوتا ہے جہاں پر کہ یہ سلی کے
چکنے حصے سے ملجاتا ہے۔ مشیمہ کی وہ سطح جو جنین کی
جانب ہوتی ہے اس پر امینوس جھلی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ
جھلی چمکدار اور چکنی ہوتی ہے۔ اور اس کو اگر علیحدہ کیا
جائے تو مقام تک جہاں پر نال لگی ہوتی ہے جدا کیا
جا سکتا ہے۔ اس کے نیچے سلی کی کچھ کھردری سی
سطح ہوتی ہے اس کے اندر نال کی رگوں کی شاخیں
ہوتی ہیں۔ مشیمہ کی وہ سطح جو رحم کی سطح سے جڑی
رہتی ہے گہرے رنگ کی ہوتی ہے۔ اور زیادہ موٹی
اور بُرگو شت سی دکھائی دیتی ہے۔ اس کی یہ سطح باریک

شدہ غشاء ساقط بیضی سے بنتی ہے۔ اگر مشیمہ کو چیر کر اندر سے کھول لیا جائے اور پھر اس پر پانی کی دھار ڈالی جائے تو اس کے اندر بے شمار شاخیں خمل کی دکھلائی دیں گی۔ مشیمہ کی وہ سطح جو رحم سے ملی ہوئی ہے اگر اس کو غور سے دیکھا جائے تو اس کے اندر بہت سی رگیں دکھلائی دیں گی جن کے منہ اس کی سطح پر کھلے ہوئے دکھلائی دیں گے۔ مشیمہ کا وزن جنین کے وزن کا عموماً ⅙ حصہ ہوتا ہے۔ تقریباً آدھ سیر سے کچھ زیادہ۔

مشیمہ کے کام

(۱) فعل تنفس۔ مشیمہ جنین کے لئے بجائے پھیپھڑوں کے کام کرتا ہے۔ چنانچہ وہ خون جو جنین کے جسم میں سے بذریعہ نال کی شریانوں کے مشیمہ میں آتا ہے اس میں انجرہ دخانیہ خوب ہوتے ہیں انکو مشیمہ ماں کے خون میں پہنچا دیتی ہے اور ماں

کے خون سے جنین کے خون میں نسیم[۱] پہنچا دیتی ہے
پھر یہ ایسجن یعنی نسیم، نال کی ورید کے ذریعہ سے جنین
میں پہنچ جاتا ہے۔

(۲) **فعل تغذیہ** جس وقت سے کہ سلی کی رگوں
میں خون پیدا ہو جاتا ہے اسوقت
سے جنین اپنی غذا ماں کے خون کے ذریعہ مشیمہ
حاصل کرتا ہے۔ اغذیہ تحمیہ[۲] مشیمہ میں[۳] ہو کر جنین
میں پہونچتی ہیں۔ اور غالباً کسی خمیر وغیرہ سے
تحلیل ہو کر حل شدہ حالت میں گزرتی ہیں اسی
طرح سے چربی اور معدنیات مثلاً لوہا وغیرہ سادے
مرکبات میں تبدیل ہو کر جنین کے خون میں پہنچتے ہیں

(۳) **حیوانی نشاستہ کو شکر انگور میں تبدیل کرنیکا فعل** حمل کے

۱ ایسجن ۲ نائٹروجینس سبسٹنس ۳ گلائی کوجن[۱۲]

شروع میں جب کہ جنین کا جگر پورے طور پر نہیں بن چکتا ہے اور کام نہیں کرتا ہے تو اس وقت مشیمہ حیوانی نشاستہ کو جنین کے جسم کے لئے جمع کرتا ہے۔ اور حیوانی نشاستہ کو شکر انگوری میں تبدیل کر کے جسم جنین میں جذب ہونے کے قابل کر دیتا ہے۔ حیوانی نشاستہ شکر انگوری کی صورت میں جذب ہو جاتا ہے۔

(۴) **ضرر پہنچانیوالی چیزوں سے حفاظت** ماں کے امراض عموماً جنین تک نہیں پہنچتے ہیں اور طبعی حالت میں ماں کے خون کے ذرات کے لئے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جس میں ہو کر یہ جنین کے خون میں پہونچ جائیں اور ایسا راستہ بھی کوئی نہیں ہے کہ جس میں ہو کر بڑے بڑے جراثیم جیسے ملیریا کے ہوتے ہیں مشیمہ میں ہو کر جنین تک پہونچ جائیں اور دوائیں

بھی سوائے ان دواؤں کے جو بہت زیادہ جذب
ہونے والی ہیں عموماً جنین میں نہیں پہونچتی ہیں۔ اس
لئے مشیمہ جنین کی مضر چیزوں سے حفاظت کرتا ہے
اور انکو جنین تک پہونچنے سے روکتا ہے۔ لیکن کبھی
ایسا ہو جاتا ہے کہ بعض زہر اور جراثیم مشیمہ میں ہو کر
جنین میں پہنچ جایا کرتے ہیں۔ مگر یہ بات طبعی حالت
میں نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ اس وقت میں ہوتی ہے
جب کہ مشیمہ میں ایک قسم کی خرابی پیدا ہو کر
اس کے فعل میں نقص پیدا کر دے۔

(۵) فضلات یا غیر ضروری مادوں کا جسم جنین سے خارج کرنیکا کام

یہ کام بھی مشیمہ اس طرح کرتا ہے کہ جنین کے تغذیہ
کے بعد جو فضلات پیدا ہوتے ہیں وہ مشیمہ میں
آکر ماں کے خون میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور ماں
کے خون سے اس کے فضلات خارج کرنیوالے

اعضار کے ذریعہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔ جنین کے
فضلات زیادہ نہیں ہوتے ہیں کیوں کہ جنین کے
جسم میں نشو و نما کی زیادتی کے سبب سے غذا
کا زیادہ حصہ جنین کے جسم میں غذا بن جاتا ہے۔ اور
بہت کم حصہ فضلہ کی صورت میں باقی رہتا ہے۔
یہ بالکل ممکن ہے کہ کچھ حصہ بولینا کا سیال امنیوسی
میں بذریعہ بول قبل الولادت کے پہنچ جائے۔

حبل سری یعنی نال

اس کے بننے کی حالت پہلے بیان کی جا چکی ہے
دو شریانوں اور ایک ورید سے بنتی ہے یہ شریانیں
اور ورید علی الترتیب پیڑو کی شریانوں اور تناسلی
وریدی سے ملی ہوئی ہوتی ہیں یہ شریانیں اور وریدیں
مشیمہ کے اندر خمل سلائی کے عروق شعریہ کے گچھوں

انٹی نیٹل پکچوریشن

سے ملی ہوئی ہوتی ہیں ۔ نال کے اندر قناۃ صفاری[1] اور
کمیستہ الیوکل[2] بھی ہوتے ہیں پھر یہ سب کے سب ایک
سریش وار نسیج واصل[3] کے ذریعہ بندھی ہوتی ہیں اور اوپر
بشرے کا غلاف چڑھا ہوتا ہے ۔ اس بشرے
کے اندر کئی پرت ہوتے ہیں اور یہ بشرہ امنیوسی سے
اس مقام پر ملا رہتا ہے جہاں پر کہ نال لگی ہوتی ہوتی
ہے اور جلد سے ناف کے مقام پر مل جاتا ہے ۔
پورے دنوں کے حمل میں نال ۲۲ انچہ لمبی ہوتی
ہے اور آدھی انچہ موٹی اور رسی کی طرح سے بائیں
طرف سے دائیں طرف کو بل کھائے ہوئے ہوتی ہے
اور شرائیں و رید پیچ کھائے ہوتی ہیں اکثر اسکے اندر
وارٹن[4] کے سریش وار لعجی مادے سے وبازتیں پیدا ہو جاتی
ہیں جن کو کاذب گرہ[5] کہتے ہیں ۔

---

[1] وٹ لائن ڈکٹ ۱۲ [2] ایلنٹائس ۱۲ [3] کنکٹیو ٹشو ۱۲
[4] وارٹنس جیلی ۱۲ [5] فالس ناٹس ۱۲

حمل روکنے کے عملی طریقے

(۱) عورت کے لئے۔ پیدائش اور حمل کے روکنے
کے عملی طریقے سمجھنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے
صاف طریقے سے اس کاروائی کی پیچیدگیوں
کو سمجھ لینا چاہئیے۔ جب کہ عورت و مرد کے اعضائے
تناسل عملی حالت میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور
اعضائے تناسل کی نوعیت اور ان کی تشریح
کو بھی معلوم کر لینا چاہئیے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ جب کبھی عورت اور مرد
کے اعضائے تناسل ملیں تو حمل قرار پا جائے۔
بلکہ حمل صرف اس وقت قرار پاتا ہے جب کہ مرد
کی منی کا کیڑا (سپرمیٹوزون) عورت کی منی کے
انڈے (اووم) بیضہ سے مل جاتے۔ دوسرے
الفاظ میں ہم اس مطلب کو یوں بھی ادا کر سکتے ہیں۔

کہ جب مرد کا گرم منی اس کی سیال منی کے ذریعہ
سے عورت کے رحم میں پہنچ کر اس کے منی کے
انڈے یا بیضہ انثی سے ملتا ہے تب ہی جنین کے
پیدائش کی ابتدا ہوتی ہے - مرد کی منی کا کیڑا اور
عورت کا بیضہ انثی کا اتصال باہمی دوران جماع
یا اس کے فوراً ہی بعد ہو جانا ضروری نہیں ہے -
بلکہ بعض اوقات یہ اتصال مجامعت کے چند
گھنٹوں یا دو تین ہفتوں کے بعد جا کر حاصل
ہوتا ہے - کیونکہ منی کا کیڑا اپنی ذاتی حرکت رکھتا
ہے اور حرکت کر کے بیضہ انثی تک پہنچ جاتا ہے -
مذکورہ بالا کیڑے پتلے ڈوروں کی طرح ہوتے
ہیں - جو آدمی کے جسم سے علیحدہ ہونے کے
بعد عرصہ تک عورت کے بیضہ کی طرف خود بخود
حرکت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ اس سے
مل جاتے ہیں - ان ہی وجوہ کی بنا پر کوئی عورت

بالکل یقین کے ساتھ استقرار حمل کا صحیح وقت
نہیں بتا سکتی اور اسی لئے وضع حمل کی صحیح تاریخ کے
متعلق کوئی پیشین گوئی بھی نہیں کی جا سکتی۔ عموماً نو
مہینے کے آخر میں وضع حمل ہو جاتا ہے اور کبھی اس
سے کچھ زیادہ دن بھی ہو جاتے ہیں۔ شاذونادر
واقعات دس مہینے کے بعد بھی وضع حمل کے بتائے
جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ استقرار
حمل میں جس قدر التواء اور دیر ہوگی اسی قدر وضع
حمل زیادہ عرصہ کے بعد ہوگا یعنی اس کی یہ صورت
ہوتی ہے کہ منی کا کیڑا شرمگاہ میں کئی دنوں اور
ہفتوں تک زندہ پڑا رہتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اندرونی
جانب حرکت کرتا ہوا آخرکار بیضۂ انثی کو بارور یا حاملہ کرتا ہے

حمل کو روکنا

اس دعوے کے بہت سے معقول وجوہ موجود ہیں کہ

حمل کو روکنے کے لئے جو احتیاطیں زیادہ آسان اور
موثر طور سے عورت کے ذریعہ سے انجام پا سکتی
ہیں۔ وہ مرد کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتیں کیونکہ
وہی حاملہ ہوتی ہے اس لئے وہی حمل سے حفاظت
کی تدابیر بھی اچھی طرح سے کر سکتی ہے۔ حمل کو روکنے
کے لئے یہاں دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں جو سہل
ہیں۔ اور جو تمام دیگر طریقوں سے زیادہ موثر اور کامیاب ثابت ہوئے ہیں

(۱) **کیمیاوی طریقہ**:- وہ یہ ہے کہ مرد کی منی کے
کیڑے کو کسی مناسب قاتل
جراثیم دوا سے ہلاک کر دیا جائے۔ اس طرح
کی بہت سی دافع عفونت دوائیں ہوتی ہیں۔ دوسرا
طریقہ

(۲) **میکینکل طریقہ ہے**:- وہ یہ ہے کہ کسی ایسی چیز
یا آلہ کا استعمال کرنا کہ جس کے ہوتے ہوئے
عورت اور مرد کی منی ایک دوسرے سے مل نہ سکے

اور جدا ہے۔

مذکورہ بالا ہر دو طریقوں پر اگر عام عورتیں عمل کریں تو پورے یقین کے ساتھ کامیابی کی امید نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ دونوں طریقوں میں بعض اوقات ناکامیابی بھی ہو جاتی ہے۔

حمل کو روکنے کے لئے

(۱) کیمیاوی طریق عمل کیمیاوی طریقہ ہے کہ

جماع کرنے سے پہلے کوئی مناسب قاتل حمل یا مانع حمل شے عورت اپنی اندام نہانی میں رکھ لے یا جماع کے بعد فرج کو کسی قاتل جراثیم سیال شے کی پچکاری (مثلاً لائی سول کا ہلکا محلول) سے دھولے یا مذکورہ بالا دونوں طریقوں کو یکے بعد دیگرے کرے لیکن یہ بھی بالکل ممکن ہے کہ دونوں طریقے ناکامیاب رہیں۔ کیونکہ بعض اوقات دوا استعمال کرنے میں غلطی ہو جاتی ہے اور دوا ٹھیک جگہ پر نہیں پہنچتی ہے۔ یا دوران جماع

ہی ہیں حقیقتاً منی رحم میں داخل ہو جاتی ہے یعنی جب منی کا اخراج شروع ہوتا ہے اس وقت مرد کا آلۂ تناسل عورت کے رحم کے منہ کے بالکل قریب ہو۔ اور انزال کے وقت رحم کے منہ کے اندر براہ راست منی پہنچ جائے ایسی صورت میں منی کو نہ تو علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی قاتل جراثیم پچکاری یا کسی مانع حمل حمول سے وہ ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ تو اگر عورت و مرد کے اعضائے تناسل کا تناسب اور بناوٹ اس طرح ہو کہ جس سے جماع کی مذکورہ بالا صورت ہو سکتی ہو یا اکثر ہو جاتی ہو تو اس صورت میں کوئی فرزجہ یا مانع حمل پچکاری قابل اعتبار نہ ہو سکے گی۔ اور نہ حمل کو روک سکے گی۔ خواہ ان طریقوں میں سے کسی ایک کو استعمال کیا جائے۔ خواہ دونوں کو استعمال کیا جائے۔

(۳) آلی طریقہ (مکینیکل میتھڈ) علاوہ مذکورہ بالا طریقے کے آلی طریقہ یہ ہے۔ کہ حمل کو روکنے کے لئے عورت

ربر پروٹیکٹر استعمال کیا کرے۔ ان میں زیادہ رائج
ہیرنگ اکلیسیو (مانع حمل پیسری) ہے جس کو ڈچ
پیسری بھی کہتے ہیں ممکن
ہے کہ طریقہ بھی ناکامیاب ثابت ہو۔ کیونکہ شاید
پروٹیکٹر سوراخ دار ہو یا عورت کی فرج میں ٹھیک
فٹ نہ ہو۔ لیکن اگر کیمیاوی اور آلی دونوں طریقوں
پر عمل کیا جاتا ہے تو حمل کے روکنے کی امید تقریباً
یقینی ہو جاتی ہے۔ حمل کو روکنے کی تکمیل کا انحصار
ٹھیک طور پر پیسری لگانے اور غور کرکے مانع حمل
جھلیوں کو فٹ کرکے لگانے پر ہے۔
لنڈن اور پیرس کے بڑے بڑے قابل ڈاکٹروں نے
حمل روکنے کے مختلف طریقوں پر خوب غور و بحث کرنے
کے بعد جن طریقوں کو اس کام کیلئے انھوں نے پسند
کیا ہے وہ ہم ذیل میں بیان کریں گے اور آخر میں ان
طریقوں کو بھی بیان کر دیں گے جو اتنے زیادہ بہتر نہیں

ہیں لیکن دنیا میں رائج ضرور ہیں۔

اب تک سائنس نے حمل روکنے کے جو طریقے معلوم کئے ہیں ان میں سے ہم نے وہ طریقے منتخب کئے ہیں جو بہت کم تکلیف دہ اور زیادہ قابل یقین ہیں۔ اور صرف یہی طریقے مشرح طور پر بیان کئے جائیں گے اور ہم انھیں کے استعمال کرنے کی سفارش کریں گے۔ نیز ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ یہ طریقے عورتوں کے لئے سہل القبول اور پسندیدہ ہوں۔

مذکورہ بالا طریقوں کی تفصیل بیان کرنے سے قبل ہم ہر ایک عورت کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ایسی کون سی چیزیں ہیں۔ جو نہ تو کوئی تکلیف دیتی ہوں اور نہ ان پر کوئی قیمت خرچ ہوتی ہو۔ اور ایسی صورت میں وہ حمل کو بھی یقین کے ساتھ روک سکتی ہوں بلکہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حمل کو روکنے کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ تکلیف کرنا پڑتی ہے اور کچھ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے

بغیر اس کے حمل کو صرف باتوں سے روکنا ناممکن ہی ہے۔
ہمارے خیال میں تو یہ باتیں بالکل ناممکن الحصول
ہیں لیکن ہر ایک سمجھدار عورت اپنے اعضائے تناسل
کے اعمال پر پورے طور پر قابو رکھ سکتی ہے بشرطیکہ اپنے
اعضائے تناسل کی صفائی وغیرہ پر تھوڑا سا وقت اور
روپیہ خرچ کرے جتنا کہ وہ اپنے دانتوں کی صفائی
میں خرچ کر دیتی ہے اس سے بھی کم روپیہ اور وقت
کے خرچ سے وہ اپنے مقصد یعنی حمل کے روکنے میں
کامیاب ہو سکتی ہے

آلات تناسل کی صفائی کا سامان

ہر عورت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ آلات
تناسل کی صفائی کا مناسب سامان اپنے پاس
رکھے۔ اور اس کے پاس ضرور مندرجہ ذیل

چیزیں ہونی چاہئیں۔
ٹامچینی کا چھوٹا سا ٹب۔ حل ہونیوالا شافہ۔ مناسب پچکاری۔ اور ٹھیک طور سے فٹ ہونے والی ربڑ کی نیری۔

عام ہدایات

(۱) صفائی:۔ جماع میں صفائی رکھنا حمل کے روکنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔ ہم کو اعضاء تناسل کے راستوں کو صاف رکھنے کے طریقے اچھی طرح جاننا چاہئیں۔ اور ان کو بھی اسی اہتمام سے صاف رکھا کریں جس طرح بدن کے دیگر سوراخوں کو صاف رکھتے ہیں۔ کان۔ آنکھیں۔ نتھنے۔ منہ۔ مقعد۔ مجری بول اور تھنل خاص طور سے روزانہ صاف کرنا چاہئیے۔ اور بدن کے سوراخوں میں سے جن کی روزانہ صفائی کی بہت ضرورت

ہے وہ قبل (انداام نہانی) اور مقعد ہے۔ لیکن
ابھی تک بہت سی عورتیں خاص طور سے ان کی
طرف کوئی خیال نہیں کرتی ہیں۔

(۲) قابل حل شیافے:۔ جو شیافے یا فرزجے (جنھیں عام طور سے
پیسری یا سپانیڈری کہتے ہیں بازار میں بکتے ہیں
وہ قابل اطمینان نہیں ہیں۔ چند قسم کے شیافے
جو بازار میں بکتے ہیں ابھی حال ہی میں انکی کیمیاوی تحلیل
کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں بالکل کوئی دوا نہیں ہے
اور اگر ہے تو برائے نام جو کہ کافی نہیں ہو سکتی۔
تحقیقات اور تجربے سے یہ بات قطعی طور سے ثابت
ہو چکی ہے۔ کہ خوردبینی جراثیم یا چھوٹے چھوٹے منی کے
کیڑوں کی کوئی ایسی قسم نہیں ہے۔ جو عمدہ قسم کے
چکنے شیافہ کی تہ میں سے گزر سکے۔
صرف مناسب قسم کے وہ خالص سپانیڈری

دستیاب) استعمال کرنے چاہییں - جن کے متعلق
یقین ہو کہ وہ صحیح طور پر ڈاکٹری نسخہ کے مطابق تیار
کئے گئے ہیں - اور یہ خالص اور عمدہ ادویہ سے بنائے
گئے ہوں - نیز یہ ادویہ نرم اور صاف ہونی چاہئیں
اور سکن اور بے داغ ہوں - ان میں کسی قسم کی
بدبو نہ ہونی چاہئے - اور بالکل ایسی ہونی چاہئیے کہ
اس میں کسی قسم کی خراش نہ ہو -
اگر عورت کو ان کے استعمال سے عارضی طور پر تکلیف
محسوس ہو تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ
اگر ویسلین وغیرہ بجائے اس کے لگا دی جائے تو
پھر حمل کی رکاوٹ اتنی یقینی نہیں رہتی -
پچکاری: - معمولی قسم کی انیما کی پچکاری خاص کر رحم
میں دوش کرنے کے قابل نہیں ہوتی - بلکہ اسکے
لئے اس قسم کی پچکاری کی ضرورت ہے - جو نہ صرف
مہبل کے راستوں کو گرم پانی اور کسی ہلکے قاتل

جراثیم لوشن (جیسے لائی سول کا ہلکا لوشن)
سے دھو سکے۔ بلکہ وہ اس قدر بڑی ہونی چاہئے
جس میں اندام نہانی کو دھونے کا محلول کافی آسکے
تاکہ اس محلول سے بآہستگی اندام نہانی کی دیوار
پھیلائی جا سکے۔ جس سے اندام نہانی تن جائے
اور اس کی جھریاں دور ہو جائیں اور شکن بالکل
سیدھے ہو جائیں۔ اور حمل کو روکنے والا لوشن
حتی الامکان اندام نہانی کی اندرونی دیوار کے ہر
ایک حصے پر پہنچ کر اس کو پورے طور سے صاف
کر سکے۔ پچکاری کے نازل کے اوپر ایک گول ربڑ
کا ٹکڑا جو ڈاٹ کے قائم مقام ہو لگا دینا چاہئے تاکہ
پچکاری کرتے وقت اندام نہانی کے منہ کو بند
کر دے۔ اور ایسا ہو کہ ضرورت کے وقت علیحدہ
بھی کیا جا سکے۔ تاکہ اندام نہانی کے اندر محلول
پہنچانے کے بعد اس کے منہ پر وہ ڈاٹ لگا دی جائے

جس سے عورت کچھ عرصہ کے لئے (یعنی منٹ دو منٹ) اس محلول کو روکنے کے قابل ہو سکے۔ جب پچکاری کو محلول سے بھرنے لگیں تو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ پہلے پچکاری کی تمام اندرونی ہوا کو خارج کر لیں۔ اس کے بعد یعنی پچکاری کو پانی سے بھر کر پھر پچکاری کو دو یا تین دفعہ خالی کر لیں۔ ورنہ پچکاری کرتے وقت جو سب سے پہلی چیز اندام نہانی میں داخل ہوگی وہ نہ تو گرم پانی ہوگا اور نہ قاتل جراثیم لوشن (محلول) ہوگا۔ بلکہ خالص ہوا کا ایک بہت بڑا ریلا داخل ہو جائیگا

قاتل حمل شیافے اور ڈپیسری

بالکل سچ ہے کہ صرف مناسب قسم کا قاتل حمل شیافہ (سپازٹری) ہی حمل کو روکنے کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ طریقہ بلا شبہ ناکامیاب بھی رہتا ہے

اس لئے صرف قابل حل شیافہ کا استعمال
حمل روکنے میں ایک غیر یقینی چیز ہے۔ تاہم
اکثر موقعوں پر اس کے استعمال سے حمل قایم
نہیں ہوتا ہے۔ ربڑ پیسری کا استعمال بھی بعض
اوقات ناکامیاب رہتا ہے۔ کیونکہ یا تو یہ
مہبل کے اندر ٹھیک طور سے فٹ نہ بیٹھنے کی وجہ
سے اس کے کناروں پر سے منی گذر کر رحم میں پہنچکر
حمل قایم ہوجاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اس میں
سوراخ ہوں تو منی کو رحم میں پہونچنے کا موقع ملتا ہے
ربڑ پیسری کو اندام نہانی سے علیحدہ کرتے وقت
کچھ منی کا حصہ اتفاقاً اندام نہانی میں رہ جائے اور
پھر رحم میں پہنچکر حمل قائم کردے۔ یا مجامعت کی
حرکات کی وجہ سے یہ ہٹ جائے۔ اور اس طرح
منی کا کیڑا عورت کے بیضہ سے رحم کے اندر پہنچ کر
مل سکتا ہے۔ لہذا قابل حل شیافہ اور ربڑ پیسری

دونوں کو ساتھ ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ اگر ان
دونوں کو مناسب طور پر حسب قاعدہ استعمال کیا جائے
یعنی پشافہ بھی اور پیسری بھی تو حمل قائم ہونیکا
احتمال جاتا رہتا ہے اور پھر کسی قسم کا اندیشہ نہیں
رہتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جماع سے قبل
مناسب پشافہ عورت اپنے ہاتھ سے فرج کے خوب
اندر تک رکھے یعنی رحم کے منہ تک پہنچا دے۔ اس
کے بعد پیسری کو صابن کے جھاگ سے چکنا کر کے اندر
داخل کرے۔ جس سے اس کی فرج کے بالائی حصے
کا سوراخ یعنی رحم کا منہ خوب اچھی طرح بند ہو جائے
اس طرح رحم کا منہ ڈھک جائے گا۔ جس سے
منی کے کیڑے کے داخل ہونیکا ایک کافی طریقہ سے بذریعہ
سے بچاؤ ہو جائے گا۔ اور اس طرح منی کے کیڑے کا
بیضہ انثی سے ملنے کا احتمال جاتا رہے گا۔ اگر اس
حفاظت کو مکمل طور سے یقینی کرنا ہو۔ تو پہلی بار پر پیسری

کو کسی لیڈی ڈاکٹر سے اندام نہانی کے اندر رکھوا کر
فٹ کرا لینا چاہیئے - کیونکہ اگر یہ اچھی طرح سے فٹ
نہ کی گئی - تو ممکن ہے کہ منی کا کیڑا مفید انثی سے مل
کر اسے حاملہ کر دے اس لیے پیسری کا رکھنا ایک
مرتبہ لیڈی ڈاکٹر سے سیکھنا چاہیئے اور پھر عورت
خود رکھ لیا کرے - اگر پیسری ٹھیک طور پر رکھی
ہوئی نہ ہو گی تو یہ اندیشہ ہے کہ منی اس کے کسی
دونوں طرف سے گزر کر رحم میں داخل ہو کر حمل کا باعث
ہو جائے - اگر پیسری ٹھیک طور پر چڑھائی ہوئی ہو
اور اس میں سوراخ وغیرہ نہ ہوں - تو اس صورت
میں حفاظت مکمل ہو گی - لیکن اگر اتفاق سے منی
کا کیڑا پیسری کے پرلی طرف چلا گیا - تو وہ
مرہم سے یا شافہ میں پہنچ کر ہلاک ہو جائے گا اس لیے
پہلے مناسب شافہ کا استعمال اور اس پر پھر
پیسری کا استعمال حمل قائم ہونے کے احتمال کو

دور کر دیتے ہیں۔ لہذا ان دونوں چیزوں کا نہایت سلیقہ اور سمجھ سے استعمال کرنا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی حمل قایم ہونے کا احتمال رہتا ہے اس کو دور کرنے کے لیے ہم ذیل میں چند ہدایات لکھتے ہیں جن پر عمل کرنے سے یہ بات بھی جاتی رہیگی۔

جب رٹ پیسری حسب قاعدہ مذکورہ بالا ٹھیک طور پر جما لی گئی ہو۔ اور پیسری بھی مناسب منتخب کی گئی ہو۔ نیز اس کو پہلی دفعہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے فٹ کرایا گیا ہو۔ اس صورت میں منی اندام نہانی کے زیریں حصہ میں رہ جائے گی۔ اب مجامعت کے ایک یا دو گھنٹے بعد اور اگر چاہیں تو دوسرے روز صبح کو منی کا یہ تمام حصہ پچکاری کے ذریعہ دھویا جائے۔ اس طرح پچکاری کرتے وقت پچکاری کا پانی ایک یا دو منٹ کے لئے اندام نہانی میں روک لینا چاہیئے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پچکاری کے

نازل پر ربر کا گول ٹکڑا لگالیں اور اس کو شرمگاہ پر دبالیں
اس سے پانی باہر نہیں نکلے گا۔ پچکاری کرنے کے بعد
(نہ کہ اس سے پہلے) ربر بیسری کو اندام نہانی سے نکال
لینا چاہیئے۔ (اور) اس بیسری کو صابن اور پانی سے
دھوکر خوب اچھی طرح خشک کر لینا چاہیئے۔ اب اس کو
حفاظت سے رکھدیں تا کہ پھر بوقت ضرورت کام آسکے)
اب اندام نہانی میں شیافہ کی بقیہ چکنائی وغیرہ باقی
رہی ہے۔ اس کے صاف کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔
کہ ربر بیسری نکالنے کے فوراً بعد عورت پیشاب کرے
اور اس کے بعد دوبارہ پھبل (اندام نہانی) میں پچکاری
کرے۔ ہر ایک عورت کے لئے اس ربر بیسری کا داخل
کرنا اور نکالنا بالکل آسان ہے۔ اور جب اسکی
ضرورت ہو تو وہ اس کام کو خود ہی سرانجام دیسکتی
ہے بشرطیکہ وہ جس وقت ربر بیسری کو داخل کرنے یا
نکالنے کا عمل شروع کرے۔ تو پہلے اپنے آپکو کسی

مناسب وضع میں رکھ لے مثلاً چت لیٹ کر گھٹنوں کو
اوپر پکڑ لے یا ایک ٹانگ زمین پر اور ایک کرسی پر
ٹیک کر کھڑی ہو کر یہ کام کرے۔ یا جس کسی وضع و صورت
کو وہ مناسب سمجھے اور جس میں اس کو سہولت ہو اختیار
کرے۔ ڈاکٹرنی کی ضرورت صرف پہلی دفعہ ہی پڑتی
ہے جب کہ پیسری کے صحیح ناپ کے انتخاب کی ضرورت
ہوتی ہے۔ کیوں کہ پیسریوں کے مختلف سائز (ناپ)
ہوتے ہیں۔ ہر ایک سائز پر نمبر لگے ہوتے ہیں اس
لئے صحیح نمبر کی پیسری بوقت ضرورت استعمال کرنی
چاہیئے۔ ایک یا دو دن تک پیسری کو مہبل (اندام
نہانی) میں رکھنے سے کوئی ہرج واقع نہیں ہوتا لیکن
صفائی اسی میں ہے۔ کہ دوسرے دن صبح جب کہ
اعضا ء تناسل کی صفائی کی جائے۔ پیسری کو علیحدہ
کر دیا جائے۔ لیکن پیسری کو ایام حیض میں نہیں پہننا
چاہیئے۔ ایک اچھی ربڑ پیسری تین چار مہینے تک چلتی

ہے۔ لیکن وقتاً فوقتاً اس بات کو دیکھ لینا چاہیئے کہ آیا
اس میں کوئی سوراخ تو نہیں ہو گیا ہے۔ اگر یہ اسقاط
یا زچگی کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد استعمال کی
گئی ہو۔ تو چند مہینے کے بعد مناسب ہے کہ پھر سے
سرے سے فٹ کی جائے کہ آیا یہی پیسری ٹھیک
آتی ہے یا دوسری کی ضرورت ہے۔ لیکن طبعی حالتو
میں دوبارہ فٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر
کسی قسم کی دافع عفونت (انٹی سیپٹک) دوا استعمال
کی جائے مثلاً لائی سول وغیرہ تو اس کو نہایت ہی
ہلکے محلول (ڈائی لیوٹ سولیوشن) کی صورت میں
استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اسکو وقتاً فوقتاً بدلتے
رہنا چاہیئے یعنی کبھی کوئی دوا استعمال کریں اور کبھی
کوئی۔ معمولی طور پر بجز صاف پانی کے کسی چیز کے
استعمال کی ضرورت نہیں۔ ہاں تھوڑا سا کھانے
نمک مثلاً ایک چمچہ نمک ڈھائی سیر پانی میں حل

کرکے پچکاری کر سکتے ہیں۔ تاکہ اس سے اندرونی
صفائی ہو جائے۔ اور صابن اور پانی بیرونی صفائی
کے لئے (یعنی فرج کو باہر سے دھونے کے لئے) استعمال
کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد اعضاء کو خوب اچھی طرح
پونچھ کر خشک کر لینا چاہیئے۔ لیکن بعض عورتیں غسل
(اندام نہانی) دھونے کے لئے ایک ہلکا مانع عفونت
(انٹی سیپٹک لوشن) محلول بہت پسند کرتی ہیں
جس طرح کہ اسکو منہ کے غرغرہ کے لئے ضروری سمجھتی
ہیں۔ اگر کسی عورت کی شادی بدقسمتی سے ایسے آدمی
سے ہو جائے جس کو آتشک یا سوزاک کی بیماری ہے
تو ایسی عورت کو مذکورہ بالا طریقہ پر ضروری عمل کرنا
چاہیئے۔ اور شوہر کا علاج بہت کوشش سے کرانا
چاہیئے تاکہ وہ اس مرض سے جہاں تک جلد ممکن ہو
بالکل اچھا ہو جائے۔ نیز اس عورت کو ایک ایسا
شیافہ جماع سے قبل استعمال کرنا چاہیئے جو اسکو ان بیماریوں سے محفوظ رکھے

اس کے شوہر کے مرض سے محفوظ رکھے اور جماع
کے بعد فوراً پیشاب کرنا اور ڈوش کرنا اپنے لئے ضروری
سمجھے۔ ڈوش کی دوا اور شیافہ کو کسی لیڈی
ڈاکٹر سے تجویز کرائے۔

قاتل جراثیم محلول (انٹی سپٹک لوشن) کی
پچکاری کرنے سے پہلے کسی مناسب صابن اور پانی سے
اعضائے تناسل کو باہر اور اندر سے خوب اچھی طرح سے
دھونا چاہئے۔ اس سے مرض کی چھوت لگنے کا احتمال
کم ہو جائے گا۔ ربر پیسری اور شیافہ کا استعمال
اس عورت کو مرض کے چھوت سے جو رحم اور خصیتہ
الرحم میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان سے بڑی حد
تک بچا سکتا ہے۔ جماع کے فوراً بعد پیشاب
کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ آتشک یا سوزاک کی چھوت
پیشاب کی نالی میں جانے اور وہاں پر بیماری پیدا
کرنے سے روک دی جاتی ہے۔ اس لئے جماع کے بعد

نیز اس کو فوراً پیشاب کرنا چاہئیے تاکہ ان بیماریوں سے محفوظ رہے۔ بعض لوگوں پچکاری کے نقصانات ظاہر کئے ہیں اور اس کو مضر بتلایا ہے لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ پچکاری سے صفائی ہوتی ہے اور صفائی سے بہتر کوئی چیز مرض روکنے والی اور ہر طرح کی بیماریوں سے بچانے والی نہیں ہے۔

حقیقت میں اعضاء تناسل کو صاف رکھنا اور وقتاً فوقتاً صاف کرتے رہنا دانتوں کو مانجھنے سے کم اہم نہیں ہے۔ اس لئے ہر عورت کو اس کے متعلق صفائی کی تدابیر پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔ اور اس سے غفلت کرنا بہت سی بیماریوں اور خرابیوں کا باعث ہوتا ہے۔

خلاصہ

عورتوں کو مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہئیے

(۱) مجامعت کرنے سے پہلے اعضاء تناسل کو دھو کر صاف کر لو۔ قابل حل دوا (پری وینٹو نمبرا) کو جیل میں رکھو۔ اس کے بعد ربڑ پیسری کو اندر داخل کرو۔ پیسری کا مقعر (گہرا) حصہ نیچے۔ کی طرف رکھو۔ اور محدب (ابھرے ہوئے حصے) کو اوپر کی طرف کر کے اندام نہانی میں داخل کرو۔ اگر اس کو صابون کے جھاگ سے چکنا کر لو تو آسانی رکھی جا سکتی ہے۔ یہ پیسری جس کا نام پری ونیٹو نمبر۲ ہے بہت عمدہ ہے اور اسکے استعمال سے نہ تو مرد کو کسی غیر معمولی چیز کا احساس ہوتا ہے اور نہ عورت کو کوئی کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور دوران جماع میں مرد و عورت میں سے کسی کو بھی ربڑ پیسری کی موجودگی کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے (دوسری قسم کی پیسری میں یہ فوائد نہیں ہیں) پری وینٹو نمبر۲ جماع سے

چند گھنٹے پیشتر داخل کرنی چاہیئے۔ اور جماع کے چند گھنٹے بعد تک نکالنا نہ چاہیئے۔ پری وینٹو ممبر ۲ بلا ضرورت ہر وقت نہ چڑھائے رکھیں۔ اگر پری وینٹو ممبر ۲ کہیں رکھ کر بھول گئے ہوں۔ اور وہ وقت پر نہ مل سکے۔ تو اس کی بجائے ایک چھوٹا سا ربر کا اسپنج یا ایک صاف روئی کا پھویا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ چیزیں پری وینٹو ممبر ۲ کی طرح صاف اور قابل اطمینان نہیں ہوتیں۔ اگر اسپنج یا روئی کا پھویہ استعمال کیا جائے تو اس کو داخل کرنے سے قبل پری وینٹو ممبر ۱ میں خوب اچھی طرح لتھیڑ لیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ پری وینٹو ممبر ۲ سب سے زیادہ صاف اور سب سے زیادہ محفوظ اور مانع حمل ہے۔

(۲) جماع کے بعد:۔ دوسری صبح (یا اس سے پہلے) پچکاری کرو۔ پری وینٹو نمبر ۲ نکالنے کے بعد دھوکر خشک کرلو۔ اور اس پر قدرے پاوڈر چھڑک کر محفوظ کرکے رکھدو۔ جہاں آتشک یا سوزاک وغیرہ کا ذرا بھی شبہ ہو تو عورت کو سرا لیپ جماع کے بعد فوراً ہی پیشاب کرلینا چاہیئے۔ اس کے بعد فوراً ہلکے گرم قاتل جراثیم محلول (انٹی سپٹک لوشن) کی پچکاری کرنی چاہیئے۔ اگر اس سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہو تو تمام مس شدہ مقامات پر قدرے مرہم سیماب (کیلومل انٹمنٹ) مل لینی چاہیئے۔

(۳) روزانہ صفائی:۔ اعضائے تناسل کی روزانہ صفائی کی تدابیر یہ ہیں کہ ہر عورت خود اور اپنے کنبہ کی تمام عورتوں کو عمل کرنے کا عادی کرے۔ کہ وہ ان اعضاء کو باقاعدہ روزمرہ دھویا کریں اور صاف

رکھا کریں۔ اس کا عمل ورآمد عموماً بدن کے تمام
سوراخوں پر ہونا چاہیئے۔ اور خصوصاً بھبل
(اندام نہانی) مجریٰ بول (پیشاب کا سوراخ)
اور مقعد کو علی الصباح اور رات کو روزانہ دھونا
اور صاف کرنا چاہیئے۔ یہ عمل نہ صرف صفائی
اور تازگی بخشتا ہے۔ بلکہ یہ بہت سی بیماریوں
سے بچاتا ہے مثلاً بواسیر وغیرہ۔
(۴) یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سینکڑوں ڈاکٹروں کی
طویل اور انتھک کوششوں اور تجربات سے
یہ معلوم ہوا کہ اس قسم کی صفائی حد سے زیادہ مفید
اور بیماریوں سے بچانے والی ثابت ہوئی ہے
اسلیئے اسپر عمل کرنا بہت سے نفوس اور خاندانوں
کو مختلف قسم کی ان مصیبتوں اور تکالیف سے
بچا سکتا ہے جن میں آجکل اکثر لوگ مبتلا
ہیں۔ اور خصوصاً عورتیں زیادہ مبتلا ہیں

کیونکہ یہ صرف اپنی بے احتیاطیوں کا شکار ہوتی ہیں بلکہ اپنے شوہروں کی بداعمالیوں کے نتائج بھی ان کو بھگتنا پڑتے ہیں۔ اگر عورتیں مذکورہ بالا تدابیر پر سختی سے عمل کریں تو وہ بڑی حد تک ان امراض اور تکالیف سے محفوظ رہ سکتی ہیں

امراض سے بچنے کی بہترین احتیاطوں کا خلاصہ

جماع سے پہلے

(۱) گرم پانی یا گرم ہلکے قاتل جراثیم محلول (ڈاٹی سپٹک لوشن) کی ہبل میں پچکاری کرو۔

(۲) ہبل میں (اندام نہانی) پری وینٹو نمبر ۱ رکھو۔

(۳) اس کے بعد ہبل (اندام نہانی) میں پری وینٹو نمبر ۲ رکھو۔

جماع کے بعد

(۴) ہبل میں پچکاری کرو۔

(۵) پری وینٹیو نمبر ۲ کو نکال لو۔ باقی چکناہٹ کو دور کرنے کے لئے پیشاب کرو)

(۶) پھر پچکاری کرو اور اعضاء تناسل کو پونچھ کر خشک کر لو۔

پری وینٹیو نمبر ۲ کا استعمال کرنے کی صورت میں پچکاری کرنا بھی مناسب ہے۔ پری وینٹیو نمبر ۲ کا یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ عورت جب چاہے پچکاری کر سکتی ہے۔ یعنی اگر پری وینٹیو نمبر ۲ لگائی گئی ہے تو اگر کچھ دیر بعد پچکاری کی جائے تب بھی کوئی ہرج نہیں کیونکہ پری وینٹیو نمبر ۲ منی کو اندر داخل ہونے سے روکے گی۔ لیکن پچکاری بہر حال کرنا مناسب اور بہتر ہے۔

محلولات (لوشنز)

مندرجہ ذیل محلولات (لوشنز) قاتل جراثیم

انٹی سیپٹک اور دافع حمل ہیں۔ ان میں جو مناسب سمجھیں استعمال کریں۔

(۱) نسخہ :- چائے پینے کا نصف چمچہ بھر لائی سول گرم پانی پانچ پائنٹ (ایک پائنٹ ڈھائی پاؤ ہوتا ہے)

(۲) چائے پینے کا ایک چمچہ بھر سینی ٹاس - گرم پانی پانچ پائنٹ -

(۳) چائے پینے کا چوتھائی چمچہ بھر ہیکٹی رول - گرم پانی پانچ پائنٹ -

(۴) کاپر سلفیٹ دو گرین (ایک رتی) گرم پانی پانچ پائنٹ -

سستا اور آسان قاتل جراثیم محلول درکار ہو - معمولی کھانے کا نمک اور پانی کا ہلکا محلول استعمال کریں یا سرکہ اور پانی کا محلول استعمال کریں - کھانے نمک ۴ ڈرام یعنی تقریباً سوا تولہ اور پانی تقریباً تین سیر ملا لیں - یا سرکہ

سوا تولہ اور پانی تقریباً تین سیر ملا کر استعمال کریں۔

نوٹ:۔ جہاں آتشک یا سوزاک کی چھوت کا خطرہ ہو۔ تو ایک عمدہ احتیاط یہ ہے کہ مہبل میں پہلے صابن اور پانی سے پچکاری کیجائے اس کے بعد دافع عفونت محلول (اینٹی سیپٹک لوشن) سے پچکاری کریں۔ اس عمل کو جسقدر جماع کے بعد جلد کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔

اگر یہ تمام یا ان میں سے اکثر اصول حفظان صحت عورتوں کو معلوم ہو جائیں اور وہ ان پر سختی کیساتھ عمل بھی کرنے لگیں تو یقیناً اکثر عورتیں ان امراض سے بچ سکتی ہیں جو ان کو اپنے اعمال بد یا اپنے شوہروں کے اعمال بد کے نتیجہ میں ہو جایا کرتے ہیں۔ نیز حمل ٹھہرنے کے مضر اثرات سے بھی محفوظ رہ سکتیں ہیں۔ حقیقت میں سوزاک اور آتشک نیز بار بار کثرت سے حمل ٹھہرنا اکثر عورتوں کی زندگی کو

اور مردوں کی زندگی کو عموماً تلخ اور بے مزہ کئے ہوئے ہیں۔ اگر ان عورتوں کو شمار کیا جاتے جو اپنے شوہروں کی بیماریوں کی چھوت لگ جانے سے آتشک اور سوزاک میں مبتلا ہیں تو ان کی تعداد اتنی نکلے گی کہ ہر شخص کو تعجب ہوگا اور وہ یقین کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ اسی طرح جن عورتوں کو مختلف بیماریاں اور خصوصاً سل و دق کی بیماری کثرت سے اور جلد جلد بچے جننے کی وجہ سے ہوگئی ہے ان کو شمار کیا جائے تو ایک حیرت انگیز تعداد میں ملیں گی۔

ان مصیبتوں کے اسباب ۹۵ فیصدی صرف دو ہیں۔ آتشک اور سوزاک۔ اور جلد جلد حمل ٹھہرنا۔ یہ دونوں سبب مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرکے بآسانی دور کئے جا سکتے ہیں۔ ہر عورت اور مرد بآسانی ان تدابیر پر عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ عمل نہیں کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ اکثر عورتیں ایسی ہیں جو پری وینٹیو نمبر ۲ کو اندام نہانی میں فٹ کرانے کے لئے کسی لیڈی ڈاکٹر کو نہیں بتلا سکتی ہیں غربت کے سبب سے یا کسی اور سبب سے تو ان کے لئے حسب ذیل ہدایات لکھی جاتی ہیں تاکہ یہ سوال حل ہو جائے۔

(۱) بہت کم عورتوں کو پری وینٹیو نمبر ۲ سا ٹھ ایم۔ ایم اور ۶۵ ایم۔ ایم سے بڑے سائز کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہی وہ اوسط درجے کا سائز ہے۔ جس کو طبی ماہرین فن انتخاب کرتے ہیں۔

(۲) جو عورتیں پری وینٹیو نمبر ۲ کو خود فٹ کرنا چاہتی ہیں ان کے لئے پچپن ایم۔ ایم یا پچاس ایم۔ ایم یا اس سے کچھ کم سائز کی پری وینٹیو نمبر ۲ کو استعمال کرنا چاہیئے۔

(۳) جو عورت پری وینٹیو نمبر ۲ کو خود اپنے ہاتھ سے استعمال کرے (یعنی لیڈی ڈاکٹر سے نہ کرائے) تو اس کو چاہیئے کہ پری وینٹیو نمبر ۱ کو پہلے ضرور استعمال کرے اس کے بعد پری وینٹیو نمبر ۲ کو استعمال کرے۔

یہ تمام معلومات بہت سے ڈاکٹروں کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہیں۔ اور ان کی تصدیق ماہر فن ڈاکٹروں نے بھی کی ہے۔ تاہم ہر ایک عورت کے لیے مناسب یہی ہے کہ وہ پہلے مرتبہ فٹ کرانے سے پہلے لیڈی ڈاکٹر سے اپنا امتحان کرا کر معلوم کرے کہ اسکی مہبل وغیرہ طبعی حالت میں ہے یا نہیں کیوں کہ اگر مہبل یا رحم اپنی جگہ پر نہیں ہیں تو پری وینٹیو نمبر ۲ کو اچھی طرح فٹ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

حمل روکنے کے دوسرے طریقے

(۱) آلہ تناسل کو انزال سے پہلے نکال لینا:- منی خارج ہونے سے فوراً پہلے اعضاء تناسل کو باہر نکال لینا چاہیے- تاکہ جسم میں منی داخل نہ ہونے پائے- بہت سے مرد اور عورتیں اس کو خلاف طبیعت اور تکلیف دہ محسوس کرتی ہیں- علاوہ ازیں اس کو قابل اعتراض بھی سمجھتی ہیں- یہ طریقہ عام طور پر مروج ہے- لیکن یہ کثرت جماع والوں میں ناقابل عمل ہے- اور خاص کر ایسی صورت میں جب کہ مرد کو اپنے اوپر بالکل قابو نہ ہو- نیز اس صورت میں عورتوں کو مردوں کے رحم پر رہنا پڑتا ہے-

(۲) غلاف یا خول (فرنچ لیٹر) یہ چیز حمل اور بیماری کی چھوت دونوں سے بچا سکتی ہے-

(سوائے ان حصوں کے جو غلاف سے نہ ڈھکے
گئے ہوں) لیکن اکثر غلاف پھٹ جاتے ہیں
یا غلاف کو اتارتے وقت مرد اپنے آپ کو چھوت
لگا لیتا ہے۔ اس میں یہ نقص ہے کہ غلاف
اول تو دھوکے کی چیز ہے اور دوسرے
عورت و مرد کے اعضاء تناسل کے درمیان
ایک رکاوٹ حائل ہو جاتی ہے جس سے
مباشرت کا حظ تقریباً مفقود ہو جاتا ہے۔
غلاف کے استعمال کرنے کے متعلق دو
خیال ہیں۔ بعض یہ خیال ظاہر کرتے ہیں
کہ جب مرد و عورت مع غلاف کے جماع
کرتے ہیں تو انہیں عصبی تکلیف ہو جاتی ہے
اور پھر جب یہ بغیر غلاف جماع کرنا شروع کر دیتے
ہیں تو یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ یہ
دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ اس کے استعمال سے کوئی کسی

قسم کی تکلیف پیدا نہیں ہوتی۔

(۴) قاتل جراثیم پچکاری:۔ یہ عام طور سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن صرف پچکاری ہی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ منی دوران جماع ہی رحم میں داخل ہو جائے اور وہ بذریعہ پچکاری اس سے علیحدہ نہ کی جا سکے۔ اور پھر حمل ٹھہر جائے۔ یہ طریقہ اس وقت تک ناقابل اعتبار ہے جب تک کہ پہلے پری ونٹیو نمبر ۲ اور پری ونٹیو نمبر ا استعمال نہ کر لی گئی ہوں۔ اور جب تک پچکاری کو خوب اچھی طرح نہ کیا جائے اس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا۔

(۵) ڈوش کین (دھارنے کا برتن):۔ یہ طریقہ پچکاری سے کئی لحاظ بہتر ہے۔ کیوں کہ ڈوش کے ذریعہ محلول جسم میں پہنچایا جائے تو بہ نسبت پچکاری کے پہنچانے کے یہ زیادہ پہنچتا

ہے۔ اور اس طرح اسے فصل کی دیواروں کو اچھی طرح صاف کرنے کا موقع ملتا ہے

(۶) کونین سپازیٹری:- یہ بھی ناقابل اعتبار ہوتی ہے۔ چاہے ان کے بنانے والے ان کے لیبل پر کتنی ہی تعریف کیوں نہ لکھ دیں۔ یہ بھی قابل اعتبار نہیں ہوتی ہے اور نہ حمل کو روک سکتی ہے۔ اس لئے اس کو کبھی بھروسے کی چیز سمجھکر استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

(۷) محفوظ زمانہ:- عام لوگ اکثر یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک ایام حیض سے لے کر دوسرے ایام حیض تک کے درمیان کا زمانہ محفوظ زمانہ ہے یعنی اس زمانہ میں مجامعت کرنے سے حمل قرار

ہنس پاتا ہے۔ یہ بالکل غلط خیال ہے
کیوں کہ کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ
اس وقت میں مجامعت کرنے سے حمل
قطعاً نہ ٹھہرے۔

جوابات

اکثر اشخاص ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ
مانع حمل ادویہ اور آلات میں سب سے
عمدہ کون سی ہیں جن پر پورے طور پر بھروسا
کیا جا سکے نیز یہ چیزیں کہاں سے ملتی ہیں
اسلئے ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا
ہے کہ ہم ہر ایک سوال کا جواب دینے کے
لئے تیار ہیں بشرطیکہ ٹکٹ اور لفافہ جواب
کے لئے ہمارے پاس بھیجا جائے اور اس پر
اپنا پتہ صاف طور پر بھیجنے والا لکھے۔ مذکورہ

بالا سوالات کے جوابات یہ ہیں:-

سب سے بہتر مانع حمل ادویہ اور آلات

جو اب تک ہزاروں اشخاص استعمال کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور بالکل کامیابی سے حمل کو روک سکے ہیں وہ صرف یہ دو چیزیں ہیں پری وینٹیو نمبر ۱ ایک دوا ہے اور پری وینٹیو نمبر ۲ جو ایک پیسری ہے۔ ان کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے پری وینٹیو نمبر ۱ میں سے تقریباً ۲ ماشہ دوا لے کر عورت اپنی اندام نہانی میں خوب دور تک لے جا کر خوب اندر رکھ لے اس کے بعد پری وینٹیو نمبر ۲ کو اس دوا یعنی پری وینٹیو نمبر ۱ سے چکنا کر کے اس کے محدب یعنی اُبھرے ہوئے سرے کو اوپر کی طرف کر کے اندام نہانی میں خوب اندر لے جا کر جما دیں

اس کے بعد مجامعت کریں اور مجامعت کے بعد اسی طرح ڈوش یعنی پچکاری کریں جس طرح اس کتاب میں مفصل طور پر لکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ

یہ دونوں یعنی پری وینٹو نمبر ا اور پری وینٹو نمبر ۲ اس پتہ سے مل سکتی ہیں اور اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش کے ہاں سے بھی خرید سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

اورینٹل کیمیکل ورکس پی۔ او۔ کلاتھ ملز دہلی"

طبی کتب خانہ

بملکیت
پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب بارہ ہندوراؤ کچا باغ دہلی

(۱) اس کتب خانہ میں طب یونانی کی ہر قسم کی کتابوں کے ترجمے ڈاکٹری کتابوں کے ترجمے ہومیوپیتھک کتابوں کے ترجمے اور بارہ اکسیروں سے علاج کی کتابوں کے ترجمے موجود ہیں۔

(۲) یہ کتبخانہ ایک دارالترجمہ رکھتا ہے جس میں قابل اطبا اور ڈاکٹر مختلف قسم کی عربی فارسی اور انگریزی طبی کتابوں کے تراجم کرتے ہیں اور مختلف مفید طبی تالیفات و تصنیفات لکھتے رہتے ہیں اور ہر سال نہایت مفید اور اہم کتابوں کی تالیف سے طبی لٹریچر میں ایک بیش قیمت اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) اس کتبخانہ میں طبیہ کالج دہلی۔ گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ۔ گورنمنٹ طبیہ اسکول لکھنؤ۔ گورنمنٹ طبیہ کالج علیگڑھ۔ اور تمام دیگر طبی کالجوں اور اسکولوں کے نصاب تعلیم (کورس) کی کتابیں موجود رہتی ہیں۔

(۴) ہندوستان کے مختلف قابل اطبا اور ڈاکٹروں کی تالیفات و تراجم نہایت مناسب قیمت پر مہیا کرتا ہے۔

(۵) طبی کتب کے علاوہ دیگر ہر قسم کی کتابوں کو بھی مہیا کرتا ہے اور تمام آرڈروں کی فوری تعمیل کرتا ہے۔

تشخیص عملی مع مطب یونانی و ڈاکٹری

اس کتاب میں دنیا کے سب سے بڑے طبیب مسیح الملک کا مطب ہے (۱) اس میں دہلی کے اطبا کے خاندانی مرکبات ہیں جو دہلی کے دوا خانوں میں تیار ہوتے ہیں اور جنکو دہلی کے اطبا کی مخصوص مجربات کہنا چاہیے (۲) اس میں ڈاکٹر سیول انگلستان کے سب سے بڑے ماہر علم تشخیص کے اصول تشخیص درج ہیں جن سے امراض کی تشخیص میں آسانی ہو جاتی ہے کہ ایک معمولی اردو خواں طبیب کو بھی تشخیص امراض میں مشکل نہیں ہوتی ہے (۳) اس میں ہندوستان کے ہسپتالوں کے وہ خاص مجربات ہیں جو ہسپتالوں میں نمبر دیئے ہوتے ہیں اور جنکے اجزا بہت سستے اور بہت کم اور نہایت مجرب اور مفید ہیں قیمت صرف عہ

کتاب الکیمیا اردو

جدید سائنس کی نہایت ضروری چیز یعنی کیمسٹری کا نہایت عام فہم ترجمہ ہے۔ یہ کتاب طبیہ کالج دہلی کی پہلی جماعت کے کورس میں ہے اور اسکی بھی پانسو جلدیں طبیہ کالج نے خرید کی ہیں قیمت عار

ہومیوپیتھی کی بہترین کتاب

نیول آف تھراپیوٹکس اردو۔ انگلستان کے قابل فخر ڈاکٹر ہوجز کی نایاب کتاب نیول آف تھراپیوٹکس کا اردو ترجمہ۔ قیمت للعہ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب باڑہ ہندو راؤ کچیا باغ دہلی

استقصاء البول (اردو)

یہ کتاب قارورہ کے ڈاکٹری امتحان پر ایک مکمل اور جامع کتاب ہے اس میں قارورہ کے ڈاکٹری امتحان کے تمام جدید وسائل و ذرائع بیان کئے گئے ہیں اگر کوئی طبیب یا وید قارورہ کا امتحان کرنے میں ان وسائل اور ذرائع کو اختیار کرے تو اس کو ان امراض کے تشخیص کرنے میں کچھ بھی دقت نہ ہوگی جن میں قارورہ کے امتحان کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ قیمت عہ

مجربات خاندان مسیح الملک

(۱) اس میں اس خاندان کے مخصوص اصول علاج ہیں۔
(۲) اس میں اس خاندان کے وہ مفید مجربات ہیں جو طب یونانی کا فخر اور نازہ ہیں (۳) اس میں سر سے لیکر پیر تک کی تمام بیماریوں کے علاج ہیں
(۴) اس میں فولاد۔ مرجان۔ سونا۔ چاندی۔ جست۔ سیسہ غرضکہ تمام مروجہ دھاتوں کے کشتہ بنانیکی نہایت مجرب اور معتبر ترکیبیں ہیں۔ قیمت صرف ہے

فن الولادت یعنی علم القابلہ (مع ڈلیوری باتصویر)

یہ کتاب طبیہ کالج دہلی کی اکاڈمک تعلیمی کمیٹی نے پروفیسر فضل الرحمن صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی سے لکھوائی ہے اس کی خصوصیات یہ ہیں:-
حمل۔ حاملہ۔ زچہ۔ بچہ۔ وضع حمل۔ ایام زچگی کی تمام بیماریاں اور ان کے علاج ان حالات کی تدابیر و حفظ صحت۔ وضع حمل

کے خطرے بچوں کا مختلف صورتوں سے پیدا ہونے کی تشخیص اوران کے تدبیر اور علاج۔ بچوں کو دودھ پلانے کے قاعدے۔ ماں کا دودھ نہ ہونے کی صورت میں کیا غذا دینی چاہیئے اور اس کی مفصل ترکیب و تدبیر۔ حاملہ کی بیماریاں زچہ کی بیماریاں بچہ کی بیماریاں اور ان سب کے علاج درج ہیں۔ یہ کتاب زنانہ طبیہ مدرسہ اور طبیہ کالج دہلی گورنمنٹ طبی اسکول پٹنہ وغیرہ کے نصاب تعلیم (کورس) میں ہے صفحات نوسو سے زیادہ ہیں تصاویر ایک سو چھیتر ہیں قیمت صرف چھ روپے مجلد عہ/

کتاب الپاتھولوجیا یعنی علم الامراض (پیتھالوجی)

اس کتاب کی خصوصیات یہ ہیں:۔ ڈاکٹری کا نہایت اہم شعبہ یعنی پیتھالوجی جس میں امراض کا فلسفہ جدید تحقیقات کے موافق بتلایا گیا ہے یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب بھی طبیہ کالج دہلی اور گورنمنٹ طبی اسکول پٹنہ اور گورنمنٹ اسکول لکھنؤ اور دیگر طبی اسکولوں اور کالجوں کے کورس (نصاب تعلیم) میں داخل ہے۔ چونکہ طبیہ کالج دہلی نے اس کی ۵۰۰ جلدیں خرید کی ہیں اس لئے کتاب کی بہت کم جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ باوجود ان خوبیوں کے کتاب کی قیمت صرف عا/

علم الادویہ ڈاکٹری

اس میں پہلے ادویہ کے متعلق جدید مفید اصول بیان کئے گئے ہیں۔ اسکے بعد
طانیہ کی طبی مجلس کی تمام معتبر مفرد اور مرکب دواؤں کے ڈاکٹری اور
ی اور اردو نام ہیں۔ اور ہر دوا کے مخصوص اور نہایت معتبر خواص
ں اور خوراک ہے اور ان کو حفاظت سے رکھنے کے طریقے ہیں ان
علاوہ یورپ کی ان مفید پیٹنٹ دواؤں کے نسخے ہیں جن سے
رپ نے ہزارہا روپیہ کمایا ہے۔ یہ ہر طبیب اور وید کے لئے جدید
ڈاکٹری علم الادویہ کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کی بہترین کتاب
ہے

...ی کا جدید علاج

بارہ دواؤں والا (بایوکیمک) ٹریٹمنٹ جرمن ڈاکٹر شوئزلر نے عرصہ کی کیمیاوی
...ات کے بعد انسانی جسم کو تحلیل کر کے اس میں بارہ نمکیات
...وم کئے ہیں جن کا ایک خاص تناسب سے جسم کے ہر ذرہ
...ں موجود رہنا انسان کی صحت کیلئے ضروری ہے اور ان کی
...باعث مرض ہے۔ ان نمکوں میں سے کوئی نمک جسم
...انسان میں کم ہو جاتا ہے تو مرض پیدا ہوتا ہے اس کا علاج
...صرف یہ ہے کہ اس نمک کو کھلا کر اس کی کمی پوری کر دی جائے تو

وہ بالکل تندرست ہو جائے گا۔ اس طریق علاج کی بہتری اور بہتری
کے وجوہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) یہ طریقہ علاج اتنا آسان ہے کہ ہر شخص خواہ مرد ہو خواہ عورت
ذرا سے غور و فکر کے بعد بہت آسانی سے کر سکتا ہے۔

(۲) اس میں صرف بارہ دواؤں سے تمام بیماریوں کا علاج ہوتا ہے
ان بارہ دواؤں کی قیمت صرف بارہ تیرہ روپیہ سے زائد نہیں ہے۔

(۳) ان دواؤں کا ایک بکس جس میں اس طریقہ علاج کا پورا دوا
خانہ ہوتا ہے بآسانی سفر میں ہر شخص اپنے ساتھ لیکر پھر سکتا ہے گویا ڈاکٹر
کے ساتھ ساتھ شفا خانہ ہوتا ہے۔

(۴) اس کی دواؤں کی مقدار خوراک بہت کم ہے اور دوائیں
خوش ذائقہ ہیں نیز اگر غلط دوا تجویز کر دی جائے تب بھی کسی قسم
کا نقصان نہیں ہوتا ہے۔ اور نہایت نازک مزاج عورتیں اور بچے
بخوشی کھا لیا کرتے ہیں۔

(۵) سب مرض خواہ کچھ بھی ہو جراثیم ہوں جیسا کہ موجودہ ڈاکٹری
کا خیال ہے یا صفرا، خون سودا اور بلغم ہو جیسا کہ یونانی طب
کا ہے یا پت بائو اور بلغم ہو جیسا کہ آیورویدک کا خیال ہے ہر صورت
میں ان دواؤں سے ہر مرض کا علاج کیا جا سکتا ہے اور

شفا ہوتی ہے۔

(۶) اس طریقہ علاج کے لئے زیادہ قابل یا فاضل ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غور و فکر کرنے کی قابلیت کافی ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر لوٹزک۔ ڈاکٹر ڈوڈی اور ڈاکٹر کیری کی مشہور کتابوں کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ قیمت عہ

ضروری اطلاع

اس طریقہ علاج کے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ دوائیں بالکل خالص ہوں اگر دوائیں نقلی یا غیر خالص ہوں تو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا اس لئے ہم نے نہایت کوشش کے ساتھ براہ راست جرمنی سے ان دواؤں کا انتظام کیا ہے۔ اور ایک بکس جس کے اندر کل دوائیں ہوتی ہیں نہایت مناسب قیمت میں ہمارے ہاں سے ملتا ہے۔ چھوٹے بکس کی مع ادویہ کے قیمت سات روپے بڑے بکس کی مع ادویہ کے قیمت تیرہ روپے۔ بکس کے لئے نصف قیمت پیشگی آنی چاہئیے۔

دہلی کے مشہور طبیبوں کا مطب

اس میں مفید چٹکلے - کم اجزا کے نسخے - سستے اور صدہا سال
کے اکسیر الاثر اور مجرب تیر بہدف نسخے ہیں - ان سے مردوں
عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کے پورے علاج کر سکتے ہیں - یہ ایک
بے بہا خزانہ ہے کیونکہ بیسیوں کی دواؤں کے نسخے ہیں اور نہایت
بیش قیمت جواہرات سے زیادہ موثر ہیں اور طبیب کیلئے ایسی دواؤں
کی ضرورت ہے جو چند پیسوں کی ہو اور بہت زیادہ مفید ہو تاکہ
غریب اور امیر سب اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت صرف ۸
علاوہ محصول -

لطف شباب یا نشاط زندگی

یہ اس عربی نایاب کتاب "رجوع الشیخ الی صباہ فی القوۃ
الباہ" کا ترجمہ ہے جو آج کل بالکل نہیں ملتی ہے - یہ کتاب حکیم احمد سلیمان
نے سلطان سلیم خاں ترکی کے فرمان سے لکھی تھی اسکا مطالعہ ہر مرد
کیلئے انجمیات - کمزوروں کیلئے اکسیر - بے اولادوں کیلئے مژدہ اولاد
مقوی باہ تریاق نسخوں اور طلسموں کا بہترین مجموعہ قیمت عہ

تعلیم القابلہ

(از حکیم مولوی سید عبدالرزاق صاحب مرحوم)

یہ وہی بیش بہا کتاب ہے جو ملک میں نہایت مقبولیت کی نگاہوں سے دیکھی گئی ہے یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے حصہ اول میں اعضائے نسواں کی تشریح مع تصاویر اور ان کے افعال و وظائف کا بیان ہے دوسرے حصہ (معالجات امراض نسواں) میں امراض نسواں کی تشریح و تشخیص اور علامات و علاج سلیس اردو زبان میں اس طرز سے لکھا گیا ہے کہ حکیموں اور دائیوں کے علاوہ تعلیم یافتہ مستورات بھی اپنے امراض کی حالت بخوبی معلوم کر سکتی ہیں اور اس کتاب کے آسان و مجرب نسخوں سے اپنا علاج خود کر سکتی ہیں، یہ کتاب مدرسہ طبیہ زنانہ کے کورس میں داخل ہے قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم صہ

ملنے کا پتہ

منیجر کتبخانہ پروفیسر فضل الرحمٰن صاحب بارہ ہندو راؤ کچا باغ دہلی

یونانی ڈاکٹری اور ہومیوپیتھی کی چند بہترین کتابیں

(۱) تشخیص عملی معہ مطب یونانی و ڈاکٹری - اسمیں مسیح الملک کا مطب اور دہلی کے دواخانوں کے مرکبات ڈاکٹری مطلب اور ہندوستان کے ہسپتالوں کے مجربات اور ڈاکٹری کے جدید ترین اور مفید ترین اصول تشخیص درج ہیں - نیز یونانی اور ڈاکٹری کی مفید ترین فہرست مفردات درج ہے قیمت ۱۲

(۲) مجربات خاندان مسیح الملک اس خاندان کے مجربات سر سے لیکر پیر تک کل بیماریوں کے مفرد اور مرکب ادویہ سے علاج - کشتہ جات بنانیکی ترکیبیں اور مختلف ادویہ کی تدبیریں وغیرہ درج ہیں قیمت ہے ۸

(۳) فن الولادت یعنی مڈوائفری باتصویر طبیہ کالج کے کورس میں ہے نو سو صفحے کی کتاب ہے تقریباً دو سو نہایت عمدہ تصویریں ہیں - طبیہ کالج نے اسکی پانسو جلدیں خریدی ہیں - زچہ بچہ حاملہ وضع حمل وغیرہ کے حالات و امراض کا علاج و تدابیر جدید ترین ڈاکٹری کتابوں سے ترجمہ کر کے لکھی گئی ہے - قیمت ہے

(۴) کتاب الباتھولوجیا - ڈاکٹری کا نہایت اہم شعبہ پیتھالوجی کا ترجمہ طبیہ کالج طبیہ سکول پٹنہ طبیہ اسکول لکھنؤ و علیگڑھ کا کورس - طبیہ کالج نے اسکی پانسو جلدیں خریدی ہیں قیمت عار

(۵) کتاب الکیمیا جدید کیمسٹری پر آسان ترین کتاب طبیہ کالج دہلی کا کورس - طبیہ کالج نے اس کی بھی پانسو جلدیں خرید کی ہیں قیمت عار

(۶) استقصار البول قارورہ کے ڈاکٹری امتحان پر مفصل اور سب سے جامع کتاب ۵۰ صفحات کی جسمیں جراثیم مختلف مواد پتھری وغیرہ منی کے کیڑے اور دیگر اشیاء کے امتحان کے نہایت سہل طریقے لکھے ہوئے ہیں - قیمت عہ

(۷) ہومیوپیتھی کی بہترین کتاب ڈاکٹر ہوجر کی نایاب کتاب مینول آف تھرپیوٹکس کا خلاصہ اصل کتاب نایاب ہے کہیں سے نہیں ملتی قیمت عہ

(۸) مطب - دہلی کے مشہور طبیبوں کا مطب جس میں اکسیر الاثر نسخے چند پیسوں کے خرچ میں درج ہیں قیمت ۸

منیجر کتبخانہ پروفیسر فضل الرحمن صاحب بارہ ہندو راؤ کچا باغ دہلی